بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بحر دست چنان گفتنم انصاف ۞ ذاتم گفتن کہ فی الجملہ چنانست ۞ از بحر دست گفتنم بہ ہان وصفش ۞ از بحر دست گفتنم بزبان مش

بعد حمد و نعت کے مدعا طراز ہے کہ حقیر تقصیر ذرہ مثال پنڈت **کنھیا لال** کہ بدو شعور سے آج کے دن تک کہ حیات مستعار قریب ... کے بھی مال و جان کار سرکار انگلشیہ مین مصروف و مشغول رہا تہا اب فلک کج رفتار و گردون دوار نے ایسا چرخ مارا کہ روزگار سے الگ ... مار یا اس عرصہ بیکاری و ایام بے شغلی مین کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی اکثر وہ یہ خیال دل نیاز منزل مین گذرا کہ کچھ حال بلوہ معاندان ... عقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا درج صفحہ قرطاس کر تا کہ دوستان دوستی شعار و شایقان خبر و اخبار کو ذریعہ شغل دلبستگی بہم پہونچے یہ ارادہ بروے احباب صادق الولا کے لباس ظہور بر بین کر کے مقبول نظر ان صاحب نظرون کے ہوا مگر ایک امر تنقیح طلب تہا اور وہ یہ کہ یہ عروس زیبا حلیہ فارسی سے مزین ہو یا خلعت اردو سے مخلع آخرش صلاح دوستان وحدت شعار اسپر قرار پائی کہ عروس اردو اس پردہ نشین حجلہ خفا کے واسطے بہت شائستہ اور زیبا ہے لہذا بہ تبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد اور بخیال اسکے ہر ایک شایق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسی طرح کی دقت تفہیم مین عائد نہو اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کر کے نام اس کتاب کا **محاربہ عظیم** ۱۲۷۶ رکہا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے اور لطف یہ کہ اگر اسمین لفظ ہندوستانی زیادہ کیا جاوے تو ۱۸۵۷ عیسوی یعنی سال شروع علامات فساد اوسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکہا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہے اوسکا حال ترجمہ دیباچہ مولف کتاب انگریزی سے واضح راے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر یہان تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب مین جو مقدمہ تحریر ہوا ہے اوسمین مجمل اور یکجا حال اون تدابیر کا درج ہے جو واسطے اندفاع فساد و بلوہ عام کے بجانب سرکار گردون وقار ظہور مین آئین تعین اور اوسمین حال جنگ دہلی بہی ثبت کیا گیا ہے و نیز اوسمین نظر احوال جنگ مذکور حالات مقام مزبور ... تفصیل نہین ہوا التماس خدمات عالی ناظرین کتاب ہذا مین یہ ہے کہ احیاناً اگر کہین سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو قلم عفو اوسپر ڈالین اور

اوراس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات خیر یاد فرماوین اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَان

## خطاب بناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف سچ بیان کرنے حالات مرقومہ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہین رکہتا بلکہ جو لکہا گیا ہی وہ اکثر چٹہیات و اخبارات سے جو ممالک ہندوستان مین زمانہ مفسدہ مین مشتہر ہوئی تہے استنباط کیا ہے اور علاوہ اسکے اکثر حالات دلچسپ ایسے بہی ہین جو کبہی کسی اخبار سے ظاہر نہین ہوئی تہے اس سے ثابت ہی کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنی اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنی مین احتمال غلطی کا بہی واقع ہو سکتا ہی لہذا عرض پرداز ہی کہ اگرچہ مولف نی ایسی غلطی ہی حتی الامکان واقع ہونی دی ہی الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امیدوار ہون کہ معاف فرماوینگی ترتیب دینی مین ان حالات کی مولف نی قید تاریخ کی بدین خیال نہین رکہی ہی کہ بعد از شروع مفسدہ مقام میرٹہ اور دہلی کی تمام ملک شعلہ ور ہو گیا تہا اور اکثر فسا ہی پانچ پانچ چہہ چہہ مقامون مین ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس فرض کرو کہ منجملہ اُن مقامات کے دو کی اطلاع تو اوسیوقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے بعد سننے مین آئی اور باقیماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیون کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر چندان اعتبار نہین ہو سکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہو سکتا تہا اسی لحاظ سے مولف نی کچہ قید تاریخ کی نرکہکر مقام وار اول سے آخر تک جسقدر بہم پہونچا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اس تالیف مین بباعث کم بہم پہونچنے حالات واقعی کے احتمال دگرگون ہو سکتا ہے مگر مولف کو یقین ہے کہ میری اس محنت کے نتیجہ یعنی اس کتاب سے آیندہ مورخان ہند کو سچ بیان کرنے حالات اس مفسدہ عظیم کے کہ جسکا ثانی کبہی کسی وقت اور کسی ملک مین نہوا ہو گا امداد کامل پہونچے گی +

## دیباچہ مولف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تہے ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہو گئی تہی اور اوسکی آمدنی پر تخلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت و دلیری قلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان مین مقیم تہی محک امتحان پر چڑہی اور آتش بغاوت اور ہوائی فساد نہایت حرکت نامردانہ یعنی قتل عورات اور اطفال انگلشیہ سے تمام ملک مین پہیل گئی اور دغابازی اون لوگون کی نے جو اپنے تئین از حد وفادار بتلاتی تہی نام سپاہ گری کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نی بہی جنکی جان و مال کی ہستی اور حفاظت بباعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تہی حمایت و شراکت مفسدون کی بزور فوج کی مگر بافضال آلہی تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانونکی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اور ڈاکوان مشہور و معروف کی امداد بہی اونکو پہونچی کام نہ آئی اور خداتعالی نے حفاظت انگلستان کی کی اور بروقت ضرورت شدید کو کمک بہی پہونچائی اور ہندوستان اب بہی انگلستان کا ہی اگرچہ آئندہ بہی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہو اور گروہ قزاقان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بفضل خدا غلبہ انگلستانیونکا اب تک رہا ہی اور آئندہ بہی رہیگا اور چند روز مین جمیع امور بہیئت سابق امنیت اور آسایش کی حاصل کرینگے

قبل از بیان کرنی حالات جگر خون کن قتل انگریزان اور غارتگری اموال سرکار و رعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مولف ارادہ رکہتا ہی کہ اول مختصر احوال اون واقعات کا بیان کیا جاوی کہ جو پہلے برپا ہونے فساد میرٹہ اور دہلی کے واقع ہوئے ہین کہ جنکی باعث مفسدونکو شدہ شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی تہی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کرکے اپنے پسند کا بادشاہ مقرر کرین

راے اکثر اصحاب کی یہ ہی کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہی اسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تہی اور اب کلکتہ مین وجوہ اسکے ظاہر ہوتے ہین مگر تمام کاغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی اونمین نہین ملتی کہ جس سے اوسوقت اتفاق راے اس امر [illegible]

جنگ ایران سے ارادہ اس فساد کا نزدیک مفسدان کامل شروع ہوا تھا اوسوقت مین یعنی اوپر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال حال
کے کچھ علامات اسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم تک نہین پہنچی تھی کہ آوازۂ جنگ چین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودھ
اور خیال مصروف ہوئی اور ملک برہما جو ہمارے قبضہ مین تھا اوسکی حفاظت کا بھی فکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار
اور راجپوتانہ اور اضلاع سونٹھال مین بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضرور پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف
سمجھتے ہین اور اکثر معاملات جنگی مین کمی تصور کرتے ہین خصوصاً مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تہی اونکے نزدیک بہت کم تہی
اور گفتگوے صلح جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے درپیش تہی اوسکی طرف سے اور خلجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ پہر بھی
ایک دام بلا مبسوط ہونے والا ہے

جب ہماری [illegible] مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال لغیما جو خیمہ شاہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتہرہ شاہ
ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہیں برآمد ہوا مضمون اوسکا یہ ہے چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو اسکو
باعث فتح ہند اور بسبب فوائد جو اوس فتح سے حاصل ہوئی ہین یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے
کہ تمامی ملک مشرق قبضہ سرکار مذکور مین آجاوے اور اسی نیت سے سرکار مزبور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سی دقتین
اور تہائی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مصافات افغانستان
فتح کر لیے اور اس فتح سے اونکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر تسلط ہون اور وہ یہ چاہتے ہین کہ ہماری خط کتابت کسی رئیس افغانستان سے
کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہین ہین نہووے اس سے غرض اونکی یہ ہے کہ اونکو راستہ واسطے
آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہ ہاے ہندوستان زیر نگین کرین اور مذہب اسلام کو
خراب کرکے مثال مذہب مسلمانان ہند اوسمین بھی فتور ڈالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اوپر ملک ایران
کے شروع کی ہے اور جہال و دہاقین کو بدغابازی و بے ایمانی فریب و دیگر مصدر افعال ناشائستہ ہوئے تھے اور سرکار بادولت سے
ہنوز کوئی تدبیر بعوض ایسی حرکات ناشائستہ کے عمل مین نہین لائی ہے گو کہ اوس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت حرکات ناشائستہ
وبدعہدی کے یہان تک پہنچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہا و منشیان ملازم
ایران کو دیتے ہین اور بطرز فریب و کارستانی دعوی ہاے باطل و تجویزات نادرست پیش کرکے عزم حصول مطلب دلی کیا چاہتے تہے کہ
رفتہ رفتہ تمام افترا پردازی اونکی ظاہر ہو گئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بہیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نتھا اور اسی
سبب سے کچھ طیاری عمل مین نہ آئی تہی ایک قلعہ ملک اسلام جو برلب دریاے شور واقع تہا اور فوج قلیل اوسمین بطور محافظ قائم تہی انگریز
قبضہ مین آ گیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تہی قلعہ مذکور مین جا کر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب اونہون نے دیکھا کہ پیش قدمی اوس
جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اوس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی بے آب کیطرح بیقراری مین پڑنا ہے وہین مقیم رہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ
اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیر ہاے آبدار شجاعان اسلام اونکے تن مین دم باقی نرکہتی

لیکن حضور بادولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار کنون خاطر و طیب دل باعث بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام بادولت صادر ہوئے
ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہون اور بنام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہو کر دشمنان دین کو

نکالے دین او اس خس و خاشاک کو بجانب دریائے مغرب منتشر کر دین خدا جسکو چاہے ہے فتح بخشتا ہے اور اب مطابق قول پیغمبر جسنے تکلیف
تمکو دی اوستے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہیے کہ بموجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہے اوسکو تم بنام خدا مارو
کار شید ہون اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے محافظت دین محمدی کے ہمت کرین اور کمر
چست باندہ کر باسلاح و یراق اپنے جسمونکو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و [illegible] مات جمعہ و جماعت اور
منبرون پر بناے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس سبب رغبت سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدہ آنحضرت ہونگے
بالتحقیق ہم اوا ہین [illegible] سے جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے ہنوز شمشیر دشمنون پر علم نہین کی ہی اور اوس گروہ ہمہ تن
شوق کو اجازت کوچ کی انکی اب تک حاصل نہین ہوئی ہے اسواسطے ما بدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہے کہ امیر الامرا
مرزا محمد خان کشکچی باشی او امیر علیخان شجاع الملک اور دیگر جبہ نیلان و کمانیر مع بیس ہزار سپاہ کے بطرف فارس اور شاہزادہ نواب
صمصام الدولہ مع [illegible] ہزار سپاہ کے بجانب محمرہ اور غلام حسین خان سپہ دار اور جعفر علیخان سرتیپ با فسری رحمت [illegible] رسالہ ہاے
کرانچی و اہجی [illegible] ان و کریان [illegible] بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہون اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ بج و
جہوان ملک سندہ [illegible] اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمدخان و سردار شاہ دولہ خان و سردار سلطان علیخان و سردار
محمد عالم خان بحکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع تیس ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان ہتیار حرب و ضرب بجانب ہندوستان
روانہ ہون اور بفضل الٰہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوام افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب اپنے ہین اور جو اونسے و سی قران اور قبلہ اور مسائل
محمدی سے کیے پیرو ہین شریک جہاد ہون اور دست امداد برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوشخبری کے بموجب قول محمد کے کاربند ہون
بالتحقیق جو با ایمان ہین وہ آپس مین بھائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا با ایمانونکے امور کو بے ایمان او مشرکونکے عمل سے
مختلف اوزان مین وزن کریگا اور اسواسطے فرو کرنے اس فساد کے یہی صرف ضرور نہین کہ ایک جزوی گروہ حق پرستونکا آمادہ محافظت
دین ہو بلکہ لازم ہے کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہہ بھی واضح رائے اقوام افاغنہ ہو کہ شہنشاہ ایران کا یہ
ارادہ ہرگز نہین ہے کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہے کہ ملک قندہار سردار رحمدل خان اور خاندان سردار کہندل خان کے
لیے اور حاکم کابل اپنے ملک مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر منشاء ہمارا ہے کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہون اور اونمین شمار ہون جنکے
نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہے کہ رحمت خدا اون پر نازل ہوتی ہے جو جہاد مین لڑتے ہین اور ہمکو یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کو سردار دوست محمد خان
امیر کابل جسکی خواہش ہمیشہ سے یہ تہی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہو اور رابطہ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو تا کہ
اس وسیلہ سے استحکام اوسکی سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہونگے اور اس جہاد مین ہمت
ایک گروہ حق پرستونکے ہو کر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین پیغمبر نے
یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتی تم بھی اونکو پیار نکرو اور یہ بھی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ واسطے دولت دنیا کے ایمان فروشی کرینگے۔ یہ اشتہار واسطے
اطلاع اور آگہی حق پرستونکی مشتہر ہوا ہے اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہند و سندہ بھی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم نصاری سے
عوض اون زیادتیونکا لینگے جو مذہب پاک پر اونسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نکرینگے فقط •

اشتہار مندرجہ بالا مین مضامین محررہ ذیل بعبارت صاف درج ہین اوّل یہ کہ مسلمانان ہندوستان کو مخلص [illegible]
اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارہ تغلب و تصرف ملک سمجھنا چاہیے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کیواسطے ہے اسواسطے تمام
مسلمانان مسلم الایمان کو چاہیے کہ مسلح ہوکر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد اور آمادہ ہوکر براہ خدا انصار اکو بلاک [illegible]
سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے اور مدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کے افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہارم یہ کہ
شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گئی ہے پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیونکو اطلاع
دیجاتی ہے کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قائم کی گئی ہے
پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورۂ بالا کچہ تکیہ واسطہ اس مفسدہ عظیم سے کہ اب فرو ہوگیا ہے رکھتے ہین
مشہور ہے کہ شراکت شاہ معزول اودہ کی بہی اکثر کواغذ سے جو اوسکے قیامگاہ سے برآمد ہوئے اور جنپر اوسکے دستخط موجود
ہین پائی جاتی ہے فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودہ جو بماہ مارچ ۱۸۵۶ عیسوی وقوع مین آیا تہا شاہ معزول نے رسم رسل و رسائل
ساتہ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکہا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین اونکو ترغیب اس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام یک تن
ہوکر ایک روز جو بعد ازین قرار پاویگا فساد شروع کرکے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزونکو اور ہندوستان زاعیسائیونکو جہاں اونکے
ہاتہ لگین قتل کرین اور تمام راجہ ہا و رئیسان ہندوستانی کو صلای عام واسطے شامل ہونیکے دین اور بعد از قتل کرنے یا بہگا دینے فوج
گورہ کے تمام ممالک ہندو و مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم عربی اور مردود فرنگیونکے قبضہ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تہین بار
تسلط شاہنشاہ دہلی مین کر دین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اس جادہ مفسدہ پر رکہا تہا وہ یہ تہا کہ جو دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور
۳۴ اوس زمانے مین مقام لکہنؤ مین قیام پذیر تہین اونکو ترغیب اس امر کی دے اور بر وقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ء یہ دونو
رجمنٹ لکہنؤ سے تبدیل ہوکر ایک تو برہام پور اور دوسری بارکپور کو روانہ ہوی مگر تخم فساد جو اونکی زمین دل مین بو یا گیا تہا اونکے ساتہ مقامات
مذکورہ مین پہونچا اور درمیان ۱۸۵۷ء کے سپاہیان رجمنٹہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ در پے ترغیب سرکشی بدیگر رجمنٹہا رہے
اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اس امر مین کرتے رہنے اور فہمایش کرتے رہے کہ حمایت اور پاسداری اپنے قدیم بادشاہان و مولی
کی بہتر ہے اور سبب نارضامندی کا اسطور پر بیان کیا کہ اونکے اکثر حقوق بباعث تسلط سرکار کے ملک اودہ پر اور بسبب بہرتی ہونے
اکثر اقوام سکہہ و پنجابی فوج انگلشیہ مین فروگذاشت ہوگیے اور آیندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ جو فائدہ خدمت سرکار مین اب تک اونکو
حاصل ہوتا تہا وہ اب سکہہ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ یہ وقت ہے جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی حق رسی کے واسطے جو مدت مدید
سے بباعث غلبہ انگلشیہ کے معرض تلف مین آگیا تہا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہے کہ اپنی قدیم بادشاہونکی رفاقت کرین اور ان عیار
عیارونکی صحبت سے فراغت حاصل کرین
اشتہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تہا اوسمین درج تہا کہ جو تدبیر واسطے سلح بندی و قتل عام کل سفید رویان کے
نظر دوبارہ قائم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہے اوسمین شرکت اہل اسلام کی ہوئی ہوگی اور اونہون نے کوشش بلیغ بیچ بونے
تخم ناخوشی و نارضامندی کا بیچ مزرعہ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی
کیا عجب ہے کہ سخنان مذکورہ بالا سبب اس مفسدہ کا ہوئے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ آتا ہے کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے

سمجھتے مسلمانون کے مین خلل ڈالکر اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہوسکے حکومت سابق جو سالہا سال سے اونکے حیطۂ اختیار اور اقتدار سے باہر ہوگیی ہے حاصل کرین اور نیز نا اتفاقی جو حاطہ مندراس اور بمبئی مین ظاہر ہوئی تھی اوس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودہ مطلب اصلی اور علت غائی اس فساد کی نہ تھی اور یہ رای پایہ صدق کو اسطرح سے بھی پہونچتی ہے کہ جب خبر سرکشی کی ملک طہران مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اس عزم سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالی برکت اس مہم سرکشان کو بخشے

ایک اخبار اخبارات بمبئی مین سے مخبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندۂ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیچارہ باختیار مسلمین ہین جب چاہا اونسے خدمت لی اور جب چاہا علیحدہ کردیا مگر اسباب کا تحقیق کرنا مشکل ہے یہ تو ظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجہ مساوی شریک مفسدہ تھے اور اونہون نے بھی ہمراہ مسلمانونکے سرکشی کی تھی ہرچند چند عرصہ تک علامات دلسوزی سرکار اونسے ظہور مین آئے تھے مگر یہ بدین مراد اختیار کی گیی تھی کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مختلف اقوام مقامات چھاونی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا بمجرد سننے خبر مفسدہ کے مستعد بدنظمی ہوئے مگر انکی حرکات یہ نہین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتی تھے اور مفسد بیچیال تمام عورات اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیونکو برکندہ ہو آدمی بہت فقیرانہ شہرونمین بدین ارادہ جاتی تھے کہ انتظام سرکار بہر کسی طرح خلل انداز ہون اور ہندوستانی سپاہیون کے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر ملک کو تباہ کیا تدابیر اور تراکیب جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اونسے زیادہ بدنما و قبیح ہین جو کبھی کسی آدم وحوش سیرت و بہائم سرشت سے کہ جنکا نام بھی زمرۂ انسان مین لینا بیجا ہے وقوع مین آئے ہون مگر موجدان سرکشی نے دربارۂ وقت مناسب اور درباب قوم جسکے خلاف اونہون نے فساد کیا بڑا دہوکا کہایا اونکو جوش خام خیالی بلکہ جنون سے ترغیب سرکشی ہوئی ہے اور یہ امر انکی تدبیر حصول مطلب اور حالات تعجب آمیز سے اور نہونے راست نیتی اور راست کرداری کے ظاہر ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو اونکو سالہا سال صحبت ایسے داناؤنکی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگونمیں بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہو اونسے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے اونکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیحہ مین حائل ہے مگر عرصۂ قلیل مین مصروفان عرصہ ہنگامہ کو طاقت بی نہایت جو اہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوا اسے بربادی کے اور کچھ اونکے نصیب نہوگا بہت جلد اون لوگونکو بالتحقیق واضح ہوگا کہ اونکی جدوجہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ و تاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ اونکے خیال خام مین نگذرا کہ آسیب اور اسرار جو انکو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما و فضلا کے اونکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا معاودت طاقت و تسلط انگلشیہ الیا یقینی امر ہے جیسے شکستہا ے متواترہ جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اوسکے اب بتحقیق وظاہر ہے کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام مین آویگی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب حفاظت رعایا بخلاف حملہ ہاے مردمان مفسد اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کسقدر کافی و موجود ہے

## علامات مفسدہ

بتاریخ ۲۳ فروری چھاونی رانی گنج مین آگ لگی اور بعد ازان دو بارکین اتفاق سے بنگلہ سارجنٹ میجر صاحب کا بھی وہی حال ہوا اور تاریخ ۲۵ ماہ مذکور دفتر تاربرقی
بمقام بارکپور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسیطرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی و مغربی کا لینا شروع کیا
بماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو گو دیکھ اہل انگلستان کے اوسوقت مین حقیر اور ہیچ تھا مگر اوس امر سے انقسام نان یعنی چپاتی کا
اوسوقت مین دریافت ... کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور بانداتقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے
روٹیون کے ... دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین
رسم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گانومین جاتا تھا اور وہ روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر کہتا تھا
کہ ... ن اور بنا کر چوکیداران دہات قرب و جوار کو دو دو فی نفر دیکر یہی طریق تقسیم بدہات آئندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دو نان اوسمین
سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور یہ ہدایت فوراً تعمیل کی گیی تھی اور روٹیان دیہ
بدیہ تقسیم ہوئین
ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نان و طرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھے جاتے ہین

## ترجمہ چٹھی بطور رمز و کنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھ اب تک ظاہر نہین ہوئی
چوکیداران دہات ضلع ہذا کو جو بضلع متھرا ہین کچھ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنے تمام ضلع کے ملی ہین
نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بوقت وصول نان مذکور کے پانچ یا چھ اور ویسی ہی روٹیان بنا کر تقسیم کرتا ہے
اور اسیطرح روٹیان دیہ بدیہ پہونچ گیی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگیین
آج یہ روٹیان دہات ضلع گورگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین

## دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

پرچہ اخبار جو اضلاع شمالی و مغربی مین بہت معتبر ہے اوسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل مشتہرانہ درج تھا
ہمارے ناظرین اخبار کو قصہ اوس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ وبائے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا ویسا ہی کوئی
شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بنظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام ملک سے
کچھ تنگ ہوتا یا ضعف پایا جاتا تو شاید لوگونکو توجہ بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم روٹیونکے ہوتی مگر اب اگرچہ تحقیقات درباب
اصلیت اس امر کے گو کہ کچھ اور قدرے حال اس واقعہ کا زبانی خوش آمد گویونکے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے شہر لندن
مین ڈیوک اف یورک سے براہ تھی ودوڑ ہوک کریٹ برزسٹریٹ تک ہوا تھا
قریب تین ہفتہ بعد از وصول ہونے نانہاے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع اضلاع قرب و جوار دہلی و لکھنو و دیگر مقامات
اودہ مین پھیل کر روہیلکھنڈ بلکہ تمام اضلاع مین جنکو اپر انڈیا کہتے ہین پہنچ گئے تھین ظاہر ہے کہ کوئی امر بہتر اس سے واسطے شامل کرنے تمام
مسلمانونکے ایک خاص امر مین اور حسب دلخواہ عمل مین لانے اوس امر کے نہین معلوم ہوتا
بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان تو اوس حال کا جسکے باعث شبہ سپاہیونکے دلمین پیدا ہوا

ہے کہ حسب ہدایت واسطے استعمال کرنے رائفل کے جو ایک نئے وضع کی بہت دور رس بندوق ہے بمقام کلکتہ مین پہنچی تو حاکم بالادست نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ کے دیا بنگالی مذکور نے اوس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا اور اس جگہ پہونچکر شامل ہوا گویا اوسکے دل مین خود بخود کچھ وہم پیدا ہوا وجہہ یہ کہ جس چیز سے کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی مین ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گاو تھے اور ضمناً معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اوسی شے کے لیتے ہین اس شبہ سے بنگالی مذکور نے اوس حاکم بالادست سے جنسے ہدایت ترجمہ لیعنی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اوسکو اصل معنی لفظ سمجہا کر حکم دیا کہ ہندی زبان مین اس چیز کو جو کہتے ہین وہ درج کرنا چاہیے ناچار بلا لحاظ موقع معنی تحت لفظی لکھکر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت اس امر کی ہوگئی کہ کارتوس ایسے چیز سے چکنے کئے جاتے ہین جسکو ہنود و مسلمان کوئی منہ مین نہین لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روے زمین مین شہرت پذیر ہوئی

ایک اخبار اخبارات کلکتہ مین سے درباب اس مقدمہ کارتوس کے اس طرح پر بیان طراز ہے اور یہ روایت بھی اوسیقدر درست اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے جسقدر بیان مسبوق الذکر صحیح اور درست ہے

کہ جب سرکار نے استعمال انفیلڈ رائفل کا اس ملک مین قرار دیا تو واسطے طیاری کارتوس کے جو موافق اوسکی نال کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کیے ملک انگلستان مین سُنا ہے کہ ایسے کارتوس بچربی گاو طیار ہوتے ہین مگر اس ملک ہندوستان مین بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے مجرب کا قرار دینا مناسب تصور نہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی راے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام دمدم مین ان کارتوسونکا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور مین واسطے تعلیم سپاہیونکے بیچ قواعد اس رائفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیون نے مشق سرکرنے رائفل مذکورہ بالا کی شروع بھی نہین کی تھی کہ ایکروز ایک خلاصی جو کارخانہ طیاری کارتوس مین ملازم تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیم گاہ کارتوس مین فن رائفل سیکھتا تھا ملا سپاہی مذکور کے ہاتھ مین ایک لوٹہ تھا اور خلاصی مذکور نے اوس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے انکار کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف نتھا خلاصی نے بجواب اوسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو چند روز مین تمہاری بھی ذات باقی نرہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم اونکو بوقت سرکرنے رائفل کے دانت سے کاٹوگے اومین چربی گاو و خوک کی لگائی گئی ہے بس یہی گمان سپاہیونکے دلمین جاگیر ہوا اور یہ خیال اونکے مخیلہ مین آیا کہ جو کارتوس آیندہ اونکو ملینگے اونکے مذہب کو خراب کرینگے اور طرفہ یہ اوسی وقت اُنکی خاطر مین شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمونکا ارادہ اونکے عیسائی کرنیکا مصمم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع مدد اس گمان صدق کا کے ہوئے ہونگے الغرض یہ دو ظن قوی کہ اونکے دہرم و ایمان بگاڑنے کا اور اونکو عیسائی کرنے کا ارادہ سرکار کا ہے اونکے دلون مین متمکن ہوگیے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہین کیونکہ کارتوس جو اونکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور اون سپاہیونکو اپنے دہرم ایمان کا بڑا پاس تھا اور یہ شہرت جو چند سپاہیونمین ہوئی تھی اور جابجا اور جگہ بجگہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع نہ تھی کیونکہ یہان پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہین کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ چربی گاو بھی طیاری کارتوس مین لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ نتیجہ استخراج ہوا وہ سب پر ظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہین کہ سرکار نے جب خیالات فاسدہ عوام گوش زد فرمائے تو فوراً ہر ایک کارخانے مین جہان کارتوس اس قسم کے طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو نہ دیئے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہین کہ احاطہ بنگالہ مین ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہین دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ مین اکثر مقامات مین اسقدر تقریرات لاطائل عمل مین آئین ہر طرح سے

ویسی ہی ہین جیسے اب تک سپاہی استعمال کرتے ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رائفل مین چلتی ہین وہ سپاہیون سے عدد تیل اور گھی سے چکنی کرکے بناتے ہین

بآخر ماہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیونکو تعلیمگاہ مین مشق قواعد رائفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس چربیدار کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوئے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس مچرب نہ دئے جاوین اور درحقیقت یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس مچرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا

بنظر رفع عذر و قطع حجت حکام مہتمم تعلیمگاہان معلومہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجاے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیمگاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سر منہہ مین نہین دینا پڑتا تھا اور بغیر دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا مگر بعد رفع ہونے حجت چربی کے شبہات دربارۂ کاغذ کارتوس کے بہ نزدیک سپاہ تعلیمگاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسونکا نسبت کاغذ اور کارتوسونکے باریک تھا اور بباعث تنگ ہونے دہان رائفل ضرورتاً کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آور اوسمین نہ تھی بلکہ مثل کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہی ویسی ہی اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا مگر یہ درست ہے کہ کارتوس بنادیق سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اوسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سیرام پور مین طیار ہوتا تھا گو اوسکے رنگ مین بھی ہے اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسیکے دلمین گمان بہ سبب اس اختلاف کے عائد نہین ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے عذر پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو اونکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف لون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ مین کچھ فی ہے مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سوا تبدل لون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہے اور اوسی اجزا سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تھا جو اب تک استعمال مین ہے

۱۹ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورہ بالا کی اس مقام تک پہنچ چکی تھی

بتاریخ ۲۶ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریڈ پر حاضر ہو کیونکہ اسیقدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو ۷ رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین پیشتر ۱۹ رجمنٹ کی قیام پذیر تھی بناے تھے اور بروقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسیقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جنکو سپاہی نوملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاونی مین پونہچا تو معلوم ہوا کہ سپاہ بسبب دورنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اوسکے لینے مین پیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے توپونکے سبکو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق اللفظ بیان کیا کہ ہم کو کارتوس مین شبہہ ہے

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جنرل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ و ڈویژن گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہے کہ ہمنے مختلف اقوال درباب طیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سُنے اور یہ مشہور ہے کہ اوسمین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاو و خوک سے

چکنا یا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہے کہ زیادہ تر ... کا ہے کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹواوینگے ایسے خیالات ہے
ہمکو خوف اپنے مذہب اور دہرم کا ہے ... یہ بھی بیان کیا کہ جب کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ ہمارے بھی ظہور مین
نہ آویگا اوس سے ہمکو اطمینان بھی ہوگیا ہے مگر اوسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ ماہ فروری جو ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم
کے چکنے بھی تھے ہمین خیال ہے اونکے لینے سے عذر کیا تھا
صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چہاونی مین جاکہ تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بولاکر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین
کچھ نقص نہین ہے اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ یہان چہوڑ گئی ہے صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع
کردیوین کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اوسوقت عذر یا انکار کریگا اوسکی کورٹ مین تحقیقات
ہوگی اور جب تجویز سزا دیجاوے گی یہ گفتگو بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی
درمیان ... اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور میلون پر زبردستی گر کر دروازہ توڑکر تمام ساز و
سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چہاونی مین مع اسلحہ واپس چلی گیی
باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طیاری رسالہ بائیدہم اور توپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پلٹن
کے پہنچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چہاونی سے شور وغل مچاتی ہوئی باہر آئی اور میلون کے پاس جاکر اونہون نے بنادیق پر کرنی شروع
کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پہنچے تو یہ آواز اونکی گوش زد ہوئی کہ صاحب آئے
نہ ... ورنہ سپاہ گولی مارے گی
افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علیحدہ
کرکے سپاہ سے ہتیار لیو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتیار رکھکر اپنی چہاونی مین چلے گیے
یہ علامات عظیم مفسدے کے تہین جو بتاریخ ۲۶ ماہ فروری بمقام برہامپور ظہور مین آئی تہین
باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر و انکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیۃً شکستگی آئین جنگی
کے اور اس کلیۃً اظہار عزم فساد کے رائے ایک اخبار نویس کلکتہ کی یہ تہی کہ یہ طریق مجرمونکا صرف محبت طفلانہ ہے اور کچھ دانستہ اور سنگین امر
نہین مگر اخبار نویس مذکور کو یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتہ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان ہوتے ہین اور شاید اونکے نزدیک
قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہوگا جو ایسی بدنظمی کو بازیچہ طفلان کہتے ہین
اب چونکہ برہامپور مین فوج گورہ موجود نہ تہی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کیا جاوے
اور ... کوشش ... یا جاوے کیونکہ درصورت اونکے نافرمانی کے نتیجہ ہائے قبیح تر متصور تہے ... یہ خیال تجاویز اطفائے نائرہ فساد کے
بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب حکام عمل مین آئین اور وہ یہ تہین کہ شہرت اس امر کی دی گیی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا
اور سپاہیونکو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کرکے بجاے چربی کے کارتوس مین لگاوین اور استعمال اوس کاغذ کا بھی جسمین گمان و
شبہ واقع تہا معطل رکہا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تہا کہ سرکار کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ
کا ایمان بدل دین

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور مقام مسطور مین تاریخ ۳۰ ماہ مارچ داخل ہو گئی گو تاریخ ۲۸ ماہ مذکور تجویز سزا وتحریر حکم نسبت اس رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پا چکا تہا اور بمجرد وارد ہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم وہوشیاری کا فروگذاشت نہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا درصورت نافرمانی وعدم سپاہ کے کہ یہ دونو امر ناامیدی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے ہین مہیا کیا گیا تہا اور سنگینہائے دو رجمنٹہائے شاہی اور نیز رسالہ گورنری مقیم ناگپور سے جو بربت پر موجود ہی حکام کو گمان قوی تہا کہ یا حقوق سابق جو نزل پربتی ترقی پذیر ہوتی اور ایک رسالہ توپخانہ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دمدم مین نہ تہی اس سامان کو اور بہی رونق دی اور یہہ بہی ظاہر ہوا کہ ایک فوج تو ابہی مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری اوسی قسم کی نئے پیکور تجلی ظاہر کی اور نیز یہہ بہی اس سے واضح ہے کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاطاً بگمان ضرورت بہی موجود رکہا ہے اور کسقدر استغنا اور بے ہراسی افسران سرکاری کے دلمین قائم ہے اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے بر ظاہر ہے اور اس موقع پر تدبیر مفصلہ ذیل بروی کار آئی تہی فوج سرکار بصورت ثلثہ اضلاع مربع قائم کی گئی تہی بجانب راست نو رسالہ گورنری اور وسط مین ۵۳ رجمنٹ شاہی توپخانہ مندراس چند توپ کلان دمدم اور ۴۳ رجمنٹ شاہی اور بجانب چپ دوم گرانڈیل اور ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی بعد ازاں بندوبست کے سپاہ مجرم کو چہاونی مین سے باہر لاکر اور ایک ضلع مربع کو رو برو سے لیجا کر وسط مین قائم کیا اور جرنیل ہیرسی صاحب نے حکم برطرفی سنایا ہتیار سب نے رکہدئیے اور نشان گرادئیے اور نام و نشان ۱۹ رجمنٹ کا باقی نرہا جو ساز وسامان سپاہ گری کا تہا وہ اونسے لے لیا تا کہ مجرمونکو معلوم ہو کہ اونکی غلطی سے کسقدر حقارت عاید حال اونکے ہوئی مگر وردی اونسے نہ لی گو وہ چیز اونسے لی تہی کہ جسکے رکہنے کے لائق وہ نہ باقی رہے تہے بعد ازین دو گہنٹہ مین اونکی تنخواہ تقسیم کرکے اونکو گرد ایک ضلع مربع مذکور پہرا کر بطرف پلٹا گہاٹ روانہ کیا اب رسالہ گورنری اونکے گرداگرد ہوا اور اسی ہیئت مجموعی سے اونکو بارکپور سے گہاٹ مذکور تک پونہچا کر اور تین جہاز دخانی پر سوار کروا کر پار دریائے ہوگلی کے کر دیا بروقت رخصت جرنیل ہیرسی صاحب نے ایک نصیحت بزبان اردو مین پڑہ کر سب مجمع کو رخصت کیا ترجمہ اوسکا یہ ہے

ای افسران وسپاہ ہندوستانی بگوش ہوش سنو تم جس سرکار کے نوکر تہے وہ منصف ہے اب بہی اگر تم اپنی عرضی مجہے دو تو مین ملاحظہ نواب گورنر جنرل بہادر گذراننے پر راضی و مستعد ہون ہر چند مین تمکو کوئی توقع قوی نہین دے سکتا مگر مین بسمع مبارک نواب محتشم الیہ گذرانکے عرض کرونگا کہ تم عذر خواہ واز کردہ پشیمان ہو مین ہمیشہ تمہارا کمانیر اور دوست رہا ہون اور تمنے بہی کوئی امر خلاف وضع بعد از تاریخ ۲۶ ماہ فروری جب تم دشمنونکے ورغلانے سے مستعد بفساد ہوئے تہے اور اونکے شامل ہو کر اپنے افسرونسے بمقابلہ پیش آئے تہے جسکے عوض تمہارے ہتیار چہن گئے تمسے ظہور مین نہین آیا اسی سبب سے سرکار بر سر رحم ہے ہر چند سزا تمکو ملی مگر کچہ زیادتی تمپر نہین ہوئی دیکہو تمکو معہ وردی جانیکا حکم ہوا ہے جس سے جہان تم جاؤگے تمہارے ظاہری نام مین کچہ فرق نہین آئیگا گو یہ مصیبت برطرفی تمپر عاید ہوئی ہے اور چونکہ راستہ نیز بہ ہنگام یورش سے یہان تک تمنے کوئی امر خلاف حکم نہین کیا اسواسطے از طرف سرکار تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچہ کہ صرف کرایہ سواری و بار برداری معہ اجرت جہاز تمہارا اور تمہارے عیال و اطفال و اثقال و احمال کا ہوگا سرکار اپنی دریا دلی سے ادا کرے گی اور تمسے اس باب مین مزاحمت نہوگی اس امر سے ظاہر ہے کہ جو سرکار منصف اور زبردست ہوتی ہے وہ بحالت غضب بہی خودداری ہاتہ سے ندیکر اور اپنے تئین اختیار سے باہر نکر کے ایسی ترکیب کرتی ہے کہ جسکی وجہ سے رحم اوپر ضعفا کے کیا جاوے

تمکو ایک ایک حبہ جو تمہارا برآمد ہوا دیا گیا اور تمکو لازم ہے کہ اپنا حساب کتاب رجمنٹ کے دوکاندارونسے فیصلہ کر لو ۔ وردی جو بال سرکار سے

مطابق آئین وردی کے جو بروقت برطرفی سپاہی کے عمل مین آتی ہے سرکار کو واپس دو تمہارے ساتھ پانچ کمپنیان ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور رسالہ گورنری بلیا گھاٹ تک جاوینگی اور وہان سے تمکو جہاز ہاے دخانی پر سوار کرکے تا بمقام ہیرتیے پہونچا دینگے تمام تمہارے افسران ولایتی تمہارے ہمراہ چلینگے اور تمہارے واسطے خیمے روانہ ہو چکے ہین ڈاکتران ولایتی اور ہندوستانی او عملہ اسپتال جو متعلق تمہاری رجمنٹ کے تھے وہ سب تمہارے ہمراہ ہونگے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ وباے ہیضہ تمہاری رجمنٹ مین شروع ہوگئی ہے اور بیمارونکی تیمارداری بہت ضرورت ہے اسواسطے کہ جو سرکار منصف ہوتی ہے وہ معاوضہ جو نہین ہوتی بلکہ رعیت پرور ہوتی ہے اور تمہارا قیام ایک یا دو روز تک مقام گہیرتے مین ہوگا جہان تمام تمہارے حساب وکتاب کا فیصلہ معرفت تمہارے افسرونکے ہوگا بعد ازان تمہارا کوچ مقام مذکور سے چھنیرا تک جو بفاصلہ شش میل کے ہے ہوگا اور مقام چھنیرا سے تمکو اجازت دیجاویگی کہ جہان تمہارا دل چاہے وہان جاو جسکی طبیعت مین آوے وہ اپنے گھر جاکر اون دیوتاؤنکی پرستش کرے جو اونکے آبا و اجداد کرتے آئے ہین اور جو برہمن یا کوئی اور ہندو چاہے وہ جگناتھ جی کے درشن کرے یا گیا جی مین یا کسی اور معبدگاہ مین جسکو وہ بزرگ سمجھتا ہو جاوے اور اسیطرح سے ہم بطلان اس شہرت خلاف واقع اور بے بنیاد کا کرتے ہین جو عوام مین مشہور ہوگئی ہے کہ سرکار کو دست اندازی کرنے تمہاری ذات مین اور تخلل ڈالنا تمہارے مذاہب مین منظور ہے

بعد از سماعت اس تقریر مندرجہ بالا کے سب سپاہیون نے کرنیل ہیرسی صاحب کو دعا دی کہ اللہ تعالی تمکو خوش رکھے اور عمر تمہاری دراز ہو اور قسمیہ بیان کیا کہ جہان کہین ہمکو سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ملینگے ہم اونسے اسکا عوض ضرور لینگے جو اونہون نے ہماری اور ہمارے عیال و اطفال کی روٹی چھنوادی ہے جرنیل صاحب نے بھی بجواب اسکے اونکو کہا کہ خدا تمکو جلدی اپنے گھر مین پہونچاوے اور اونکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار تمہاری درخواست عفو جرائم کی سماعت فرماوین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرو کہ راستہ مین جسطرح فوج آئینی بانتظام اور انضباط کوچ کرتی ہے اوسیطرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پہ زیادتی نکروگے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نسر اپنی قدیم رجمنٹ کا بدنام نکرینگے اور سرکار کو ثابت ہوجاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین

لیکن ارادہ خداوند سپاہیان بارکپور کا بجاے فرو ہونیکے اور زیادہ بلکہ بعزم قتل اجیٹن صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ ور ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رجمنٹ مذکور مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پر کرکے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگونکا آگیا ہے اور پھر اکرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ کے گارد کیطرف سے آگے بڑھا اس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اوسکے روکنے کا کیا مگر بغلولہ تفنگ مجروح شدید ہوئے جب یہ خبر لفٹنٹ یا صاحب اجیٹن کو پہونچی وہ پریٹ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سر کیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ سواری صاحب ممدوح کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریٹ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پر کرکے اور ٹوپی چڑھا کر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلودہ اور دوسرے مین بندوق لیے ہوئے بایں ارادہ آمادہ ہوکر پیش و پس گشت کنان ہوا کہ جو افسر یا سپاہی وغیرہ بارادہ گرفتاری آگے آوے اوسکو مجروح یا مقتول کرے معائنہ اس حال کے جب کسی نے گارڈ ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسرونمین سے پیش قدمی نکری تو میجر جنرل ہیرسی صاحب بہمراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۲ رجمنٹ ہندوستانی جو اونکے مصاحب تھے اور باتفاق لفٹنٹ اسپنڈر و ہیرسی متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی جو دونون جرنیل صاحب کے صاحبزادہ تھے سوار ہوکر پریٹ پر تشریف لیگئے اور کپتان راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجیٹن جرنیل تھے اور اوسوقت مقام پریٹ پر وارد ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب حاضر ہین سے

جواب طراز ہوئے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے دیکھو پیش و پس گشت کر رہا ہے اور اوسکی بندوق بہری ہے

باستماع اس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کیا یہان کوئی گارد نہین ہے جو اوسے گرفتار کرے یا اوسکو مثال سگ دیوانہ قتل کرے نہیجا بجز اسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین جاتے اسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانۂ زین سے نکالا اور دونو صاحبزادگان اور راس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکہا اور جمعدار اور گارد والونکو حکم دیا کہ ساتھ آوین

جمعدار مذکور نے بجواب کچہ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اوسکی عرض سماعت نفرمائی تہی کہ مکرر حکم ہمرہی صادر فرمایا ہم گارد والے اپنی جگہ سے نہ سرکے بواد دید اس حال کے جرنیل صاحب نے باواز غضبناک سہ کرر حکم ہمرہی دیا اب تو جمعدار نے دست و پا گم کرکے عرض کی کہ سپاہی اپنی بندوق پر ٹوپی چڑہاتے ہین بعد چڑہانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب کے پیچھے ہو کر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوئے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹہ قدم سپاہی مذکور سے پونہچے کپتان ہیری صاحب نے جو بجانب چپ گارد مذکور کے تہے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹہ کر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہے

جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا کہ اوسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اوسکو گرفتار کرکے بکنارۂ اجل پونہچا دینا اسی اثنا مین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکہ تہا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور جانا یہ کہ اوسنے خودکشی کی اور یک مرتبہ سب اوسکے گرد جا کہڑے ہوئے اوس سکہ نے اوسکے نیچے سے تلوار خون آلود سپاہی مجروح کے پڑا تہا نکالی اوسکا کپڑا جو گرد گردن کے تہا وہ جل رہا تہا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اوسکو منطفی کرے اور اوسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوی چپ سے گردن اور شانہ تک کہلا ہوا تہا اور خون بشدت اوسمین سے جاری تہا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین ہچکیان کہا رہا تہا اکثر افسران ولایتی اب جمع ہو گئے تہے اور جرنیل صاحب نے بخیال اسکے کہ سپاہی مذکور مرگیا حکم نشست کمیٹی صادر فرمایا اور آپ بطرف چہاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادۂ فاسد رکہتے تہے تشریف لے گئے اور زبانی فہمایش اور اطمینان اونکی کی کیونکہ منگل پانڈے اونسے بہی کہہ آیا تہا کہ اہل انگلستان اونکی ذات لینے آئے ہین

بعد ازین جرنیل صاحب ۳۴ رجمنٹ مین گئے جہان اژدہام بکثرت تہا اور اونکو بہی فہمایش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تہا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تہا تو تمکو لازم تہا کہ تم اوسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا مثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے اونکی اس امر سے بہی اطمینان کلی فرمائے کہ سیاہ گورہ اونکی مزاحمت کو نہین آتی ہے بعد از قیل و قال جرنیل صاحب معہ ہر دو صاحبزادونکے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لیگیے

ڈاکٹر ہچنسن صاحب نے برسر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہے پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اوسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست و پا اوسکے زنجیر مین کیے

بروز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۳۴ رجمنٹ بباعث انکار جو اونہون نے واسطے جانے کلکتہ کے کیا مقید ہوکر بیچ گارڈ سپاہیان ۷۰ رجمنٹ کے محبوس کیے گیے مگر وہ سپاہی جسنے لفٹنٹ باصاحب پر گولی چلائی تہی اور محبوس تہا کسی ترکیب سے فراری ہو گیا جمعدار گارڈ جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکہنے سے انکار کیا تہا وہ بہی قید کیا گیا اور یہ بہی مشہور ہے کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارکپور مین آیا تہا تو اوسنے اپنی کمپنی کے آدمیونکو بہکایا تہا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور چہاونی اپنی ست بنانا

حالات پر قرار دیکر جو مفسدہ پردازی پیش از عمل کر سکتے ہین کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر اطمینان شبہ نہین
کہ مفسدہ قتل اور غارتگری پر بہی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر اونکے حیز اختیار اور احاطہ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو اونکے دست قدرت سے بالفعل
باہر تہے اسواسطے وہ اظہار ناراضامندی پر جس سے ارادہ فساد تہا اوس پر پا یا تہا کتفی ہوئے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب
سپاہیان بارکپور کو حکم ہوا تہا کہ وہ خود کارتوس چلنانی بغیرہ طیار کرین تو اونہون نے انکار کیا تہا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارکپور و دیگر مقامات
ہند کے عزیز دلونمین لویا تہا اور بوقت شب اکثر سپاہ جمع ہوکر گفتگو درباب برپا کرنے فساد کے کرتے تہے بلکہ مقام بارکپور مین ایک پنچایت
قرار پائی تہی اور اوسمین یہ تجویز ہوئی تہی کہ کلکتہ سے بہی سپاہ آکر شامل ہو کر اسمین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام برپا ہو اور کسطرح بشرط امکان
قلعہ کلکتہ پر قبضہ سپاہ ہو جاوے یہ تجویز اونکی بہی اوتنی سے بیہودہ تہی کہ جتنا اونکا ارادہ فساد شرارت آمیز تہا مگر بعد ازین اپنے موقع پر ظاہر ہوگا
کہ فی الحقیقت ارادہ اونکا تہا کہ فساد برپا کرین

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارکپور حالت سرکشی مین مبتلا تہے تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ اونکے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرتے تہے
اور چند سپاہی اونمین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بہی ہوگئے تہے

اس موقع پر یہ ذکر بہی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانیونکے مخیلہ مین ایک خیال بے سروپا متمکن ہوگیا تہا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تہا
جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہوجاتا ہے اور وہ یہ تہا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لورڈ کیننگ صاحب بہادر اس امر کا بیڑہ اوٹہا کر ہندوستان
مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیونکو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب محتشم الیہ نے سرکار گورنمنٹ سے یہ وعدہ کرلیا ہے کہ قبل از
مراجعت بولایت اس امر اہم کو عرصہ تین سال مین سرانجام فرماوینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و ناراضامندی سپاہ ملک ہند کا
ہوا ہے مگر مثال دیگر بواعث مثل کارتوس وغیرہ یہ بہی ایک عذر وحیلہ بے بنیاد ہے

منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے بتاریخ ہشتم اپریل سزای جرم معلومہ پہانسی دیا گیا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگہ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کورٹ
مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہوکر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اوسکی نسبت بہی حکم پہانسی صادر ہوا اور اوسی روز سزای پہانسی عمل مین آئی جرائم
جو نسبت جمعدار مذکور کے پایۂ ثبوت کو پہونچے یہ تہے

اول بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء جب جمعدار مذکور بارکپور مین تہا اور کمان گارڈ رجمنٹ کی اوسکے سپرد تہی اوسنے کوشش بلیغ بلکہ کچہ
ارادہ بہی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبرہ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نلایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر تاریخ مذکور اپنے
مکان سے نکل کر متصل اور روبرو گارڈ مذکور کے مسلح با بندوق و شمشیر استادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ
آنکر اوسکے شامل ہون اور مقابلہ حکام ذیحق کا کرین اور وہان پر سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجن میجر ہیوسن صاحب اور لفٹنٹ باصاحب
متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سر کے اور اوسی مقام پر دونو صاحبونکو بزخم شمشیر مجروح کیا تب بہی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری
سپاہی مذکور کے یا دربارہ امداد لفٹنٹ باصاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نکی اور سوائے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارڈ کو
اعانت کرنے صاحبان مجروحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا

دوم جب کمان افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتہ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اوسنے تعمیل حکم نکی اور نافرمانبرداری سے
پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبوق الذکر واقع ہوا تہا اور اوسوقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کمان افسر ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کے تہے

یہ حکم اوسکو دیا تہا جسکی متابعت اوسنے نہین کی تہی

قطع نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمہ مذکورہ بالا ظاہر ہوا کہ جمعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تہا یعنی اوسنے بنظر برانگیختہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیونکو یہ کہا تہا کہ جو کوئی کارتوس میرے روبرو لاویگا مین اوسکا سر تراش ڈالونگا اور اوسنے سپاہیان ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تہی کہ واسطے برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد اور آمادہ رہین اور اوسنے یہہ بہی شہرت دی تہی کہ مینے اپنے مکان پر پنچایت کی تہی اور اوسمین دو بیے حوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجمنٹ شامل تہے اور پنچایت مذکور مین تجویز ہوئی ہے کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار سرکشی کرینگے فقط بروقت اطلاع پانی اس امر کے دو بیے حوالدار وغیرہ مذکورہ بالا اور ایک جمعدار متعلق ۷۰ رجمنٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے

بروقت پہانسی کے ایشری سنگہ جمعدار نے چند کلمہ باواز بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو سمجہا مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہین

سپاہیون سنو کیا مین کہتا ہون مینے ایسی سرکار نیک و منصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہے مجہے اب پہانسی ہوگی اور مین مستوجب اس سزا کا ہون سپاہیون تم اطاعت اپنے افسر فرنگی کرو تمہارے افسر حق شناس اور منصف ہین اور اگر نکروگے تو تم بہی میری طرح پہانسی پاؤگے سپاہیون تم اپنے افسر فرنگی فرمان برداری کرو اور بگوش دل سنو اور بہ تہ دل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ گو اور دغل باز کے کہنے پر مت جاؤ مینے ناصحان مذکور کا کہنا مانا اور دیکہو کس نتیجہ کو مین پونہچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عمدہ داران سرکار کو اور جرنیلونکو اور دیگر صاحب لوگون کو جو یہان موجود ہین خدا برکت دے سیتا رام سیتا رام

بنظر اسکے کہ تخلل بیچ بیان واردات مذکورہ بالا واقع نہو مضمون مندرجہ ذیل اپنے مقام مناسب پر درج نہوا اسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ بتاریخ دہم مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام بودہی لال تواری اور بہادر سنگہ تہا ارادہ کیا تہا کہ گارد ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہے سازش کرین مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہوکر بحکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوئے جرائم ذیل اونکی نسبت قرار دیے گیے تہے

اول بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء قریب نواخت دہ گہنٹہ شب اپنے گارد سے جو قلعہ کلکتہ مین ٹون میجر صاحب کے تعینات تہا بغیر بدلی ہوئے نکلے اور بلا اجازت علیحدہ ہوکر چلے گیے اور بعد ازان دوسرے روز گرفتار ہوکر مثل قیدیان اپنے گارد مین آئے

دوم درانثنای غیر حاضری گارد جیسا کہ جرم اول مین ذکر ہوا ہے دونو باتفاق ٹکسال مین گئے اور وہان میر خان صوبہ دار کو جس کے تحت حکم گارد ٹکسال تہا ترغیب دینی شروع کی کہ اوسی شب باتفاق سپاہیان گارد قلعہ مین جاکر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونے والی ہے ہووے

مقدمہ کارتوس فتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بہی پونہچ گیا یہ ارادہ مفسدین کا ہوا کہ سپاہ سیالکوٹ کو بہی شامل فساد کرین اور اسی نظر سے کاغذ اس مضمون کا لکہکر روانہ مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اوس لین یعنی جانب چہاونی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو ملحق مکان سلح خانہ تہا جس کو زبان انگریزی مین ڈپو کہتے ہین مضمون اوسکا یہ تہا کہ تم بہی شامل دیگر برادران بارکپور بتعمیل حکم فسخ مذہب بمقابلہ پیش آؤ اور کچہ کارسرکار نکرو

جب تک تمکو اور اطلاع نہ پوہنچے اور اسیطرح کا بہت سا مضمون درج تہا

کچہ احوال بر ملا فسادات کا بہی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے دربردہ ظاہر کیا تہا اور جو حرکات جمعدار ایشری پانڈے و با ظہارات مختلف گواہان اثنائے تحقیقات مقدمہ جمعدار مذکور اور باجتماع پنچایت وغیرہ جو مذکورہ سابق بگوش حکام پہونچا تہا مگر کبہی مشتہر نہوا تہا بیان ہو چکا اب رائے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بہی برطرف کیا چاہیے

عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق مین بہی ۱۸۴۴ع مین بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندہ کے یہ رجمنٹ تمام و کمال برطرف ہو چکی تہی اور اوس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بدین مضمون بنسبت اس رجمنٹ کے بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۸۴۴ع صادر ہوا تہا

دربارہ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا و ترحم کی باقی نہین

بدنیتی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی نے ہر طرح اونکو سمجہایا اور نیک و بد جتلایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بیہودہ اور مفسدہ پردازونکے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدد اور معاون پیش کی اوسکا تردید اور اوسکی تنسیخ بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز نرہے لہذا اب کوئی امر سوائے اسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا ملے جسکے وہ مستحق ہے ایسا رویہ غیر متعارف و بدنام کنندہ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر اشتعالک اور سازش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے کہ کسیلیے افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے ان سپاہیونکے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی رائے مین ہر ایک سپاہی معہ افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنیکے ہے اور بنظر اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقیماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم ہین باقی رہے صاحب معزالیہ بذمہ داری خود و بتوقع اتفاق رائے و منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر فرماتے ہین کہ نمبر ۳۴ فہرست افواج سے حک کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باجہ نواز اور سپاہی بنظر اسکے کہ کوئی اونمین سے لائق اعتبار خدمات سرکار اور قابل نام سپاہگری کے نہین ہے برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اوس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام میرٹہ مین مشتہر کیا جاویگا اور مقام مذکور کے تمام و کمال فوج کی روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کی سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہے اور اونکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہین ہے لیکر اور اونکی تنخواہ اوس روز تک دام دام ادا کرکے بہر گونہ ندامت و بیحرمتی اونکو چہاونی سے بدر کرنا چاہیے

سپاہ تبدیل کہنڈے نے برضا و رغبت خود پہر اس نمبر رجمنٹ کو ۱۸۴۷ع مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ع کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین اور سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کرکے بلتا گہاٹ پر لیجا کر رخصت کیا اور مضمون مندرجہ ذیل سرکلر جو جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از برخاستگی سنایا مضمون یہ ہے

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارکپور نے ایک بہری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتہ مین لیکر زمین پریڈ پہ گیا اور بطور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون سے کہا کہ آکر بخلاف حکام اوسکی شامل ہون اور اوسنے اپنی رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور سارجن میجر صاحب کو جو اوسکو منع کرنے پیشتر قدم زن ہوئے تہے مجروح شدید کیا اس آدمی کے

مقدمہ کی تحقیقات ہوکے اور سزاے پہانسی تجویز ہوکر اوسکو بجفا ہی گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارڈ رجمنٹ مذکور کے کمان پر تعینات تہا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور حسب الحکم سپاہی مذکورہ بالا کو گرفتار نکیا اوسکی تحقیقات بہی کورٹ مین ہوئی اور یہہ بہی اوسیطرح مجرم ثابت ہوکر پہانسی دیاگیا مگر یہی دو شخص اوس موقع پر مجرم نہ تہی

نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ وچلن ہندوستانی افسر اور سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر ایسا ثابت ہوا جس سے اعتبار اونکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزاے سخت اونکی نسبت تجویز فرمانی پڑی

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل وغش زمین پریٹ پر روبرو تمام سپاہ کے پس وپیش قدم زن رہا اور اپنے افسران دیسی کو سخت وسست کہتا رہا مگر کسینے تجویز اوسکی مغلوبی کی نکی بلکہ جب اوسنے نشانہ باندہکر اپنے سارجن میجر کی طرف بندوق سرکی اوسوقت بہی کوئی مانع اوسکا نہوا اور بعد ازان بہی کسینے اوسکو اس حرکت قبیحہ سے باز نرکہا جب اوسنے دوبارہ اپنی بندوق پر کرکے اپنی اجیٹن کیطرف جو اوسکو سمجہانے آیا تہا سر کی اور اوسکے سواری کے گہوڑے کو زخمی کیا اور جب گہوڑا زخمی ہوکر گرا اوسوقت بہی کسینے جو پہرے پر تہے یا پریٹ پر موجود تہے اجیٹن صاحب کی مدد بہی نکی ہرچند یہ واردات دس قدم کے فاصلہ پر مقام گارڈ سے وقوع مین آئی تہی بلکہ جب اجیٹن صاحب گرے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش رہی اور سارجن میجر صاحب بہی حتی المقدور امداد اجیٹن صاحب کے کرتے تہے سب سپاہی جو بے وردی تہے اور وہ جو وردی پہنے تہے سب گرد وپیش جمع ہوئے مگر کسینے مدد نکی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسدہ سے باز رکہا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بہی ہوگئے اور سارجن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرادیا اور آپ بہی ضربات کندہ کم نکین

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تہی گو شناخت بہی اوسکی بخوبی ہوگئی تہی مگر فراری ہوکر سزاے جرم سے محفوظ رہا

ہان مگر ایک سپاہی کمپنی گرانڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تہا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہوگیا ہے نقش اوپر دل اپنے ہم صحبتونکے رکہا اور بے تامل اطاعت حکام پر مستقل رہا اور بچانے لفٹنٹ صاحب مین مجروح بہی ہوا مگر اوسنے وہ کام کیئے جو بے ہتیار سپاہی کو ممکن نہ تہا اور اوسکی خدمات محمول اوپر ایمانداری اور مردانہ شعاری کی ہوئین

جب اجیٹن صاحب مجروح وخستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تہے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چہاونی کے سامنے ہوکر گذرا اوسنے اور مجمع سپاہ کو بسخت ودرشت کلامی متکلم ہوکر کہا کہ لعنت تم پر ہے کہ تم نے اپنے افسر کو روبرو اپنی آنکہون کے مجروح ہونے دیا اور کچہ اعانت نکی سپاہیان مجمع نے کچہ جواب نہ دیا اور بشیت دیکہ چین بجبین ہوکر چلے گیے سپاہیان گارڈ مذکور نے جو اپنا کام مین پہلو تہی کی تہی عوض اوسکے جمعدار گارڈ کو پہانسی ہوئی اس گارڈ مین سے جسمین بیس سپاہی تہے چار سپاہی برخلاف مفسد بتعمیل حکم مستعد ہوئے تہے مگر جمعدار نے اونکو منع کیا اور جب حاکم بالادست نے اونکو حکم ہمرہی دیا تو اکثر سپاہی جبراً اونکے ساتہ ہوئے

بنظر حالات مرقومہ بالا و دیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام کمپنیہائے ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دلمین فساد غالب ہے اور یہ بنوجہ کہ اس جنگ وجدل مین جو عرصہ تک رہی تہی کوئی اپنی جگہ سے متحرک نہوا اور نہ کسینے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام وکمال سپاہی مستوجب سزاے مفسدین قرار پاکے

اور نواب گورنر جنرل بہادر آئندہ اون پر اعتماد نہین رکہہ سکتے اور یہین لحاظ اونکو خدمت سرکار سے معزول فرماکر حکم دیتے ہین کہ آئندہ اونکو روزگار سرکار سے نہین ملیگا

لہذا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان سکے جو بالفعل مقام بارکپور مین مقیم ہین برطرف ہوکر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلہ ذیل جنگی وفاداری وایمانداری وخدمات شائستہ جو اونسے اسوقت مین نسبت بحکام وانتظام سرکار ظہور مین آئے ہین اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو بپایہ صداقت کو پہونچے ہین حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| صوبہ دار سویبر پانڈے | صوبہ دار مدح خان | جمعدار دریاو سنگھ | حوالدار شیخ پلٹو | حوالدار گوربخش سنگھ | حوالدار جیوراکھن تواری |
| رام سمائی لال سپاہی | صوبا سنگھ سپاہی | اتما سنگھ سپاہی | مہولال سپاہی | شیوبخش تواری سپاہی | |

علاوہ از آسامیان مذکورہ بالا وہ لوگ بہی اس حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ چہاونی مین موجود نہ تہے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تہے اور اونکی غیر حاضری بروز مذکورہ بپایہ ثبوت کو پوہنچے گی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہین ہے بلکہ کل افسر سواے افسران مذکورہ بالا برخاست ہونگے

افواج ہند پر بخوبی روشن ہے کہ سرکار صرف افسرونکو ذمہ دار انتظام اور خوش وضعی وایمانداری سپاہ قرار دیتے ہین بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اوردر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۶ع نمبر ۱۳۲ مین مشتہر کیا گیا تہا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق سمجہنا چاہیے کہ یہی قاعدہ تمام وستاویز کا ہمیشہ عملدرآمد ہوگا

حکم برخاستگی چہاونی کلکتہ مین تعمیل ہوگا اور تمام رجمنٹ جو دو منزل راہ تک مقیم ہونگے اس موقع پر طلب فرمائے جاوینگے اور اونکے روبرو تعمیل حکم مصدرہ بالا ہوگی

اس رجمنٹ کی پریٹ ہوگی اور ہر ایک معزول سپاہی اپنے اسلحہ دیکے تمام وکمال تنخواہ واجب الادا حاصل کرکے چہاونی سے باہر نکال دیا جاویگا اور اوسکے وردی بہی لے لی جاویگی

اول دفعات حکم مذکورہ بالا جاری اون تین کمپنیوں اس ۳۴ رجمنٹ کے نہین ہے جو مقام چٹگانو مین مقیم ہین اور جنکے نسبت کچہ الزام شورو فساد کا عائد نہین ہوا ہے

اب ایک امر اور قابل طلب بابت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے

وہ سپاہی جو اصل باعث اس فساد ۲۹ ماہ مارچ کا تہا اوسنے اپنے رفیقوں سے یہ کہا تہا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب تحلل مین پڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کارتوس کٹوائے گی جسکے دانت سے کاٹنے مین زیان مذہب ہے اور جس تقریر سے اوسنے یہ مطلب ادا کیا تہا اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام مین اوسکے شریک ہین

عرصہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو سمجہا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبہی اپنی سپاہ سے بجبر اور زبردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اوسکے خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہین دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کرسکتے ہین کہ گورنمنٹ ممدوح کبہی ایسی حرکت نکرینگے اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہے کہ اوسکے اس وعدہ نے ہر ایک سپاہی کے دل سے رفع شک

وخام خیالی کر دیا ہوگا

ہر چند اور لوگونکی نسبت فریب دہی اور بدگوئی غرض گویان گنجایش رکہتی ہین مگر افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجمنٹ عند[illegible] فریب دہی و بدگوئی پیش نہین کر سکتے کیونکہ چند عرصہ قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ اون لوگونکو یہ امر بخوبی و بدفعات فہمایش کیا گیا تہا اول مرتبہ اونکے صاحب کمان افسر نے اونکے دل نشین کردیا تہا کہ خطرۂ مذہب بیجا ہے اور بار ثانی میجر جنرل کمان افسر کل ضلع نے بہی یہی امر اونکے ذہن نشین کیا تہا اور یہ امر اونکو کلیۃً اور صراحتاً واضح کیا گیا تہا کہ جو کارتوس اونکو ملینگے اونھین کوئی شے خلاف اور منافی مذہب نہین ہے اگر بعد از فہمایش چندین وجوہ طمانیت آمیز بہی سپاہ ۳۴ رجمنٹ یا کوئی اور رجمنٹ کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین رکہین گے اور اسپر بہی شبہات بیجا اپنے دل مین قائم کرکے بدخلافی اور نافرمان برداری اور فساد و بحث بے محل [illegible] آمادہ کمر بستہ رہینگے تو قصور اونکا ہے اور سزا اونکے سرون پر کہیلے گی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اونکو آگہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ و رسالہ اور کمپنی ملازم سرکار کو پریڈ پر سنایا جاویگا اور بروقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریڈ کرکے یہ حکم سناوینگے

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بہی بے محل اور خارج از آہنگ متصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھ نے ایک حاکم اعلی سے تکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہے کہ استخوان گاو غلہ گندم کے ساتھ سائیدہ ہو کر شامل آرد گندم کے بازار مین فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تہا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تہی اب لازم آیا کہ مجمع بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے

بتاریخ ششم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء ایک بیوپاری بنام دہالی سنگہ نے دو حصہ مین آ[illegible] گندم آسیا پر بہولا سے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھ سے واقع ہے خرید کرکے براہ نہر گنگ شرق کو روانہ کیا اور یہ آرد کانپور مین پہنچکر بازار مین کہلا اور نرخ ۱۸ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہوا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹھ سو من آرد آسیا ہاے مختلفہ سے خرید کرکے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تہا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آرد خوران ہوئی اور یہ تقریر بیان آئی کہ گندم تو ۱۱ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے کس وجہ سے ارزان بکتا ہے مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیوپاری نے خبر سنی تہی کہ دیگر بیوپاریان آرد خرید کرکے نیت روانگی مقام کانپور رکہتے ہین پس اوسنے یہ خیال کیا تہا کہ اگر اور مال آگیا تو کیا عجب ہے کہ اسکے فروخت مین یا نرخ مین کچہ فتور واقع ہو اس نظر سے اوسنے قبل ارزانی آٹھ سو من آرد دیگر کے اپنا مال بنرخ ارزان فروخت کر دیا تہا الغرض ایک سپاہی نے خفیہ تہوڑا آٹا خریدا تہا یہ شہرت دی کہ اس آٹے مین گاو اور خوک کی استخوان سائیدہ آمیز کیے ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دلمین رکہتے تہے اونہون نے اور اشتعالک دی غرض کہ اب اس آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہر چند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فہمایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کچہ فائدہ مترتب نہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تہا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام و کمال احوال دریافت کرکے خود تین روپیہ کا آٹا اپنے خرچ کیواسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بہی مختلف الاوان مین واسطے دریافت حال کے گیے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد مین کسیطرح کی آمیزش نہین

اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سوائے ازین اور کچھ فائدہ نہوا کہ کچھ اور آٹا اسی قسم کا بنرخ اٹھائیس سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد جسقدر باقی تھی
بلکہ جو آرد باقیماندہ تھا وہ پڑا پڑا خراب ہو گیا دو ہزار من آٹا چکیون پر موجود تھا مگر کسی نے نہ لیا کیونکہ بتاریخ دہم اپریل خرید و فروخت اس قسم کے
آٹے کی یکدست موقوف ہو گئی

بعد ازین ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جابجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام انبالہ مین
بتاریخ ۲۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہو گیا
مگر خوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کسرت جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ ور ہوا
اس گودام مین چار سو بیالیس پیپے شراب کے تھے جنکے سوخت ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاونی گورہ کا تھا
سولہ ہزار روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شرارہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات مثال
دل مفسدان جلکر خاک سیاہ ہو گئے مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجد اور مصدر اس امر ناخدا ترسی کے کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور
سے واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تھی اوسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے پاشنہ کوب گیا تھا

بتاریخ اٹھارہوین ماہ مذکورہ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چھاونی انبالہ تھین اونکو حکم ہوا کہ کارتوس نئے استعمال مین لاوین مگر اونھون
نے پوست کندہ جواب انکار یہ دیا اسبب ازین لحاظ کہ کوئی امر صریح باعث فساد یا زیادتی منجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ
وہ کارتوس نئی قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پر لفظ صریح اسواسطے لکھا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل بہادر نے بذات خود سپاہ بنگالہ
کو آگاہی بخشی تھی کہ نئے کارتوس مین کوئی شے منافی مذہب ہنود و مسلمین نہین ہے اور اب جو اونکو خود طیار کرنیکا حکم ہوا تو اس سے صراحت
ماہیت کارتوس بخوبی معلوم ہو سکتی ہے اور اس حکم سے یہ بھی متصور تھا کہ جب سپاہ کو کل حال بے نقصی کارتوس معلوم ہوگا تو چھاونی بلا کے
آتش زدگی سے محفوظ رہے گی مگر سپاہ تو بلا گرفتہ ہو گئی تھی اور ایک دلیل قوی اونکی بدخلافی سرکار سے یہ ہے کہ تمام قیمتی اسباب
افسران ہندوستانی نے باندہ کر برآمدہ مین نکال رکھا تھا کہ جسوقت شعلہ آتش زدگی اونکی چھاونی مین مشتعل ہو فوراً اونکا اسباب الگ رہی ہو

اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ نے سر شورش اوٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۴۸ اور
۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو بھی شریک اپنا کردانین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکھنؤ ذیل مین درج ہوتا ہے

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ ریکروٹ یعنی نئی بھرتی نے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تھا مگر جب اونکے افسران ولایتی نے
فہمایش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریڈ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت
خوش ہو کر باہم کلمہ مبارکباد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پر ایسی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ اونکی خوشی اور مبارکباد کی
کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ عذر پیش کیا اور مقید گارڈ رجمنٹ مین ہو گئے مگر افسران ہندوستانی ان نوملازمون
کی حرکات پر نفرین کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانینت کرتے تھے کہ پرانے سپاہی سب راضی اور خالی از شبہات لاطائل ہین
بتاریخ دوم ماہ مئی صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ دو تنخواہ سے کہ جہان وہ نوکری ریکروٹین مین تھے واپس آئے اور قبل ازانکے حرکت کرنیکے
صاحب کمان افسر واٹس صاحب نے مناسب تصور فرما کر اونکو اطلاع کی کہ کیا تو ملازم سپاہیون نے کیا تھا اور اونکی حرکت بیجا سے
کیا ستم اونکو دی گئی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کسیطرح کا عذر بیجا پیش نکرنا اور دیکھنا کسیطرح کا خلل

انتظام رجمنٹ مین واقع نہوتا کہ جو نیکنامی تمہاری رجمنٹ کی ابتک مشہور ہے اوسمین کچہ تخلل واقع نہوا اور نام سپاہگری کا بدنام نہوجاوے سپاہیان
مذکور نے کلمات مندرجہ بالا بتوجہ تمام سُنے اور خاموش اپنی لین یعنی چہاونی کو رخصت ہوکر چلے گیے مگر اونکے بشرہ سے ایک صورت زشت
و زبون نظر پڑی اور اونکی حرکات سے ناخوشی تصور مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان والسن صاحب نے مناسب سمجہا کہ برگیڈیر گری صاحب
کو اطلاع ان حالات کی ضرور ہے مگر قبل ازینکہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع ان حالات زبون کی دین تمام افسر ہندوستانی
جمع ہوکر حاضر ہوئے اور صاحب موصوف کو بہر طور قسم اور قول سے تیقن کیا کہ ہمارے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور وہ سب کارتوس
کاٹنے پر مستعد ہین بلکہ اس نہج سے صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسر اونکے اطمینان کیواسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے یہ امر کرینگے
تاکہ وہ سب پیروی ہماری کرین اور اونکو یقین کامل ہوجاوے کہ کارتوس مین کوئی شی منافق مذہب نہین ہے اور صاحب ممدوح کے بہر طور
خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و فعل کے سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اسپر آمادہ کرلیا کہ کچہ وقفہ دینے مین ہرج نہین ہے اور
اطلاع دہی بالفعل موقوف رہی جب بوقت نواخت تین گہنٹہ ۳ سہ پہر صاحب نے کل رجمنٹ کو اس امر کی تعجیل کیواسطے طلب کیا تو سب
حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و باستعجاب تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتہ بہی نہین لگایا اور یہ کہا
کہ ہمکو خوف ہے کہ سپاہ بعوض اس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کر ڈالیگی افسران ولایتی نے کچہ اور فہمایش مناسب تصور نکرکے
رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چہاونی مین بشور و غل داخل ہوئی گویا اونکے مقاصد دلی اور مطالب لابدی حاصل ہوئے اب تمام
امور طشت از بام ہوگیے اور اطلاع اس حال کی برگیڈیر گری صاحب کو کی گیی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر کو ہمراہ
لیکر فوراً چہاونی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگیے اور سب رجمنٹ کو جمع کرکے استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس ابتک استعمال کرتے تہے
اونکو آیندہ بہی کاٹوگے یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے انکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب نے حکم دیا
کہ سپاہ مفسدہ کی نگرانی رہے اور خود وا [illegible] اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو بامن و امان گذر گیی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب
دس گہنٹہ بجے کے کمپنی گرانڈیل ہر ایک [illegible] کے پاس جاکر مبین ہوئی کہ تم اپنے اپنے اجیٹن اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور دریل حوالدار کو
مار ڈالو عرصہ ایک یا دو گہنٹہ کا گذرا ہوگا کہ [illegible] ہی دوان دوان صاحب لوگونکے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور جلدی مسلح ہووین کیونکہ
رجمنٹ [illegible] لینے کیواسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سُنکر فوراً اسجانب چہاونی روانہ ہوئے وہان جاکر کیا دیکہتے ہین کہ
سپاہی بحواس بہاگتے پہرتے ہین مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکہا تو کچہ تو اپنی چہاونی مین چلے گیے اور بندوقین
اپنی پوشیدہ کرلین اور اکثر سپاہی آکر مظہر خیر خواہی اور نمک حلالی ہوئے اور زیادہ برین یہ بہی اونہون نے کیا کہ اپنے افسرونکے گرد تلوارین
لٹکائے ہوئے جمع ہوگئے اور اونکی حفاظت مین بخلاف اوس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تہے مستعد اور آمادہ ہوئے
اسی اثنا مین کہ صاحب کمان افسر سپاہ کو فہمایش او نصیحت کر رہا تہا کہ تم سب علیحدہ ہوجاو اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین نکرو ورنہ نتیجہ زبون تم
ازوہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز اونکو آگاہ کر رہا تہا کہ اگر اسطرح وہ لوگ بدنظمی و سوء انتظامی کے باعث ہونگے تو اونکے حق مین سواے سزاے
شدید اور کچہ متصور نہین ہے اور ایسے ایسے کلمات نصایح آمیز اور سخنان تند و تیز سے اونکو منتشر بہی کردیا تہا کہ تمام افسران ہندوستانی
حاضر خدمت ہوکر عذر آور ہوئے مگر اس جانب تو یہ واقعہ ہو رہا تہا اور ادہر اس رجمنٹ مفسدہ نے پیغام ۳۴ رجمنٹ کو مقام
منڈیانون مین روانہ کیئے مگر سپاہ رجمنٹ ۳۴ نے پیغامبرونکو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل یا مر صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت سے

سواے کمال ایمانداری اور وفاداری سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا بعدہ خبر گرفتاری پیغامبران بظاہر مفسدین کے گوش زد ہوئی ہوگی
کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ مفسدہ پرداز خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹھی اور یہ بھی اطلاع اونکو ہوئی ہوگی کہ یہان سامان منطفی کرنے
نائرہ فساد کا مہیا ہو رہا ہے کیونکہ افسران ہندوستانی نے بعد ازان آکر بیان کیا کہ سپاہی سب حاضر ہین اور کہتے ہین کہ جیسے کارتوس
ہمکو ملینگے ہم اونکو کاٹین گے اس امر کی اطلاع بھی برگیڈیر صاحب کو کی گیی مگر مناسب وقت نتھا کہ اور وقفہ امتحاناً دیا جاوے
بلکہ فوراً سزاے اعمال دینی پر ضرور تھی اسواسطے قریب آٹھ بجے شب کے رجمنٹ ہفتم بکر بریٹ پر جائی گیی اور فوراً بعد ازان آواز ہر طرح کی
حشم سواران و اسلحہ شجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آ پونہچے تھوڑا عرصہ بھی نگذرا ہوگا کہ ہر طرح کی
سپاہ موجود ہوئی اور تفصیل ذیل میدان مین نصب کی گیی رسالہ ہفتم اور رسالہ گال جب بجانب راست اور توپخانہ محاذی اونکے اور
رجمنٹ ۴۸ پیادگان ہندوستانی اور چار کمپنی ۳۲ رجمنٹ گورہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پذیر ہوئین مفسد تھوڑی دیر تو خاموش کھڑی
رہے گویا عالم سکتے مین تھے مگر جب گولہ اندازون نے مہتابین روشن کین تو اونکے دیکھنے سے زہرۂ مفسدین نامرد آب ہوگیا اور
زیادہ از نصف پراگندہ ہوئے اور جو اسباب اور اسلحہ اونکے تھے سب پھینک پھانک کر بھاگ نکلے صرف پارچہ جو اونکے جسم پر تھے وہی ساتھ
لیگیے ہر چند اونکو روکا مگر کوئی نہ ٹھہرا آخرکار رسالہ اونکے تعاقب مین گیا اور چند مفرورین کو گرفتار کرلائے اور وہ مفسد جو سکتے کے عالم مین
تھے اور پیروی مفرورین اونسے نہو سکی اونہون نے حسب الحکم ہتیار سپرد سرکار کردیے اور بے عذر و حیلہ گرفتار ہوگیے اور پہرے
سپاہ موجودہ مین سے چھاونی مفرورین پر مقرر ہوئے تاکہ حفاظت چھاونی و سرکاری اسباب وغیرہ کی کرین اور اسیطرح قبل از سر ہونے
توپ شام کے ہفتم رجمنٹ پیادگان اودہ فہرست مفسدان و سرکشان مین شامل ہوگیی

جیسا سابق ذکر ہوچکا ہے ہفتم رجمنٹ اودہ نے ارادہ کیا کہ ۱۳ اور ۴۸ رجمنٹہاے ہندوستانی بھی شریک فساد ہوکر مفسدین مین
شامل ہون مگر کتابت جو اس باب مین روانہ ہوئی تھی قدرے سپاہیان رجمنٹہاے مذکورین نے گرفتار کرکے روبروے افسران لائی
کے گذرانی آخر نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودہ برطرف کی گیی جناب ہنری لارنس صاحب بہادر کہ جو سزا دینے مین جیسے چست تھے انعام
بخشی مین بھی سست نتھے یہ تجویز ہوئی کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان و خلعتہاے گران بہا لائق عظیم و شان سرکار سے عطا ہون تین آدمی
۴۸ رجمنٹ کے یعنی ایک صوبہ دار و ایک حوالدار میجر اور ایک سپاہی اور ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانبدار سرکار
رہے تھے انکی عزت افزائی اور شہرت نام کیواسطے سر ہنری صاحب بہادر ممدوح نے تاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام مین روبرو
اشخاص مذکورہ بالا کا پایہ منظوری و رضامندی سرکار حاصل کرکے باعث عزت اور حرمت وفادار سپاہیونکا ہو

صحن جو روبروے کوٹھی رزیڈنسی کے واقع تھا فرش قالین سے آراستہ کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیان بآئین شائستہ
لگائی گیین تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمری مین تھے اونپر آکر بیٹھین اور برآمدہ مین جو وسیع اور رفیع تھا کرسیان اور
پلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور جنگی افسرونکے بچھائے گیے بوقت نواخت شش گھنٹہ شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سے بی ہمراہی
سکرتر صاحبان یعنی جی کوپر صاحب اور کپتان ہیس صاحب اور باتفاق برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب معہ اونکے
رفقا و مصاحبین کے یعنی میجر مرٹ صاحب پی ماسٹر کپتان میک نیل صاحب مہتمم بازار کپتان جمیس صاحب ڈپٹی جنیل کپتان بارلو صاحب
برگیڈ میجر متعلق اودہ بے آئین فوج اور کپتان باردل صاحب برگیڈ میجر لکھنو اور ہمراہی اکرنیل بدورڈ صاحب کرنیل ماسٹر صاحب کرنیل

پامر صاحب اور کرنیل بیدار صاحب اور میجر گال صاحب اور میجر ہارنج صاحب تشریف فرما ہوکر رونق بخش کرسی ہوئے اور اونکی برابر گشتیو مین جلیقعتائے
گران بہا رکہے گیے قبل از عطا فرمائے خلعت کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ و مردانہ اور فصیح اور بڑی
کی گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب بصاف آہستہ آہستہ روبروے ہندوستانی افسران و سپاہ موجودہ اداکی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک
لفظ اوسکا مو براندام ہاے مردمان موجودہ استادہ کرتا تہا اور ہر ایک شخص نے بہ تہ دل اوسکو سُنا اور اوس سرکار بندہ ہوئے سبکو نہایت افسوس
ہے کہ اس گفتگو کا اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی مین تحریر ہوئی تہی اور اوسوقت ضرورتاً زبان سنائی گیی تہی ترجمہ
زبان اردو مین ہوکر ہر ایک رجمنٹ مقیم ہندوستان مین تقسیم نہوا مگر ہم اوسکا مضمون ذیل مین درج کرتے ہین

اے سپاہیون چند آدمی یہ شہرت سارے مین پہیلاتے ہین کہ خواہش سرکار اسطرح پر ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ مین خلل
واقع ہو اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہین اور تم بہی خود بخوبی آگہی رکہتے ہو
کہ سو برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمہارے مذہب مین کبہی مزاحمت نہین ہوئی ہے اور منجملہ تمہارے وہ لوگ جنہون نے حالات
بیشین پڑہا ہے اور جنہون نے تواریخ اس ملک کی دیکہی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سابق بزرگون سے سُنتے آئے ہین بخوبی واقف
ہین کہ سابق مین عالمگیر نے اور حال مین حیدر علی نے ہزارہا ہندو مسلمان کر ڈالے اور مندر خراب کیے و شوالے مسمار کر ڈالے اور جو
ٹہاکر خانگی پرستش کے تہے وہ بہی چہین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم مین سے واقف ہین کہ رنجیت سنگہ نے مسلمانان پنجاب
کو کبہی اذان دینے کی اجازت ندی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد مین جیسے شہر لاہور کی رونق سے ہے اور تعمیر کرنے والونکی شان و شوکت
اب تک اونسے ظاہر ہوتی ہے کبہی اوسکے وقت مین اذان نہوئی اور خاص لکہنو مین سال پیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے
نہ پاتا تہا مگر یہ تمام معاملات دگرگون ہو گیے اب کوئی شخص ایسا نہین جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کے مذاہب مین خلل انداز
ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکہتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر مین کچہ ضرور
نہین تم یہ بہی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا مین کوئی اور سلطنت ایسی نہین کہ ہم پلہ و ہم پہلو سرکار انگلشیہ کے بیچ طاقت و دولت و آمدنی
و روپیہ اور ملک کے سمجہی جاوے کوئی ایسا سمندر نہین ہے جسپر اس ملک کے صدہا جہاز نہین جاتے اور کوئی ملک ایسا نہین جسمین ہمار
اوسکی سپاہ موجود نہین تم سب نے سُنا ہے کہ جنگ روس مین کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری اور بحری نے بخلاف ایسے ایک
نہایت طاقتدار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم سخت کے اور باوصف کم ہونے سپاہ
اور مسافت ہزارہا کوس کے اپنے ملک سے ہر ایک ہرج کو رفع کرکے اور تمام مقابلونکو دفع کرکے لڑائی مین فتحیاب ہوئے اور شجاعت
تمام ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو معائنہ ایسی فوج آراستہ و باسامان و شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک کی
نہین کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب مین ڈالدیا

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ مین ایک لاکہ فوج ولایت سے ہندوستان مین آسکتی ہے

ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہے ضرورت روباہ بازی کی نہین جو کچہ اوسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر بر ملا اور بیدرد
ہو کر کرتی ہے اور خداے پاک سے اور کسی انسان سے پوشیدہ نہین کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان
بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہے ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و مستحسن پر قائم رہیگی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت

قائم رہنے اپنے مذہب پر اور جاری رکھنے رسومات پرستش بطور بزرگان خود دیتی ہے اور آیندہ دینگے کوئی اور سرکار تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطرداری نہین کرتی جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانو اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین ہر جگہ پر تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کس طرح با آرام تمام و آسایش لاکلام بیٹھے پنشن کہاتے ہین جو پنشن اونکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور یا شجاعت سے ملی ہے اور اپنے دوستون اور رشتہ دارون مین اور رفیقون مین بیٹھکر اسطرح اپنی معمری پیرانہ سالی مین باآرام و خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ اونکا ادب کرتا ہے اور سرکار اونکی عزت کرتی ہے اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش و احوال دلکش دیکھتے ہو پس ہوش رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بے بہا ہاتھ سے نجاتے رہین

ہندوستان کے کسی قوم یا ضلع مین قحط سپاہی کا نہین جہان ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہے وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہوجاتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ مین اسی شہر لکھنؤ مین تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کیواسطے حاضر ہوکر متمنی پرورش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہین اور بیوفا اور [illegible] کو سزا اسے قرار واقعی دیتے ہین کسی فوج نے روے زمین پر ایسی خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالہ نے کی ہین [illegible] سے خوب واقف ہون اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی برگیڈیر سینڈسکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہیلفورڈ صاحب [illegible] کرنیل پامر صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ ہذا بھی خوب جانتے ہین جنکے باعث تمکو ہدایات فتحیابی بہم پہونچین [illegible] کھڑے ہوکر جنگ آور ہوکر مجروح و خستہ ہوئے ہین اور جنکی نیکنامیان وال تمہاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و وغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین [illegible] معمر اور پیر ہوگیے ہین اور تمہارے ساتھ عہد شباب سے رہے ہین اور تمہارے ساتھ جنگ [illegible] [illegible] میدان مین ملک پنجاب سے کوہستان برت بامیان تک [illegible] اور [illegible] حال ہے اگر تمہاری روسیاہی ہو تو ہماری پہلے ہوگی اور اگر تمہاری بھلائی [illegible] بدکرداری اور بیوفائی چھوڑ دو اور فریب چند بے ایمان [illegible] ہو سکا ست کہا کہ ماہ گذشتہ مین بہت [illegible] کی ضائع ہوگیی ہے سپاہ ایسی تھی [illegible] خدمات [illegible] گوی سبقت نہین لے گیی تھی اور جسنے دریاے ایراوتی سے دریاے سندھ تک جنگہاے عظیم بروے روزگار لاکر فتح ملک کیا تھا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل کی تھین مگر بخجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اوسکے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج بنگالہ ملک ایران مین فتح حاصل کرتی تھی چند رجمنٹہاے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے اونکی نالیاقتی بیچ کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۱۹ رجمنٹ برطرف ہوگیی اور سات کمپنیان ۳۴ رجمنٹ کی بھی برخاست کی گئین انمین اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تھے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی دیکھکر آمادہ ہوئے تھے اب تم ہوشیار ہوجاؤ بعد ازین کرنیل سر ہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہوکر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ دار سیوک تواری کو اور حوالدار ہیرا لال دوبے کو اور رام ناتھ دوبے کو جو سپاہی

۴۰ ہم رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ہین اور حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو بھی دیکھو جسطرح انہون نے خدمات لائقہ کین ہین تین سپاہیان مذکورہ اولی نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ اپنے افسران بالادست کے گوش گزار کر دیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اوسکا ہوا اور ہفتم رجمنٹ بے آئین پیادگان اودہ پر کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اوسنے تین مفسدونکو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید مین منتظر اپنی سزاے اعمال کے ہین اور مین نے یہ آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو کسطرح انعام بجلدوے خدمات لائقہ و وفاداری سرکار ان آدمیونکو ملتا ہے جنہون نے کارہاے مذکورہ بالا جلسے تم بھی بخوبی تمین وجہ واقف ہو منصہ شہود پر لائے ہین اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نمک حلال ہین اونکی ہمیشہ غور و پرداخت یہ بخشش انعام وغیرہ ہوگی سرکار انعام بخشنے مین مستعد اور سزا دینے مین چسپت ہے اور ہوشیار او مشتاق اور شائق حفاظت رعایاے وفادار کی ہے مگر قائم اور مضبوط اور مستقل بھی اور بربادی اونکی بربادی ہے جو اوس سے خلاف ورزی کرتے ہین اور اوسکو ناراض کرکے آمادہ عقوبت ستانی کرتے ہین خوب سوچ کیا مینے کہا ہے اور خوب غور کرکے دیکھو کیا گذر چکا ہے اور مانو جو تمہارے بزرگ اور افسر جنہون نے قریب پچاس برس کے خدمت سرکار انجام دی ہے تمکو کہتے ہین اور یہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہین کہ خفیہ یا در پردہ کوئی امر ایسا کرے جس سے تخلل کسی رعایا کے مذہب مین عائد ہو اور دیکھو کہ اوسنے اب تک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہے کہ اپنی اپنی طریق بزرگان پرستش کیا کرین مگر جب یہ اجازت دی ہے تو اوسکے ساتہ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جو امر تعلق بانتظام فوج ہے اوسکی تعمیل کروانے مین کوئی امر فروگذاشت نہین ہو سکتا اور کسیطرح وہ سخنان مفسدین پر گوش نہین رکھین گے اور اونکے عذرات بیجا سماعت نہین فرماینگے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی بیوقوف یا شریر آدمی کے ورغلانے مین آکر پیرو حرکات ۱۹ اور ۳۴ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزاے سخت دیگی کہ مدتہاے دراز تک انسانونکے دل سے نہ بھولے گی اب سپاہیون مین بخوشی تمام منجانب سرکار اون لوگونکو انعام دیتا ہون جو بخدمات پسندیدہ و کارہاے حمیدہ مستحق حصول انعام ہوئے ہین آگے آؤ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کیطرف سے تمکو ملتے ہین تو سرکار بہت خوش ہے کہ تم سے وفادار سپاہی اوسکی خدمت مین موجود ہین ان پیش قبضونکو جو تمنے بآئین شائستہ و خدمات لائقہ وصول کی ہین قبول کرو اور خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار مین انکا زیب تن کرنا نصیب کرے

یہ روپیہ نقد اپنے عیال و رشتہ دارونکے واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گھرونمین بروزہاے سعید پہن کر تفاخر کیا کرو اور خدا کرے کہ تمہاری خدمات نمایان سے پیرو ہر ایک رجمنٹ مین پیدا ہون اور مجھے یقین ہے کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمہاری پیروی ایسے کار نیک مین اختیار کرین گے

بعد از گفتگوی بالا جناب سر ہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتہ سے انعام تقسیم کیے اور ہر ایک شخص سے جو مخلع بخلعت ہوا تہا دستانہ ہاتہ ملائے

صوبہ دار سیوک تواری ۴۰ ہم رجمنٹ کو قبضہ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت دوشالہ قیمتی اور ایک چوغہ زرکار اور چار تہان کامدانی کے عطا ہوے

اور حوالدار میجر کو بھی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا

اور رام ناتھ دو بے سپاہی ۴۸ رجمنٹ اور شیخ حسین سپاہی ۳۴ رجمنٹ کو کہ اب یہ شیخ حسین نایک ہو گیا ہے فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تھان پارچہ سفید مرحمت ہوئے اور سوائے از پارچہ سفید مذکورۂ بالا کے تین تین سو روپیے نقد بھی فی نفر عنایت ہوئے

## شروع احوال فساد

باوجود اینخیال کہ جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر اسطرح مفسدین کو سزا اور وفادار ونکو انعام دیتے تھے وہ سرکشی جسکا مدت سے خوف تھا بمقام میرٹھ برپا ہوئی اور یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاہ گورہ بخیال عوام اسقدر مستحکم تھا کہ اوسمین گمان سرکشی بھی خارج از وہم وگمان بلکہ دیوانہ پن تھا

## میرٹھ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل اسمٹ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی و رضا جوئی سپاہ اسمین متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ رجمنٹ کے سوار پریٹ پر حاضر ہو کر طریق سر کرنے نئی بندوقونکا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکھین اور حوالدار میجر اور اردلی جو بنگلہ صاحب پر موجود تھے اونکو صاحب نے دکھایا کہ کسطرح یہ عمل ہو سکتا تھا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ اوسی طرح نئی بندوق سر کی بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہو گیا اور اسپتال سواران جو متصل میگزین کے تھا اوسکا بھی یہی حال ہوا بوقت نواخت دہ گھنٹہ شب کرنیل اسمٹ صاحب کو خبر پہونچی کہ کچہ سوار کارتوس لینے مین انکار کرتے ہین باستماع اینخیال ایک افسر نے واسطے ملتوی رکھنے پریٹ کی عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر مین سبکی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہے اور نیز بدین گمان کہ صبح تک سپاہ راستی پر آجاوے گی حکم اپنا جاری رہا الغرض صبح کو سپاہ پریٹ پر حاضر ہوئی اور حوالدار میجر نے ایک کارتوس سر کیا اور اونکو ترکیب سر کرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۹۰ نفر سپاہ پانچ نے تو کارتوس لیے اور باقی نے انکار کیا تماشا یہ ہے کہ یہ کارتوس وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور نئے کارتوس نہ تھے فوراً اطلاع اس امر کی کمان افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور پچاسی نفر سپاہ جنہوں نے انکار لینے کارتوس سے کیا تھا معطل ہو کر چھاونی مین بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ مین شروع ہوئی اور بتاریخ نہم ماہ مئی پریٹ تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جمع کر کے مجرمونکو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے اونکو پابزنجیر کر کے حکم قید کا سنایا گیا خوالدار جنے سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تھے دس دس برس کو قید ہوئے اور مابقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوئے

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمونکے دوست سپاہ رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان بازار کے پاس جا کر مشورہ کنج ہوئے کہ کیا تدبیر استخلاصی مقیدین مین مستحسن ہے

شروع تجویز مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری نذر شعلہ ہوتے تھے مگر سوای آتش زدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع مین نہین آیا تھا الا دہم کو از حد جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بتحتیم دیدہ ذیل مین درج ہوتا ہے اول بیان پادری سمتھ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ مین پادری تھے اور وہ یہ ہے کہ

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ تا شام تک امن و امان تھا اور مین بگی مین سوار ہو کر گرجا گھر کو جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا

واسطے ادائے نماز شام جاتا تھا کہ رستہ مین دو سپاہی گورہ ششم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکھتا ہون کہ مجروح و خستہ و خون آلود بعد چند زخم بندوقونکے چلے
آتے ہین بعد ازان جب مین گھر جا گھر مین پہونچا تو دیکھا کہ بگیان اور گاڑیان بخوف و ہراس تمام بھاگی جاتی ہین اور ایک گروہ مردم میرٹھ کے
قریب آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا مینے جو دیکھا تو دہر سواے شعلہ اور دہوئین کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور آواز
بندوق سماعت مین آتی تھی اور غل و شور خلائق کا گوش زد ہوتا تھا پادری راٹن صاحب جو میرے شریک نماز تھے معہ اپنی میم صاحبہ کے
اس اثنا مین آپونہچے مگر چونکہ کوئی شخص وہان نمازگزاری کو موجود نتہا ہم بھی واپس اپنے مکانونکے جانب روانہ ہوئے اب وقت قریب
۷ گھنٹہ شام کا تہا اور ہمنے دانستہ رستہ اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب رائفل اور توپخانہ کے اختیار کی اثنائے راہ مین ایک
پہرہ کے سپاہیون نے جو قریب آٹھ یا دس نفری کے توپخانہ پر تعینات تھے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانیکے مقام مذکور پر
مقابلہ ایک افسر ولایتی جو اپنے سپاہیونکو ساتھ لیکر اونکے مقام پر قبضہ کرنیکو آیا تھا مارے گیے تھے ہمکو سلام کیا مین بخیریت اپنے مکان پر
پونہچا مگر میرے ہمسایہ یعنی بگل صاحب معہ میم صاحبہ نے جو توپخانہ اسپی سے تعلق رکھتے ہین بیان کیا کہ سپاہی پہرہ بریگیڈیر صاحب نے
جو قریب تر اس مکان سے ہے تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سرکی تھی اور وہ میرے اور میم صاحبہ کے بیچ مین سے گذر گیی ہم اوسوقت
دروازہ احاطہ پر کھڑے تھے بعد از سماعت اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی گیے اور آواز آہٹ گولی کی سنی جو نزدیک
راستہ پر سر ہوئی تھی اور اوسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی وہیلر بگی کان مین آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان متعلقہ
رسالہ سوم کے بہیہ بگی تھی اور وہ بخرابی تمام پانچ سوارونکے ہاتہ سے مارا گیا اور ڈاکٹر کرسٹی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورہ بالا
کے اپنی بگی مین آتا تھا مجروح و خستہ ہوا مگر اب تک زندہ ہے اور امید زیست رکھتا ہے اس اثنا مین فوج ولایتی یعنی ششم گارڈ ڈراگون
شاہی ایک رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال حاطہ اور ریکم بلٹن ششم رائفل شاہی چہاونی پیادگان ہندوستانی مین آپونہچی اور گراب اور
بندوقین سر ہونی شروع ہوئین مگر سپاہ سے زیادہ توخرابی اور ظلم باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار نے کین اونہون نے کپتان
میکڈونلڈ صاحب کی میم کا تھوڑی دور تعاقب کرکے زخمہاے شمشیر وغیرہ قیمہ کرڈالا مگر شکر خدا کہ اوسکے بچہ ہاے خورد سال اسطرح
بچ رہے کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا اونکو اپنے ساتھ بچا کر لیگیی اور نیز اون لوگون نے چیمبرز صاحب کی میم کو جو باغ مین خفیہ
بیٹھی تہی کیونکہ اجیٹن صاحب خود چہاونی مین کار سرکار پر گئے تھے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کے کپڑے اونکے
بدن پر جلائے اور بعد ازان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سواران رسالہ سوم نے
ایک بنگلے کو جو روبروے ہمارے بنگلے کے تہا آگ لگادی اور بعد ازان بریگیڈیر صاحب کے کوٹھی جلانے کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون
کے سے اونسے آگ نلگی بعد از نواخت گیارہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگونکے ہمارے مکانات کے گرد قائم کیے گیے اور سوار
اور توپخانہ ولایتی گرداگرد گشت کرنے مین مشغول ہوئے مگر ساکنان دیہات قرب و جوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکھکر دست
تطاول بحال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ مین نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہان سرکشی واقع ہوئی تھی وہان مکانات ویران
وسوختہ کے سواے اور کچھ نظر نہین آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان مین مسٹر گریتھڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹھ اور انکی میم صاحبہ
مین ایک اعجاز ہوا تہا کوئی باغات مین اور کوئی مکانات خدمتگاران مین پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کر کے
جان بسلامت لیگئے گوکہ سپاہ وغیرہ دشمنان جان اونکے عقب مین سرگرم خونریزی تھی لشب یکشنبہ یعنی شب مفسدہ جو انگریز

قبل از آنے سپاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوئے تھے اونکی تفصیل ذیل مین لکہدی جاتی ہے

ڈربگر صاحب مہتمم مدارس کپتان سکیڈ ولڈ صاحب پلٹن بستم پیادگان ہندوستانی معہ میم صاحبہ کپتان سلر صاحب اور ٹیل صاحب اور مینڈرس صاحب متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیر ا ر جمنٹ پیادگان ہندوستانی اورچیمبر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور گرفتار ہوکر بسزاے جفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بآتش غضب سوختہ و خاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلہ ذیل مقتول ہوئے تھے فلپ صاحب ڈاکٹر اسپان ڈاسن صاحب معہ میم صاحبہ منک ٹیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ ہوئے تھے اور لفٹنٹ صاحب ورائیڈنگ ماسٹر کی ایک دختر خوردسال اور سواے اکثر گورہ توپخانہ و شش صد و شصتم رائفل و عورات و اطفال گورہ و دیگر علیسائی کی نسبت جو کین مقام میرٹھ کے ہوے حرکات خارج از انسانیت و مردمی بیچ قتل انگریز ونکے وقوع مین آئے ہین قابل بیان نہین ہین چنانچہ ایک اونمین سے جسکے بیان مین قلم کہ ایک نی خشک سے اشک سیاہ روتاہے یہ ہے کہ سارجن لو صاحب جو چہاونی سے بفاصلہ رہتے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال اونکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوئے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوئے اور مارے گئے اور کیا اونکے اوپر گذر ا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کے صبح کو مردمان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے اونکے تلاش مین نکلے تو بنگلے سے بفاصلہ قریب چالیس قدم کے صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تہا کہ خدا دشمن کو بہی دیکہنا نصیب نکرے اور قریب چار گز کے فاصلہ پر اوسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تہی مردمان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان دو لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ و مجروح مثل گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تہی کہ وہ دم زندگی کا بہرتے تھے دونو لڑکونکو اوسی وقت ڈولی مین ڈالکر اسپتال کو روانہ کیا چنانچہ ایک اونمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہے او ظن قوی ہے کہ وہ جان بر ہوگا اب اسکو اعجاز مسیحائی او فضل آلہی کہتے ہین کہ میم صاحب اور دو اطفال باقیماندہ جو اسقدر مجروح و خستہ ہو گیے تھے کہ کوئی جگہ اونکے جسم پر خالی از جراحت نہ تہی بعد از نصف شب کسیطرح افتان و خیزان با غلطان و پیچان اسپتال تک پونہچکر مثال اجسام بیجان زمین پر گرے اوسی وقت معالجہ اونکا شروع ہوا اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج و الم و محن و غم کے اب اونکو بہت افاقہ ہے اور چند روز مین صحت کلی نصیب ان بیکسونکو ہوگی

شروع سرکشی مین مفسدون نے اول ۸۵ نفر قیدیان سپاہی رہا کیے اور باقیماندہ قیدیان جو چودہ سو آدمی تھے وہ بہی بہاگ نکلے اور جیلخانہ کو آتش دیدی قیدیان پابزنجیر کپتان گیلووی صاحب کے حاطے مین گیے اور جو آہنگر اونکا ملازم تہا اوس سے سلسلہ قید کا شکست کروایا یعنی زنجیرہاے آہنی جو اونکے افعال قبیحہ سے شرگین ہوکر اونکے پابوس ہوئی تہین اور ہر وقت یہ صدا کرتی تہین کہ آیندہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤن سے جدا کین اور بخلاف حکام وقت آمادہ فساد ہوئے

لفٹنٹ جی جی الکفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور جو مقام میرٹھ مین علاقہ انجنیر یعنی بارک ماسٹری کار کرتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے او خزانہ کو بچایا مگر آخر کار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب الکفورڈ صاحب باہر کوٹھی کے آئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ بیدریغ کرکے خود زخمی ہوکر زمین پر گرے اور جب تک مکان مین آگ روشن رہی بے حس و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال باغیچہ مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال آلہی و اعانت غیبی اس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب زخمہاے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہوگئے ہین اکثر ملازمان ہندوستانی نے اس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب تحسین و آفرین کے ہوئے

رسالہ سوم باستثناے ہفتاد یا ہشتاد سواران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوئے مگر رجمنٹ ۱۱ پیادگان ہندوستانی جو ہرگز شریک مفسدان نہین ہوئے تھے اور جنہون نے اپنے افسرونکو نہین مارا تھا اور نہ اونکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایکسو بیس نفر سپاہ تو واپس آگئی ہین اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آوینگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہوکر اونکے پاس بھیجا گیا ہے

شب دوشنبہ اکثرے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ توپخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ وغیرہ مضبوطی تمام قائم کیے گیے تھے شب باش رہین اور شب مذکور مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بار بار بندوقین درمیان پہرہ والہ و بدمعاشان دیہات و بازار چلتی رہین اور بتجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جنگی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا

اکثر صاحب لوگونکے پاس کوئی چیز سواے رخت بدن باقی نرہا خصوصاً پادری الفرید صاحب اور [illegible] صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نرہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوان دوان چھاونی گورہ مین پہنچکے جان بسلامت لیگیے اور بدمعاش اونکی مکان مین جو اندرون شہر واقع تھا گیے اور تلاش ایک ایک گوشہ و کنارہ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے اونکو دستیاب نہوئے الا مکان مذکور دست ستم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہوگیا

گریتھڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تھا جب مکان اونکا جلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھین مفسدونکو جب وہ باہر کوٹھی کے ملین اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب اور میم صاحبہ دونو گھر مین نہین ہین اور اونکی تلاش یہان بیفائدہ ہے تو مفسد آگ لگا کر چلے گیے بعد جانے مفسدون کے میم صاحبہ اسطرح بام سے اوترکر مکان سوختہ مین سے نکل بھاگین کہ ایک بال کو بھی آسیب نہ پہنچا اور گریتھڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب ایک درخت کے نیچے بسر کی

افسران و سربراہکاران طویلہ ہاپوڑ جسکو زبان انگریزی مین سٹڈ کہتے ہین معہ اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۲ ماہ مئی فرار ہوکر صبح روز دوم بلا مزاحمت وارد میرٹھ ہوئے نام افسران مذکورین ذیل مین درج ہوتا ہے کپتان ڈی اویلی صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب معہ میم صاحبہ و دیگر متعلقان پیری صاحب ڈاکٹر اسپان سکالی صاحب نائب ڈاکٹر اور باقیماندہ باشندگان قوم عیسائی معہ قبائلان

چھہ کمپنی سفرمینا کی بتاریخ ۱۴ مقام میرٹھ مین رورکی سے آئین اور جب اونکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتیار حسب الحکم جرنیل صاحب کے سپرد کردو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فریزر صاحب کو بغلولہ بندوق ہلاک کیا اور بھاگ کر میدان مین قیام پذیر ہوئے مگر توپخانہ اسپی اور گارد ڈرگون نے اونکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوئے اور اکثر گرفتار ہوئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۹۰ نفر سپاہی اور مقتول ہوئے دو کمپنی نے ہتیار سپرد سرکار کردیے اور میرٹھ مین مقیم رہین

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح پر ہے کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواخت شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے سوار از رسالہ سوم اپنے گھوڑون پر زین کرکے سوار ہوکر بطرف جیلخانہ روانہ ہوئے

اور بغیر شور و شغب کے درخواست واسطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کر کے واپس اپنی چھاونی مین چلے آئے مگر خانۂ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ معہ اسلحہ شامل اونکی ہو گیی تمام افسران متعلقہ ہر سہ رجمنٹ پریٹ پر جمع ہوئے اور سپاہ کو فہمایش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بندوقین سر کین اور اکثر افسرونکو ہلاک کیا اس عرصے مین خبر سرکشی کی میم ہاے مقیم میرٹھ کو پہنچی اور سب چھاونی گورہ کیطرف روانہ ہوئین اسمین سے میم صاحبان یعنی مسکدونلڈ صاحب اور چیمبر صاحب کی میم معہ عیال و اطفال کے بحالت خوار و زبون قتل کی گئین اور اونکی لاشین بجای زمین کے سپرد شعلۂ مکانات کی گئین بمجرد فساد انگریزی افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے کمر غارتگری چست باندہ کر اور ہاتہ تظلم کا دراز کر کے اول تو قیدیان جیلخانہ کو جو قریب ۱۲۰۰ نفری کے تہے اور جنمین اکثر دائم الحبس تہے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگونکے میم صاحبونکے اور اونکی اطفال کو جو سامنے آگئی بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو جلا کر اور دیگر عمارات قرب و جوار و آنزوسے نالہ جو درمیان چھاونی کے جاری ہے سوخت و تاراج کر کے بطور کوچ سپاہ تین گروہ آگے پیچہے اور وسط مین قرار کر کے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ چھاونی میرٹھ مین سپاہ گورہ بکثرت تہی اور ہر طرح کا ساز و سامان حرب و وغا کا آمادہ و آراستہ تہا تسپر بہی تعاقب ان بدمعاشونکا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع راستہ ہی مین ہونا ممکن اور مناسب تہا بے مزاحمت و بے دغدغہ داخل شہر دہلی ہوئے

## تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہے

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدرے سپاہی گورہ واسطے ادا ے نماز کے گیے تہے رجمنٹ بستم سپاہگان ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور رجمنٹ ۱۱ کو واسطے شامل ہونیکے بولایا فوراً سپاہ ۱۱ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جا کر خواہان اسلحہ ہوئے کرنیل صاحب نے اسلحہ عنایت نفرمائے اور ہمراہ اونکے پریٹ پر تشریف لیجا کر فہمایش سپاہ رجمنٹ بستم کی شروع کی مگر سپاہ مذکور نے بے تامل کرنیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اوس ہنگامہ مین مقام پریٹ پر آئے سپاہ کے ہاتہ سے جان بر نہوئے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بہی اپنی چھاونی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوئے اب ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا برپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو اونکے سامنے آگیا گویا موت کے سامنے آگیا تہا ایک گروہ مفسدان بطرف جیلخانہ گیے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر بباعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوئے تہے اونکو رہا کر کے اپنے ساتہ لے آئے بعد ازین بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ بروے کار آیا نا دیدنی اور ناشنیدنی ہے کوئی بنگلہ واقعہ چھاونی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ رجمنٹ طعمۂ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو اونکے سپاہیون نے حفاظت سے رکہا اور اکثر اونمین سے اس ہنگامہ مین جان بر ہوئے

ایک تروپ توپخانہ اسپی اور ایک باڑی کا معہ تمام رایفل شصتم و سپاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوئے اور چند گولہ ہاے گریپ اوس جانب کو راہی کیے جدہر سے آواز تفنگ آتی تہی مگر بباعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تہا کہ گولہ بشست پر جا کر کارگر ہوتا

ایک تروپ ڈراگون کا بزودی ہر چہ تمامتر جانب جیلخانہ روانہ ہوا کیونکہ مخیلہ حکام مین فوراً یہ خیال گذرا کہ سپاہ اول قیدیونکو رہا کریگی

مگر کم نصیبی دیکھنی چاہیے کہ ترروپ مذکور کا راستہ گم ہوگیا اور وہ اوسوقت گردش کہا کر مقام چہلنجانہ مین پونہچے کہ جب تمامی محبوسین فرار ہوچکے تہے

اور جب فوج گورہ چہاونی ہندوستانی مین وارد ہوئی تو سواے شعلہ کے اور کچہ وہان نہ تہا اور نشان کسی مکان کا اوس جانب شہر کے باقی نرہا تہا ہندوستانی آدمیون نے اوس وقت تک فساد رکہا جب تک سپاہ رائفل نے گولہ رانی شروع نہین کی اور جب گولہ سپاہ گورہ سے ہوئے وہ تمام روگردان ہوکر روبفرار لیگئے اور سپاہ گورہ نے چند میل تک تعاقب کر کے حدود شہر سے فتنہ انگیزونکو باہر کردیا

شب یازدہم مین کوئی امر فتنہ انگیز تر وقوع مین نہ آیا سواے اسکے کہ طویلہ اسپان توپخانہ جو خالی تہا اوسمین شعلہ جا گیر رہا جسکے سبب بجاے خرابی کے ایک فائدہ حاصل ہوا یعنی اوسکی روشنی سے واضح ہوا کہ چند گوجر شریک فساد تہے

ایک مصیبت زدہ اپنا حال اس طرح پر بیان کرتاہے جس سے واضح ہے کہ وہ اور اوسکے عیال و اطفال کسطرح امداد الہی سے جان بسلامت لیگئے

قتل نادیدنی جو نتیجہ اس فساد کا مقام ہذا مین ہوا تہا اوسیقدر قبیح تہا جسقدر اتفاقیہ خلاف توقع تہا میرا بنگلہ از بسکہ چہاونی سپاہ ہندوستانی مین واقعہ تہا اول لقمہ طعمہ شعلہ ہوا مین اور میرے عیال و اطفال کو واسطہ اسباب مین جو زنانہ خانہ مین تہا بہاگ کر پناہ گیر ہوئے اوس دامن مین ہمارے قدم رکہنے کی دیرتہی کہ مفسد داخل بنگلہ ہوئے اور جو اسباب وغیرہ اوسمین تہا اوسکو آگ لگادی خدا کہ بڑا رحیم و کریم ہے اوسنے مفسدین کو ایسی ہدایت کی کہ وہ نزدیک اوس مکان کے نہ آئے جسمین ہم تہے اور جو صرف پانچ قدم کے فاصلے پر بنگلہ سے واقع تہا اور اوسکی کرسی پر نظر کرنی چاہیے کہ شعلہ بہی اوس مکان تک نہ پونہچا بعد چلے جانے مفسدین کے میرے نوکر ہمارے پاس آئے اور میرے بدن پر لباس خدمتگاران راست کر کے میری میم کو بطور آیا مجلی کیا اور ہمارے چہرے پر رنگ سیاہ کر کے ہمکو باغ مین لیگئے اور اپنے چارپایونکے نیچے ہمکو مخفی و متواری کیا تین مرتبہ مفسد میری تلاش مین آئے مگر خدمتگارون نے یہہی کہا کہ صاحب تو بنگلہ مین جل گئے کہ اوس عرصہ مین میرے باغبان اور چوکیدار نے یہ مشورہ کیا کہ ابکی مرتبہ اگر مفسد آکر تلاش کرین تو صاحب کو معہ میم صاحبہ حوالہ کر دینا چاہیے مگر شکر اوس حافظ حقیقی کا ادا کرنا چاہیے کہ فوج گورا اس اثنا میں آپونہچی اور مین فوراً جاکر اونکی حفاظت مین پناہ گیر ہوا تمام میرا اسباب اور کاغذ وغیرہ جو تہے خراب و برباد ہوگیے اور ہر چیز جلکر خاک سیاہ ہوگئی میری گاڑیان وغیرہ نیم سوختہ و بیکار ہوگئین اور گہوڑے مفسد لیگئے کل نقصان میرا قریب آٹہ ہزار روپیے کے ہوا جس شخص نے میرے بنگلے کو آگ لگائی تہی وہ بروز شنبہ گرفتار ہوا اور شناخت ہوکر پہانسی دیا گیا

بیانات مذکورہ بالا کے ساتہ ایک اور احوال ذیل مین درج کیا جاتا ہے جو ایک صاحب نے کہ افسران رجمنٹ سستم مین سے تہے دربارہ اپنی جان بری اور حفاظت کے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقہ جان بسلامت لیجانا ایک تنہا آدمی کا ایسے موقع پر سے کہ درمیان مفسدین کے ہو اور اونکو فہمایش بہی باز آنے حرکات فساد سے کرتا ہو اور ایسے وقت مین کہ جبوقت نائرہ مفسدہ شعلہ ور ہو کم از اعجاز نہین

بروز یکشنبہ تاریخ دہم ماہ مئی وقت ساڑہے پانچ بجے شام کے اکثر افسران رجمنٹ سستم بنگلہ کمان افسر مین یکجا بیٹہے تہے کہ لفٹنٹ مِیل صاحب خبر لائے کہ چہاونی مین کچہ فساد ہوگیا ہے تمام افسران موجودہ چہاونی کو روانہ ہوئے اور وہان جاکر جو دیکہا کہ کچہ علامت فساد کی ظاہر نہین

اور کچھ شور و غل نہین اور سپاہی تمام خاموش ہین تو اونکو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اپنے اپنے مقامات پر جا کر اسلحہ وغیرہ زیب تن کرین سپاہ نے افسران
مذکورین سے یہ کہا کہ ہمنے سنا ہے کہ سپاہ گورہ واسطے قبضہ کرنے میگزین رجمنٹ بستم کے آتی ہے افسران ممدوحین چھاؤنی مین پہرتی تہے
اور سب کی تسلی اور اطمینان کیواسطے یہ کہتے تہے کہ جب تک تمسے کوئی امر ناشایستہ ظہور مین نہین آتا تمہارا میگزین تمہارے پاس
رہیگا جب وہ قریب میگزین کے پونہچے تو کیا دیکھتے ہین کہ باشندگان شہر اور ساکنان صدر بازار بکثرت صدر بازار سے میگزین
تک جمع ہین اور میگزین کے گرد تو ایک جم غفیر ہجوم آور ہے کپتان ٹیلر صاحب نے کمپنی گرانڈیل کو حکم دیا کہ لاٹھیا لیکر اوس گروہ کو منتشر
کرین مگر کسی سپاہی نے اپنی جگہ سے حرکت نکی اور طنبورچی اور باجے والون نے جو قوم کے عیسائی تہے تعمیل حکم کی بعد از قریب
پاؤ گھنٹے کے جس عرصہ مین افسر لوگ سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے اور اونکی طمانیت مین کوشش کر رہے تہے کیا دیکھتے ہین کہ
اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پر از غلولہ لیکر بہاگے جاتے ہین افسر بھی اونکے تعاقب مین گیے اور فہمایش کی کہ اپنی چھاؤنی مین جاوین
اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ سوم کا برشتہ گھوڑا چھاؤنی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ آتے ہین اگر تمکو پاس
سپاہگری کا ہے تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہے یکمرتبہ کر لو بازاری آدمی بھی اوسکے ساتھ متفق اللفظ ہوئے اب اکثر سپاہ کمپنی کمپنی کی
باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہر چند بہت فہمایش کی اور کچھ آدمیونکو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی اسطرف میگزین روانہ ہوئے وہان
پونہچ کر سب نے ہتہیار لیے اور ۱۱ رجمنٹ کے کرنیل فنس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تہے بغلولہ تفنگ مقتول کیا
اور کپتان میکڈونلڈ صاحب متعلق بستم رجمنٹ اور تری گر صاحب مہتمم مدارس کو بھی بعد ازان ہلاک کیا باقیماندہ افسرون نے جگہ جوک
صدر بازار مین قائم رکہی اور فوج سیرہ گورہ کا گولیان چارون طرف سے مثال قطرات باران اونپر برستی تہین اس عرصہ مین کسی شخص نے
اونکو خبر دی کہ افسران مذکورہ بالا ہلاکت کو پونہچ گئے اور اکثر سپاہیون نے اونسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین
بافسوس تمام مقام مذکور سے روانہ ہوئے اور جب وہ چھاؤنی سے باہر آئے تو سپاہ اونکے تعاقب مین بہاگے یہ حال ملاحظہ کرکے افسران
مذکورین بھی تیز قدم ہوئے مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو نرم قدمی ملائم کیا اس حالت مین بھی افسران رجمنٹ بستم نے کوئی امر خلاف
مردانگی یا سوے شجاعت نہین کیا یعنی لفٹنٹ ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے تین افسرونکے ارادہ میگزین جانیکا کیا اور اثنای
راہ مین گیارہ گورے کہا کہ اونکا گہوڑا اگر کوئی اون افسرونمین سے گو کہ بے ہتہیار تہے ایسا نہ تہا کہ جسنے تامل بیچ جادہ راستی پر لائے
سپاہ مفسد کے نکیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلح جنکے پاس بنادیق پر اور کسی ہوئی تہین بضربات مشت زمین پر نہ گرا دیا ہو مگر جونکہ
ہر ایک امر کا ایک وقت ہے اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہے اب وقت گریز کا آگیا تہا اور جان بسلامت
لیجانا ہر ایک افسر رجمنٹ بستم کا بغیر تائید غیبی اور کم از اعجاز نہ تہا کیونکہ جب لفٹنٹ ہمفری صاحب کا گہوڑا جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے مارا گیا تو یہ
صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو انسے چند قدم کے فاصلے پر تہے گولیان اونپر ماریں مگر صاحب کو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح
وہان سے اوٹہکر بہاگے اور ایک مکان مین جو اسپتال کے احاطہ مین خدمتگارونکے واسطے بنا تہا جا کر مخفی ہو رہے کپتان ارل صاحب بگی
پر سوار مجمع مفسدین اور بدمعاش غلولہ مین سے بہاگ نکلے اور گہوڑے یا بگی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پونہچا کپتان لوآسن صاحب کی گردن مین
ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی بہاگے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار اونکے تعاقب مین ہوئے مگر صاحب موصوف کوٹھی تکو بہی بہاگتے
ہوئے ایک گلی کے نزدیک پونہچے جو بہ تیزی تمام بہاگے جاتے تہے اور اوسپر سوار ہو کر جان بسلامت لیگیے کپتان ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ

مسٹر

منڈرسن صاحب اور لفٹنٹ شولامیم صاحب لفٹنٹ اور لفٹنٹ نیپل صاحب اور لفٹنٹ ٹائلر صاحب اور ڈاکٹر اڈیلی صاحب باتفاق بے سلاح
اور پیادہ چلے جدہر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جادہ و رہستہ مکان و احاطہ ایک ہیئت مجموعی سرکشی
کی نظر آتی تھی جس سے صورت ممات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلح کو انضربات مثبت
پس پا کرتے ہوئے کرنیل اسمٹ صاحب کی کوٹھی تک پہونچے اور وہان جا کر مکانات خدمتگاران مین جو خالی پڑے تھے جا گزین ہوئے
یہان سے لفٹنٹ منڈرسن صاحب اور لفٹنٹ نیپل صاحب اور کپتان ٹیل صاحب علیحدہ ہو کر دوسرے مکان مین گیے اور شناخت ہو کر
منزل معہود کو پہونچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے اونمین بھی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو پایکوب کرتے
ہوئے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیلر صاحب تو اوسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ سل صاحب اور
لفٹنٹ منڈرسن صاحب کے اوپر کوئی گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہوئی کیونکہ اونکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تھا جب یہ دونو صاحب
اون گولیون سے بچ کر کسی طرف کو بھاگے تو اور مفسد روبرو ہوئے اور اونہون نے بزخمہاے شمشیر دونو صاحبونکو پارہ پارہ کر کے
اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو یا استخوان ثابت نرہا باقیماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑ کر مرنا اچھا ہے اونکو ایک ہاتھ مین لیکے ایک معبدگاہ
مین جو کہ تیل صاحب کے احاطہ مین تعمیر تھا پناہ گیر ہوئے قدرت خدا اور برکت معبدگاہ سے اونکی نجات ہوئی یعنی تمام احاطہ مین روہی
ایک مکان آسیب آتش و فتنہ سے بچا اور پانچ گھنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین اونکو خبر پہونچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سنکر
وہ وہان سے نکلے اور شامل فوج ہو کر اس قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہاے بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہرگز واقع نہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک نہ پہنچتے
اور راستے مین اونکا علاج قرار واقعی کرنا باعث موجود ہونے افواج گورہ مقام میرٹھ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ بر اتفاق مستعم
وقت شام باستماع خبر فساد جمع ہو کر منتظر حکم تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنٹہ تک اونکو حکم نملا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور
کوچ سوگواران قدم زن ہو اور تیزگامی کہ جسکو زبان انگریزی مین ڈبل کوچ کہتے ہین ہرگز نکرین بروقت وارد ہونے موقع فساد پر اور
دیکھنے غدر اور خونریزی مفسدان کے نائرہ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوئے کہ بزدری ہر چہ تمامتر
تعاقب مفسدان کر کے خاک وجود سرکشان جسمین آتش فتنہ سے جا شعلہ ور ہو رہا تھا تند باد توپ و تفنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر فولادی
و مردانگی سے فرو کر کے برباد دیوین مگر بخلاف مناسب وقت اونکے دل پر جوش سرد ہو گیے کیونکہ اونکو کوئی حکم مناسب نملا بلکہ
زیادہ تر رنج اونکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت ولاوری اونسے نلیا گیا اور تن مقید ہو وہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے مفسد
ہر چہار طرف روان اور دوان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارتگری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے
اور ان شجاعان میدان صف آرائی کو حکم سر کرنے اتواپ کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا ندیا گیا زیادہ برین ایک اور یہ ہوا کہ بعد ازین لاوران
ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس راستہ بخیمہ جا کر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چہاونی دست تطاول و غارتگری سرکشان پر چہوڑ دے رحمت ہا
ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک امر تعدی و ستم کے کوئی دقیقہ دقائق ایذا رسانی سے فرو گذاشت نکیا اور بعد نقیح و قیر و زری
روانہ مقام دہلی ہوئے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بد کردارونکا باجود و چہاونی بھی نہوا کو مقام میرٹھ سے دو رجمنٹ ہاے ولایتی من کل
الوجوہ آراستہ و پیراستہ موجود تھین جو یہ حادثات دیکھکر پیچ و تاب کہا رہے تھے کہ کسطرح حکم ہو تو ادن بدکرداروں کو بپاداش اعمال زشت کو

عجیب

پونہچا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت منتظران نہوا جو راستہ مفسدین سنے پکڑا تہا وہ بہی معلوم ہوا اور یہ بہی ظاہر تہا کہ ہر ایک صاحب ولایت ازا جو دہلی مین مقیم ہے اونمین سے ایک بہی دست تظلم بدمعاشان جنگی سے جان بر نہوگا مگر تاہم کوئی امر اونکی حفاظت کا منصہ شہود پر نہ آیا درصورت ایسی فروگذاشت کے کچہ مقام تعجب اور استغراب نہین جو فوج دہلی نے بفور وارد ہونے مفسدین میرٹہ کے شمولیت اونکی اختیار کی کیونکہ اونکو اور زیادہ تقویت اس خیال سے ہوئی ہوگی کہ خبر دی سپاہ ہندوستانی نے جو میرٹہ مین تہر کیسا کارنامہ کیا اور باوصف موجود ہونے ایسی فوج کثیر گورہ جو اسقدر آراستہ اور پیراستہ تہی کہ جسکا ثانی ہندوستان کے کسی مقام پر یکجا نہ تہا اوسکا ایک موے تن بہی آزار کش نہوا اور یہ بہی کچہ مقام تعجب نہین جو بعد ازین اور بوادید حالات معروضہ بالا شہر دہلی ملجا و ماواے مفسدان و سرکشان ہوا

## دہلی

بتاریخ ۱۱ مئی بتاریخ یکم اپریل یعنی قریب ایک مہینا گیارہ روز پیشتر وقوع اس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد مین اویزان کیا گیا تہا اوسکا مضمون یہ تہا کہ بتاریخ ۱۱ ماہ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور بڑا کشت و خون ہوگا لیکن ظاہر ہے کہ اوسوقت حکام نے کچہ توجہ اس جانب نکی اور جیسے اور امور اس قسم کے اوسوقت مین ہنسی ہین ٹالے جاتے تہے یہ بہی اخبار نویسان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی مین ٹال دیا تہا اور اسی سبب سے پہر کچہ خیال اسکا کسیکے دلمین نہ آیا جبتک کہ بتاریخ ا ای ایکگروہ مفسدین میرٹہ کا جسمین کچہ سوار اور پیادہ تیسرے رسالہ اور رجمنٹ نمبر ۲۰ و ۱۱ ہندوستانی کے تہے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہوکر صبح وقت ۸ بجے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کرکے داخل شہر ہوئے جو کچہ بیان واقعی یا جو مفصل حال بعد داخل ہونے مفسدین مذکورین کے شہر مین ہمکو دستیاب ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم میجر جی سکنر صاحب کے حاصل ہوا اور بجنسہ ذیل مین تحریر کیا جاتا ہے

**مضمون عرضی** بوقت وارد ہونے اوپر پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول میر بحر کو لوٹا اور ایک رجمنٹ سپاہ مذکور عبور دریا بذریعہ پل کرکے داخل شہر ہوئے اور پل پر ایک انگریز جو اونسے دوچار ہوا تہا مار ڈالا بعد عبور رجمنٹ مذکور کے ملاحان نے پل توڑ دیا اور سوار گہوڑون پر پار ہوکر براستہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوئے اور سر سواری پاشنہ کوب انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے باین ارادہ گیے کہ بڑے صاحب کو وہان قتل کرین

کوتوال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً مسٹر فریزر صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہرچہ تمامتر حکم دیا کہ کاغذ دفتر شہر مین لیجاؤ اور خود بگی مین سوار ہوکر دونالی بہر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوئے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو دیکہا تو اونکے درپے جان ہوئے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک سوار مفسد کو دوسری گولی سے مار کر بگی مین سے باہر کود پڑے اور براہ سمن برج قلعہ کے اندر جاکر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہانسے لاہوری دروازہ قلعہ پر پونہچکر صوبہ دار گارڈ کو جو پہرہ پر تہے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا مین ایک سوار مفسد نے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کہولو صوبہ دار نے پوچہا کہ تو کون ہے اوسنے جواب دیا کہ مین سوار رسالہ میرٹہ کا ہون پہر صوبہ دار نے کچہ تامل کرکے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہان ہین تب اوسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ مین ہین صوبہ دار نے تب اوسکو کہا کہ جاؤ اونکو بہی لے آؤ تب مین دروازہ کہولونگا سوار یہ سنکر واپس گیا اور تہوڑے عرصہ مین سبکو لے آیا جب وہ سب دروازہ پر آئے تو صوبہ دار مذکور نے دروازہ کہولا

اور سب سپاہی داخل قلعہ ہو گیے

سمن فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے ہر چند صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغا بازی ہے اپنے سپاہیون سے کہو کہ بند و قین بہر لین (کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازۂ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے) مگر صوبہ دار نے کچہ نمانا اور صاحب کمشنر کو دشنام دہی کر کے کہا کہ یہان سے چلا جا جب فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکہا اور کلمات فحش سنے تو وہ دونو وہان سے بہاگ کر طرف اندرون قلعہ چلے مگر رستہ مین سواران مفسد اونکے درپے ہوئے اور ایک نے ایک پستول طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اونکو زخم پونہچا اور وہ ایک دیوار کے سہارے کہڑے ہو گیے اس اثنا مین ایک اور مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے اونکا سر تن سے جدا کر دیا ایک اور صاحب اس واردات جگر خون کن کو اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص بچشم خود دیدہ یون بیان کرتا تہا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار مفسد نے زخمی غلولہ تفنگ کیا تو اونہون نے دو مفسد ونکو وہان مارا اور اپنی بگی پر سوار بہاگے گو زخم سے خون جاری تہا اور تکلیف جراحت کی بہت تہی لیکن تاہم اونمین طاقت بگی چلانے کی باقی تہی کہ اس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اوسنے صاحب کے سائیس کو تلوار دی اور کہا کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر ویسا ہی کیا اور صاحب کے سینہ پر ایسا تلوار کا ہاتہ مارا کہ دل پاش پاش ہو گیا فقط بعد ازین مفسدون نے رستہ مین کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو بہی مجروح و ہلاک کیا پہر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پونہچے جہان اونہون نے دو میم صاحبون کو مارا (وہ شاید جنگ صاحب اور گلفورد صاحب کی لڑکیان تہین) اور وہان سے دریا گنج جا کر سب مکانون کو آگ لگا دی اس عرصہ مین ایک اور رجمنٹ مفسد ونکی شہر مین داخل ہوئی اور آتے ہی بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہمکو اسباب لوٹ کو ہاتہ لگانا حرام ہے سواران مفسد جو دریا گنج کو جلا رہے تہے اونہون نے وہان پانچ انگریز اور تین میمونکو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہان تہے وہ سب بہاگ کر کوٹہی راجہ کشن گڈہ مین پناہ گیر ہوئے مفسد دریا گنج کو اسطرح تباہ و خاک سیاہ کر کے کوٹہی بنک مین گیے اور وہان اوسکو آگ لگا کر پانچ صاحبون کو قتل کیا اور وہان سے کوتوالی جا کر بدمعاشونکو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ سنکر کوتوال بہاگ گیا اور اوسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نکی بعد ازان مفسدان کرنیل سکنر صاحب مرحوم کی کوٹہی پر آئے مگر اوسکو نہ چہیڑا اور جتنے مکانات قرب و جوار گرجا گہر کے تہے اون سبکو آگ لگا دی اور جتنی میم اور صاحب لوگ اور اونکے بچے ملے سب کو مار ڈالا اس بعد پانچ نفر سوار پلٹنہ کو بجہاونی کو گیے اور جب نزدیک چہاونی کے پونہچے تو جتنے سپاہی وہان تہے اونہون نے اپنے افسرونکے بنگلونکو جلانا اور جو انگریز اونکو ملا اوسکو مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گیے جب وہ نزدیک میگزین کے پونہچے تو چار افسر انگریز اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتہ اوڑ گئے دو رجمنٹ چہاونی دہلی نے کوتوالی مین شامل مفسدان ہو کر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو رجمنٹ نزدیک لعل ڈگی روبروے قلعہ کے مقام پذیر ہوئین ایک گارد بدین خیال راجہ کشن گڈہ کی کوٹہی پر گیا کہ اوسنے انگریزونکو پناہ دی ہی اور فی الحقیقت اوس کوٹہی مین بتیس ۳۲ انگریز میم اور اونکے بچے سے زیادہ پناہ گیر تہے وہان پونہچکر مفسد ون نے اوسکو آگ لگا دی اور کوٹہی مذکور ایکدن اور ایک رات تک جلتی رہی مگر انگریز سب تہ خانہ مین محفوظ تہے روز دوم صبح کو مفسد دو توپین میگزین سے لائے اور تمام روز اونہون نے کوٹہی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر کسیکو آسیب نہ پونہچا بعد ازین مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹہی کرنیل سکنر صاحب مرحوم جسکو مفسدین پیشتر نے ہاتہ بہی نہ لگایا تہا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا

بتاریخ ۱۳ مفسدین دوبارہ اون انگریزون پر حملہ آور ہوئے جو کوٹہی راجہ کشن گڈہ مین پناہ گیر تہے اس روز انگریزون نے بہی کوٹہی پر سے گولیان مارین اور تیس ۳۰ نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب اونکے پاس سامان حرب و غا کچہ باقی نرہا تو تیس ۳۰ انگریز باہر آئے اور چار

تہ خانہ مین رہے اس عرصہ مین ولیعہد شاہی بھی وہان پہنچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو ہمین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکھکر انکی نگہبانی کرینگے مگر
مفسدین نے کچھ خیال نہ کیا اور سبکو تہ تیغ کیا

مسٹر جورج سکنر صاحب اونکی میم معہ بال بچونکے قلعہ مین پناہ گیر تہے جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے اونکو قلعہ سے کوتوالی مین لیجاکر بصد خواری ہلاک کیا ڈاکٹر چمن لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاخانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جیلخانہ مین قتل کیا تین روز تک لاشین مقتولین کی بے گور وکفن پڑی رہین اور بروز چہارم مفسدین نے اونکو اوٹھواکر دریا مین ڈلوا دیا

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دو اور یا ہمارا روزینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوا دیا کرو بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نکر دینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتہ دہو بیٹھین مہاجنون نے عرض کی کہ ہم مثل روز تک اونکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سنکر مفسدین نے کہا کہ ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندہکر بیٹھے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین اونمین ہم دال روٹی کیونکر کہاوین بادشاہ نے یہ کلام استماع کرکے حکم دیا کہ چار آنہ روز ہمکو ملا کرینگے

مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازہ شہر پر چڑہا دین اور ایکہزار من باروت میگزین چہاونی سے لا رکہی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ میگزین شہر مین تہا اوس پر قبضہ کر لیا اس شور وشر سے رسد شہر مین آنے سے بند ہوگئی اور ہر شئے گران ہوگئی یعنی آٹا ۱۳ سیر اور گندم ۱۸ سیر اور روغن ۲ سیر روپیہ کے بکنے لگا اور علی ہذا القیاس سب چیزین اسیطرح گران قیمت ہوگئین اور جتنے دیہاتی گرد ونواح کے تہے سب اوٹہ کہڑے ہوئے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے دفع فساد کیواسطے پانچ ہاتہی ہات گوجران کو دلوا دیئے جو کوٹہی کرنیل سکنر صاحب مرحوم کے بمقام ہانسی ہوتے تہے وہ بہی لٹ گئے

بعد از لوٹنے دہلی کے دو سو سوار بمقام گوڑگانوہ کو گئے اور مقام مذکور مین بازار آتش زنی گرم کرکے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکہ چہ اسی ہزار روپیہ وہان سے اپنے ساتہ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گوڑگانوہ کا اکیس لاکہ چہ اسی ہزار روپیہ موجود ہے اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر حراست سپاہ مفسد وسپاہ شاہی کے رکہا گیا ہے

اب مقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹہ کی اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہین اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علیگڈہ اور آگرہ روانہ ہوگئی ہے چہمین چند سیٹہ نے جو بڑا متمول اور مشہور سیٹہ ہے اپنی کوٹہی کو دست برد مفسدین سے بباعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ مفسدین کے بچا رکہا ہے اور صرف یہی ایک کوٹہی وال ہے جسکو مفسدین نے نہین لوٹا

ایک افسر ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اوسپر بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تہی بیان کرتا ہے یہ صاحب اور افسران رجمنٹ مذکور سے جدا ہوکر بہ تنہائی بخت سیاہ دو سواران مفسد سے دو چار ہوا اور اونہون نے اوسکو مجروح خفیف بہی کیا اور یہ صاحب ۲۴ تاریخ تک یعنی چودہ روز ویرانون اور جنگلون مین پہرتے پہرتے میرٹہ پہونچے اور اس عرصہ مین کیے مرتبہ غارتگرون کے ہاتہ سے بچے بیان یہ ہے کہ بتاریخ ۱۱ قریب ساڑہے دس بجے صبح کے ایک میرا نوکر بہاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اوسنے کہا لڑائی کہلبلی مچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹہ کی دہلی کے لینے کو آتی ہے یہ ہی اول خبر مفسدہ کی میرے پاس پہونچی تہی چونکہ میرا بنگلہ چہاونی مین تہا مین یہ خبر سنکر پیادہ بنگلہ انسائین گمبر صاحب ایڈجوٹنٹ ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جاکر دیکہا کہ صاحب افسر

کماڈنگ اور کرنیل ہیوٹ صاحب دونو موجود تھے اونہون نے بھی یہ خبر تصدیق کیا اور کہا کہ ۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مع دو ضرب
توپ شہر مین بھیجی گیی ہے اور دو دو کمپنی ۳۸ و ۵۴ رجمنٹ کی بہادر گڑہ جو درمیان چھاونی اور شہر کے واقع ہے قیام پذیر ہونگی اور باقی سپاہی
رجمنٹہاے مذکور کی کہین بھیجی نجاوینگی مگر اپنی چھاونی مین مستعد اور مسلح رہینگے ہنگام واپسی اپنے بنگلہ کے راستہ مین کپتان نکول صاحب سے
جو میجر برگیڈ کا کام کرتے تھے مجھسے ملاقات ہوئی تو اونہون نے اثناے بیان کیا کہ کچھ سوار ان مفسدون نے جو قریب ایکسو پچاس نفر کے
ہین پل کشتی کا قبضہ کر لیا ہے اور جو انگریز اونکو میرٹھ سے آتے ہوے ملا اوسکو قتل کیا

تہوڑے عرصے کے بعد دونو توپ مذکورہ بالا میرے بنگلہ کے برابر سے بطرف شہر گئین اونکو دیکھکے مجھے اطمینان ہوا کہ ۴ رجمنٹ
اور یہ دو توپ واسطے رفع کرنے مفسدون کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین ظہور مین آیا اوسکا کبھی گمان بھی نہ تھا لیکن مین نے بنظر
احتیاط اپنا ریوالور یعنی طپانچہ پنج نالہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑی کے گہوڑے طیار رکھو

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجھے خبر دی کہ چھاونی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور نیز یہ بھی کہا
کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور صاحب کماڈنگ چھاونی کو گئے ہین مین بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہو رہا ہے
مین وہانسے اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیونسے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کچھ اس فساد
کے حال سے واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کمر بندی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی
ہفت روزہ سے آئے ہین اور ابھی بندوقٹی بانی بھی نہین کیا در جواب اسکے مین نے اونسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تہوڑے عرصے مین
فرو ہو جاویگا کیونکہ ۴ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدون کے روانہ ہو چکی ہین مین نے یہ بھی اونسے کہا کہ مجھے یقین ہے تم سب
اگر ضرورت پڑے قرار واقعی لڑوگے اور اپنا حق نمک ادا کروگے درجواب اونہون نے مجھسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کہایا ہے اور ہم بالکل
مستعد لڑنے پر ہین اونمین سے ایک حوالدار نہایت شور وغل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باعتقاد تمام اوسنے یہ کلمہ زبان سے نہ نکالا
کہ ہم مفسدون سے لڑینگے یہی کہتا تھا کہ اگر کوئی غنیم راجہ بابو آویگا تو اوس سے لڑینگے

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ا و ۹ زیر حکم کپتان شید صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی بہاڑی کو روانہ ہوئین کہ وہان جاکر
مقیم ہون اونہون نے وقت روانگی ایسا شور وغل مچایا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ اونکو کچھ خوشی ہے مگر اونکے کوئی آثار
مفسدانہ نظر نہین آتے تھے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور اونکے کلام یا طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہین
ہوتا تھا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵۴ رجمنٹ نے بر وقت پہونچنے اندر شہر کے انکار لڑنے سے کیا اور سواران رسالہ سوم نے اپنے
افسرونکو کٹوا دیا اور کچھ اونکا مقابلہ نکیا اب مقدمہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ پریڈ توپخانہ پر جمع کی گیی اور
صاحب برگیڈیر اور برگیڈ میجر صاحب بھی موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس جنگی بہر لین اونہون نے تعمیل حکم کی بانٹنے والونکو تہیلی وغیرہ
اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنیل ریلی صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ڈولی مین یہان آئے اونکو بہت زخمہاے شدید
لگے تھے اور کوارتر گارڈ توپخانہ مین رکہے گئے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیون نے
سنگینین ماری ہین ڈاکٹر ستوارٹ صاحب جو فوج قلعہ کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے اور اونہون نے بھی بیان [illegible]
قتل افسران ۵۴ رجمنٹ کا کیا بعد مشورہ سردستہ درمیان برگیڈیر گریوس اور برگیڈ میجر اور کپتان ڈی تشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرونکے

یہ قرار پایا کہ جو اتواپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے روبرو جاکر برج جہنڈہ کے پاس قایم ہون اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا
چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ۵۴ رجمنٹ اور دو توپین زیر حکم میجر اسپٹ صاحب کے واسطے اعانت گارد مقیم کشمیری دروازہ کے
بھیجی گیئی تہی اب جیسا مین پیشتر بیان کر چکا ہون باقیماندہ فوج پہاڑی پر جاکر مقیم ہوے اور دونون ضرب توپ برج کے سامنے
اسطور پر لگائی گیئین کہ اونکی زد راستے پر جو شہر کو جاتا تہا تہی جو سپاہی باقیماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تہے اونہون نے بجانب ایست
برج مذکور کے ہتہیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور اونکے بچے وغیرہ آپ آکر برج مین جمع ہونے لگے اور تہوڑے عرصے کے بعد
بہت سے باشندگان شہر بہی آپہنچے اب خبرین قتل تمام انگریزونکی جو شہر مین تہے آنے لگین اور یہ بہی خبر لگی کہ جو سپاہی میگزین
اور اور مقامون کے پہرے پر تہے اور جو تینون رجمنٹون کے تہے سب نے کار سرکار کرنے سے انکار کیا صاحب بریگیڈیر نے
اب ایک چٹہی لکہکر معرفت شتر سوار کے میرٹہ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ تار برقی خبر مفسدے کی انبالہ کو
بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اونسے دریافت کیا کہ سبب اونکی فریاد کا کیا ہے بعض سپاہ
نے کچہ کچہ عذر لاطائل درباب نئی کارتوس بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے اونکو سمجہایا اور اونکو یقین کروا دیا کہ
سرکار کا ارادہ ہرگز نہین کہ کسیطرح اونکے مذہب مین خلل انداز ہون اور نہ اونکو کبہی ایسے کارتوس جنسے کچہ اونکو حرج واقع ہو دیے جاوینگے
ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترشرو اور ناراض نظر پڑے مین اونکی نگاہوں سے مطمئن نہ تہا وہ سب پہاڑی کے اوپر گرد اگرد بیٹہے تہے
مین بہی اونکے پاس گیا اور وہان بیٹہ کر باتین کرنے لگا اونہون نے یہ خبر سنکر کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے
بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے اونسے پوچہا کہ تم ساتہ رہوگے یا نہین مجہے اور میرے عیال و اطفال
کو بلکہ تمام انگریزونکو مارے جاتے ہوے دیکہوگے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہان تمہارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہان ہمارا
ایک قطرہ خون کا گریگا اور مجہسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تہا ہم خوب اچہی طرح شہر کو دیکہ سکتے تہے اور وہان اب کئی مقامون مین آگ نظر آتی تہی
بظاہر وہ مقامات انگریزون کے تہے قریب ۲ بجے کے تین گہنٹہ بجے سہ پہر کے ہمنے دیکہا کہ بہت سا کچہ اوڑ گیا اور ہمنے بالیقین
جانا کہ میگزین اوڑ گیا آواز اوڑنے کی بہت زور کی نہتی اس سے ظاہر ہے کہ اوسمین باروت کم تہی

یہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تہے سب اپنے ہتہیار لیے دوڑ پڑے جو اونہون نے فیل کر رکہے تہے اور غل مچاکر اور اشارات
بیہودہ کرکے کہا کہ دوستو پیارے بہائی سپاہی کیونکہ گارد ۳۸ رجمنٹ کا اوسوقت میگزین پر متعینات تہا اوڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے ہین بمشکل
اونکو اوسوقت روکا اور جانے ندیا آخر کار وہ پہر کچہ راضی ہوے اور ہتہیار کو پہر فیل کر رکہا مین اور افسرون کے ساتہ عین اونکے بیچ مین تہا اور
مین نے اوسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ اونکی زبان سے مین نے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے اتنا کہا تہا کہ تمہارا نمک پانی کہایا
نہین جاتا

قبل اڑا اوڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تہی جسمین لاشین کپتان سمتہ اور کپتان برٹن صاحب اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واٹرفیلڈ صاحب کے
تہین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تہے لاشون پر میم صاحبون کے کپڑے پڑے ہوے تہے

بعد ازین آواز بندوقونکی از جانب جب پہاڑی گوش زد ہوئی اور عرصہ قلیل کے بعد کپتان ٹیلر اور گارڈنر صاحب برج پر پہنچے تہوڑے سے سپاہی

اونکے ساتھ تھے کیونکہ جسوقت آواز اوڑنے میگزین کی آئی تھی اوسیوقت بہت سے سپاہی اُنکو چھوڑ کر اپنی لین کی طرف چلے گئے تھے برگیڈیر صاحب نے اون دونوں توپونکو جو کپتان ڈی ٹیسٹر صاحب کے توپخانہ کی تھیں اور جو صبح کو روانہ ہوئی تھیں واپس منگا یا تھا وقت واپسی ان دونوں توپونکے سپاہیوں نے وہ راستہ چھوڑ کر جو برج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھاونی کا تھا اونکو راستے میں تیج رسالے سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنہوں نے کپتان صاحب کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً توپونکا قبضہ کر کے کپتان ایلین صاحب کمانیر اور سارجنٹ کو بھگا دیا سپاہیان مذکور نے چند گولیاں اونپر سر کیں اور اونکو بطرف دریا بھگا دیا لفٹنٹ صاحب اور سارجنٹ صاحب یہ حال دیکھکر بھاگے اور اس برج میں آئے میرٹی الٹ میں یہ بھی دونوں صاحب اون صاحبوں میں سے شہر میں گئے تھے اول یہاں پونہچے تھے بعد ازین سپاہیان مذکور نے توپونکو پھیرا اور جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیونکا اوپر لفٹنٹ ایلین صاحب کے اور چھین لینا توپونکا برج سے معلوم نہیں ہوتا تھا اسواسطے کپتان ڈی ٹیسٹر صاحب نے جو توپونکو شہر کی جانب جاتے ہوئے دیکھا سوار ہو کر اونکی طرف باین ارادہ گئے کہ اونکو پہاڑی پر لاوین جسوقت سپاہیوں نے اونکو آتے دیکھا اوسیوقت اونپر گولیاں مارنا شروع کیں اور صاحب کی سواری کا گھوڑا زخمی ہو گیا جب سپاہیان مذکور قریب شہر کے پونہچے تو اونہوں نے ونی کلکٹر کمشنر صاحب کو دیکھا اور اوسپر بھی بارش گولیاں شروع کی مگر یہ صاحب بھی بھاگ کر برج پر بسلامت آپونہچے دشمن بہت بندوقیں اور سامان جنگ برج میں جمع کیا اور ہمکو امید قوی تھی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑجاویگا تو عہدہ داران انگریزی اور سارجنٹ اور دیگر عیسائی برج پر تا آنے مدد میرٹھ کے قایم رہ سکتے ہیں مگر یہ نہ معلوم تھا کہ میرٹھ میں کیا ہوا

قریب شام بعد از مشورہ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام میم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنیکے نتھے اونکو بگھیوں پر سوار کر کے وزیر آباد کے گھاٹ سے جو قریب چھاونی کے ہے جمنا پار ہو کر روانہ ہوں بگھیاں اور دونوں توپیں کپتان ڈی ٹیسٹر صاحب کی آگے بڑہیں اور پیادہ اونکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے مگر آہستہ اور نہایت بد دلی سے بعد از اوترنے پہاڑی سے کے ہمنے دیکھا کہ بگھیاں اور توپین کرنال کے راستے پر چلیں اور راستہ وزیر آباد گھاٹ کا چھوڑ دیا میں اپنے سپاہیونکے ساتھ پیادہ چلتا تھا اسواسطے کہ میرا گھوڑا میرے ساتھ نتھا اور بہت سے افسر اور برگیڈیر اور برگیڈ میجر بھی میرے ساتھ تھے جب ہم قریب اپنی لین ۳۸ رجمنٹ کے پونہچے تو سب سپاہی سرخود ہو کر لین میں چلے گئے اور کسیطرح ولاسے یا دہمکاوٹ سے آگے نچلے سپاہی سب منتشر ہو کر اپنے اپنے چھپروں میں چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا میں بھی وہاں گیا اور اپنے گھوڑیکو طیار پایا میں اوسپر سوار ہو کر لین میں گیا اور سپاہیوں سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر اونہوں نے کچھ جواب ندیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا بولنا بھی اونکو ناگوار تھا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی ونسے ظہور میں نہیں آئی تھی وہ سب چھوٹے چھوٹے گروہوں میں علیحدہ علیحدہ جمع تھے صرف ایک سپاہی جو بدچلن معلوم ہوا الفل کمپنی کا تھا اور جب میں نے اوس سے پوچھا کہ تمنے میم صاحبوں کی بگھیاں اور گاڑیاں کرنال کی طرف جاتے ہوئے دیکھیں اوسنے نہایت درشت اور تلخ جواب دیا

بعد ازین میں کرنال کی طرف باین ارادہ چلا کہ گاڑیوں سے ملوں اور تھوڑی دور جا کر دونوں توپیں جو گاڑیوں کے ساتھ گئیں تھیں ملیں وہ دہلی کیطرف واپس آتی تھیں کیونکہ گولہ اندازوں نے کرنال جانے سے انکار کیا میں راستے میں اکثر افسران رجمنٹ ہای مختلف سے ملا وہ سب کرنال کی طرف بھاگے جاتے تھے اونہوں نے متفق اللفظ سوای اسکے اور کچھ نہ کہا کہ اب کچھ باقی نہیں اور کسیطرح جان امن ڈہونڈھنی چاہیے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

بیان ذیل جو درباب حرکات ۵۴ رجمنٹ و دیگر رجمنٹہاے مقیم دہلی کے سچ ہے اوس کتاب سے جسکا نام چیپٹرز آف دی میوٹنی ایٹ دہلی
یعنی حالات مفسدہ دہلی ہے اور جو میرٹھ مین بغیر نام مولف کے چھپی ہے استنباط کیا ہے

جب خبر آمد مفسدان و حال قتل چند انگریزان و مسماری محصول خانہ میرٹھ و سوختگی چند عمارت کے چھاونی مین پونہچی تمام فوج کو حکم طیاری کا
سواے ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی جو قریب تر حکام شہر کے تھے اول طیار ہوئی جسمین کی چند کمپنیان زیر حکم کرنیل ریلی صاحب کشمیری
دروازہ پر واسطے روکنے مفسدین کے گئین اور دو کمپنیان زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب توپونکو ساتھ جانیکو واسطے کھڑی رہین کرنیل
ریلی صاحب بباعث ناواقفیت اصل ماہیت فساد کے اور تصور کرکے کہ فساد صرف بازاریونکا ہے اپنی سپاہ کو خالی بندوقون کے
ساتھ لیگئے اونکے خیال مین یہ تھا کہ اس فساد بازاری کو سنگینون سے فرو کرکے مفسدین کو منتشر کر دینگے یہ فوج جب شہر مین پونہچی ناگہان
سامنے سے چند سواران مفسد نظر پڑے اور اونہون نے آتے ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تم سے کچھہ نہین کہتے چونکہ
اونکو اس فساد کا اتنا گمان بہی نہتہا وہ سب آگے فوج کے تھے اور سپاہ اسلیے از مفسدین کا اول اون پر ہوا اور گولیان کاربائین
اور پستولونکی اونکے اوپر پڑنے لگین کرنیل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازان مفسدین نے کئی زخم شمشیر کے اونکو مارے
اور دو تین عہدہ دار اور بہی گولیونسے زخمی ہوئے افسرون نے سپاہ سے ہرچند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر اونہون نے اپنی بندوقین پر سنگین اور
نہ کوشش مفسدین کے بھگا دینے مین کی بلکہ بخلاف اسکے چند دغاباز سپاہیون نے کرنیل ریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے
لگائے اس ہنگامہ مین کپتان ڈلیس صاحب جو اوس ہفتہ کے واسطے گارد شہر پر تعینات تھے مقام فساد پر آپونہچے اور چونکہ کمان گارد کا
شہر کے تھے جو گارد مین ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین سے تہین اسواسطے حکم لینے گارد کو اونکو دیا کہ طیار ہوکر مقابلہ مفسدین کا کرین
اور چونکہ اونکی بندوقین پر تہین اسلیے حکم فیر کرنے کا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع حکم سے کیا اور ہرچند صاحب موصوف نے
تجہانا فہمیدہ کہا اونہون نے کچہہ خیال نکیا اور در جواب سواے طعن آمیز اشارات و حرکات کے اور کچہہ اونسے حاصل نہوا آخر کار اونہون
نے صاف زبان مفسدانہ بیان کیا کہ ہم اون لوگونکے واسطے کچہہ نہین کرینگے جنہون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تھا
اور چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونو ہندو اور مسلمان کی بگڑ جاوے غرض کہ اونہون نے اور بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے
اور کہا کہ اب ہم اوسکا بدلا لینگے اس عرصہ قلیل مین پانچ افسر ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کر یعنی کرنیل ریلی صاحب زخمی شدید
ہوکر اور کپتان اسمتھ اور کپتان بروا اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ بہی مارے گیے مگر گمان یہ ہے
کہ ان صاحب کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہوگیے تھے مارا اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بہی اونہون ہی نے زخمی کیا ایک بار ہی
۵۴ رجمنٹ مذکور کا بہی زخمی ہوا اوسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ مین جب سرکشون نے دیکھا کہ سپاہ نے اونکا مقابلہ
نکیا وہ طرف کشمیری دروازہ کے چلے جہان ایک چھوٹا سا مورچہ بنا ہوا تھا اور اوس مین مقام گارد کا بنا ہوا ہے اور اوسکے آگے
سائبان اور صحن ہے مگر خوش نصیبی ہماری سے توپخانہ زیر حکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی وہان
آپونہچین اور سواران مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پہر شہر مین ہٹا دیا

خبر اس بلوا اور بدذات طریق ۵۴ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گہنٹہ بجے کے چھاونی مین پونہچی اسکے سنتے ہی سپاہیان
۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اوسمین سے قریب ایکسو پچاس نفری موجود تہی اور باقی مقامات مختلف چھاونی مین اول ہی تقسیم

اور تعینات ہو چکی تھی یہ باقیماندہ سپاہی معہ دو توپونکے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ایبٹ صاحب کے شہر مین بھیجی گیے

یہان ایک اور حرکت بیحیائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپین اور ایک حصہ ۳۸ اور ۷۴ رجمنٹ کا پریٹ پیطلب ہوا اور بریگیڈیر صاحب نے ہر ایک کمان افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیونکا ارادہ اسطرح پر دریافت کرین کہ اونسے بلاکر کہین کہ حاضر ہوکر بطور والنٹیر یعنی ازطرف خود درخواست دیگر شامل ہون تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفادار ہین یا نہین جب ایسا ہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ایبٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک تنفس بہی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے نل بہر نہ سرکا ۷۴ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر آئے تھے حکم بہر نے بندوقونکا دیا گیا اور اونہون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کیطرف بانتظام تمام روانہ ہوکر تہوڑی دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پونہچے مگر وقت گذر چکا تھا یعنی مفسدین وہان سے چلے گیے تھے اسواسطے اونسے سواے اسکے اور کچہ فائدہ نہوا کہ وہ وہان جاکر قیام پذیر ہوئے

اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تھے اور نہ کسینے بتلایا کہ کہان گیے بہت سے سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے بہی غایب تھے صرف دو کمپنیان اونکے زیر حکم میجر پیٹرسن صاحب کی وہان موجود تہین

عرصہ قلیل کے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چہاونی مین گاڑی پر ڈالکر بہیجی گیین اونپر میم صاحبونکی گون وغیرہ پڑی تہی

جب ۷۴ رجمنٹ شہر کو چلی گیی تہی تو کپتان ڈی ٹشیر صاحب معہ دو توپونکے پیچہے رہ گیے اور اونہون نے چاہا کہ آگے بڑہکر اوس مقام وسطی پر قائم ہون جسکے ایک جانب بخپتہ سڑک چہاونی کی تہی اور دوسری جانب راستہ پہاڑی کا تہا بروقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجمنٹ کو واسطے گہیرنے راستے کے بہیجا اونکی غرض یہ تہی کہ کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپونکا قبضہ کرلین اور کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنے توپونکے گرد جمع ہونے دیتے تھے مگر تاہم تمام روز چار یا پانچ سپاہی اونکے ہر وقت گرد گولہ اندازان اتواب مذکور کے رہے

قریب بارہ بجے دنکے برج جہنڈہ والہ میم صاحبون اور انگریزی سوداگرون و دیگر عیسائیون سے بہر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پر تہا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ کسیطرح کی ہدایت یا انتظام اوس انبوہ مین کرتا یا اوس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ لالے کپتان ڈی ٹشیر صاحب کو خبر دی کہ اوسکے ایک بالنسری توازنے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک بہی آواز گولہ توپ کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے بہر جاوینگے اور سب انگریزونکو قتل کرینگے

مگر وقت گذرتا جاتا تہا اور شہر مین آگ ہی آگ نظر آتی تہی

قریب تین بجے کے شہر مین ایک آواز بڑی چیز کی اوڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کی اوڑنے کی تہی سپاہیون نے جب دیکہا کہ کیا ہوا تو کہا کیا بڑا آدمی جرنیل ہے ہمارے آدمیونکو اسطرح مارتا ہے کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے بہر بریگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو دو توپین تحت حکم میجر ایبٹ صاحب کشمیری دروازے کو گیی ہین اونکو پہر بلوا لو اور صاحب بریگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا کہ وہ زیر حکم لفٹنٹ ایلی صاحب کے واپس آوین تہوڑے عرصہ کے بعد حکم گیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۷۴ رجمنٹ کو واپس لے آوین عرصہ واجبی کے بعد وہ توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلی صاحب کے بڑی راستے پر نظر پڑین گویا چہاونی کو پہر جاتی تہین یہ دیکہکر کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے سمجہا کہ وہ اونکے مقام پر جاتے ہون مگر وہ نہ پہرین تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا

کہ شاید اونہون نے آواز بیوگل سنی نہین اس اثنا مین توپین جا کر قریب ایک گروہ ۳۸ رجمنٹ کے پونہچین اور اونکے پونہچتے ہی آواز سر ہونے بندوقونکی گوش زد ہوئی اور فوراً توپین شہر کیطرف جاتی ہوئی نظر آئین کپتان ڈی ٹشیر صاحب یہ دیکھکر گھوڑے پر سوار ہو کر توپونکی طرف گئے کہ اونکو جا کر لے آوین جب قریب گولہ کی زد کے پونہچے تو اونہون نے حکم دیا کہ دہنے طرف ہو کر جلدی ہمارے پاس آؤ اب اونکو معلوم ہوا کہ سبب توپونکی شہر کیطرف جانیکا کیا تہا اکثر سپاہیون ۳۸ رجمنٹ نے اپنی بندوقین اونکی طرف کین اور اونکو تولا یہ حال دیکہکر کپتان صاحب نے اپنا گہوڑا پہیرا کہ برج کو واپس جاوین اس عرصہ مین چہہ گولیان اونکے اوپر آئین تین اونہین سے صاحب کے گہوڑے کو لگین اور تین خالی گئین گہوڑے کو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت اوسمین باقی تہی کہ وہ صاحب کو برج تک لے گیا اور وہان پونہچکر زمین پر گر کر مر گیا دونو توپین اور سپاہیان ۳۸ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ دلو نے صاحب کے مین گارد مقام کشمیری دروازہ مین میجر ایبٹ صاحب نے ایک کمپنی ۷۴ رجمنٹ کو روانہ کیا کہ جا کر دریافت کرین آیا مفسد از راہ شوق جو دیوار سنگزین مین واقع ہوئی تہی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اوسمقام پر اون لوگونکی ایسی خدمت ہوئی تہی کہ وہ خوف جان سے وہان اکدم نہ ٹہیرے تہے اور سب بجانب شہر فرار ہو گئے تہے

اب وقت قریب تین بجے کا تہا اور کچہ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان نہ تہا اس اثنا مین چہاونی سے حکم آیا کہ دونو توپین زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب واپس چہاونی کو بہیجی جاوین حسب الحکم اونکو حکم واپسی دیا گیا کہ نیز وہی مقام مذکور پر پونہچین میجر ایبٹ صاحب نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو میمین صاحب مقام مین گارد مین پناہ گیر تہین اونکو روانہ چہاونی کرین اور یہین خیال حکم دیا کہ اون کی گاڑی طیار ہو آوے

بعد از عرصہ بعید کے وہی دونو توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایلبی صاحب کے چہاونی کو واپس روانہ ہوئین تہین مقام کشمیری دروازہ پر پہر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولہ انداز اونکے ہمراہ نہ تہے دراہیون نے آکر بیان کیا کہ گولہ انداز چہوڑ کر بہاگ گئے اور ہم بغیر اونکے چہاونی نجا سکے ہمراہ توپونکے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازہ کے تین تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑہے چار بجے کے حکم برگیڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام میجر ایبٹ صاحب صادر ہوا کہ جتنے سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے اونکے ہمراہ مین گارد مین ہون اونکو لیکر جلدی مقام چہاونی مین آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پونہچا تو میجر پیرسن صاحب اور صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بیان کیا کہ ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارد سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پیرسن صاحب کی راے مین بغیر سپاہیان رجمنٹ مذکور قیام مقام مذکور پر متعذر تہا اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کی راے مین طریق ۷۴ رجمنٹ کا اونکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تہا پس اس صورت مین مقام ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارد بہت مناسب بلکہ انسب ہے مگر میجر ایبٹ صاحب نے بجواب کہا کہ چونکہ خاص حکم اونکے نام صادر ہوا ہے اوسکی متابعت اونکو واجب و لازم ہے پہر صاحب ڈپٹی کلکٹر نے میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل مین کچہ توقف فرماویے اور مین چہاونی جا کر برگیڈیر صاحب کو ضرورت قیام ۷۴ رجمنٹ کا مقام مین گارد عیان کرتا ہون اور یہ کہکر سوار ہوئے تہوڑے عرصے بعد توپین چہاونی سے بغیر گولندازونکے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر صاحب نے اونسے پوچہا کہ تم بجاے جانے چہاونی کے واپس یہان کیون آئے تو دراہیون نے جوابات لاطائل و پوچ اسطرح پر دئیے کہ گولنداز توپین چہوڑ کر بہاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے اونکو حکم دیا کہ ہمارے ساتہ چہاونی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تہین میجر صاحب نے

خیال کیا کہ اونکو بھی چھاونی لیجانا سہل ہوگا اور اسکو ایک ٹٹو توپ کے خالی کرواکر اوسپر سوار کروادیا کیونکہ اونکی ابھی گاڑی جسکے واسطے
اول حکم آنیکا ہوا تھا اسوقت تک نہین پونہچی تہی چونکہ اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گئے ہوئے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے
میجر صاحب نے زیادہ توقف تعمیل حکم برگیڈیر صاحب مین مناسب نہ سمجھا اور سوائے ازین گارد کے حوالدار نے اونسے کہا کہ اوسنے
کچھہ آوازین بندوقونکی چھاونی کی جانب سنین اور اب صاحب کو مناسب ہی کہ زیادہ توقف یہان نکرین دریصورت میجر صاحب نے
ارادہ کیا کہ اپنی رجمنٹ کو چھاونی مین لیجاوین اور افسران رجمنٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم پھر ہی دیا قریب آدہی
۷۴ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہوکر بجانب چھاونی روانہ ہوئے قریب سو قدم دروازہ سے باہر ہوئے ہونگے کہ سپاہیان
۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گئے اور دروازہ بند کرلیا اب توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرتے ہی سپاہیان مذکورین
نے اون عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے اول مارے
گئے ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے اونکو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر کر مر گئے بعد اونکے لفٹنٹ اوبلی صاحب اوسی رجمنٹ کے
زخمی شدید ہوئے مگر اونھون نے گرتے گرتے اپنی دونالی کی دونو گولیان بجانب گروہ مفسدین سر کین اور بعد ازین جان بحق تسلیم
کی انساین اولٹن صاحب متعلقہ ۷۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہانسے بھاگے اور دیوار مین گارد پر چڑھہ کر خندق مین کود
پڑے اور دوسری ٹیری پر چڑھہ کر جنگل کی راہ سے چھاونی کا راستہ لیا صاحب ممدوح کو راستہ مین میجر پٹرسن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے
ملے جو ہمراہ ۷۴ رجمنٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اونکو ایک اونکے سپاہی نے بصدمہ دست زبردستی نکال دیا تھا یہ دونو
صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہی قریب چھ بجے کے پونہچے میجر ایبٹ صاحب نے آواز بنادیق اندرون دروازہ کشمیری
سنکر اپنے سپاہیونکی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہی جو سپاہی کہ اونکے نزدیک تھے اونھون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے
افسرونکو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چلکر عہدہ دارونکی کمک کرو مگر کسینے نہ مانا اور تمام خوش آمد اور حیلہ جو
میجر صاحب کی بیفائدہ تہی صرف یہ جواب تہا کہ ہمنے تمکو بچالیا اور ہم سے وہان جاکر کچھہ نہوگا بلکہ تمکو بھی وہان کھو بیٹھین گے اور تم تو
ہمنے اون حرامزادونسے اب تک بچالیا ہی یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے آگئے اور اونکو زبردستی چھاونی ۷۴ رجمنٹ مین
لے گئے معلوم ہوتا ہی کہ اس عرصہ مین مفسدین کشمیری دروازہ اون افسرون اور میمون پر بے سر و پا فیر کرتے تھے جو وہان
اندر دروازے کے رہ گئے تھے لفٹنٹ سمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بچکر آخرکار ایک سپاہی مسمی
گلزار سنگھ کے ہاتھ سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس امر قبیح کے واسطے یعنی
قتل سمتھ صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب تجویز کورٹ مارشل بباعث غفلت
بکار سرکار عہدہ سے گھٹا دیا تھا اور لفٹنٹ ہیورن صاحب کی ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی منیم کی شانے پر
ایک گولی لگی تہی باقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان برج کے اوپر چڑھہ گئے تھے اب بفضل خدا و حکم ربانی سے مفسدین نے سرکنا
بنادیق کا موقوف کرکے بارادۂ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے تمام توپونکو بجانب اون بیکسونکے سر کیا اور
ہر چند فاصلہ قریب ۴۰ گز کا تھا مگر فضل خدا سے کسیکو اونمین سے آسیب نہ پونہچا اور گولی اوپر دیوار کے ہوکر باہر چلی گئی اب
ان صاحبونکو فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اوتر کر اوسپار جاکر کوٹھی مسکاف صاحب مین پونہچے وہان خوبی طالع سے صاحب موصوف

کے واسطے کہانا طیار تہا یہ سب وہان بیٹھ گیے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اونہون نے کہانا کہایا اور دیگر عہدہ داران وغیرہ سے جنکو
صبح سے کچھ نہ ملا تہا اور نہ آیندہ کچھ توقع ملنے کی تہی بہرحال بہتر رہے
میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گیے اب وہان اونکے سپاہیون نے صلاح کرنی
شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکہیے اسی مشورہ مین ایک جمعدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہان سے چلے جاوین تو
بہتر ہی تہوڑے اونمین سے چہاونی مین گیے کہ صاحب کیواسطے گہوڑا سواری کا لاوین اور سبنے بعجز والحاح یہ کہا کہ تم یہانسے
چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ رجمنٹ یہ سن لینگے کہ تم یہان مخفی ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالین گے اور اوسوقت ہم سے کچھ نہو گا
اور نہ ہم آپکو بچا سکین گے اس عرصہ مین بہت سی گاڑیان وبگیان بجانب کرنال بہاگتی نظر پڑین یہ دیکہکر سپاہیون نے انکو کہا دیکہو
صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بہاگے جاتے ہین تم بہی اونکے ساتہ چلے جاؤ اس عرصہ مین میجر ایبٹ صاحب کو ان
کی گاڑی جسمین اونکے سب عیال واطفال بیٹہے تہے نظر پڑی اور ہرچند کوچوان کو آوازین دین اور ٹہہرنے کو کہا مگر وہ بدین گمان
کہ شاید مفسد اس بہانے سے اوسکو ٹہہراتے ہون نہ ٹہیرا اور چلا گیا اس اثنا مین کپتان ہاکی صاحب بسواری گہوڑہ وہان پہونچے
اور میجر صاحب کو اپنے پیچہے سوار کرکے لیچلے اور اون دونو کو توپون تک پہونچا دیا جو بجانب کرنال جاتی تہین ایک توپ کے پہیے
پر میجر صاحب سوار ہوئے اور باتفاق انسائن اولٹن صاحب چار میل تک گیے مگر آگے جانے کو دراہیون نے انکار کیا اور کسیطرح
بطمع انعام یا خوف سزا او دغابازی و بے ایمانی کے راضی آگے جانے کو نہوئے اور ان دونو صاحبونکو رستہ پر اوتار دیا خدا کی
قدرت سے کپتان ڈیلیس صاحب بسواری بگی اونکے پاس آپہونچے اور دونو صاحبونکو اپنے ساتہ سوار کرکے روانہ آگے ہوگیے
اکثر گاڑی وبگی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہوکر چہاونی سے نکل گئین اور بریگیڈیر گریوز صاحب اور کپتان نکول صاحب اور کپتان ٹیلا صاحب
معہ عیال و اطفال اس گروہ مین تہے اور اکثر میم صاحبان تہین سب بسلامت کرنال کو پہونچ گیے اور تمام رستہ مین صرف ایک جگہ
قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہے واسطے کہانا کہانیکے ٹہرے تہے مگر کرنیل نوئٹ صاحب اور جو اونکے ساتہ مین
بہاگ نکلے تہے گیے اور میدانون مین سرگردان رہے آخرکار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب اور لفٹنٹ میک کنزی صاحب
نے اونکو بہی حفاظت مین لیا اور اس گروہ مین کرنیل نوئٹ صاحب لفٹنٹ پرڈکر صاحب اور لفٹنٹ کیمل صاحب تینوں ۳۸ رجمنٹ
کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب توپخانہ والا اور لفٹنٹ سالکیلڈ صاحب انجنیر لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب ۵۴ رجمنٹ کے لفٹنٹ جی
فورسٹ صاحب میگزین والا اور فورسٹ صاحب کی میم معہ تین لڑکیونکے اور فریزر صاحب کی میم شامل تہی یہ سب صاحب ٹنگر ایک
صاحب کو ہن نامے کے ہین جو ہرچند پور مین رہتے ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے جنکو شمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تہا
ہن کو ہن صاحب موصوف نے ان سب صاحبونکی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکہا اور بجلدوے اس کارنمایان
کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلہ الذیل بمقام باغپت بوقت نو اخت دو گہنٹہ صبح بتاریخ ۲۱ مئی کے پہونچے صاحب
کپتان ولسن صاحب معہ میم صاحبہ کپتان ہاکی صاحب اور انسائن ہلٹن صاحب متعلقہ ۴ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی تیشیر صاحب
توپخانہ والا معہ میم صاحبہ و میم صاحبہ ہچینس صاحبہ اور مرفی صاحب کلکٹر معہ الدہ صاحبہ اور ہیلی صاحب معہ میم صاحبہ و اطفال
یہ سب صاحب با من وامان تا بمقام بلسنی پہنچے جہان نمبردار نے اونکی بڑی مہمانداری کی اور اس نمبردار نے جو صاحب اور اسکے

کانو کے جانب آنکلا اونکی بڑی خاطرداری و تواضع کی اس مقام مین ان سب صاحبون نے کہانا کہایا اور قریب دو بجے
بعد دوپہر کے بجانب میرٹہ روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پونہچ گیے

ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہوزییل اید جکیٹن صاحب اور لفٹنٹ ہاسیلوپ صاحب اور لفٹنٹ انجلو صاحب معہ لفٹنٹ
دلوبی صاحب کے تہے بظاہر دیہاتیونکے ہاتہ سے مارے گیے کیونکہ اتبک کوئی نشان اونکا معلوم نہین ہوتا

لفٹنٹ دلوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رتنیر صاحب و دیگر صاحبان نے میگزین واقعہ اندرون شہر
کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا مگر جب دیکہا کہ بباعث دغابازی اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین
حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹہ صاحب تہے میگزین کو آگ لگاکے اوڑادیا اور اوس
ہنگامہ مین چند صاحب بہاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹہی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے

بتاریخ ۱۱ ماہ میی درمیان سات اور آٹہ بجے صبح کے سرتہی اوفلس مٹکف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجہسے کہا
کہ میگزین مین جاکر دو توپین نکلواکر پل پر بہیجدو تاکہ مفسد عبور دریا نکرسکین پس مین اونکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکہا
تو لفٹنٹ دلوبی صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب معہ کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب سکلی صاحب اور اکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب
اور سارجنٹ اڈورڈ صاحب اور سوارٹ صاحب معہ عملہ ہندوستانی وہان موجود ہین سرتہی اوفلس صاحب اپنی بگی سے اوترے
اور مین اور لفٹنٹ دلوبی صاحب دونو اونکے ساتہ اوس برج پر گیے جو دریا کیطرف تہا اور جہان صاف پل نظر آتا تہا وہان
پونہچکر دیکہا کہ مفسد پل پر سے عبور کر رہے ہین اور یہ جانب پل کا یعنی جانب دہلی قبضہ سواران مفسدین مین ہے یہ حال دیکہکر
سرتہی اوفلس مٹکف صاحب لفٹنٹ دلوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ کو دیکہنے گیے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہے یا دروازہ
مفسدین کے واسطے کہلا ہے مگر یہ امر کچہہ ضرور نہ تہا کیونکہ مفسدونکو تو دروازے کہل گیے تہے اور وہ شادان و فرحان
دروازہ ہاے قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک پونہچ گیے تہے جب لفٹنٹ دلوبی صاحب واپس آئے تو اونہون
نے دروازے میگزین کے بند کرکے تیغے کروادیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع واسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازہ
کے دو توپین چہہ پنی دو چند گراب دیکر باہتمام اکٹنگ سب کنڈکٹر کرو صاحب سارجنٹ سٹوارٹ صاحب موصوفین کے رکہی گئین اور
ان صاحبونکے ہاتہ مین بتیان شیہ دین گئین اور یہ حکم ہوا کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوے تو دونو
توپونکو بتی ایکساتہ دکہاکر آپ اوس مقام پر اندر چلے آوین جہان لفٹنٹ دلوبی صاحب اور مین دونو مقیم تہے بڑا دروازہ
میگزین کا بہی اسیطرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تہا اور اندر اوسکے گوکہرو بچہا دیے گیے تہے اور بنظر زیادہ تر حفاظت
کے اور دو توپین اسطرح پر قائم کی گئین تہین کہ اونکا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک تہا پونہچتا تہا درمیان فاصلہ
ساٹہ گز دروازے سے روبرو دفتر اور سامنے دونون راستے کے تین چہہ پنی اور ایک غبارہ ۲۴ پنی اسطرح پر قائم
کیا گیا تہا کہ وہ جدہر چاہین اودہر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کرسکے جب اسطرح سب توپین اور غبارہ قائم ہوئے تو اونہین
دو چند گراب دیے گیے بعد ازین یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتہیار دیے جاوین اور جب اونکو دینے لگے تو اونہون
نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اونکے چہرہ سے گہبراہٹ نہین پائی گئی بلکہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم اونکو صاحبانہ

سے ملا اونہون نے اوسکی تعمیل نکی خصوصاً عملۂ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب
اور بکلی صاحب اور سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب نے ایک شتابہ لگایا اور اونکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹنٹ ولوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی
صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اوٹھاوین اوسیوقت اوسکو آگ دیدو اور بکلی صاحب نے یہ شتابہ اوڑایا مگر اوسوقت کہ جب ایک ایک گولہ
غبارہ کا چل چکا تھا اس عرصہ مین گارد قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھہ جواب یہانسے ندیا گیا

فوراً بعد اسکے صوبہ دار گارد میگزین نے لفٹنٹ ولوبی صاحب کو اور بکلہ خبر دی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہے
کہ ہم زینہ بھیجتے ہین تاکہ وہ لوگ زینہ لگا کر دیوار ہاے میگزین پر چڑہ آوین اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینہ بھی آپونہچے اور جب دیوار پر زینہ
لگائے گیے تو ہندوستانی عملہ اسلے سب دیوار و نپر چڑہ کر زینہ ہاے مذکور کے ذریعے سے باہر اوتر گیے اور کثرت مفسدین کی
دیوار و نپر نظر آئی ہمنے جبتک گراگولی باقی رہا خوب گراب اون پر ماری اور اونکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ بکثرت تھے اور قبل از
بھاگ جانیکے ہندوستانی عملہ نے توڑدان رنجک پوشیدہ کر دی تھی اور ایک شخص او نمین سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ
مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین برونی سے تکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر اونکو دیتا لفٹنٹ ولوبی صاحب اس
شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہوگیے تھے کہ اونہون نے مجکو حکم دیا تھا کہ اگر ابکی یہ شخص دروازیکے پاس جاوے تو اوسکو
گولی مار دو

لفٹنٹ رینر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبونکی سب کچھہ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی
صاحب نے تمام تواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت میرے کم از کم چار چار فیر فی توپ سر کیے اور اس مضبوطی اور درست اوسان سے
یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریٹ پر کام دے رہے تھے ہر چند از جانب مفسدین کہ ۴۰ یا ۵۰ گز کے فاصلے پر تھے بارش گولیون کی
ہمپر ہوتی تھی جب سب گولی چل چکی تو کنڈکٹر بکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازین نکال
لی گئی اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازو سے جب پر لگین کہ اوسوقت مین بیکار ہوگیا بعد از اسقدر جنگ
ہنگامہ کے لفٹنٹ ولوبی صاحب نے حکم اوڑا دینے میگزین کا دیا اور کنڈکٹر بکلی صاحب نے فوراً اوسکی تعمیل کی اور
تمام شتابونکو آگ دکھا دی جب میگزین اوڑا تو ہم بچ گیے ہر چند کوئی سے آسیب نہ رہا تھا وہ اون استونسے جو دروازے
وغیرہ مین اوڑنے میگزین سے ہوگیے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹنٹ ولوبی اور مین جان بسلامت لیکر کشمیری دروازے
تک پونہچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اور لوگو کیا ہوا لفٹنٹ رینر صاحب اور کنڈکٹر بکلی صاحب بھی جان بسلامت میگزین سے باہر
بھاگ گیے تھے اور سارجنٹ موکل صاحب تو بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ اور جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور اعانت میگزین والہ
آتے تھے مفسدونکے ہاتہ سے مارے گیے تھے

اب اس قصۂ رنج افزا کے ختم کرنیکے لیے ہم چٹھی ایک افسر رجمنٹ کی جو رجمنٹ صرف تمام کمپوسے دہلی مین سے
قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین

بصبح دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو حکم پریٹ کرنیکا اور پریٹ رسطلی کے واسطے سننے تجویز کورٹ مارشل کے
جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑہی جاتی اور فہمائش کیجاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریٹ پر جمع ہوئے اور بعد

پریڈ بدستور قدیم اپنی چھاونی کو گیی قریب نو بجے کے کرنیل ریلی صاحب کمانڈنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تاکہ اپنی رجمنٹ کو معہ دو نو توپونکے ہمراہ لیجا کر پل دریا پر جاوین اور چند مفسدین رسالہ سوم کو جو آنے والے تہے اونکو عبور دریا کرنے دین تمام رجمنٹ کورہ فوراً باہر آئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہوکر بخوشی تمام روانہ ہوئے جب مین پریڈ پہ پہنچا تو کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور توپخانہ مین جاکر ان دو نو توپونکے جو روانہ ہونے والی تہین ساتہ رہین چونکہ کپتان ڈی تشیر صاحب کا بنگلہ راستے مین تہا مین اونکے پاس گیا اور ارنسے احوال روانگی افواج مذکور دریافت کیا کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہونگے اور تم جا کر صدر بازار مین اونکی انتظار کرو دو نو جلدی وہان پونہچین گی مین بموجب اونکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹہرا مگر آدہے گھنٹے سے زیادہ گذرا اور کچہہ نشان توپونکا نظر نہ آیا ناچار ہو کر مین نے لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب سے جو میرے ساتہ تہے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال درنگ و تساہل کا کرین اور مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تاکہ وقت رائگان نجاوے لفٹنٹ وائی بارٹ صاحب اوسوقت وہان پونہچے جب توپین باہر آئی تہین اور میرے پاس اوس وقت پونہچین جب مین نصف راستے سے زیادہ طے کر چکا تہا جب مین قریب سو گز کے نزدیک مین گارد کے پونہچا تو کپتان ولس صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجھسے جلد روانہ ہونیکو کہا کیونکہ مفسد وہان آگیے تہے اور اونہون نے تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کو قتل کیا تہا یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ دو نو توپین اور سب بندوقین فوراً بہری جاوین اس عرصہ مین مین نے دیکہا کہ کرنیل صاحب مجروح و خستہ مین گارد سے بامداد فالف میجر ۳۸ رجمنٹ کے چلے آتے ہین و فالف میجر نے اونکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کرواد یا چونکہ ہر دو کمپنی نے بندوقین طیار کر لین تہین مین اونکو لیکر بتلاش مفسدان بجانب مین گارد روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اوسوقت نہ تہا اور نہ کوئی سپاہی ہشتم کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا جو مجھسے پہلے وہان آئے تہے موجود تہا یہ حال دیکہکر مین نے دو نو توپین اوس دروازہ شہر پر قائم کین جو روبروے شہر تہا اور پہرے جا بجا مقرر کر دیے ہین اس مقام پر یہ بہی بیان کرتا ہون کہ کپتان ولس صاحب نے مجھسے کہا تہا کہ جو پہرے مین گارد پر تہا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے تہے اونہون نے چند گز کے فاصلہ سے کہڑے ہو کر دیکہا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کسینے اونکی مدد نکی گو کپتان ولس صاحب نے سب تدبیر سے اونکو ترغیب اعانت کی دی تہی اور کرنیل ریلی صاحب بہی خود بیان کرتے تہے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ کے سپاہی نے سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو سو ہو مگر یہ امر ظاہر ہے کہ اونہون نے کچہہ تدبیر واسطے روکنے مفسدین کے قتل و مجروحی افسران سے نکی اسواسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بہی بیان کرتے ہین کہ صاحب موصوف نے اونکو سواران مفسدین سے بلکہ دست بوسی کرتے ہوئے دیکہا تہا

الغرض جو کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہاے افسران مقتولین شروع کی اور اونکو جا بجا پڑا ہوا میدان مین روبروے گرجا گہر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین گارد مین جمع کیا لاشہاے افسران مفصلہ الذیل کی دستیاب ہوئین کپتان اسمتہ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ اڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈوپینگ صاحب اور بین صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ اوس لورن صاحب اور انسائین انجلو صاحب

بہاگ گیے تہے اور بعد ازین بسلامت ہمارے ساتہ آملے مگر انھین سے بہی لفٹنٹ تیلر صاحب کو ایک سخت زخم سر پر آیا تہا
جو صاحب کہتے تہے کہ شہر والون نے مارا تہا اب شہر والون نے لوٹنا گرجا گہر اور دیگر کوٹہی ہاے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک
مقام کو خوب لوٹا ہم صاحبان بمشکل مقام مین گارد تک جان بسلامت لیگیین قطع نظر امور مذکورہ بالا کے اور سب طرح اسوقت تک
یعنی دو یا تین بجے تک شہر مین امن وامان رہا الا بعد ازین آواز اتواب منجانب میگزین سماعت مین آئین مین یہ بیان کرتا ہون
کہ بوقت نواخت ایک گہنٹہ بعد دوپہر کے ۵۴ رجمنٹ زیر حکم میجر اسپٹ صاحب ہمسے آملی تہی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گہنٹہ
کے میگزین کے اوڑنیکی آواز آئی مگر ہم جتنے صاحب لوگ مین گارد مین تہے ہمکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کسنے اوڑایا اور کیونکر اوڑا جب تک
کہ لفٹنٹ ولوبی صاحب نے جو میگزین سے بہاگ کر ہمارے پاس پونہچے تہے آکر بیان کیا کہ مین نے اور سارجنٹ لوگون نے
اوسکو تا بمقدور بچایا اور اوس وقت تک نہ اوڑایا جب تک کہ اوسکا بچنا ممکن تہا مگر جب شاہ دہلی نے زینہ ہاے جنگی بہیجے اور
وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہوکر مفسدین اندر تک پونہچ گیے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہوکر استعانت مفسدین مین مشغول ہوئے
تو ناچار ہمنے اوسکو اوڑا دیا اور یہ تدبیر ہمنے اول ہی کر رکہی تہی کہ بہت سے باروت جمع کرکے شتابی اوسمین لگا رکہے تہے
پس جب ہمنے دیکہا کہ اب محافظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور مفسد بہی بہت سے اندر آچکے ہین اوسوقت اول شتابونکو ہمنے
آگ دی اور یہ معلوم نہین کہ کتنے آدمی اوسمین مرے مگر مین بمشکل بچکر بہاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے سے بہی عیان
تہا کہ سواے فضل خدا کے اور کوئی صورت اونکے بچنے کی نہ تہی مگر باروت کے صدمے سے تمام چہرہ اونکا سیاہ ہو گیا تہا

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب برگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے کیے مرتبہ حکم کے واسطے آدمی
بہیجے مگر ایک مرتبہ بہی صاحب موصوف اور نہ اونکے برگیڈ میجر صاحب ادہر دیکہنے تک آئے کہ یہان کیا ہو رہا تہا گو اس مین
شک نہین کہ اونکو یہان آنا ضرور تہا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب توپ تو ہماری اعانت کو بہیجی تہین مگر پہر واپس منگالین تہین
ڈاکٹر وڈ صاحب ۳۸ رجمنٹ کو بروقت اونکے واپس جانیکے مین گارد سے جہان وہ رجمنٹونکے علاج کے واسطے آئے تہے ایک سپاہی
توپخانہ نے زخمی شدید کیا اونکے چہرے پر زخم سخت لگا یا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک گل
رجمنٹ ۵۴ یہ مجہے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر اسپٹ کے تہے برج جہنڈہ والہ پر جو پہاڑی پر ہے اور جہان ۳۸ رجمنٹ طیار کہڑی
ہے آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوئے اور منتظر حکم کوچ کے کہڑے تہے کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر جو صحن مین
موجود تہے گولیان مارنی شروع کین مین اتفاقاً متصل دروازہ کشمیری کے تہا اور مین نے دیکہا کہ ایک افسر زخمی ہوکر زمین پر گرا
اسمین ایک سپاہی میری اپنی رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتہ رکہکر مجہے باہر دروازے کے دہکا دیکر نکال دیا
اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بہی یہان ٹہیروگے تو تم بہی اسیطرح مارے جاؤگے جوہین مین باہر آتا تہا کہ ایک اور افسر ۵۴ رجمنٹ کا
میرے ساتہ ہوا اور ہمنے سپاہی ساتہ لیکر رستہ چہوڑکر احاطہ ہاے بنگلہ ہا کی راہ سے برج جہنڈہ والہ کی راہ لی اور وہان پونہچکر
برگیڈیر صاحب اور اور صاحب لوگونکو سب حال جو مین گارد مین واقع ہوا تہا کہا اس مقام پر تمام میم لوگ چہاونی اور سول لائین کے
معہ اکثر عہدہ داران موجود تہین اور جب یہ حال سنکر عزم فرار بالجزم ہوا تو از دہام اور کثرت گاڑی اور بگی اور پالکی گاڑی وغیرہ کے
قابل دیکہنے کے تہی یہ سب بجانب کرنال روانہ ہوئین مگر جب اوس مقام پر پونہچین جہان سے رستہ میرٹہ کو جاتا تہا چند سواریان

بجانب مقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۷۴ رجمنٹ
کا میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجھکو رجمنٹ والون نے اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہے کہ آپ اونکو جہان حکم دین وہ وہان چلے جاوین
مین یہ سنکر متعجب ہوا اور مین نے اوس سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہے اوسنے کہا کہ سبزی منڈی مین ہے یہ سبزی منڈی
ایک بڑا آباد بازار بجانب جنوب چھاونی کے ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے اور کیونکر گئی ہے تب اوسنے جواب دیا
کہ جسوقت مفسدین نے افسرون پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق ہوکر بھاگ گئے اور تمام شہر مین پھر پھراکر اب بازار مذکور مین جمع
ہوئے ہین یہ سنکر مین نے حکم دیا کہ رجمنٹ کو جاکر کہو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی حسب الحکم
معہ نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوئے بعد ازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام راستے مین سواران رسالہ ہمراہ سپاہیون کے
تھے اور ترغیب اونکے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے مگر سپاہیون نے انکار کیا یہان تک تو حال چشم دیدہ مینے بیان کیا
مگر جب مین مین گارڈ سے چلا آیا تو جو حال بعد ازان وہان واقع ہوا وہ از روے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد وہان موجود
تھے اور سب صاحبونکے ساتھ وہانسے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہے کہ جب سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر غلولہ بازی شروع
کی تو سب افسر صاحب بھاگ کر براہ بدرو جو اندر کمرے مین گارڈ کے تھی پناہ گیر ہوئے مگر وہان پونہچنے تک تین صاحب لوگ یعنے
کپتان گاردن صاحب اور لفٹنٹ سمتھ صاحب اور لفٹنٹ ریولی صاحب کہ تینون ۷۴ رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ
اوسبورن صاحب ۷۴ رجمنٹ کے ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سبکے ساتھ مقام مذکور پر پونہچے اور وہان اپنی
ٹانگ کے زخم کو باندہ کر خندق مین کود پڑے اور صحیح و سلامت تہ خندق تک پونہچے اور صاحب بھی اونکے پیچھے کودنے کو
طیار ہوئے تھے کہ آواز گریہ وزاری میم صاحبان جو کمرہ مین گارڈ مین تھین گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پروا گولیون کی
نکر جو شال باران اونپر برستی تھین کمرہ مذکور مین واپس گئے اور سب میم صاحبونکو وہانسے نکال لائے اور سب صاحبون نے
اپنی اپنی رومال لیکر اور سبکو یکجا باندہ کر ہر ایک میم صاحب کو علیحدہ علیحدہ اون رومالونکے ذریعہ سے جو بمنزلہ رسن کے بن گئے
تھے خندق مین اوتار دیا اور بعد اونکے آپ بھی خندق مین اوترکر دوسری جانب چڑہ کر اونہی رومالونکے ذریعہ سے تمام میم صاحبون
کو دوسری جانب کھینچ لیا وہانسے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوئے مگر ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مار ڈالا
مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدین نے اونکی پیروی نکی اور نہ اونکو اوسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اوترے اور اوسکی
دوسری جانب چڑہے کیونکہ اس فرودی اور بالا برآمدگی میم صاحبان مین آدہے گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا الغرض یہ سب
صاحب لوگ اور میم صاحبان سلامت آنزوے دریا پونہچے اور وہانسے روانہ ہوکر بصد خوف جان بعد سرگردانی و فاقہ کشی
ہفت روزہ ایک دہ مین پونہچے جو صرف بارہ میل دہلی سے فاصلے پر تھا اور جہان کے نمبردارنے اقرار روانہ کرنے
چٹھی کا مقام میرٹھ کیا فوراً چٹھی لکھکر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب قافلے کو بحفاظت میرٹھ لیگئی لفٹنٹ ٹیلر صاحب
اور انسائین انجلو صاحب بھی مین گارڈ سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانو مین مارے گئے

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے سب دروازون پر اور کوتوالی مین
نصب کیے توپین چہار طرف قلعہ کے چڑہائی گئین اور خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرین گے

اس مقام کو ہم اخیر تک نہچھوڑ سکیگے

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے نسبت باشندگان شہر کین وہ اوس مقدار سے کم نتھین جسقدر اونسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند شہر ہے اور مفسدین بہی اس حال کو خوب جانتے تھے

ایک ہندوستانی احوال اوس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر مین تہا یعنی ۱۱ مئی سے ۲۳ جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ اونہون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند گھر اور دکان کو شہر مین لوٹا اونہون نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے مین تہا چھین لیا اونہون نے اکثر دوکانداروں کو بوجہ طلب کرنے قیمت واجبی اشیاء کے جان سے ہلاک کیا اونہون نے بزرگ آدمیونسے بدزبانی کی گارد پل دریا نے جمن نے ہر ایک مسافر صادر ووارد کو لوٹا

جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہانسے روانہ ہوا یعنی تواریخ مذکورہ بالا مین مین نے کبھی سارا بازار کھلا نہین دیکھا صرف دو چار بقالونکی دوکانین با سباب خوردنی کھلا کرتی تہین دوکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے بربادیِ امن وامان کے کرتے ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بد دعا دیا کرتے ہین مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی کی پونہچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانونمین رویا کرتی ہین

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانونسے نکلنا موقوف کر دیا ہے

ایک کوتوال ہر روز نیا مقرر ہوتا ہے سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تہا وہانسے لوٹ کر لے لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیونکے ابہی پاس ہے اسمین سے ایک حبہ بہی خزانہ شاہی مین داخل نہین ہوا اسی سبب سے چار یا پانچ رجمنٹ کے فی سپاہی کے پاس ہزار ہزار روپیہ ہو گیا تہا یہانتک کہ اوسکے بوجہ سے وہ لوگ مشکل حرکت کر سکتے تہے اس باعث سے اونہون نے اوسکی مُہرین بدلوالین مہاجنون نے نرخ مُہر کا یہانتک بڑہا دیا کہ جو مُہر سولہ روپیہ کی تہی اوسکے چوبیس اور چھبیس روپیے کر دیے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنونکو اول مین لوٹا تہا اونہون نے اب سپاہیونکو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہانتک لوٹا کہ مُہر ہائے مسی سجائے طلائی کے اونکے ہاتھ فروخت کین

جن رجمنٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہین لگی وہ اون دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پر بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ انکو بہت سخت سست کہتے ہین میرے نزدیک اونمین آپسمین کسی روز خوب لڑائی ہو گی بلکہ مینے کئی مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود سنا کہ دولتمند اور غریب سپاہیونمین لڑائی ہونیوالی ہے

ایک رجمنٹ علی گڈہ سے اور ایکسو پچاس سوار مین پوری سے اور تہوڑے سے بے سلاح سپاہی آگرے سے اور ایک رجمنٹ اور دو سو سوار ہانسی اور حصار سے اور تہوڑے سے بے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار اور دو کمپنی نظامت کی متہرا سے ششم رسالہ لایٹ اور دو رجمنٹ جلندہر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیرآباد سے یہ سب روبرو دہلی پونہچے اور شامل مفسدان ہو گئے

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس خزانہ کا روپیہ خزانۂ شاہی مین مفسدین نے لاکر داخل کیا یعنی خزانۂ مرادنگر تحصیل سرکار متصل پل ہنیڈن خزانہ روہتک خزانۂ علی گڈہ خزانۂ ہانسی خزانۂ متہرا خزانۂ ہسرو کی گڈہی اور خزانۂ رسیلی اس روپیہ مین سے بادشاہ فی سپاہی پیدل چار آنہ اور فی سوار ایک روپیہ فی یوم دیتے ہین مجھے یہ نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ ہائے مذکورہ بالا سے

لایا گیا مگر یہ معلوم ہو کہ بتاریخ ۱۷ ام جون ایک لاکھ اور انیس ہزار روپیہ خزانہ شاہی مین موجود تھا

شہزادہ ہا افواج شاہی کے افسر مقرر ہوئے ہین ان عیشی بندون پر مجھے رحم آتا ہے بعضے وقت عین تابش آفتاب کے اونکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اونکے دل آوازہاے توپ و تفنگ سے دھڑکتے ہین اوسپر مشکل یہ ہے کہ وہ نابلد آئین جنگ اپنی فوج سے ہین اور اونکے سپاہی اونکی ناواقفی پر قہقہہ مارتے ہین اور بعض وقت اونکی بدنظمی کے باعث اونسے بدزبانی کرتے ہین بادشاہ شیرینی واسطے فوج کے میدان کارزار مین بھیجتے ہین مگر اون تک نہین پہنچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہ ہاے شہر اوسکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہرطرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہین جب کبھی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین وہ پارچہ ہاے کہنہ اپنی ٹانگون پر باندہ کر بہانۂ زخم شہر کے اندر تلک لنگ کنان ہاے وہوی کرتے ہوئے دوستونکو ہمراہ لیکر چلے آتے ہین

بتاریخ سی ام جون وقت شب بمقام پل ہنڈن مفسدین بالکل بدحواس ہوگیے تھے اکثرون نے اونمین سے اپنی بندوقین اور تلوارین کوونمین ڈالدین تھین اور منتشر ہوکر بجانب دیہات و جنگل فراری ہوگیے تھے کیونکہ اونکو یقین تھا کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اونکے تعاقب مین چلی آتی ہے اگر افواج انگریزی اونکے تعاقب مین آتی تو اوسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہوجاتا زیراکہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین واپس آئے اور اکثر اونمین سے مفقود الخبر ہوگیے اونکو راستے مین گوجرون نے خوب لوٹا حتی کہ جب وہ شہر مین داخل ہوئے تو کسیکے پاس ایک حبہ بھی باقی نہ تھا

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہین مانتا

سپاہی ہرگز اپنی رجمنٹ کے میجر کو نہین مانتے اور اپنے افسرونکی نافرمانی کرتے ہین اور اپنے کار متعلقہ مین تغافل کرتے ہین اونکی کبھی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہین پہنتے رئیس و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ مفسدونکا آنا گویا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکھتے اور بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اونسے گفتگو نہین کرسکتے

سیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کردیا ہے اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص مین تھا وہ پارہ پارہ ہوگیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ مین جاکر پہٹتا ہے اور شاہزادے اوسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکھاتے ہین باوجود اکثر خاندان شاہی نے بخوف بود و باش قلعہ کو ترک کردیا

مدرسۂ دہلی روز اول لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابین ابتک گلی و کوچہ مین پڑی ہین

جو انگریزی زبان بولتا ہے اوسکو سپاہی مارتے ہین اور قید کرتے ہین

بتاریخ ۱۱ مئی کو میگزین اوڑا تھا اور اوسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پہنچا اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہاے مختلفہ متصلہ مین آمد و رفت کرتے تھے اوسکے صدمے سے مرگیے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین کہ بعضے لڑکون نے آدہ سیر اور بعضون نے سیر بھر اپنی مکانون کے صحن مین چنین بعد ازین مفسد معہ کمینہ باشندگان شہر اندر حاطہ میگزین کے گیے اور سازو یراق و اسلحہ و ٹوپی بنادیق خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین دن تک رہی

اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بندوقین اور اسقدر تلوار اور سنگینین لین جسقدر وہ لے سکا

خلاصیون نے انچہ گہر بلنگ معیتہ نفیس افزار اور ہلحہ اور ٹوپی بناوٹی سی بہر لائے اور بعد ازان بتدریج اونکو بنرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا

چادر ہاے مسی بہ نرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہوئی ہین اور اندنون نہایت بڑی قیمت بندوق کی آٹہ آنہ ہے مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور اچہی انگریزی کیپ چار آنہ کو بہی گران ہی اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت متصور ہی

توشہ دان اور پیٹی اس کثرت سے ہین کہ اونکے لوٹنے والونکو ہنگام فروخت ایک حبہ بہی نہین ملتا

جو بارود مخزن کے تہیلے مین تہی اوسمین سے قریب نصف کے لوگو جرا اور باشندگان شہر لوٹ لے گیے اور ما بقی شہر مین آ گیے

کتابہاے مذکورہ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کار اعجاز ہوا ہے کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبونکا حال لکہتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظیر نہین رکہتا

اوپر ابہی ذکر ہو چکا ہے کہ کسقدر شجاعت و مردانگی کنڈکٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبون نے بروقت حملہ مفسدان میگزین مین بروی کار لائی ہے اب چٹہی مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا کہ بکلی صاحب پر بعد از اونکے بہاگنے کے اور بعد اوڑنے میگزین کے کیا واقعہ ہوا

اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرٹ صاحب کی میم کو معہ اونکے طفل چہار سالہ کے عبور دریا کروایا اور اب وہ دونو یعنی میم صاحبہ و طفلک میرٹہ مین صحیح موجود ہین اسمین وقت یہ تہی کہ صاحب کے ایک ہاتہ مین تو ایسا زخم میگزین کے لڑائی مین آیا تہا کہ وہ ہاتہ بیکار ہو گیا تہا اور صرف ایک ہاتہ باقی تہا جسکے ذریعہ سے دو آدمی عبور دریا کرائے ان ہی صاحب کا کام تہا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ القصہ جب صاحب موصوف مقام میرٹہ مین پونہچے تو اونکو واسطے علاج کے اسپتال مین لے گیے کیونکہ اونکے جسم پر کئی زخم تہے ایک تو وہ تہا جو ہاتہ پر میگزین مین آیا تہا اور پانچ چہہ زخم بعد عبور دریا اونکے جسم پر اسطرح لگے تہے کہ جب اونہون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے اونکو گہیر لیا اور سواے قمیز کے اور جو کچہہ پارچہ وغیرہ اونکے جسم پر تہے سب چہین لیے تہے اور اونکو کئی زخم مار کر بدانست خود مردہ زمین پر چہوڑ گیے تہے مگر قدرت خدا کہ وہ اسپر بہی زندہ رہے بعد ازان آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب موصوف معہ لفٹنٹ رنیر صاحب اور اونکے عیال و اطفال کے میرٹہ مین پونہچے تہے اور رنیر صاحب سے وہ بظاہر دوسرے دن مل گیے تہے اور اوس حالت مین ملے تہے کہ رنیر صاحب وغیرہ کے پاس بہی جو کچہہ تہا سب مفسدین نے چہین لیا تہا اور اونکو گہیر رکہا تہا رنیر صاحب اور اونکی میم صاحبہ مجہسے بیان کرتے تہے کہ اگر اوس شخص یعنی رستم خبر کی شجاعت دلیرانہ طریق کا واسطہ درمیان نہوتا تو وہ کبہی صحیح و سالم مقام میرٹہ تک نہ پونہچتے کیونکہ اونسے کئی مرتبہ بخوف و خطر اپنا سر زمین پر رکہدیا اور ایک نے مفسدین سے اونکے سر پر پیر رکہا کہ اوسکو تن سے جدا کرے مگر جب اونہون نے یہ حکم کیا مین اپنے سر کو اس نیت سے قربان کرتا ہون کہ تم بعد از میرا سر لینے کے عورتونکی بے پردگی اور بے ستری نکرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور انہونے

سر نہ کاٹا مگر اس سے زیادہ اور کیا شجاعت کا کام ہے کہ وہ اسپتال مین صرف چند روز تھا کہ بعد اوسکے برگیڈیر ولسن صاحب
بطرف دہلی روانہ ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی برگیڈیر صاحب کے پاس پہنچے اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لیے چلو مگر باعث
زخمونکے کہ اب تک ہرے تھے برگیڈیر صاحب نے منظور نکیا تاہم ہمنے سنا کہ صرف وہ نو دن اسپتال مین تھے اور بروز دوشنبہ
ہمراہ توپخانہ وسامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور اونکے ساتھ مقام پل ہنڈن پر پہونچکر
ہمراہ فوج کے داخل چھاونی دہلی ہوئے اور تا تاریخ ۱۷ ماہ جون فوج کے ساتھ رہے اس عرصے مین تین مرتبہ انکو نوبت سرسام
کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایکمرتبہ مورچال چھاونی پر جہان وہ کار ضروریہ مین مشغول تھے سبب اس مرتبہ سرسام کی نوبت
ہونیکا یہ تھا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کار ہاے سخت کا انجام دینا الغرض بتاریخ مذکور اونکو واپس میرٹھ روانہ
کیا مگر اسمین اونکی مرضی نہ تھی گورنمنٹ وہان چھاونی مین مقیم رہکر کارہاے سخت کرنے سے اونکی جان کا خوف تھا
اب سنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے
۲۶ چھبیس سال خدمت سرکار کی ہے اور اس چھبیس برس کے عرصہ مین ستّرہ برس اوردننس یعنی میگزین کا کام کیا اور جو کچھ مال و
واسباب تھا وہ سب برباد گیا زیادہ تر رقت کا مقام یہ ہے کہ اونکی میم صاحبہ اور تین اطفال بھی اسی مین ضائع ہوئے فقط

ڈاکٹر الیس ایچ بٹسن صاحب بنیل ۲۵ پچیس روز ہندوستانیون مین سرگردان تھے اور ہر طرحکی صعوبات وبیعزتی اونہون نے اس
عرصے مین اوٹھائی اور تین چار مرتبہ یہ حال ہوا تھا کہ وہ اپنے تئین قریب المرگ تصور کرتے تھے اونکا اپنا بیان صعوبات اور خوفونکا
جو اون پر حالت فرار مین طاری ہوئے تھے ذیل مین درج ہوتے ہین متوجہ واشتیاق تمام پڑہے جاوینگے

تمام میم صاحبان برج پہاڑی واقع دہلی مین جمع تھین اور جب کہ خوف ظاہر ہوگیا مین برگیڈیر گریوس صاحب کی خدمت
مین جو اوسوقت کمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جاکر کہا کہ مین چٹھی لیکر میرٹھ جاونگا اگر چٹھی بطلب کمک مدد فوج گورہ تحریر ہو
برگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چٹھی لکھکر میرے حوالے کردی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان
سے رخصت ہوکر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتہ اور پانونکو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر مین ہوتا ہوا پل جمنا
تک پونہچا مگر وہان کیا دیکھتا ہون کہ پل شکستہ ہوگیا ہے ناچار وہانسے واپس بطرف چھاونی اس نیت سے آیا کہ گذر واقعہ
مقام متصل میگزین باروت چھاونی سے عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ مین سواران رسالہ سوم چھاونی مین پونہچ گیے تھے
اور گوجر اور جاٹ دیہات متصلہ چھاونی لوٹنے کو جوق جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی یہ حال
دیکھکر مین مایوس پونہچنے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان پریڈ آگے بڑہا اس اثنا مین دو سپاہیون نے میرے اوپر گولی چلائی
مگر مین بچ گیا اور اوس باغ تک پونہچا تھا جو متصل شہر کے واقع ہے کہ گانون والون نے مجھے گرفتار کرکے سب کپڑے
میرے چھین لیے وہانسے برہنہ مادر زاد بطرف کرنال اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اوسطرف کو روانہ
ہوئے ہین راستے مین ملے مگر مین ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنہون نے اور صاحبونکا تعاقب کیا تھا
مگر اونکے ہاتہ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پونہچے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتہ مین لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہے مار دین اونکے
سامنے بلجاجت تمام گڑگڑایا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تھا مین نے تعریفین اونکے پیغمبر محمد کی

کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہین کہ امام مہدی واسطے انصاف کرنیکے بموجب کردار لوگونکے دنیا مین پیدا ہوگئے
تو وہ مجھے بیگناہ نہ مارین اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق اونکو کہے تاہم اونمین سے ایک نے ایک وار شمشیر کا مجھپر کیا مگر مین زمین پر گر
پڑنے سے اوسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اونکی تلوارین پھر مجھ تک نہ پونہچین میرے کلمات عجز آمیز نے کچھہ اونکے دلون مین
اثر کیا اور اونہون نے مجھے پھر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو بنام آنحضرت امان نہ مانگتا تو تو بھی مثال اور کافرونکے نہ بچتا مین بہت
اب گھبرایا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجھہ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ چلنا ضرور تھا ناچار مین وہانسے آگے روانہ ہوا قریب ایک
میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے یہ فرنگی ہے کافر کو مار ڈالو
اور میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگونکو کرشتان کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک گانو
مین لیگئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے بازو پشت پر باندہ دیے بعد ازان ایک
نے اونمین سے کہا کہ رحیم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹینگے کہ رحیم بخش گیا اور جب تک وہ تلوار لیکر آوے اونمین
دریاے ہمینگی مین ڈبونے کی تدبیر کرے کہ آواز گانو والونکی آئی کہ دہاڑے دہاڑے یہ سنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی
اپنی فکر کرنے لگے وہ اودہر گیے اور مین قابو پاکر بے تحاشا راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح ان سب سے رحم الٰہی سے نجات پائی اور
راستے پر آکر بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گھیر لیا
مگر ایک نے پہچان کر مجھے کہا کہ صاحب خوف نکرو اور میرے ساتھ گانو مین چلو مین آپکے کھانے پینے کی فکر دیا کرونگا اور اگر تم آگے
جاوگے تو بیشک اون مسلمانونکے ہاتھ سے جو گانو سے بارادہ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیونکے باہر گیے ہین مارے جاؤگے مین
اون آہنگرونکے ساتھ اونکے گھر مین گیا اور اونہون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطر داری اور تواضع کی پہننے کو مجھے دہوتی لنگانیکو
دی اور سر پر ٹوپی اور کھانے کو دودہ پینے کو اور روٹی کھانیکو دی غرض کہ یہان مینے سمجھا کہ کچھہ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا
ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا تھا اونہون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اوس پر لیٹ گیا مگر نیند نہ آتی تھی مینے اون
آدمیونسے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سنکر وہ اور میری خاطر زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو چودہری گانو نے مجھے بلوایا اور تمام گانو والے
فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوئے ہر چند مین تھکا ماندا تھا مگر جو گانو والے مجھسے پوچھتے تھے اوسکا جواب بشاشی مین اونکو دیتا تھا
اور جب اونہون نے یہ دیکھا کہ مین اونکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا رکھنے لگے
اور یہی بتلاتے تھے کہ وہ حتی المقدور بچاوینگے مین اسی گانو مین رہتا تھا اور مینے سُنا کہ ڈاکٹر ڈوڈ صاحب ۲۸ رجمنٹ کے کسی گانو
مین جو بفاصلہ ۵ یا ۴ میل کے ہے اور نام مزوسمیع پور ہے موجود ہین اور ایک آدمی نے اوس گانو سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک
صاحب ڈاکٹر ڈوڈ صاحب نامے میرے گانو مین ہین اور اونکو کچھ ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو ازراہ
مہربانی بتلاؤ کیا اونکو دیا جاوے مینے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ دوا اونکے پاس پونہچی یا نہین مین اسی گانو مین
مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجھہ تک پونہچی کہ صاحب موصوف مجروح و خستہ برفخانے کے قریب جو متصل میدان پریڈ
کے واقع ہے پڑے ہین یہ سنکر مینے گانو والونسے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اونکے واسطے کہانا
پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اس خدمت کے انعام بہت سا دیگی گانو والے اونکے پاس سات روز تک کہانا لیگیے

مگر جب مین اس گانوسے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سُنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برنجانے کے
پاس قتل کیا چند روز مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوئے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ اور انبالہ اور
کلکتے مین تھے سب قتل ہوگئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانو مین رکھے گا
تو وہ قتل ہوگا اور اوسکا گانو ویران کیا جاویگا یہ اشتہار سنکر موضع بادری والے گھبرائے اور اونہون نے مجھکو بوقت شب گانو سے
نکال کر ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا شب کو کوئی نہ کوئی گانو والا میرے
پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہے مین تمام دن آفتاب مین اور
شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب تنہائی مین گذرتی تھی اور شغال وغیرہ گرد آکر چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے
یا مین جانتا ہون جو جو شدائد مین نے اوٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے ان درختون سے مجھے پھر گانو مین لے گئے اور ہان
ایک کوٹھہ مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اس مقام مین ۲۴ گھنٹے تہا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا
اوسکا بیان زبان سے ادا نہین ہوسکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کونسی مصیبت زیادہ سخت ہے تنہائی مقام درختہائے انبہ اور یا
کوٹھہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیونکے مقرر ہوئے ہین اور وہ ہر ایک گانو مین جاکر تلاش کرین اب مصلحت
یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ موضع بادری سے روانہ ہون اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہو گے
وہان مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمہارا قیام آئندہ اچھا نہین مین اوسیوقت روانہ ہوکر مقام برسوہہ مین گیا اور وہان تمام شب بسر کی
اس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر مین جاکر رنگے اور مجکو بالا اور اچھہ سے پہننے کو دیے تاکہ فقیر جوگی کی
اور میری صورت مین کچھ فرق نرہے بعد از درستی سب سامان فقیرانہ کے اوسکے ساتھ مین نے بھی پھیری شروع کی وہ میرے
تین سکھ گانو مین لیگیا اور کہین مجھے کشمیری اور کہین داردمیتی اور جوگی فقیر بتلایا ہر ایک گانو مین کہ ہمارا گذر ہوا وہانکے باشندون
نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اونکا جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جسنے پوچھا اوسکا جواب شافی اوسکو دیا اس سبب
سے اور بھی زیادہ میری خاطر ہونے لگی اب کوئی پیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کھانا میرے واسطے لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہ سب
فرنگیونکے حال پر رحم کرتے تھے مگر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہوکر ایک اور گانو مین پہنچے
وہان سیوک داس مہنت فقیر کبیری رہتا تھا اوسکے پاس گئے مین اوسکے مذہب کی باتونسے بھی واقف تھا اور کچھ کبت جو اوسکے
سامنے پڑہے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اوس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اوسکو
یقین نہ آیا اور اوسنے کہا کہ کشمیری کرنیلی آنکھون والا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری زبان اور اوضاع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر
تمہارے کرنیلی آنکھین تمکو چھپنے نہین دیتین تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کر دیا کہ ہان مین ہون مگر چونکہ
اقوال کبیر مین نے اوسکے روبرو پڑہے اور قول و قسم کری وہ بطور شایق مجھسے مہربانی پیش آتا تھا مین ابھی فقیر کے
مکان مین تہا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہے
موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان لیجاؤنگا اوسنے مجکو نہ سمجھا کہ یہ بھی فرنگی ہے مگر مین نے اوس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون ان
انبور جاتا ہون کہ میری چٹھی صاحب کپتان افسر فوج مذکور کے پاس لیجا اوسنے اقرار لیجانے کا کیا اور مین نے اوسکو چٹھی لکھدی

اور درخواست اعانت کی کی اور س آدمی کی چٹھی مگر ایکدن بہر انتظار رہا اور جب اوسکا کچہ جواب نہ آیا اور نہ کچہ کمک آئی تو مینے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرٹھ کا چلنا مناسب ہے جو نقیر کہ مجکو وہان تک لے گیا تہا اوسنے اقرار میرٹھ جانیکا بہی میرے ساتہ کیا اور اکثر آدمی اسگانو کے میرے ساتہ تا بمقام ہرچندپور گیے جہان ایک زمیندار مسمی فرانسس کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بہی رہتے تہے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی سے میرے ساتہ پیش آیا اور مجکو چٹھیات کرنیل منوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلڈ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولنڈ صاحب کی اور مارشل صاحب سوداگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگونکی دکہائین اونمین درج تہا کہ کوہن صاحب نے اونکی بڑی خاطرداری اور تواضع کی ہے اور اونکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پونہچا دیا ہے یہانسے مینے تجویز روانہ ہونیکی مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے مین ایک چٹھی میرے نام موضع کیکرا سے اس مضمون سے آئی کہ سو سوار راجہ جیند کی بسرکردگی کپتان میک اندرو صاحب کے مقام کیکرا مین میرے منتظر ہین اور وہ مجہے تا بمقام رائی کہ مقام کیمپ ہے پونہچا دینگے کوہن صاحب نے مجہے اپنی گاڑی مین سوار کرواکر روانہ موضع مذکور کا کیا یہان پونہچکر کپتان میک اندرو صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب کو کہ وہ دونو صاحب میری رجمنٹ کے تہے دیکہکر مجہے خوشی ہوئی اور جان مین جان آئی مین پچیس دن تک دیہات اور باغون اور ویرانون مین سرگردان پہرتا تہا اور اگر مجہے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آئی ہوتی تو مین بہی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جان بری اس تہلکہ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل آلہی سمجہتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین سنے اوٹہائے ہین اونکا بیان مجہسے نہین ہو سکتا فقط

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹہ روانہ ہوا تہا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدانہ افواج دہلی بیان کرکے باقیماندہ حال اسطرح درج کرتے ہین

یہ ارادہ چہاونی والونکا تہا کہ برج جہنڈہ والہ پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار متصور ہوکر ارادہ فرار پیش نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۵۴ رجمنٹ کے بہی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوئے اور تہوڑے سے سپاہی افسرونکے اور جہنڈہ کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہ بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرونکو بعضے بعضے اونکے سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بہاگ جانیکی صلاح دی بلکہ جبراً اونکو وہانسے بہگایا کیونکہ مقام مذکور پر بہی مفسدان شہر سے آنے والے تہے یہ وقت شام کا تہا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہو چکی تہی کہ بندوقین اونکے گرداگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہاے چہاونی مین آگ لگی اور اونکی روشنی دور دور تک پونہچی اب کوئی اور تدبیر سواے فرار کے باقی نرہی اور جو افسر کہ وہان باقی تہے اونہون نے بہی اپنی کوشش درباب دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کے بے سود تصور کرکے جگہ چہوڑ دی جو ہر لحظہ اونکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتے جاتے تہے اور سرگردان ہوئے کبہی کہیت کر زمین پر دراز ہو جاتے تہے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جانکا خوف کہاکر اوٹہ بیٹہتے تہے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد اونکے گرد و پیش مین نظر آئے مگر سپاہیونکو اونکا مقام معلوم نہوا ناچار وہانسے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑہے افسران مذکورین نیک خدمتی گانووالہ ہاے قرب و جوار کی نہایت مشکور ہوئے کیونکہ انہون نے کہانا اونکو دیا اور کسینے اونکو اپنے پاس مخفی رکہا دشمن جو صاحب شب بہر جدا تہے وہ آن ملے اور جو شب بہر ساتہ تہے وہ جدا ہوگیے گانووالون نے اون صاحبونکو جنکی حفاظت کا

ذرہ اونہون نے کیا تہا ایک نالہ دریاے جمن سے جو پایاب تہا عبور کرواکر جنگل مین مخفی ایک مقام محفوظ مین رکہا اور وقت شب پہر آکر اونکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبونکا جنمین میم صاحبان بہی ہین اونکے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تہے جو مین گارڈ کشمیری دروازہ سے فرار ہو گیے تہے اور جب مین گارڈ مذکور مین امن نظر نہ آیا تہا تو تمام میم صاحبونکو مٹی توپ پر سوار کراکر چہاونی کیطرف روانہ کیا تہا اور راستے مین مفسدین نے اونکو لوٹکر گولیان بندوق اونپر مارنی شروع کین تہین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین اوترکر اور دوسرے جانب سے چڑہ کر فراری ہو گئے تہے اور اونمین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بہی آیا تہا الغرض وہانسے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے بہی شامل گروہ مسبوق الذکر کاٹی تہی اور کئی مرتبہ سپاہیونکے ہاتہ سے بمشکل بچے تہے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تہا کہ سپاہیان مفسدین اونکی تلاش مین گولی کے نزدیک پہونچ گیے تہے مگر قدرت خدا سے کہ اونکے نیچے مین یہ نہ آئے

یہ دونو گروہ یکجا ہو کر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوے اور بباعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان بہی کچہہ حاصل کرکے روانہ آئندہ ہوئے وہ دو یا تین میل تک کنارہ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالہ دریاے مذکور پر پہنچے جس سے عبور مشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تہا اور زور بہی پانی کا ایسا تہا کہ پیر اوکہڑ جاتے تہے بلکہ کچہ فاصلہ تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل قدم قائم کرکے دوسرے کنارہ نالہ مذکور تک جان بسلامت پہنچے

اب شام ہو گئی تہی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سرما سہے دوسری صبح پہر گانووالے اونکے دوست بنے اور اونکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تہے لیجا کر ستواری کیا مگر تہوڑے عرصے بعد اونکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب نہین کیونکہ گروہ ہاے سواران اونکے درپے ہین یہانسے چلکر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتہون گرفتار ہوئے جنکے ارادہ فاسد جلدی ظاہر ہو گئے مگر چونکہ سب صاحبونکی بندوق وغیرہ پانی مین تر اور بیکار ہو گئی تہی اسلیے مقابلہ گوجران سے ہوا اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور و غل مچایا کہ جس سے وحشت پیدا ہوا اور بسختی و بیہودگی سب ہتہیار اور دیگر اسباب چہین اور لوٹ کر بلکہ اونکے پارچہ پوشیدنی بہی جو اونکے جسم پر تہے اوتروا کر اونکو چہوڑ دیا یہ گوجر تو اونکی جان بہی نہ چہوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کرکے اور اونکی شفاعت کرکے اونکی جان بچائی تہی اسطرح یہ برہنہ جسم سواے مقامات مستور کے آفتاب اور گرم ہوا مین جلتے بہنتے جلتے جلتے شام کی اور آفتاب و گرمی ہوا سے بہی اونکو امان ملا تا ایک گانو برہمنونکا تہا اوسمین جاکر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظونکے ہاتہ سے اونہون نے بہت آرام پایا اونہون نے بہت سی مدارات اور خاطرداری اون صاحبونکی کی یہان تک کہ جراح بہی اونہون نے اونکے زخمونکے صاف کرنیکے واسطے بہم پہونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانو مین مل سکتی تہی سب اونکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی اس گانو سے وہ ایک اور گانو مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدایش سے جرمن تہا اور جسنے اونکی خبر پائی تہی لیجائے گے وہان اونکو یہانسے زیادہ آرام ملا وہان اونکو مکان رہنے کو کہانا اور کپڑا سب اچہی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ اطمینان ہوئی کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹہ سے معہ جواب چٹہی جو اون صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیے تہے اونکے پاس آیا زمیندار مذکور نے اونکو سواریان کر دین اور آٹہوین روز قرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی

صورتون مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹھ پہونچ گیے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنے دہلی سے فرار ہونیکا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا لیاس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی بگی بکس دار جسکے اوپر پٹ وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہے مجھے سواری کو دی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس سمتھہ کو اپنے ساتھ اوسپر بٹھایا اور راستے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب انجنیر اور میم ڈراسن صاحب کو معہ کپتان فریزر صاحب کے بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تھا اوٹھاکر اپنے پاس اوسی بگی مین جگہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوئے بعد از روانگی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہر کو پار ہوکر اوسکے ڈیرے مین جو اوس راہ سے آتا ہے چلین اور وہان پہونچکر جو بہتر صلاح قرار پاویگی روانہ ہونگے ہمنے ایسا ہی کیا اور چھوٹے تھانے تک پہونچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ نمبرداران موضع اوہر جو قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہے سُنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو امن گاہ مین رکھین مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اونکے ساتھ گانو مین گیے وہان اونھون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے ہماری خاطرداری اور تواضع از حد کی اور آخرکار جب کسی فوج سرکاری کے خبر آمد بطرف دہلی نہ سُنی تو اونھون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چل کر کرنال جانا مناسب ہے اونھون نے ہماری حفاظت کی اور رستہ بتلایا اور جو گانو والے کہ مفسد ہو گیے تھے اونسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطرداری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگونکی کی کہ مجھے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اوسکا عوض لائق اونکو کچھ نہ دے سکینگے ہم تاریخ ۲۰ کرنال مین بامن و امان پہونچ گیے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہم نے گذر کیا تھا اوسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے جانب دار تھے اور نہایت بلوے مین بھی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سڑک کلان کے بستے ہین مستولی تھا فقط

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹھی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونیکو اسطرح پر بیان کرتی ہین کہ بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ مئی قریب نواخت آٹھ گھنٹے کے بعد از اداے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو میگزین کے پاس رہتے تھے گئی جب اول یہ خبر سنی کہ مفسد لوگ میرٹھ سے آتے ہین تو مجھے اور دیگر میم صاحبونکو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب میگزین مین جاکر پناہ گیر ہون مین وہان نگئی اور اپنی والدہ کے گھر مین جو متصل تھا گئی اور اونکو اس امر کی اطلاع دی لوگ نوکرونسے یہ کہا کہ اس امر کی خبر لیکے ہمکو اطلاع دو مگر اوسوقت اون سب نے یہ کہا کہ یہان کچھ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہوسکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے خبرداری ہوتی ہے اور کئی میم صاحبان وہان آکر جمع ہوئین قریب نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکرون نے غل کیا کہ مفسد آگئے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گھر تک پہونچ گیے چونکہ گرجا گھر ہمارے حاطہ کوٹھی سے نزدیک تھا اب بھاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون نے ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جاکر سب مخفی ہو رہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونیکے دو سوار اندر حاطے کے آئے اور اوس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ تھین کھڑے ہوے اور نوکرونسے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور میم لوگ کہان ہین اپنی جان کا

کچھ خوف نکرو ہم تم مین سے کسیکو ایذا نھین پونہچاوینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیونکو جو دہلی مین ہین قتل کرین تو کر دن نے کہا کہ سب بہاگ گئے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گئیے مگر کسی جگہ امن مین گئیے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارونکی اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہان سے باہر جاکر ہر طرف تلاش انگریزان مین مشغول ہوئے تہوڑے عرصے کے بعد چہہ سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے اندر حاطے کے آئے اور اونکو ہمارا مکان مخفی ہونیکا معلوم ہو گیا یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور مضحکہ کرنے لگے بندوقین ہمکو دکہائین اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہمنے بالحاح اور خوشآمد کہا کہ ہمکو نہ مارو و اسپر اونہون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو پہر دیکہنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور اونکے ساتھ ہو لین وہ ہمکو مین گارد مین جہان ہم وہ رہتے تھے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہائے افسران دکہائین جو زمین پر پڑی تھین اور ہنسکر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکہو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گئیے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہماری ذات خراب کرنیکا نئے کارتوسون سے کیا تہا

بعد ازین افسرون نے جو گارد پر تھے جب دیکہا کہ ہم لوگ نیچے سپاہیونکی لین کے پاس کھڑے ہین وہ جلدی دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور سپاہیونکو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنکر ہم سب وہان گئین وہان پونہچکر ہم نے دیکہا کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین نواخت دس گہنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف آب و خور مین رہین

میجر ابٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تھے برج جہنڈہ والہ پر کہلا بہیجا کہ دو بگیان توپ کی بہیجو اور کہ اون پر سب ہم لوگونکو سوار کرکے اپنے سپاہیونکی کمپنی کے حفاظت مین برج مذکور تک پونہچا دین زیرا کہ مقام حال مین آفت کا بہروسا نہین اور مقام برج اسکی نسبت مامون تہا ہے یہ بگیان تو آئین مگر انکے ساتھ توپین بہی آئین ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ کا ہمراہ تہا میجر ابٹ صاحب نے ہم سبکو اون پر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑہے اور حکم دیا کہ بگیان مذکور اونکے ساتھ آوین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جب تک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے باہر گئیے تب تک خاموش کہڑے رہے اور اونکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سے کہا کہ اگر تم ابہی ان پر سے نہین اوترتین تو ہم تم سبکو مار ڈالینگے سب نے اونکا کہنا مانا اور بگیون پر سے کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کود نسکی کیونکہ اوسکی گود مین لڑکا تہا اور اوسنے اون سپاہیون سے کہا کہ ذرا صبر کرو مین کسیکو دون تو اسپر سے اوترون مگر جب اونہون نے دوبارہ اوترنے کو کہا تو اوسنے لڑکے کو میری گود مین ڈال دیا اور آپ بگی پر سے کود پڑی اس عرصہ مین ایک ڈرامر ۵۴ رجمنٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجہسے کہا کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھ چل یہ کہکر مجہے زبردستی ایک کہڑکی کی راہ سے لیجا کر صدر بازار مین لے گیا راستے مین مین نے بندوقونکی آواز سنی اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مفرورین کو مارتے آتے ہین اور دیکہا کہ بہتیونکے تعاقب مین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بہاگے جاتے تہے اور چند افسر قتل بہی ہو گئیے تہے میرا ہمراہی مجہے کپتان برو جاب صاحب کے بنگلے پر لے گیا اور وہان مجہسے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمہاری خبرداری کریگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بہی برج جہنڈہ والہ پر چلی گئین ہین اور مینے اوس سے کہا کہ مجہے بہی وہان پونہچادے اکثر سپاہی مجہے دیکہکر ہنستے تہے اور ایک نے اون مین سے میرے پاس آکر کہا کہ چلو مین تمکو بحفاظت وہان پونہچا دونگا اور اوسنے ایساہی کیا مین کوئی دس منٹ

برج پر ٹہری تہی کہ صلاح بہاگنے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب مفسد ہوگئے تہے اور کوئی اونمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تہا
پس جسکو جدہر رستہ ملا وہ اودہر چلا گیا ڈاکٹر بالفور صاحب نے ازراہ مہربانی مجہپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر پیچہے جگہ دی ہم جتنی
جلد ممکن تہا شہر کو چہوڑ کر بہاگے اور کنارے کنارے نہر کے ۲۵ میل جا کر ایک گہنٹہ مقام کیا اور پہر وہانسے روانہ ہوکر ایک جوکی
پر جو ۱۵ میل اوس مقام سے تہی پہونچے اور باقی رات میدان مین کاٹی ایک ٹہیکہ دار نہر کا گانو متصلہ سے ہمارے پاس آیا اور
اوسنے کہا کہ مینے سُنا ہے تم سب دہلی سے بہاگ کر آئے ہو مگر مین تمہاری حفاظت کرونگا

صبح کو اس شخص نے آکر اور ہمکو دور لیجا کر ایک باغ مین رکہا جو اوسکے گانو کے پاس تہا اور کہا کہ دنکو یہان رہا کرو
اور شب کو بخوف غارتگروں کے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تہا وہان ہم کوٹہے پر یعنی مکان مذکور کی چہت پر رات بسر کرتے
تہے اور چہہ روز اسیطرح ہم وہان رہے آخرکار دیہاتیان ہمسایہ نے اوس سے کہا کہ تجکو انہون نے بہت روپیہ دیا ہوگا
ورنہ تو کیون اسقدر اونکی خاطر کرتا ہے پس اگر ہمکو بہی تو اومین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آکر ان سبکو مار ڈالینگے
یہ حال دیکہکر ہمارے محافظ نے ہم سے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدہے کرنال چلے جاؤ وہان سننے مین آتا ہے کہ کچہہ فوج
سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتہ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے
اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اس خدمت اور محنت کے اوس شخص کو ایکہزار روپیہ انعام دیا

جو لڑکا مین گود مین لائی تہی وہ دو روز مین مرگیا اور مین نے یہ خبر بہی سُنی کہ میری والدہ بہی اوسی روز بباعث سختی
اور محنت کے جان بر نہوئی اور مر گئی

وہ گروہ جسکو ہمنے پیچہے چہوڑا تہا اور جسمین میری ہمشیرہ تہی اونکے تعاقب مین مفسد گئے تہے مگر وہ سب بفضل خدا
اس اعجاز سے بچے کہ کبہی جہاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تہے اور کبہی اون ہی جہاڑیونمین بیٹہے بیٹہے اور لیٹے لیٹے
چلتے تہے اور خار ہائے درخت جو اونکے جسمون مین ہر جگہ چبہتے تہے اونسے خون جاری ہوگیا تہا فقط

ڈاکٹر وود صاحب کی میم نے بہی اپنی سختیون کا حال جو اونہون نے اور دیگر صاحبان نے جو اونکے ہمراہ تہے دہلی
سے کرنال تک اوٹہائین تہین مشتہر کیا ہے

ڈاکٹر وود صاحب زخمی ہوگئے اور مین پیادہ پا اونکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین نے اونکو کہلا بہیجا تہا کہ برج
پہاڑی پر جو مقام محفوظ تر تہا آجاوین بل صاحب کی میم جو تمام سختیونمین میرے شریک تہی ایک دوست کی مہربانی سے
اوسکو بگی پر جگہ ملی اور مین بہی اونکے ساتہ سوار ہوئی اور جب مین ڈاکٹر وود صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال
کی ڈولی رکہی ہوئی تہی مین نے بدینخیال کہ ڈولی مین صاحب اچہی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے اونکو ڈولی مذکور
مین سوار کرا کر اپنے ساتہ لیا تہوڑے دور ہم گئے تہے کہ کہارون نے ڈولی رکہدی اور انکار آگے جانے سے کیا
یہانسے اونکو بگلی گاڑی مین جو اونکے ساتہ آئی تہی سوار کرا کر روانہ کرنال کیا اور میجر پٹرسن صاحب اور بل صاحب کو
یہانسے رخصت کیا اب ہم دو ہم سب سے پیچہے میدان پریڈ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر وود صاحب کی سواری
بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور اور میم صاحبون اور صاحب لوگون سے ہم پیچہے رہ گئے اور اون سب کے بعد دہلی سے

روانہ ہوئے ہم صرف دس میل طے کر چکے تہے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور اونہون نے چاہا کہ ہمکو روکین اسی عرصہ مین ایک سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤ گے تو مارے جاؤ گے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمہارے انتظار مین کہڑے ہین یہان بہی ہمکو مشکل نظر آتی تہی کیونکہ ہمارے گہوڑے اونہون نے پکڑ لیے تہے اور شمشیر برہنہ شاید ہمارے سائیس کے سر پر آخذ تہے القصہ ہم اوسنے توبیخ کیے مگر اب ارادہ یہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنے تین مستور اور مستواری رکہین یہ ہی ہمنے کیا اور مالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصہ کے بعد ایک گروہ چالیس یا پچاس آدمیونکا لاٹہیان لیکر ہمارے پاس آیا اور اونہون نے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ دیدو انکا مقابلہ بیفائدہ تہا کیونکہ ہم دو عورتین بیکس تہین اور وہ ایک گروہ وحشیونکا اور ڈاکٹر وڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تہا کہ وہ نہ اوٹہ سکتے تہے اور نہ بات کر سکتے تہے اب ہمارے پاس یعنی بیل صاحب کے میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق بہ وجواہرات وغیرہ کا تہا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتہ لے آئین تہین اور سوا اوسکے میرے پاس سو روپیہ نقد بہی تہے ہماری یہ توقع ناحق تہی کیونکہ اونہون نے سب ہم سے چہین لیا اور سوا اوسکے بیل صاحب کی میم کا جوغہ اور ٹوپی اور میری پوشاک اور دو چادر خون آلودہ بہی لین اور ہماری سواری کی بگی بہی توڑ ڈالی اور گہوڑون پر سوار ہوکر اپنی راہ لی انکے بعد پہر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارتگران آئے اور اوسوقت تک اونہون نے پیچہا نچہوڑا جب تک اونہون نے خوب نہ دیکہ لیا کہ ہم فقیر ہو گیے تہے اور ہمارے پاس ایک حبہ کا اسباب باقی نرہا تہا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تہے اونمین سے ایک کے ہاتہ مین دستانہ طلوانی تہے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور بیل صاحب کی میم ڈاکٹر صاحب کو ایک درخت کے نیچے چہوڑ کر بتلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بڑی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتہ لے گیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودہ اور روٹی کہانیکو دی اور اوس روز شام کو ہم وہانسے روانہ بجانب کرنال ہوئے اسیطرح رات رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تہے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بہی ساتہ لیجانا پڑتا تہا اور گانوگانو لوگونسے کہانا مانگ کر کہاتے تہے اور خالی زمین پر سوتے تہے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تہے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان ہر طرح کی ہوتی تہین یہانتک کہ سایہ مین بہی وقت تمازت آفتاب کوئی بیٹہنے نہین دیتا تہا اسطرح ہمنے چہہ دن کاٹے اون مین سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا پل کے نیچے رہتے تہے ہر وقت خوف جان کا تہا اور پانی بہی میسر نہ آتا تہا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تہی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتہونسے ہرگز نہ بچین گے بروز ششم ہم مقام بالگدہ مین وارد ہوئے یہ دیہ رانی نسگلادیوکی کا ہے اس مقام پر ہماری خاطرداری اور مدارات رانی صاحبہ نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم تمہاری حفاظت کرینگے مگر روز دوم تمام توقعات برباد ہوگئین کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اوسکے اس مراعات سے جو ہمارے نسبت ہوئی تہی ناراض ہوگئے اور اونہون نے اوسکو دہمکایا کہ اگر تم انکو یہانسے روانہ نکروگی تو ہم سب تمہارا موضع لوٹ لینگے یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تہی مگر کچہ چارہ نہ تہا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو یہانسے روانہ ہونا چاہیے اس عرصہ مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنی اتفاقا میجر بیٹرسن صاحب مجروح اور مردن مین چہاتی پڑی ہوئی اور لنگی باندہی وہان وارد ہوئے اور اوسکے دو گہنٹے کے بعد بیل صاحب بہی صحیح اور تندرست

آ پہنچے کیونکہ یہ صاحب تمام رستہ ہمارا پتا لگاتے ہوئے چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ ملاقات ہرچند مغتنمات سے
تھی اسمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہم سے ذی رتبہ آدمیون کے پاس کچھ باقی نہ رہا ہو اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرین قبل
از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گئے اور رستہ سڑک چھوڑ کر دو تین گانون طے کیے اور اس درد مین اسقدر تھک گئے
تھے اور ماندے ہو گئے تھے کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلجاجت و سماجت کہا کہ ہمکو کہین بیٹھنے دو اور کچھ کھانے کو
لا دو کہ یہانسے چلے جاوینگے اس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دین
دوسرے روز چار بجے صبح ہم وہانسے روانہ ہوئے ایک گانو والے نے ایک چارپائی اور کہار میرے شوہر کے واسطے
دیے اور اس سبب سے اوس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیے میری جوتی گھس گئی تھی میجر برسن صاحب کی بھی
ادھڑ گئی تھی اور زمین گرم ریگ پر اور خاردار میدانون مین برہنہ پا چلنی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پونہچے اور
یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کیا کہ ہمارے واسطے نہایت مزیدار
کھیر پکائی دوسری صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک خچر اور ایک گدھا تحصیل کسولی تک جانیکو دیا
جہان پہونچکر ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز جبکہ ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی مہاراجہ پٹیالہ کے
ہماری حفاظت کے واسطے اوسکے ساتھ تھے ہم سب وہانسے روانہ ہوئے اور تاریخ ۲۰ ماہ مئی کرنال مین پہنچے
اس مقام مین پہونچکر ہم رگبی صاحب کے مکان پر گئے اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیرونکے اور پناہ گزیندون
کے ساتھ ایسا سلوک کیا جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمکو ہر طرحکا آرام و آسایش ملا اور ہم
کبھی اونکا احسان نہ بھولینگے ان صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر اپنا سفر ملک [illegible]
مین شروع کیا یعنی کرنال سے انبالے گئے اور انبالے سے ڈاک کارٹ پر سوار ہوکر کالکا پہنچے راستے مین اکثر
گاڑی پر سے اوترکر خود گاڑی کو گرم ریت مین کھینچنا پڑتا تھا ہمنے ڈاکٹر وود صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندھا
اور زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے گولی سے اوڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اوسکا
ملاحظہ کیا ہماری سفر وری نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اوٹھائین اور طعنہ ہاے سخت و کریہ بلکہ خارج از آدمیت
سہنی پڑی ہمارا اسباب سب در بست لٹ گیا اور بیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس بہت چیزین بیش بہا
جواہرات کی تھین کچھ اوسمین سے دوستون نے بطور تحفہ دین تھین اور کچھ ہمنے آپ خریدی تھین لیکن اون نالائق
غارت گرون نے کچھ اسکا خیال نکیا ہمنے پانی کے طرف سے بھی نہایت مصیبت اوٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور جب
پانی ہمارے پاس سے ختم ہوجاتا تھا تو جھیلونکا پانی جو کنارہ رستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور گرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب بخوشی
اوسے پیتے تھے اور کنوؤن سے بھی پانی کھینچکر ہرچند کھارا ہوتا تھا پی لیتے تھے
یہان پر یہ بھی مین کہتی ہون کہ اول مین جنرل ریلی صاحب کی ڈولی ہم سے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان
رکھدی گئی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم اونکو بھی کوشش کرکے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے
یہ امر باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز اونکو قتل ہونیکو تنہا نچھوڑتے

موہن لال جسنے کابل مین بھی سرکار کی خدمت کی تھی دہلی مین موجود تھا جب وہان فساد شروع ہوا اور قتل سے بچکر ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان نے اوسکو قلعہ مالاگڈھ مین قید رکھا قلعہ مذکور مین وہ ۲۴ روز قید رہا بعد ازان وہان سے بھاگ کر آخر کار اول ہفتہ ماہ اگست مین بمقام میرٹھ پونہچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹھی مین جو اوس نے ماجس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے

ماجس صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوئے اور ہم دونو ملاقات ہمدیگر سے بہت خوش ہوئے اور تدبیر روانہ کرنے چیتونکی جو مینے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کی بوقت شام مین اونکو اپنی گاڈی مین سوار کرواکر عمارات عالیشان شہر کی دیکھنے کیواسطے لیگیا ہمنے رات بخوشی تمام بسر کی تمہاری اور ہنری کے تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغر سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سررشتہ سرانجام کرتا تھا

منحوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن و امان شہر مین تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تھی اور کلکتہ کی اخبار بھی ہمارے پاس آئی یکایک یہ خبر وحشت اثر سنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹھ کے یہان آپونہچے اور اونہون نے بیرحم حرکات قتل و غارتگری و سوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعد از ورود سواران رجمنٹ ہاے پیادہ بھی آپونہچے اور فوج دہلی نے شامل ہوکر کار قتل کو بخوبی سرانجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی معہ بندوقونکے میرے دروازے کے روبرو آکر کھڑے ہوئے گو دروازہ بند تھا مگر چونکہ اونکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تھی اونہون نے بدزبان ولا سخن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان مین آکر روپوش ہوئے ہین ہم مالک مکان کو اور اوس صاحب نو وارد کو دونو کو مار ڈالینگے ہمارے نوکرون نے اور محلہ والون نے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اسمین کوئی صاحب آکر روپوش ہوا ہے بعد از بہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے کچہ روپئے کے جو شیر خان نے اونکو دیا اوس روز تو حرامزادے چلے گیے

جس وقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے نہ گیے تھے تمہارے والد اور مین دونو ایک مکان تنگ و تار مین جسمین ہمیشہ سوختنی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہے

تاریکی شب مین ماجس صاحب کو اپنے عمو کے گھر مینے اس خیال سے بھجوا دیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آوین اور مکان کے اندر چلے آوین تو صاحب کو وہان نہ پاوین

تاریخ ۱۳ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کل حال اور تعلق بسرکار سنکر مفسدین بجماعت کثیر آئے اور قریب جوان کے دو لگانکو لوٹ کر میرے گھر مین بھی زبردستی گھس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور مجھکو گرفتار کر کے چونکہ شہر والوںنے سب حال سن چکے تھے کہنے لگے کہ انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بھیجنے

اور ہاجن صاحب یعنی تمہارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہین اور تو مخبر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے تجھے ایک بڑی پنشن ملتی ہے اسواسطے ہم تجھکو مار ڈالینگے اور ایک نے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد بقتل ہوا مگر بہ زاری عورات خانہ اور عاجزی ہندو و مسلمانان ہمسایہ وتفہیم کوتوال شہر جو اتفاقاً اوسوقت ادہر سے گذر جاتا تھا اونہون نے میرا مارڈالنا ملتوی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کرکے تجھکو مارینگے

اس واردات کے بعد مین مخفی ہوگیا اور کبھی کہین اور کبھی کہین رہنے لگا ہاجن صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میری خالہ کے مکان مین گیے اور وہان چندروز رہے اب اونکے وہان مخفی رہنے کا شک لوگونکو ہوا اور ہاجن صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت آزمائی کیجیے اور یہانسے بھاگ چلیئے تو بہتر اس سے ہی کہ یہان گھر مین سے گرفتار ہوکر قتل ہوجیئے یہ خیال کرکے اونہون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب باین ارادہ وہانسے روانہ ہوئے کہ لاہوری دروازے سے کسیطرح باہر ہوکر روانہ کرنال ہوجیے مگر اونکا مخبر بیان کرتا ہے کہ بنحوست طالع سے مفسدین نے اونکی اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کرلیا بہنگام گفتگو اونکے تکلم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بلباس ہندوستانی ہین آخر کار ہاجن صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کسواسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوئے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کرکے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا پادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانیکے ہمراہ ولیداد خان تعلقہ دار مالاگڈہ جو مقام قریب دو میل شہر بلند شہر سے واقع ہے اور جہان سپٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکور پنشن خوار و نمکحلال رعیت سرکار مین سے تھا اور تا تاریخ ۱۰ جون فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی مین پوشیدہ سوار ہوکر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکالا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجھسے اقرار کیا تھا کہ وہ مجھکو مقام آگرے مین پہونچا دیگا اور ہمیشہ خیرخواہ سرکار رہیگا مگر بوقت شکستگی خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تھی بیوقوف خود بھی منحرف ہوگیا اور مجھکو بطور قیدیان اس ارادہ سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اوسپر حملہ آور ہوگی تو وہ مجھکو قتل کرکے خود فراری ہوجاویگا

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز مین رہتا تھا کہ کسیطرح اس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راو گلاب سنگھ کو جو ایک متمول اور بڑا تعلقہ دار کوچیر کا اور خیرخواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولیداد خان کو لکھکر مجھے اپنے پاس طلب کرلیوے راو مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بھیجا کہ وہ ازراہ عنایت مجھکو اوسکے حوالے کردیوے مگر اوس نے اسکو منظور نکیا

بعد ازین مین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکھا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکھکر مقام مالاگڈہ مین آوے اور مجھکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اوسکے پاس اوسوقت روپیہ موجود نہ تھا اور نہ اوسکو سپاہی میسر آئے اسواسطے اوس سے بھی کچھ میری اعانت نہوئی

اب کوئی تدبیر باقی نہی تھی صرف فضل الٰہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان کی تھی تبارخ ۲۹ جولائی تھوڑے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسد مذکور کی فوجکو مقام ہاپور پر شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی و خوف و اندیشہ قلعہ مین پیدا ہوا کہ سبکے حواس باختہ ہوئے اور مین صبح کی تبارخ ۳۰ ماہ مذکور قید خانے سے نکلکر مقام بلند شہر جو نزدیک دریای گنگ ہے جائے واقعہ سے پونہچا

چند روز کے بعد سپٹ صاحب نے جنکی ملاقات بلند شہر مین مجھسے ہوئی تھی میرے فراری ہوکر مقام مذکور مین وارد ہونیکی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے ایک چٹھی بلطف آمیز لکھکر کچھ سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بہیجے مقام میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہین مجھپر بڑی مہربانی رکھی اور از حد میری خاطر داری کی بموجب اونکے فرمانیکے مین نے اونکو ایک نقشہ قلعہ بالاگڈہ کا اور حال مفسدین کا جو وہان گذرتا تھا لکھکر حوالہ کیا

ایک میم خاندان سکندر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہنکر میرٹھ کو چلے گیے تھے اور تبارخ ۴ استمبر مقام مذکور مین پونہچے تھے وہ اسطور پر حال مفسدہ دہلی تحریر کرتے ہین کہ بروز فساد جو عیسائی دریا گنج مین رہتے تھے ایک مکان کی کوٹھے پر سب جمع ہوئے اور تین یا چار دن تک مقام مذکور مین قائم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اوس مقام سے نہین اوترینگے تب وہ ایک توپ لوہنی لائے اور اوسکے ایک گولے سے سب کنڈکٹر سل صاحب نے جان بحق تسلیم کی جسقدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے اونکے پاس کچھ کھانا پینا نہ پونہچا اور غریب معصوم بچے جوع و عطش سے گریان و نالان رہا کرتے تھے ان کمبخت نالائقون نے لڑکونکو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کھانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اوترے تو فوراً اشارہ قتل کیا اور سب معصومونکو ذبح کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا جو لوگ کہ وہان قتل ہوئے اونمین سے چند صاحبونکا نام ذیل مین درج ہوتا ہے

تین صاحب کنڈکٹر میگزین معہ عیال و اطفال اور میم پرایس صاحب کے معہ عیال و اطفال اور میم پرایس صاحب کی معہ دو دختران و دو نواسہ اور کنڈکٹر بیجلی صاحب کی میم اور اطفال اور ایک بیلی صاحب کی میم اور دو بچہ اور آنٹیوس صاحب کی میم اور ریس صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ

رہوڈ صاحب مصور جو فراری تھے اپنا حال سفر چھ ہفتہ کا جس عرصے مین وہ دہلی سے آگرے تک پونہچے تھے اسطور تحریر کرتے ہین

مین جی مجل صاحب انجنیر ریل وے یعنی سڑک آہنی اور ای ریچ سپنسر صاحب اور کمنگ صاحب متعلقہ سڑک مذکور کے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز ہین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب جنوب شہر دہلی کے واقع تھا

قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سنی دس بجے دو گھوڑے سوار و ننگے بغیر سوار اور جنکے زین کے قبور مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے بنک گھر کو لوٹا اور پانچ صاحب وہان قتل ہوئے بنگلے شہر و چہاونی تمام روز جب تک ہمنے شہر چھوڑا جلتی رہے قریب ڈیڑہ بجے بعد دوپہر کے خبرین ایسی شورش مشہور ہوئین کہ فوج

احتیاط کو عین شجاعت قرار دیکر جزوی اسباب جو ضروری تھا لیجا کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکرون کو اوسکے ساتھ روانہ کر دے اور
بعد ازان قریب دو بجے کے ہم خود بھی وہانسے روانہ ہوئے اور آہستہ آہستہ سڑک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور
چند چند قدم اون ڈیڑھ سو سوارون سے جو مقبرۂ ہمایون پر واسطے گرفتاری مفرورین کے مقیم تھے بچکر آگے بڑھے اور چونکہ اونکا
قلی وغیرہ وہان کام کر رہے تھے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پہنچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف
اوسی وقت وہانسے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اوس بنگلے مین رکے اور وہانسے ہمنے میگزین کا اوڑنا دیکھا بعد ازان
بنگلے سے روانہ ہو کر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تھا اوسمین بکس کر کے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہو کر فریداباد
مین جو چھ میل بنگلہ مذکور سے تھا وارد ہوئے یہان ہمنے مقام کیا چاے پی اور ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلب گڈہ
وہان آیا اور آکر ہمسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمہاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہے کہ تم لباس اپنے خدمتگارون کا پہن لو اور
جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمہاری حفاظت کرونگا یہ کہکر آپ اپنے قلعہ کو گیا تاکہ وہان کچھ فساد برپا نہو راجہ نے بلب گڈہ
پہونچکر ایک سوار بھیجا کہ ہمکو لیجاوے مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹہرکر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین پہنچے فوراً راجہ نے ہمکو ایک مکان
مین مخفی کر رکھا ہمارے وہان پہنچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آپہنچے مگر اونکو راجہ کے آدمیون نے کہا کہ صاحب
لوگ تو آگے بڑہ گئے وہ یہ سنکر آگے کو روانہ ہوئے اور ہم وہانسے ایک نئید لیکر سواری رتھہ ایک گانوکو روانہ ہوئے جو قریب چھ میل کے
فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ راجہ کا سالار واسطے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانو مین تا پانچ دن ایک مکان کے
کوٹھے پر چھوٹے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے وہانسے بھی سواری
شتر مرسلہ راجہ صاحب بلب گڈہ بہمراہی معتمد راجہ صاحب بطرف متھرا روانہ ہوئے اور راستے مین ہر ایک گانو سے بچتے بچتے چلے
جب تک ایک گانو مین پہنچے جسکا نام اردان تھا اور اوس گانو مین شتربان ہمکو سیدھا لیگیا مگر اوسکا راستہ ایک پھاٹک نے سے
بند ہو گیا تھا اسواسطے ہم اوس راستے سے واپس آئے چار تو بامن و امان باہر آئے مگر وہ معہ بین صاحب کے پیچھے رہ گیا
ہم اونکے انتظار مین باہر ٹہرے رہے اور گانو والے سب ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصہ مین دو آواز
بندوق کی گوش زد ہوئی سنتے ہی ہم سب وہانسے بھاگے شتر اولین جسپر محل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل گیا
اور دوسرا جسپر سپنسر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اوسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور تیسرا بھی کنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور
بھاگ گیا اور ہمارا بھی زمین پر گرا اور پھر اوٹھ نسکا اور جو کوئی اوسکے قریب جاتا تھا اوسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اسواسطے
لاچار اوسکو وہین چھوڑنا پڑا اسپنسر صاحب اور کنگ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بھاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بھاگتے گئے
تھے کہ ہمکو مفسدین نے آن لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونی والی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ پر آمادہ ہوئے اونہون
نے ہمکو گھیر لیا ٹیلر صاحب نے اونسے مصالحت کی اور مفسدین نے کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دیدو تو ہم تمکو تکلیف ندینگے
اس اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ کر دین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پہنچایا
مین نے بھی پھر کر اپنے رائفل کا کندہ اوسکو جڑا جب ہم اپنی بندوقین دے چکے تھے اور بجانب گانو واپس آتے تھے
کہ ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اوس آدمی سے چھین کر جسکو اونہون نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا مین

ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری مین نے ہاتہ اوٹہا کر کہا بس جو ڈیڑہ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ مین
دے دیتا ہون اور مین نے دیدیے اور اوسکے تقسیم کرنے مین اونمین تکرار ہوئی مین نے جو پیچہے دیکہا تو شاید صاحب
اوسیوقت میری نظر سے غائب ہوئے مگر کوئی اونکے تعاقب مین نہ تہا اس اثنا مین ایک شخص دوڑکر آیا اور اوسنے
میرے سر پر ایک تلوار بڑے زور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گر پڑا مگر تلوار اُلٹی تہی اور زخم مجہے نہ آیا زمین پر
گر کر مین نے بہانہ مرجانیکا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میری کپڑے پوشاک پاپوش چرٹ بکس وغیرہ
کی بابت آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے چرٹ بکس مین تیس روپیے بہی تہے وہ بہی ایک نے لیے کہا مین لون اور
دوسرے نے کہا مین بعد از تقسیم اسباب مذکور وہ سب میرے گرد و پیش کہڑے ہوئے اور تہوڑے عرصہ تک کچہ بطور
مرثیہ میرے اوپر گانے لگے اور کبہی کبہی کوئی ایک لات بہی مجہے مار دیتا تہا ایک نے بدیں خیال کہ دیکہیں مر گیا یا ابہی زندہ
ہے میری گردن پر پاؤن رکہا اور اوسکو اوٹہا کر زمین پر پٹک مارا مگر مین نے بہی ایسا دم سادہا تہا کہ اونکو کچہ معلوم نہوا اور جیسے
کوئی پتہر ہوتا ہے اوسطرحکا میرا جسم ہو گیا اوسی شخص نے پہر میری گردن کے نیچے پیر ڈالکر مجہے سیدہا کیا اور جب مجہے
معلوم ہوا کہ اوسنے ہاتہ میرے دل پر رکہا مین نے دم لینا بند کیا اور جب تک وہ ہاتہ میرے دل پر تہا اوسوقت تک
مینے دم نہ لیا اب کچہ غل و شور سا ہوا مگر مین صاف مطلب اوسکا سمجہ نسکا تہوڑے عرصہ بعد جو مین نے ایک آنکہ کہولی تو کوئی
نظر نہ پڑا تو مین اوٹہا مگر بباعث سیلان خون کے نہایت کمزور ہو گیا تہا اور بمشکل چل سکتا تہا الغرض افتان و خیزان وارد
تہا کہ ایک گروہ مسلح آدمیونکا نظر آیا کہ آپسمین کچہ گفتگو کر رہے تہے مجہے دیکہکر اونہون نے اشارے سے کہا کہ یہان سے چلا جا
اور ایک اونمین سے میرے پاس آیا اور حسب استدعا میرے ایک گوشے پر لیگیا وہان مین نے پانی پیا اور اوسی آدمی نے ایک رستہ
کہ خالی از خار و خس تہا بتلایا کہ میرے پیرونکو جو برہنہ تہے گزند نہ پونہچے اور میرے ساتہ چلا اوسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون آلودہ
ہو رہے تہے مجہے دو کہ مین اونکو دہو کر لادون اس حیلے سے اوسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بوتام تہے
اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تہی اوتروالی اور چاہا کہ مجہے مارے مگر مین نے اوسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر دلاور
ہون یعنی اوسکو زمین پر گرا کر مین آگے بڑہا مگر بباعث تابش آفتاب کے مجہ مین تاب باقی نرہی تہی مین نے قمیز ہندوستانی
کپڑونکے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکہی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تہا کہ دو یا تین آدمی لٹہ لیے ہوئے میرے پاس
آئے اور مجہے دہمکانے لگے مین نے اونسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجہے مار ڈالوگے تو تمکو کچہ نہین ملیگا اسواسطے کہ
میرے پاس ایک کوڑی بہی نہین ہے لیکن اگر تم مجکو بلب گڈہ پونہچا دوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور اگر آگرے لیجاؤ گے
تو تین سو روپیہ دونگا اونہون نے مجہے تہوڑا پانی پلایا اور چہوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی ہیبت وحشت ناک کہیتونمین سے دوڑتا اور
غل مچاتا میری جانب آیا مین اوسے دیکہکر کہڑا ہوا اوسنے میرے پاس آکر قمیز جو میرے سر پر تہی اوتار لی اور مجہے مارنے کو
تہا کہ مین نے ہاتہ اوٹہا کر کہا کہ میرے پاس کچہ نہین ہے ہان مگر بلب گڈہ تک کے سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے کے
تین سو روپیہ دے سکتا ہون اوسکو اسبات کا یقین نہ آیا کہ راجہ بلب گڈہ ہمارا دوست ہے اس عرصہ مین دو گانو والے
اور آئے اور اونہون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گیے ہین اور دوسرا گانو جو یہان سے قریب ہے اوس مین فروکش ہین

اونہون نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور مین بھی پونہچایا وہان کیا دیکھتا ہون کہ سنیپر صاحب اور کلنک صاحب دونو موجود ہین اور فضل آلہی سے اونکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تھا اور نہ اونکو کسیطرحکا آسیب پونہچا تھا سنیپر صاحب نے ازراہ مہربانی میرے زخم دہوئے ہر دو صاحبان موصوفین نے نمبردار دیہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہمکو آگرے پونہچا دوگے تو ہم فی صاحب پانچ سو روپیہ دینگے بعد از قیل و قال بسیار نمبردار نے انکار کیا مگر اونکی بندوقین اور تین سو روپیہ جو اونکے پاس تھے چھین لیے اسیوقت ہمارے پاس ایک چٹھی محل صاحب کی پونہچی اونہون نے ہمکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا کہ حامل چٹھی کے ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانو خیرخواہ سرکار کا ہے بوقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مقر سے تھا ہم روانہ ہوکر صاحب موصوف کے پاس پونہچے وہان ہم سب شام تک مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ یہانسے روانہ ہوکر دوسرے گانو مین جو چھ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانو مذکور ایک کلان دیہ ہے اور اوسکے باشندگان ہماری حفاظت بھی کرسکتے ہین اوسکے کہنے بموجب ہم وہان گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے گو اس اثنا مین اکثر میواتیون نے اوس دیہ والونکو دہمکایا کہ اونکے گانو پر حملہ آور ہونگے مگر اونہون نے کچھ خیال نہ کیا اب ہمکو بالتحقیق یقین ہوا کہ اگر ہم اوس دیہ خورد مین مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے لیے ہمکو اب زیادہ تشفی ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ گورگانوہ نے مقام ہوڈل سے پیشگار دفوج بھرت پور کا ہماری حفاظت اور ہمرہی کیواسطے بھیجا اور ہم نے صاحب موصوف کے پاس پہونچکر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کو رہتی تھی کہ اس عرصے مین مقام متہرا مین بھی فساد ہوگیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے اونہون نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اونہون نے بھی فساد شروع کیا اور ہمکو کہا کہ یہانسے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہوکر بامن و امان بتاریخ ۲۶ جون ہوڈل سے آگرے مین پونہچے

محل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہوڈل سے دو سو روپیہ اور گھوڑے سوار کیے راجہ بلب گڈہ سے لیے تھے اور ان گھوڑو مین بحساب فی سوار ایک گھوڑا کم تھا مگر تاہم فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی

تاریخ ۱۹ اگست ایک میم صاحب یعنی لیسن صاحب کی میم کیمپ مین روبروے شہر دہلی کے آئے اونکے ہمراہ ایک غازی باشندہ مقام سوات تھا گو شہر سے دو غازی اونکے ساتھ چلے تھے اونمین سے ایک تو مفسدونکے ہاتھ گرفتار ہوگیا اور دوسرا ساتھ پونہچا لیسن صاحب کی میم بہیئت و بلباس طفل افغان فراری ہوئین تھین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد ۱۱ مئی یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید مین تھین اونکا ایک بچہ اونکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تھا اور وہی گولی میم صاحبہ کو بھی لگی تھی بعد زخمی ہونیکے دونو غازیان مذکورہ بالا نے اونکی حفاظت کی تھی

ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل کیمپ ہونے سے وہ کسی تدبیر سے اجمیری دروازے کے باہر نکلکر گھاس مین شب بھر پوشیدہ رہین وقت صبح اونہون نے ایک کو غازیونمین سے بھیجا کہ جاکر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحبہ سے اوسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کرکے میم صاحبہ وہانسے روانہ ہوئین اور جتنا تیز قدم چل سکین قدم زن ہوئین مگریان دشمن نے ایک غازی کو تو گولی سے مار دیا اور میم صاحبہ اور غازی باقیماندہ کے

تعاقب مین بہی ہے مگر جب ہماری گولی کے ٹپے پر پہونچے تو مفسدین تعاقب کنندگان سے دہاں سے ہٹے اور عدم برگشتہ
اور میم صاحبہ معہ غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پہونچی میم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدۂ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا

میم صاحبہ عجب ذلیل و خستہ حال تہین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے اونکے حال زار کو دیکہکر بے اختیار رو دیا اونکے
کولہے پر ایک زخم تہا اور اونکا انگشت بالکل گہس گیا تہا کیونکہ مفسدین اونکی انگوٹہے رسی سے باندہکر اونکو ایک جگہ باندہ
رکہتا تہا ہمارے سپاہیون نے اونکی تواضعات گرمجوشی سے کری کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی
گوشت مگر میم صاحبہ نے باعث ضعف بدنی کچہ نہ کہایا اور نہ پیا تہوڑے عرصے تک اکثر سپاہی اونکے گرد رہے اور اکثر
سوالات کرتے رہے یہان تک کہ اونکو دق کر دیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخر کار کپتان ہلی صاحب
وارد ہوئے اور ایک ڈولی منگواکر میم صاحبہ کو اوسمین سوار کیا اور بحفاظت پہرہ اونکو کیمپ مین روانہ کیا وہان اونکو ایک خیمہ
علیحدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تہین سب مہیا ہوئین بوقت فرار ہونیکے شہر سے اونکے پاس ایک پورانا [illegible] ملا کرتا تہا
جو اونہون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکہا تہا اور ایک ٹکڑا اور تہا جو اونکے سر پر لپٹا ہوا تہا اونکے ہاتہون مین [illegible]
اور پیرونمین پورانا ہندوستانی جوتا تہا درحقیقت وہ اس سے زیادہ بری حالت مین تہین جو کہ تین تین ہفتہ مین ہو گئی تہین

جیمس مورلی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم [illegible] ہندوستانی کے بمشکل جان بسلامت لیگئے
تہے اسطرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہین

مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونو ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازہ مین رہتے تہے ہم دونو کی
شادی بہی ہوگئی تہی اور میرے تین بچے بہی تہے اور کلارک صاحب کا ایک لڑکا بہی تہا کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور
ہونے والا تہا تاریخ ۱۱ ماہ مئی قریب نو اور دس گہنٹے کے مین طیار دفتر جانیکو تہا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا اسوقت
ایک میرا نوکر آیا اور اوسنے کہا کہ چند رجمنٹ اپنے ولایتی افسرونکو قتل کرکے میرٹہ سے یہان شہر مین آگئی ہین ہماری
کچہ سمجہ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور مین نے اپنی بگی واپس بہیجدی ہم دو یا تین گہنٹے مکان پر اور بہی ٹہہرے ایک اور نوکر
نے آکر کہا کہ بدمعاشان شہر جمع ہوکر انگریزونکو مارتے ہین یہ سنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچہ نوکر ہمارے
دروازے پر جاکر کہڑے ہوئے اور ایک نے اونمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چہپ ہو مگر میرا ارادہ یہ تہا
کہ باہر جاکر دیکہون تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوبدستی ہاتہ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی نظر نہ پڑا مین
اور آگے بڑہا وہان تک بہی کوئی نہ تہا آخر اوس گلی کو طے کرکے دوسرے کوچے مین گیا جو بجانب
راست تہا اوسمین بہی کوئی آدمی موجود نہ تہا صرف ایک معمر آدمی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹہا تہا مین تہوڑی دیر وہان
ٹہیرا تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیونکا نظر آیا مگر مجہسے بہت دور تہے اور سوا شور و غل کے اور کچہ سمجہ مین نہ آتا تہا بخیال
اسکے کہ وہ میرے مکان پر آوینگے مین وہان ہی تہوڑی دیر کہڑا رہا اور اونکو دیکہتا رہا آخر کار مین نے ایک شور [illegible]
سے سنا [illegible] پیچہے پہر کر جو دیکہا تو ایک گروہ آدمیونکا میرے دروازے کے اندر جاتا تہا اونہون نے [illegible]
چند آدمیونکو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکہکر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چپ گیا تہا [illegible]

بھی جاتا تھا مگر کہنے لگے کہ جلد بھاگ کر اوس راستے میں ایک دروازے پر چند عورات اور ایک آدمی کھڑے تھے
مجھے دیکھکر کچھ نہ کہا اور انسے بھی ہمیں ... گئے کو بھاگتا تھوڑی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ...
نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوئے آئے کہ مار فرنگی کو ان میں سے ایک کے ہاتھ میں تلوار
جب وہ نزدیک آگئے تو میں بھی ٹھہر گیا اور میں نے ایک ایسا سونٹا اوس تلوار والے آدمی کے سر پر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا
دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر میں نے سر جھکا لیا اور لاٹھی میرے شانہ کو چھوتی ہوئی چلی گئی میں نے اپنی
لاٹھی جو پھر اوٹھائی تو اوسکے زانو پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس عرصہ میں لوگ وہاں جمع ہونے لگے
اور میں وہاں سے بھی آگے کو روانہ ہوا ... دوکان پر پہنچا ... گاڑیاں بہت سی کھڑی تھیں اور ایک بہت
گاڑی کا شکستہ زمین پر چھاپڑا تھا ... کافی تھی اور میں ... اس عرصہ میں میں نے سنا کہ چار
پانچ آدمی یہ کہتے ہوئے ادھر سے گذرے کہ ادھر ہی کو گیا ہے مارے خوف کے دم بھر اچھی طرح نہیں لیتا تھا تھوڑے عرصہ
... بعد پھر وہاں کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی ادھر سے نہیں گذرا ... اپنے عیال و اطفال کا اور کلارک صاحب
اور اونکی بی بی اور بچوں کا آیا میں نے اپنے دل میں کہا کیا وہ سب قتل ہوئے اور اس خیال سے ... کہا کہ جب ... اونکے
پاس تک اپنے گھر میں جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنا دیا ان ہی توہمات میں تھا کہ دوبارہ اوس راستہ میں شور و غل
پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل و شور مچاتا ہوا ادھر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزوں کو گالیاں دیتے جاتے تھے اس اثنا میں دو تین
عورات گھر سے باہر نکلکر نزدیک اوس چھت کے آکھڑی ہوئیں اور ایک بچہ اونکے ساتھ تھا وہ اوسکے نیچے جھانکنے لگا تھا میں نے
اونکو کوٹھے پر سے کہا کہ اندر آکر دروازہ بند کر لو میں وہاں ایک عرصہ تک چھپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور میں نے سوچا
کہ اسمیں ہر جگہ آدمی ملینگے بعد ازیں دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال و اطفال کا آیا اور اب میں نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہو اب تو ضرور
گھر جانا چاہیے یہ کہکر میں باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پکارا کہ کون ہے مگر میں نے کچھ جواب نہ دیا اور میں وہاں سے
روانہ ہوا یہ گلی ... شہر میں واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل شہر کے تھی اور اوسمیں بقال و بنیے وغیرہ نہیں رہتے تھے مگر بابو بنگالی
رہتے تھے تمام بدمعاش اب شہر کو لوٹنے گئے ہوئے تھے میں اس راستہ میں صرف ایک یا دو آدمیوں سے ملا اور وہ مجھے
جانتے تھے اونہوں نے کہا کہ اپنے تئیں بچاؤ آخر الامر میں اپنے مکان کی پشت تک جہاں ایک باغ واقع تھا پہنچا اور ایک
کھڑکی میں سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کیونکہ تمام دن میں اوس چھت کے نیچے رہا تھا میں نے وہاں ہی توپوں
کی آوازیں سنی تھیں اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازاں معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے اوڑنے کا تھا جیسا بیشتر ذکر
ہو چکا ہے میں اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب میں مکان کے نزدیک پہنچا تو گرد اوسکے
کرسیاں و گلاس اور برتن کا بہا شکستہ و کتب وغیرہ افتادہ تھیں اور چند دست لغچہ پوشاک کے جل رہے تھے میں اول ادھر گیا جدھر
نوکر وغیرہ رہتے تھے مگر اوسمیں کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاؤخانے کی جانب سے کچھ ایسی آواز سی آئی جیسے کوئی روتا ہو وہاں
جو میں گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دھوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑا تھا میں نے اوسکا نام لیکر آواز دی تب اوسنے
آنکھ کھولی اور مجھے دیکھکر رو رو کر کہنے لگا اے صاحب اونہوں نے اون سب کو قتل کیا اونہوں نے اون سب کو مار ڈالا اے

دہلی

ـــــــے بھی مجھپر حالت غشی طاری ہوئی اور مین بیٹھ گیا دہوبی سے مین نے کچھ پانی پینے کو مانگا اوسنے اپنے گھر سے مجھے لا دیا
بعد پانی پینے کے مجھے کچھ ہوش آیا اور مین نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازان اوسنے کہا کہ اے صاحب جب تم
چلے گئے تو وہ تو میم صاحبہ اور بچے یکجا بخوف بیٹھے رہے کیونکہ گلی اور کوچے مین شور بہت ہوتا تھا اور آوازین بندوق کی بھی آتی
تھین یہ حال دیکھکر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اوسکو بھر لیا اور مجھ سے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کر دون
اونہون نے یہ جواب کہا نہین مجھکو کچھ اندیشہ نہین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹھیان اور تلوارین اور برچھیان لیے ہوئے اندر
احاطے کے آئے کلارک صاحب زینہ پر کھڑے ہوئے اور اونہون نے اونسے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو
اون آدمیون نے انکو سوائے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سنکر اندر چلے
گئے اور دروازہ بند کیا اونکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے نوکر سب بھاگ گئے صرف مین یہان رہا جب وہ سب اندر
گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے لیجاؤ مگر ہمکو نہ مارو اونہون نے تب صاحب کو دشنام دیئے اور اونکی
میم کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ تمہاری میم ہے اور خوب ہنسے اب اونہون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب
نے تینون بچونکو لیکے غسل خانے جاکر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک صاحب آکر سب سے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہو گئے جب اونہون نے
بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص اونمین سے میم صاحب کے پاس گیا اور اونکے رخسارے کو چھو کر کچھ فحش بکنے لگا
کلارک صاحب یہ دیکھکر چلائے کہ او سور اور اوسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کر کے بندوق کی نال
سے اونکو مارنے لگے یہ دیکھکر مین نے جانا کہ اب یہ لوگ سبکو مار ڈالینگے اور مین بھاگ کر غسلخانے کی طرف گیا کہ میم صاحب
کو نکال لیجاؤن مگر وہان بھی بہت آدمی موجود تھے اونہون نے مجھے مارا اور کہا کہ یہان سے بھاگ جا نہین تو ہم تجکو بھی مار ڈالینگے
مین ناچار باغ مین جاکر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹھا وہان سے اول مین نے بڑا شور و غل سنا بعد ازان دیکھا کہ وہ لوگ اسباب
نکال کر چار و نطرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے شیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازین اونہون نے کہا کہ اب چلو
لوٹین اور وہ سب یہان سے چلے گئے یہ سنکر مجھکو تھوڑی دیر تو غش کا عالم رہا پھر مین نے اوٹھکر دہوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور
مکان مین جاکر باہر کے کمرے مین دیکھا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میزونکو کلہاڑیون سے توڑا تھا اور سب چیزین فرش پر بکھری
پڑی تھین جام اور جیلے کے ڈھیر لگے ہوئے تھے بسکٹ تمام پھیلے پڑے تھے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی جو توڑی
تھین تو اونکی بو تمام مین پھیلی ہوئی تھی

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر اک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہے اوسی اندیشے سے
مین اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ادہر اودہر دیکھتا رہا آخر کار دلکو مضبوط کر کے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال
ہوا تھا اوسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تھا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑے تو کلارک صاحب کا بیٹا دیوار مین
ایک میخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اوسکا سر نیچے لٹکتا تھا اور اوس سے جو خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اوسکے ایک چشمہ خون کا
بنا ہوا تھا افسوس کہ یہ قتل اونہون نے مان کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکھکر مین نے اپنی آنکھین بند کر لین اور لرزہ میرے بدن پر طاری
ہوا اور جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اوس سے زیادہ نادیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اونکی میم دونو پہلو بہ پہلو میرے

ہے تہے یہ حال سب بیان نہین ہو سکتا اور مین بیان نکرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کر چکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب اوّلا
بہونی ہوئی تہین

مین چیخنے کی آواز سنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکہا کہ دہوبی مذکور غسل کر رہا ہے وہ دروازہ غسلخانے پر
کہڑا تہا مین دوڑکر دروازے تک گیا مگر غسلخانے مین نجا سکا کیونکہ وہان وہ حال تہا کہ دشمن کو بہی دیکہنا نصیب نہو مجہسے تو
اسکا خیال بہی نہین ہو سکتا کہ مین مثال میم صاحب کلارک صاحب اپنی میم کو دیکہون مین وہان بیحواس ہو کر دو نو ہاتہ زانو پر رکہکر بیٹہ گیا
مجہے اوسوقت رونا بہی نآیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہے نہ اشک کو آنکہون سے آنے نہین دیتا
مجہے معلوم نہین کہ کتنے عرصے وہان بیٹہا رہا آخرش دہوبی نے آکر کہا کہ اودہر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا
مناسب وقت نہین اور وہ مجہے اوٹہا کر اپنے گہر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تہا اور تاریکی ہونے لگی تہی گمان مین
آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گہر مین آوینگے مگر مجہے کسیکا اعتبار نرہا تہا دہوبی نے مجہسے کہا کہ آج رات کو مین
تمکو اپنے بہائی کے گہر لیجاونگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہے اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بہی کسیطرح شہر سے باہر پہونچو پہر تم ہم کرنال
چلینگے مین اوسکے گہر کے اندر جاکر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹہا رہا تہوڑا عرصہ بہی نہین گذرا تہا کہ ایک گروہ بدمعاشونکا
حاطے کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلائے بعد ازان ایک کہڑکی کی راہ سے جو متصل اس مکانکو تہی باہر چلے گئے مین نے
خود سنا کہ ایک نے اونمین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہے اب میرے نوکر بہی واپس آئے اور آپسمین فکر واقعہ مذکورہ بالا کا کرنے لگے
اور مجہے اسکی نہایت خوشی ہے کہ اونہون نے مجہے بہی مقتولونمین تصور کیا ایک نے اونمین سے کہا کہ میم صاحب اور
بچونکا مارنا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اوسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تہے اب
شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے مین باہستگی باغ مین گیا اور دہوبن کی کرتی پہنکر اور چادر اوڑہکر
باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچکر دہوبی سے ملا وہ مجہے ساتہ لیکر اپنے بہائی کے گہر گیا ہر جگہ راستے مین نہایت کہلبلی
مچ رہی تہی اور ہر جانب میگزین ایک تیز شعلہ نمودار تہا اور باہر فصیل کے بندوقین چل رہی تہین جب ہم قریب اوسکے بہائی کے
مکان کے پہونچے تو دہوبی نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشہ مین ٹہیرو مین اندر جاکر دیکہون کہ کون کون ہین یہ امر میرے
واسطے باعث خوش طالعی ہوا کیونکہ بعد ازان معلوم ہوا کہ دہوبی کا بہائی بہت خوش تہا کہ اب ہمارے سب کپڑے اوسکے
پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچنیکی تجویز نکرتا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تہا مین اوس گوشہ مین بہت دیر تک ٹہرا رہا اور
آدمی اکثر اودہر آتے جاتے تہے اگر اونکو ذرا بہی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اونکے قریب موجود ہے تو خدا جانے کیا ذلتین
اوٹہانی پڑتین مین تمامی عمر شہر مین رہا ہون مگر تاہم مجہے خوف تہا کہ کوئی ادنیٰ اور وصادر مین سے مجہسے ہمکلام نہو اور میری چادر
کے بے ترکیب اوڑہنے سے مجہے شناخت نکرلین اس شش و پنج مین مین تہوڑی دیر بیٹہا رہا اب صبح ہونے لگی اور
اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکہینگے اور پردہ کہل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دلمین پیدا ہوا لیکن آخرکار
دہوبی نکلا اوسکے آگے آگے ایک زرگا کپڑونکا لدا ہوا تہا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسری گلی مین چلا یہ دیکہکر
مجہے افسوس ہوا کہ دیکہو یہ بہی مجہے چہوڑ کر جاتا ہے خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اوسکی خدمتگذاری اور ایمانداری کا

خیال آیا تو دل نے کہا کہ یہ اسواسطے ادہر نہین آیا کہ اوسکو میری جانب خیال ہوا اسی سبب مین اوسوقت وہان بیٹہا رہا جبتک
دہوبی تہوڑی دور چلا گیا بعد ازان مین اوٹہا اور اوسکے پیچہے ہو لیا وہ آگے آگے جاتا تہا اور مین کچہ فاصلے پر پیچہے تہا
جب تک اوس کوچہ سے باہر ہوئے جسمین اوسکا بہائی رہتا تہا بعد ازان اوسنے ٹہر کر مجہے اشارا کیا مین اوسکے پاس گیا
تب اوسنے کہا کہ اوسکا بہائی بے ایمان ہے وہ کبہی تمکو نہ بچاتا اور مین اس بہانے سے اب نکل آیا ہون کہ ایسے وقت
شہر مین رہنا مناسب نہین جب اسطرحکا فساد برپا ہو اور مین اسنے گا تو جاؤنگا یہان نہ رہونگا ہم دونو دروازۂ شہر سے باہر
نکلے اور کسینے ہمکو نہ روکا ہم براہ سڑک قریب تین میل کے گیے تہے کہ دہوبی نے یہ صلاح دی کہ اب کرنال جانا مناسب ہے
کرنال کا راستہ وہانسے دور تہا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کرکے وہان پونہچنا تہا الغرض ہم ادہر کو روانہ ہوئے اور
راستہ مین اکثر آدمی وارد و صادر ملے مگر کسینے ہم سے کچہ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روان تہے اور قریب شام کے کرنال کے
راستے پر پونہچے یہان اور ہی معاملہ تہا یہان جو لوگ جاتے آتے تہے اونکے تلاشی لیجاتے تہے کچہ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون
ایک گروہ مفسدین نے ہمکو گہیرا اور کہا کہ یہ بوڑہا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہے دہوبی نے بے تامل اون سے کہا کہ میرا
بوجہ دیکہلو جب اونہون نے اوسکو دیکہا اور اوسمین کچہ نہ پایا ہمکو چہوڑ دیا مین نے اب دہوبی سے کہا کہ آیندہ اگر کوئی گروہ مفسدان
سے ملے تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیونکو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہے اوسکا ذکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اوسنے آیندہ ایسا ہی
کیا جسکے سبب کسینے ہمپر پہر کچہ شبہ نکیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تہوڑے عرصہ بعد نصف شب کے روانہ ہوئے اور
تاریکی شب مین مین بیل پر سوار ہو کر منزل طے کرتا تہا روز سوم ہم ایک چہوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹہرے ہم
ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹہے اور ایک گوشائین آکر تالاب پر جو شوالہ سے متصل تہا ٹہرا دہوبی کچہ کہانا لانے گیا اور مین ہان
ہواے سرد جو چل رہی تہی سو گیا جب دہوبی کہانا لیکر آیا تو اوسنے مجہے جگایا اور اوس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون
یہ فرنگی ہے ہمنے یہ سنکر اوسکی خوش آمد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسیکو تکلیف نہین دیتا ہون اب مین ان
پارچہ زنانہ سے تنگ آیا تہا اور درحقیقت مجہے شرم بہی زنانہ بہیس سے آتی تہی اور مین نے یہ خیال بہی کیا کہ دلی سے اتنے
فاصلے پر اب کون تکلیف دہ ہوگا ان خیالات سے مین نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زنانہ چہوڑ کر لباس مردانہ شال کا ذرا ان
پہن لیا اکثر گانو والے ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تہے اور ہماری ہنسی اوڑاتے تہے مگر کسینے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی راستے
مین مینے دیکہا کہ ایک انگریزن کی لاش قیمہ کی ہوئی میدان مین پڑی ہے اور جب مین نے دیکہا کہ ایک گدہ بولتا ہوا اوسکی طرف اوڑکر
جاتا ہے مجہے نہایت رنج ہوا اوسکے پاس لاش ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تہا اوسکے معائنہ سے
معلوم ہوتا تہا کہ اوسکو لاٹہیوں سے مارا تہا مین نے اوسکو وہان دفن کیا مگر قبر اوسکی براے نام تہی یعنی تہوڑی سی ریگ ادہر ادہر
سرکا کر اوسکی لاش وہان رکہکر وہی ریگ پہر اوسپر ڈال کر اوسکو دبا دیا تہا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سنا
کہ چند صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور چاہا کہ اونسے جا ملون مگر اونکے پاس تک پونہچ نہ سکا قبل از اس فساد کے میری ٹانگ
مین درد تہا اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہو گیا تہا اکثر مجہسے چلا نہ جاتا تہا تو مین پیر گہسیٹ کر رکہتا تہا مگر
چلنا ضرور تہا اگر ایسا موقع نہوتا تو کبہی مین ایسی تکلیف گوارا نکرتا مگر خیال حفاظت جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی امر سخت اور تکلیف دہ

مگر اونکے آگے وہ سختی اور تکلیف کچھ معلوم نہین ہوتی اور انسان اونکے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پہونچا وہان مجھے ایک نیک سمریٹن ملا اور چونکہ اندیشہ وفکر وخطرہ جان وشمشیر اب رفع ہوگیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہہ دکھایا نوبت بستر تمام پہونچی اب مجھے کچھ افاقہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کرنیکا مقام ہے کہ زمانہ سلف سے اب تک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہے کہ بچہ غیر زائیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہائے انگریزان چلاتے ہوئے اور تڑپتے ہوئے تلوارونکی نوک پر فخریہ اوٹھا کر بازارونمین پھرائے گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبروے ہزارہا آدمیونکے برہنہ اور بصد ذلت وخواری بیگناہ قتل کی گئین تھین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئین تھین یا زندہ جلائی گئین تھین تمام ان قبیح اور ناشائستہ حرکات وظلم وتعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیونکی ظاہر ہوتی ہے القصہ تمامی مفرورین دہلی کسی نہ کسی طرح کی حفاظت تلطف آمیز یا سوے مہمان نوازیکا بیان کرسکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ ماہ مئی میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اوسکے پاس تھا جو اوسنے دریاے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آتے تک راستے مین کئی جگہ اوسکو باعث اوس بچہ کے مار پڑی اور تکالیف ہوئین مگر اوسنے اوسکو بچایا اور بہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین آکر جب حکام کو جو اسکے لیگیا تو اوسکو روپیہ بالعوض حفاظت کے دینے لگے اوسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اوسکے نام سے کندہ کروا دو جسکے سبب یہ امر یادگار رہیگا

حالات معرکہ دہلی مقدمہ دہلی مین جو باخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اسواسطے مکرر اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل متصور ہوا

## کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اوسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا بٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تھا ساتسو پچاس نفری مین سے جو ایک مہینا پیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے صرف دو چار آدمی یہ قصہ پرغصہ کہنے کو باقی رہے ہین لفٹننٹ ڈلافوسی صاحب اور لفٹننٹ طامس صاحب ۵۳ رجمنٹ کے اور انساین براون صاحب ۵۶ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لے گئے تھے تین مرد اور چار عورتین اور بھی سنا ہے کہ بچکر الہ آباد پہونچین تھین مگر اونکا نام سننے مین نہین آیا یہ لوگ اوس قتل سے بچ رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور مین اوسوقت تک مخفی رہے جب تک جنرل ہیولک صاحب کی فوج مقام مذکور مین پہونچی

یہان کچھ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دہوندو پنتھ وہ شخص ہے جسکو باجی راو پیشواے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشواے مذکور سرکار کا پنشن خوار تھا اور ماہ دسمبر ۱۸۵۱ء مرگیا پیشواے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ نانا کو نہین ملی اور یہ شاید باعث اوسکے انحراف کا اوسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزونسے معلوم ہوتا تھا اور اکثر اونسے بتواضع پیش آتا تھا یہ شخص بٹھور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور کے واقع ہے بود وباش رکھتا تھا اور اس ضلع مین پیشواے مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا اس شخص کو سرکار نے اجازت پانچسو سوار وپیادہ اور تین ضرب توپ کی دے رکھی تہی

اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تہی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تہا فقط

اب پہر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چہاونی افواج اور بڑا وسیع مقام قریب پانچ میل طول مین بجانب راست دریاے گنگ کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت رہی تہی مگر اب بہت کم ہو گئی تہی ہنگام فساد فوج گورہ معہ کمک جو اونکو بہیجی تہی حسب تفصیل ذیل تہی ایک کمپنی توپخانہ کی مع ۵۹ نفر سپاہی اور چہ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹہ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور ستر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے معہ بیمار و بیکار اور ۵۵ نفر اول مدراس فیوزلیر کی اور فوج ہندوستانی مین سے دوم رجمنٹ سواران غیر آئین اور اول و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولنداز متعلقہ بارڑی کے تہے اور جنرل سر ہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تہے ماسوا گورہ مذکورہ بالا عیسائی اور ولایت زا انگریز اس چہاونی مین بکثرت رہتے تہے اکثر اونمین کے متعلق دفاتر ملکی و سڑک آہنی و نہر وغیرہ کی تہی اور میم تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی جو لکہنو مین مقیم تہے رہتی تہین بدین نظر اسمین شک نہین کہ کل نفری عیسائیونکی یعنی باشندگان یورپ کے سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہو گی

خبر فساد میرٹہ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۱۴ ماہ مئی کو پونہچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیادہ حاطہ بنگالہ مین ہو گئی تہی کانپور مین بہی معلوم ہوتی تہی خصوصاً بجانب توپخانہ و اول رجمنٹ ہندوستانی جو سالہا سال سے یکجا رہتے تہے اور اونکے ارادہ فاسد برملا معلوم ہوتے تہے مگر کوئی تدبیر اوسکی انسداد کی سواے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک گورہ مین بہیجا گیا تہا اور اوسکے لیجانے کی وجہ بہی یہ ہوئی کہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور وقت شب چہاونی ہندوستان مین آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانہ کو وہان بہیجدیا تہا اب میم لوگ اور سوداگر چہاونی بہی آکر بارکونمین پناہ گیر ہوئے ایک کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی لکہنو سے وارد ہوئی اور سب افسرونکو حکم ہوا کہ اپنی اپنی رجمنٹ کی چہاونیونمین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تہا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہو گئی تہی کہ بتاریخ ۲۳ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہے اور یہ بہی مشہور ہو گیا تہا کہ توپخانے والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم بخلاف اونکے جو کارتوس مذکور لینے مین انکار کرینگے اپنی توپین نہ لگاوینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ لوگون مین غالب تہا یہانتک کہ بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور کہ روز مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ تہی سلامی معمولی بہی فیر کرنی مناسب متصور نہوئی

نانا بٹہور والے نے ظاہر کیا کہ درصورت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اسلیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے بتاریخ ۲۲ ماہ مئی اوسنے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گو وہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بہی گارد معہ دستہ دوم رسالہ اودہ زیر حکم لفٹنٹ باربر صاحب متعلقہ ۳۰ رجمنٹ چہاونی مین تعینات ہوئے کہ وہان گشت کیا کرین اور پہرے مقرر کرین

چند روز بعد طرف اودہ رسالہ مین بہی کچہ شبہ پایا گیا اسواسطے رسالہ مذکور روانہ فتحگڈہ کیا اور اونکی ہمراہی کپتان ہیس صاحب متعلقہ ۶۲ رجمنٹ جو سکرٹری لشکری سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ تہے اور کپتان کیری صاحب متعلقہ ۱۷ رجمنٹ گیے اور ایک یا دو روز بعد اونکے لفٹنٹ عیش صاحب نصف باٹری توپخانہ اسپی لیکر روانہ مقام مذکور کے ہوئے دو چار منزل پونہچکر سواران رسالہ نے فساد شروع کر کے کپتان ہیس صاحب کو قتل کیا چند سکہ جو رجمنٹ مین تہے اس طرف کانپور روانہ ہوئے اور راستہ مین سے لفٹنٹ عیش صاحب کی بابت سے ملکہ صاحب جو صدمہ تہی کو بہی واپس اپنے ساتہ لائے کپتان کیری صاحب بہی

رسالہ سے بچکر بھاگ نکلے جنرل ویلر صاحب نے سب حال سنکر سکھونکو رخصت کیا مورچال بارکھالی ۳۲ رجمنٹ شاہی کی ڈیوٹین بابندہی شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارکھائی مذکور مین آکر رہا کرین

تاریخ ۲ جون اول کک جسمین دو کمپنی ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور ۵۰ نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی بہی پونہچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکورۂ بالا کی معہ اوس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تہی روانہ لکہنو کی گئی

تاریخ ۴ جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکہ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نولاکہ روپیہ خزانہ مین جمع تہا اور کچہ تدبیر اوسکے لیجانیکے یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو بکثرت آردنینس اور میگزین مین پڑا تہا عمل مین نہ آئی اس واردات کا یہان بیان کرنا اسواسطے بہ ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد نہ رکہا گیا تہا بلکہ جو حال کہ گذرتا تہا اوسکا بہی کچہ خیال نکیا گیا تہا عہدہ داران رسالہ دوم و رجمنٹہائے اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چہاونی مین شب باش ہوا کرین

تاریخ ششم ماہ مذکور بوقت نواخت دو گھنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی اپنی چہاونی چہوڑکر باہم فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے افسرونکو جو اول شروع ہنگامہ سنکر اپنی چہاونی مین آگیے تہے نہ مارا

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گیے جو سول لاین مین بجانب غرب شہر واقعہ تہے اور ان دونو مقامونکو بے مقابلہ گارد متعینہ کے قبضہ حاصل کیا من بعد وہ جیلخانے مین گیے اور سب قیدیونکو رہا کردیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوئے اور مقام مذکور مین پونہچکر قیام کیا قبل از دوپہر رجمنٹہائے ۵۳ و ۵۶ بہی مقام مذکور مین جاکر شامل اونکے ہوئی

یہ قابو پاکر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضے مین کرکے اور مقام مفسدان مین جاکر اونکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چلکر تمام مکانات منہدم کرو اور کل افسران سپاہ اور باشندۂ عیسائی انگریزونکو قتل کرو بعد اوسکے دہلی یا لکہنو چلینگے اور کچہ سپاہ واسطے قبضے مین رکہنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چہوڑ دینگے

بموجب اوسکی صلاح کے کاربند ہوکر اور اپنے تئین اوسکے ماتحت کرداکر اوسی شام کو مفسد واپس کانپور مین آئے اور نانا نے بلا تامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بہیجا کہ اب مین تمسے لڑنے آیا ہون

جو لوگ کہ کچہ لائق تہے اونکو دہمکا کر اور ہر ایک شے جو اونکو ملی اوسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اونکے ہاتہ لگا اوسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دودونی توپین اور دو کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تہا سامنے ویلر صاحب کے کیمپ کے قائم کین اور گولہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۷ جون سے شروع ہوئی

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضرور ہے کہ جنرل ویلر صاحب نے کیسی سرا اور بے موقع جگہ پسند کی تہی اور تدابیر اوسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تہین

ڈیوڑہ سو رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تہے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شرقی کنارۂ شہر پر تہین یہ بارکین یکمنزلہ تہین اور فی بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیونکے رہنیکے لائق تہی ایک اونمین سے سرپوش تہی اور دوسری کہلی ہوئی مگر دونو کے آگے برآمدہ بنا ہوا تہا دیوارین خشتی ایک و نیم فٹ چوڑی تہین ایک کو اور معمولی مکانات ملازمین

ہر ایک بارک کے متعلق تہی

گرد ان بارکونکے ایک خندق کہودی تہی اور اس خندق کے باہر کی جانب بطور فصیل یا دیوار کے مٹی ڈالی گئی تہی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوتی تہی مگر یہان اسطرح پڑے تہے کہ گولی بہی اوس سے نہ رکے اور اسیطرح صاف میدان دونو طرف توپونکے واسطے رکہا گیا تہا اور کوئی شے اونکے محفوظ رکہنے کی موجود نہ تہی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارک اور اشخاص موجودہ مورچال کی ہو سکتا ہے حال انکہ بارکونسے تہوڑے ہی فاصلہ پر حفاظت کی جگہ کافی واسطے بنادوق اور توپونکے موجود تہی جس سے مفسدون نے اپنا فائدہ اوٹہایا

واسطے گہیرنے یعنی محفوظ رکہنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تہی مگر خیال مین گذرتا ہے کہ شاید قلت مزدوران وسختی مٹی کی جو اواخر موسم گرما مین مثال پتہر ہو جاتی ہے باعث طیار نہونے مضبوط دیوار آڑ کا ہوا ہوگا فقط

اب پہر مطلب کی طرف غور کرنی چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورہ بالا سے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضہ مین ہونے میگزین کے ہوا اور عرصہ چند گہنٹہ مین اونہون نے بارکونکے اوپر چوادہ ضرب توپ اور غبارونسے آگ برسانی شروع کی

اول تو محصورون نے بہی خوب جواب اونکے توپونکا دیا مگر چندان فائدہ نہ اوٹہایا کیونکہ اونکی توپین فیلڈ گنز یعنی توپہی اور چہہ تہین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکونسے تہی اور اونکی توپون نے بہی اس روز چندان نقصان محصوران نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب موثر تر عمل مین لائے یعنی دین کا جہنڈا شہر مین کہڑا کیا اور تمام مسلمانان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہون اور جو شامل نہوے اونکو دہمکایا اور طعنے دیے اور اون پر جرمانے کیے اور محصورونکو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج ناکی بہت جلد بکثرت ہو گئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تہی اسکا کچہ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہر طرحکا سامان بکثرت موجود تہا اور خزانہ جسمین لکہہا روپے تہے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تہے اوسکے قبضے مین تہا گولی بندوقونکی بلا فصل اون مورچون پر عمارات متصلہ سے آتی تہین اور توپہاے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی تہین اور اونکی گولی اسپیل وغیرہ کی دیوار خشتی بارک پر علی الاتصال گرتی تہی جس کوٹہری مکانونکو جنمین بیمار اور بیکس عورات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گیے تہے گولہ ہاے کارکس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورہ بالا مین سے زندہ جل گیے اور دواخانہ بہی برباد ہو گیا اور سب بیمار وغیرہ اب بناچاری ایک مکان مین بہ تنگی رکہے گئے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبرگیری کے اکثر مرتے تہے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین آگیا تو بناچاری اونہون نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار اونکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہو گیا اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی مین ہو گئی

ایک نالہ یا خندق تہوڑے فاصلے پر روبروے مورچال کے واقع تہا اوسکی راہ سے دشمن بجانب بارک آگے بڑہے اور یہانسے گولہ رانی پر متصل اور زیادہ موثر ہونے لگے

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تہی اوسکی ناتمام دیوارونکی پشت پر دشمنون نے اپنے بند وقچی قائم کیے تہے مگر محصورین نے حملہ آور ہو کر اونکو مقام مذکور سے پسپا کیا اور اپنے پہرے دو بارکونمین قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین کی اسقدر کثرت سے نہ تہی کہ دشمنونکو دوسری جانب دیوار مذکور کے بہی بند وقچی قائم کرنے دیتے اب آمد و رفت بارکونکی مشکل تہی گولی کی

اسنے مقام محفوظ سے کچھ فاصلے تک نہین جاسکتا تھا کہ بیس ہندوقین اوسپر سر ہوتی تہین اوائل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین جو قریب کوئے کے تعمیر ہوئی تھی بہر لایا کرتے تھے اب دیوار مذکور صدمات گولہ سے منہدم ہو گیی اور پانی جان سے ہاتہ دہوکر ملتا تھا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ توقع زیست چھوڑ جاتا تھا

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکونکی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و پیپہ وغیرہ کے باقی رہ گیے تھے خوراک ایک مقام سے دوسرے مقام تک انکو نہین پونہچ سکتی تھی اور لاش مردونکی وقت شب اوٹھاکر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تہین

توقع کمک کے آنیکی تاریخ ۱۴ جون کو تھی مگر روز بروز امید ہی مین گذرتا تھا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی رسد کم ہوتی جاتی تھی اور جو مصیبتین سب محصورین اوٹہاتے تہے اونکا تصور بھی مشکل سے ہو سکتا ہے

تاہم محصورین حملہ آور ہوکر جو توپین متصل آجاتی تہین اونکو لیکے میخ مار دیتے تہے اور واپس بارکونمین بغیر اوٹہانے نقصان کے چلے آتے تہے اور کبھی کچھ اتلاف جان بھی ہوتا تھا مگر مفسدین پہر اور توپین میگزین سے لیکر اونکی جگہ قائم کر دیتے تہے یا اون ہی توپونکی مرمت کر لیتے تہے اور ہر چند مقام بارکونکا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکہتے تہے کہ اوسپر حملہ آور ہون

اسوقت مین صرف مورچال والے ہی کچھ تکلیف مین نہ تہے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوئے تہے اور اکثر ہندوستانی جنپر شبہ اعانت اور خیر سگالی فوج انگریزیکا ہوتا تھا وہ قتل ہوتے تہے ایک فرد مہاجنون اور صرافونکی طیار ہوکر اون لوگون سے روپیہ بطور جرمانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکہی اونکا نقصان سپاہ صرف مقتولین مین زیادہ از صد نفر ہوا تھا اور میم لوگ تکلیف اوٹہاتے اوٹہاتے دیوانی ہو گئین تہین تاریخ مذکور صبح کو نانا نے پیغام صلح بہیجا اور کچھ عجب نہین ورنہ بہیجا ہوگا اور اوسکے پیغام کی سماعت بھی ہوئی

کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جنہنے اول سے دلیری محصورین کی بڑہا رکہی تہی اور جو اونسے حملہ کروانے تہے محصورین کا حال تباہ دیکہکر اور اقرار نانا پر اعتماد کرکے اجازت دستخط کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اسکے خلاف مین دیتے تہے مگر صلح طرفین منظور ہوئی

کشتیان فوراً طیار ہوئین کہ باقی محصورین کو الہ آباد تک پونہچا دین اور تاریخ ۲۷ جون وقت صبح سب محصورین کشتیونکی جانب روان ہوئے

اب موقع اوس قبیح اور زبون دغابازیکا آگیا تھا جو کبھی نہوئی ہوگی یعنی یہ لوگ کشتیون پر اچھی طرح بیٹھے بھی نہ تہے کہ حسب قرار داد سابق ملاح کشتیونکی کوشش خسی کو آگ لگاکر کنارے پہ دوڑ آئے اور فوراً گراب اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس کشتیان جو اونکے واسطے طیار ہوئین تہین اونمین سے دو سیٹر جسے چل نکلین مگر انمین سے بھی ایک صدمہ گولہ سے شکست ہو گیی مگر اوسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تہی جان بسلامت لیگیے اور ان اٹہائیس باقیماندہ کشتیونکے سوارون

مین جنمین سے کچہہ تو قتل ہوئے اور کچہہ ڈوب گیے اور باقی مقید ہوئے

جو ایک کشتی روان ہوگئی تہی اوسمین پچاس آدمی سوار تہے اور وہ تو دریا مین جاتی تہی اور دونو کنارون پر سے مفسد اوسپر
علاوہ اندازی مثال آتش بازی کے برسا رہے تہے قریب چہہ میل جا کر کشتی مذکورہ دریا پر جا اٹکی اور سواران کشتی مذکور تا شام سعی وقت
رات کو سب نے ملکر اوسکو ریتے سے نکالکر روان کیا اور آٹہہ میل تک بہر وہ نذر کے مگر مضاف گڈہ مین پہونچ کر پہر اٹک گیے یہان
پہ مفسدین اوسپر حملہ آور ہوئے اور اکثر کشتی نشینونکو قتل کیا مگر آخر کار بس پا ہو کر کانپور بہاگ گیے اونسے احوال کشتی کشتی نشینان
استماع کر کے نانا کی دو پوری رجمٹ اونکی تعاقب مین روانہ ہوئین بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اوسنے کشتی کو وہانسے
سرکا دیا اور وہ پہر روان ہوئی مگر بباعث ناواقفیت دریا کے وہ بوقت صبح پہر ریتہ پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو
کشتی نشینون نے دیکہا کہ اونکے پیچہا اور دغاباز دشمن اونکے ساتہہ کنارہ دریا پر آپہونچے اب کشتی ۲۰ میل کے فاصلہ پر کانپور سے
بمقام شیوراج پور آ پہونچی تہی

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تہا جو وہ آدمی اونمین سے بجانب کنارہ اس ارادے سے آئے کہ دشمنونکو بہگادین اور
انکو اونہون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آکر خشکی پر زیادہ دور تک اونکے تعاقب مین نکل آئے مفسدین نے وہان اونکو گہیر لیا
یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچہے ہٹی تو کشتی کی راہ بہول گیے اور بنا جاری کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گیے جب مفسدین
بہت ہی قریب آئے اور اونکا بہت زور پڑا تو ناچار کہین پناہ کی جگہہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تہا اوسمین پناہ گیر ہوئے تا کہ جیسے
دم لین دروازہ شوالہ پر ایک تو اونمین سے کام آیا اور باقی ۱۲ نفر اوسکے اندر چلے گیے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہوئی
تو اونہون نے اپنی بندوقین پہر سنبہالین اور اکثر مفسدین کو کشتہ اور خستہ اور ناقابل جنگ آیندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگریزان
سے بہی اتنے خائف تہے کہ اون پر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لا کر اوس شوالے کے آگے لگا دی اس توپ سے بہی کچہہ اثر نہوا
بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر بدین ارادہ جمع کرنا شروع کیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین افسوس کہ عمارت شوالہ
گول تہی اس لیے جماعت اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بہی نجوبی کار برآری نہ دیکہکر مفسدین نے بارود اونپر
رکہکر اوڑانی شروع کی جسکے دہوئین سے اندر شوالہ کے اوس جماعت کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہونے لگا اب اونہون نے
ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب دریا روان ہون جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چار طرف فراری ہوگیے چہہ یات انگریز جو شناوری
سے آشنا نہ تہے دشمن کے غول مین گہس گیے اور جان عزیز کو اوسقدر قیمت گران پر دیا جسقدر اونسے ہوسکا اور باقی صاحب لوگ
دریائے گنگ مین کود پڑے اور انمین کے اول ہی قتل ہوئے تہے اور تیسر اشناوری سے تہک کر قریب کنارے کے آیا تہا
کہ وہان وہ مارا گیا اور باقی چار صاحب چہہ میل تک شناوری کرتے ہوئے گیے گو تین انمین کے زخمی تہے اور وہان اونکو دو یا تین
سپاہی ایک راجہ خیرخواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دگبجے سنگہ راجہ بیسواڑہ من مضافات اودہ تہا ملے چونکہ تین میل
کے فاقہ سے یہ صاحب لوگ تہے اور پہر آدہ میل سے کوئی اونکے تعاقب مین بہی نہین آیا تہا اون صاحبون نے اب اپنے تئین محفوظ
سمجہکر راجہ کے پاس پہونچایا اور راجہ نے اونکی حفاظت اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ جون سے لغایت ۲۸ جولائی کی
اور آخر کار کچہہ سپاہی دیگر تا بہ کمپو فوج سرکاری جو الہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم برگیڈیر جنرل

کانپور

ہیولاک صاحب کی جاتی تہی پونہچا دیا

اون صاحبون مین کے جو کشتیون پر سے مقید ہوئے تہے اکثر تو اوسی روز قتل ہوئے تہے اور باقی یعنی عورات و لڑکے ولایتی افسرون اور سپاہیونکے ایک مکان واقعہ چہاونی کانپور مین قید کیے گئے تہے ان قیدیونمین سے قلیل نے تو تکالیف سے باعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطہ دیکہنے اور مصیبتونکے زندہ رہے وہ وقت بوقت جلنے خبر فتح الہ آباد کی فوج کی آ گئی تہی گروہ گروہ مفسدون کے ہاتہ سے قتل ہوتے تہے

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پونہچی اوس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوئے اور جسوقت فوج سرکاری چہاونی مین داخل ہوئی علامات قتل و خونریزی کے تازہ تہے زمین قید خانے پر خون اور بال پہیلے ہوئے تہے اور کنوا جو متصل مکان مذکور کے تہا اوسمین لاشین قیمہ کی ہوئین پڑین تہین یہ دیکہکر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پونہچے تو سہی مگر افسوس کہ بدیر پونہچے

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوے ہین اور جو بیان لفٹنٹ دلافوسی صاحب سے معلوم ہوے تہے اونکی وضاحت بیان [illegible] ہوئی اسواسطے ذیل مین درج ہوتی ہے

سماۃ میزین سے بہی جو بطور آیا ملازم گرین وی صاحب سوداگر مقیم کانپور کے تہے بعد دس روز کے ایک گولہ اوپر چہت ایک مکان پختہ کے جو سورجال مین واقع تہا گر بیٹہا اور اوسنے تمام مکان مین آگ لگادی تمام اچہی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبونکے اور بچونکے سوخت ہو گئے اسواسطے اب اونکو از حد تکالیف مین گذران کرنی پڑی کہانا بہی بہت کم ملتا تہا کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بہاگ گئے تہے اور سپاہی میم لوگون اور بچونکے واسطے کہانا پکاتے تہے مگر کئی روز تک اونکو کہانا بالکل نہین ملا تہا اس عرصہ مین قریب ایکسو پچاس مرد و زن و بچہ بیماری و زخمون سے مر گئے خصوصاً عورات و بچہ [illegible] اذیت گرمی ذائقہ موت ہوئے اور کچہ دیوارونکے گرنے سے اور بعضے تفکرات و تکان و تکالیف سے مر گئے جیکوبی صاحب کی میم ایک نواب کے گہر مین مخفی تہی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اوسکو بلباس ہندوستانی برای حفظ جان لکہنو بہیجے اور میم صاحبہ روانہ ہوئی گہاٹ تک پونہچی تہی کہ ایک سوار نے اوسے شناخت کیا اور گرفتار کرکے نانا کے پاس بہیجدیا نانا صاحب نے اوسکو گرین وی صاحب کے ساتہ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر [illegible] کے لڑنے سے ایسے تنگ آ گئے تہے کہ اونہون نے نانا سے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے اونکو جواب دیا کہ کچہ اندیشہ نکرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اوسنے میم صاحب مذکورہ سے پوچہا کہ تم ہمارا خط جنرل ویلر صاحب کے پاس لیجاوگے جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاونگی غرضکہ چٹہی لکہی گیی اور مصحوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کی مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کمپو کے پونہچے تو اول تو سپاہ پہرہ نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا مگر جب زبان انگریزی مین کچہ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک آنے کی دی مضمون چٹہی مذکور کا یہ تہا کہ یہ تمہارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمہاری مرضی لڑنے کی نہو کہ تم جتنے اب زندہ ہو الہ آباد چلے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمہارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور چہوڑ دو اور تمہاری جان بچ جاویگی فقط جب میم صاحبہ مورچال مین پہونچین تو جنرل ویلر صاحب اونسے ملنے آئے اور مضمون خط سے اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کسی کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر نانا کچہ قرار مدار کیا چاہتا ہے تو اوس سے کہو کہ خود آکر کرے یہی جواب جیکوبی صاحب کی میم نانا کے پاس

لے گیین نانا نے بجواب اسکے کہلا بہیجا کہ اگر اوس طرف سے گولہ رانی موقوف ہو تو اسبات کا جواب مین خود جا کر کہونگا
جنرل صاحب نے کہا تا تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسرے روز نانا بہمراہی اپنے
برادر بالا بہٹ و برادر زادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بہی اوسکی ملاقات کو وہان آگئے
نانا نے کہا کہ اپنی عورات اور بچونکو الہ آباد پونہچاؤ بعد ازان اگر تمہارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو لڑنا ہم تم سے
اس امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دہرم کے بموجب قول و قسم کرو اور ہم انجیل پر عہد
کرتے ہین کہ ہم مورچال چہوڑ دینگے نانا نے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم دستگیری کرتے ہین اور جو ہم پر اعتماد رکہتا
ہے ہم اوس سے کبہی دغا نہین کرتے اور اگر اوس سے بہی ہم دغا کرین تو خدا دیکہتا ہے اور وہ ہمکو اسکی سزا دیگا جنرل
ویلر صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے تو ہمکو ابہی مار ڈالو دیکہو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتہیار نہین ہے نانا نے
جواب دیا کہ ہم تم سے دغا نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکہو اور رسد وغیرہ تمہارے ساتہ کرکے تمکو ہم الہ آباد پونہچا دینگے
یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اسباب مین صلاح کی سب سپاہ نے کہا
کہ ہندوستانیونکا اعتبار نکرنا چاہیے وہ تمہارے ساتہ دغا کرینگے مگر چند آدمیون نے کہا کہ اونکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر
بہت مناسب وقت ہے آخرش یہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جاکر کہا کہ تمہاری شرائط ہمکو منظور ہین
تم ہمکو صرف فتح پور تک پونہچا دو آگے ہم الہ آباد بآسانی چلے جاوینگے اسکا جواب نانا نے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد
تک بحفاظت پونہچاوینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان خس پوش ہوکر طیار ہون جب نانا نے دیکہا کہ سب باتین تصفیہ پا چکین
اوس نے کہلا بہیجا کہ خزانے کا لیجانا کچہ ضرور نہین ہے خزانہ میرے پاس بہیجدو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اونکے
پاس تین لاکہ روپیہ تہا اب نانا نے کہلا بہیجا تمہاری حاضری اور کہانا کل کشتیون پر ہوگا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال
خالی کردو جنرل صاحب اسپر بہی راضی ہوئے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹہے تہے کہ ایک پیغام نانا کا
اس مضمون سے آیا کہ آج کشتیان طیار نہونگین تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہو اور چند باتین ایسی کہلا
بہیجین جنرل صاحب نے اوس پر جواب کہلا بہیجا کہ ہم رات کو روانہ نہونگے شاید تم کچہ فریب ہم سے کرو اسکے جواب مین نانا نے
کہا کہ بہتر چار بجے شام کو روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا سب خزانہ اونکے پاس سے لیگیا اب پہر اونکی روانگی مین کچہ توقف ہوا تمام میم لوگ اور بچے
پوشاکین پہنکر طیار تہی اور جنرل صاحب نے نانا سے دریافت کیا کہ ہماری سب نوکر بہی ہماری ساتہ جاوینگے یا نہین نانا نے کہا ہان سبکو لیجاو دوسرے روز
اگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کے پیدا ہوا تہا مگر تاہم اونہون نے یہ سمجہا کہ سب معاملہ درست ہی ہے روز یکشنبہ نانا نے کہلا بہیجا کہ نوکرون کا
لیجانا کچہ ضرور نہین ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام آپ کر لینگی یہ سنکر سبکے دلون مین اندیشہ پیدا ہوا سات بجے
صبح کے مفسدین نے آکر مورچال کا محاصرہ کر لیا اور سب صاحب لوگ اب اونکے اختیار مین آگئے نوکر بہاگنے لگے اور
دشمنون نے اونکو بہی قتل کیا قلیل نوکر جان بچا کر بہاگ گئے اب سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گہس آئے
اور آکر کہا آؤ کشتیون پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور بچے ہاتہیون پر اور ڈولیون پر روانہ ہوئے اور سپاہ وغیرہ
مردون نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچکر کشتیون پر سوار ہوئے جب وہان جاکر اونہون نے کہانا طیار دیکہا اور سب سامان

درست پایا تو نہایت خوش ہوئے جب قلیل اونمین سے کشتیون پر سوار ہو چکے تھے اور مابقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ اون پر
چلی اوسمین کانسٹر گولیان بھری تھین اور یہہ توپ اور دیگر اتواپ جو بعد ازین سر ہوئین سب چھپا کر رکھی تھین اس گولہ سے ایک کشتی پر
آگ لگی اسکے بعد دوسری توپ سے ایک گولہ آیا جسنے چار کشتیونکو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی مین کود پڑے اور سپاہیون نے
بھی بندوقین اونکو مارین سوار معہ گھوڑے پانی مین اوتر گئے اور اکثر آدمیونکو اونھون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیون سے
سوار جو انگریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سو اٹھہ عورات اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اونمین سے زخمی تھے اور
نانا نے کہا کہ اونکو قتل مکرو قید رکھو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تھے اوسکو سپاہی کھینچکر لیگئے بیچارے جو کشتیون پر تھے وہ گریہ و بکا
کرتے تھے اور جو پانی مین تھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کرکے اپنے گھر مین لیگیا
اور اپنی بی بی کے پاس اوسکو رکھا یہہ سوار چوک سے گرجا گھر کے پاس رہتا تھا دختر مذکورہ اوسکے گھر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو
بازار مین گیا اور وہان شراب پیکر مدہوش ہو گھر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پاکر تلوار سے اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اوسکے بھائی کا
اور دو اوسکے لڑکونکا اور اوسکی بی بی کا بھی سر تن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے مین کچھہ سوار اوسکو ملے اوسنے اونسے
کہا کہ جاؤ گھر مین جاکر دیکھو مین نے کس خوبی سے رسالدار کے پیر پھیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکھا کہ سب قتل کیے ہوئے
پڑے ہین جب یہہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کوئے مین کود پڑی اور اوپر سے لوگون نے اوسکو مار ڈالا بعد ازان یہہ دیکھکر کہ ایک دختر
خورد سال نے کیا سانحہ کیا بخوف جان کسیکو جرات نہوئی کہ کسی عورت انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اونکو سپاہ مین
تقسیم کردے کچھہ کہے ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تھے اور بمشکل چھہ روز کی خوراک اونکے پاس تھی بیچارے وہ نخود اور دیگر غلہ
اس قسم پر بسر کرتے تھے اب وہ کشتی جس مین جنرل ویلر صاحب اور دیگر میم لوگ اور افسر تھے بہت دور نکل گئی تھی یعنی قریب بارہ
میل کے گئی تھی کہ وہان زمینداروں نے اوسکو گرفتار کیا اور اونکے ہاتھہ پشت پر باندہ کر سب کو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اونکو دیکھکر
بہت خوش ہوا خصوصاً جنرل ویلر صاحب کو اور بباعث اونکے معمری کے حکم دیا کہ جنرل صاحب کے ہاتھہ کھولدو ہولاس سنگہ کوتوال
کانپور نے کہا کہ ایسا نکیجیے تب نانا نے کہا اچھا جنرل صاحب کو گارد مین رکھو اور مابقی صاحبونکو جسمین ریڈ صاحب اور کرین ڈی صاحب
اور کرک پاترک صاحب اور میک کنزی صاحب اور کپتان میک کنزی صاحب اور داکٹر ہیرس صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے
اونکو جہان وہ ہین وہین رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیان مارین
اونھون نے مفسدین کو قبل از مرنیکے بدشنام دہی بہ کہا کہ مجھے قتل کرو یا گولی مارو مگر میرے ہم وطن بہت جلد میرا بدلا تم سے لینگے
یہہ سنکر دو سوارون نے اونکو بضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار اس کشتی کو گرفتار نکرتے تو یہہ سب بچ گئے تھے وہ میم لوگ جو سابق سے
مقید تھین اونکے کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزین بازار سے خرید کر اونکو کھانیکو دیا کرو دس روز بعد اسکے نانا نے
اون سبکو ایک مکان مین جو اسمبلی روم مشہور تھا بھیجا بعد ازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکھا کہ اسقدر عورات اور بچہ انگریزان میرے
پاس قید ہین اور درخواست کی کہ انکے باب مین کیا کرنا چاہیے وہان سے جواب آیا کہ اونکو مار ڈالنا مناسب نہین اس جواب کے
بعد نانا نے کچھہ آدمی اونکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از مفسدہ الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے مقیدین
مین سے ایک چٹھی الہ آباد کو لکھی تھی اوسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہہ سنکر نانا نے حکم دیا کہ سب مقیدین کو قتل

گرڈالا اور کسیکو اونمین سے زندہ نرکہا یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گرفتار ہو کر آئے تھے وہ بتاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے تھے جب مقیدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہی اونہون نے اپنے کپڑے پہاڑ پہاڑ کر دروازے کو اونسے خوب مضبوط باندہا ایک سوار نے اگر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہترانی کو دوسرے سوار نے دیوار پہاند کر اور مکانمین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اوسکے پیچھے اور سوار بہی دروازے کے راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اوسکے شامل ہوئے تمام مقیدین اسطرح قتل ہوئے اس واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اوسنے حکم دیا کہ مقتولین کی لاشین ایک کوئے مین ڈالدو ویسا ہی ہوا اور پشتہ ہاے مقتولین کے نیچے سے پچیس عورات اور بچے زندہ نکلے تہے نانا نے اونکو جلادوں کے حوالے کیا اور چند بچہ ہاے شیرخوارہ کو تو مفسدین نے اوٹہا کر زمین پر مار کر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۶ جولائی بوقت صبح وقوع مین آیا تہا اور بوقت شام نانا مقام بٹہور بہاگ گیا اکثر عورات مجروح کوئے مین ڈالدی گئین تہین اونکے اوپر اور لاشین مردونکی اور مٹی وغیرہ ڈالدی تہی کہ سب دب جاوین قبل از واپس جانے نانا کے اونہون نے میگزین اوڑا دیا تہا فقط

ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین وی صاحب کی ملازم تہی صاحب ممدوح اور اونکے عیال و اطفال کی تکالیف مفصل بیان کرتی ہی اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ اسیطرح پر ہر ایک شخص کو تکلیف اون بیس دنمین جسمین وہ لوگ محصور رہے تہے ہوئی ہو گی

کیی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشناک تہے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تہی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات بغض ظاہر ہوتے ہین بہمین خوف میرے مالک یعنی گرین وی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اونپر تا بمقام کلکتہ لیجاوے رسد و اسباب سب اونپر بار کر دیا گیا تہا اور سب طیار روانگی کو تہے کہ عہدہ داران لشکری نے منجانب سپاہ طمانینت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہی اور کوئی آمادہ فساد نہین اسی قیل و قال مین تین چار مرتبہ کشتیان لدین اور خالی ہوئین اس عرصہ مین میرا مالک اور اونکے عیال و اطفال سب رات کو ایک اور بنگلے مین جو برلب دریا تہا جاکر شب باش ہوا کرتے تہے اور کشتیان گہاٹ پر باندہ دیجاتی تہین

آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تہا اور متصل مورچال کے واقع تہا کرایہ بدین خیال لیا کہ وقت ضرورت معہ عیال و اطفال وہان جاکر رہینگے

بتاریخ ۴ ماہ جون یہہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصہ تک خاموش نرہینگے کیونکہ علامات بغض اونسے اب برملا ہوتے ہین یہہ سنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورۂ بالا مین انتقال کرنیکا مصمم کیا اور بطبق اوسکے مسٹر گرین وی صاحب کی میم معہ بچگان یعنی لوئی زا جو قریب پندرہ برس کے عمر کے تہی اور ہنری گیارہ برس کا اور جون قریب دس برس کا اور فریڈرک قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑہے پانچ برس کے تہے معہ اونکے محافظ مسماۃ مس سٹوارٹ کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تہی اور جی صاحب اور اونکی میم اور ٹمبول گرین وی صاحب معہ زن و بچہ یعنی روزاین جو قریب چار برس کے تہے اور امیلیا دو برس کے اور ایک بچہ دو روز کا تہا بروز دو شنبہ بنگلہ مذکور مین روانہ ہوئے

اور طامس گرین وی صاحب خود شام کو اونکے پاس پونہچے

اس روز یعنی بتاریخ ۴ ماہ جون اڈورڈ گرین وی صاحب اپنی بانی یعنی میم گرین وی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کارخانہ نجف گڈہ مین جہان وہ اپنی میم اور بچونکو روانہ کر چکے تہے اور جو قریب سولہ میل کانپور سے واقع ہے اونکے ساتہ جائین اونکے بچہ بحسب تفصیل ذیل تہے یعنی فرانسس ۱۱ برس کی عمر کا لئیا آٹہ برس کی اور مار تہا دو برس کی

بتاریخ ۵ ماہ مذکور قریب نواخت دو گہنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چہاونیونکو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوئے خزانہ کلکٹری کے جانب جو نواب گنج مین تہا روانہ ہوئے میری مالک یعنی گرین وی صاحب کلان کی میم اور تمام اوسکے ہمراہی جنمین ہڈ صاحب معہ میم صاحبہ و بچگان بہی شامل تہے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تہا اوسمین ایک بارک تہی جسکو بارک ہسپتال کہتے تہے اوسمین تو تمام افسر اور عہدہ دار معہ اونکی میم لوگونکے اور سپاہی مقیم ہوئے اور ایک اور مکان مختصر تہا جو واسطے سوداگران چہارونی کے تجویز ہوا تہا اور اوسمین ایک حصہ میرے مالک کو معہ اوسکے ہمراہیونکے مثل میم صاحبہ و بچہ با و دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب معہ عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم معہ بچونکے ملا تہا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض مین تہا کسیکے پاس بستر تک نہ تہا اسواسطے ایک بوریا لاکر زمین پر فرش کیا اور میرا مالک کچہہ کہانا مورچال مین لایا

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹہای ۱ و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد از لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو ۷ میل فاصلہ پر کانپور سے ہی جا کر مقیم ہوئے اس سے تمام عیسائی انگریزونکے دلمین یہ خیال ہوا کہ مفسد اونکو چہوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶ ماہ مذکور مفسدین مذکورین بسرگردگی نانا صاحب معہ اوسکی سپاہ و توپونکے واپس کانپور مین آئے اور جلانا بنگلونکا اور گولہ رانی کرنی اوپر مورچال کے شروع کی

میرے مالک نے معہ عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات و جوع و عطش کے اوٹہائی جس کوئے سے مورچال مین پانی آتا تہا وہ ایسے برے موقع پر تہا کہ اوسپر دشمن کا گولہ برابر پڑتا تہا اور کوئی آڑ اوسکے گرد نہ تہی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی لینے جاتے تہے اور جو جاتے تہے وہ گویا اپنی جان سے ہاتہ دہو کر جاتے تہے اسواسطے پانی ایسا گران ہو گیا تہا کہ ایک مشک تین روپیے سے گیارہ روپیے تک کو ملتی تہی

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتہ لایا تہا وہ گولہ توپ سے برباد ہو گیا اور گولی جو طرفین سے بکثرت چلتے تہے اوسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دلمین سمایا کہ اوسنے کہانا چہوڑ دیا روٹی ہاتہ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسے گران قیمت ہو گئے تہی کہ ایک روٹی آٹہ آنہ سے ویکروپیہ تک کو ملتی تہی

سیمبول گرین وی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ پہنچا کہ وہ دیوانے ہو گئے اور بتاریخ ۹ ماہ مذکور مر گئی اور جی صاحب بباعث معمری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تہے اونکے بیٹہے بیٹہے ایک پارہ مکان جو صدمہ گولہ سے گرا تہا سر پر گرا اور ایک اور تکلیف اوٹہا کر بروز دوم یعنی ۱۱ ماہ مذکور اونہون نے ودیعت حیات سپرد کی اس عرصہ مین لوئی زا کو بخار آیا اور تین روز رہا ان تین دن مین اوسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تہی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تہا تیسرے روز اوسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اون دونونکو توشہ آخرہ دیکر جان بحق تسلیم کی قریب

تین روز پیشتر اوسکے بیمار پڑنے کے اوسنے ایک ساعت طلائی مجھے دی تھی اور یہ کہا تہا کہ اگر تو کلکتے پہنچے تو یہ گھڑی میری خالہ جون ٹرنبل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ اوسکو معلوم ہو گیا تہا کہ مین اس تکلیف مین زندہ نہ ہونگی اور نہ اوسکو دوبارہ اب دیکھونگی اس حکم کی تعمیل مین کر چکی یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پونہچا دی بعد ازین میرا مالک پہر بستر پر رہا سے نہ اوٹھا اوسکو اس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا وہ اوسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف مین وہ بہی تاریخ ۱۷ ۔ مرگیا تین روز پیشتر اپنے مرنیکے اوسنے ایک چٹھی مجھے دی تہی اور یہ کہا تہا کہ میری بہن ٹرنبل صاحب کی میم کو یا میرے بہائی ولیم گرین وی صاحب کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جسوقت مین مورچال سے باہر نکلتی تہی ایک سوار نے مجھسے چھین لیا

قریب تاریخ ۱۸ ۔ جون مس سٹوارٹ جسکا ذکر اوپر آچکا ہے خوف آتش زدگی سے جو اوس بارک مین لگی تہی جسمین وہ رہتی تہی باہر بہاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اوسکے پشت پر لگا جسکے صدمے سے وہ وہین گر کر مرگئی جی صاحب کی میم جسکے اوپر بہی بہت شدائد اور سختیان گذرین تہین ۱۲ جون کو مر گئی اب صرف یہ لوگ زندہ تہے یعنی طامس گرین وی صاحب کی میم معہ اپنے بچیان ہنری جون فریڈرک اور میری کے اور میبل گرین وی صاحب اور اوسکے دو لڑکے اور تیسرا جو اونہی دنون مین پیدا ہوا تہا باعث نملنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھارہ دن کا ہوکر مرگیا تہا

قریب تاریخ ۲۵ ۔ کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تہی نانا کی طرف سے وہیلر صاحب کے پاس یہ پیغام سپرد کر دینیکے آئی پیغام یہ تہا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد تک پونہچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تئین حوالے نانا کے کرین اور سب خزانہ اوسکو دیدین جب یہ شرط منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بے خوف و خطر مورچال کے باہر بہی پہرنے لگے

میبل گرین صاحب اور مین اس قابو کو غنیمت سمجھکر اوس مکان مین گئی جہان مشہور تہا کہ میم گرین وی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین وی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین وی صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے قید ہین ہمنے اوس مکان کے اندر جاکر کیا دیکھا کہ ایڈورڈ گرین وی صاحب کی میم میلے اور پہٹے ہوے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہے اور اوسکی گود مین گرین وی صاحب کلان کی میم کا سر ہے اور وہ لیٹی ہوئی ہے اور ایڈورڈ گرین وی صاحب بہی زمین پر لیٹے ہوئے تہے اور اونکے بچے فرانسس لیٹا اور ماریتہا بہون بیٹھی تہے اونہون نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور کہا کہ ہم بہوکے ہین اور نانا صاحب کے آدمیون نے ہمکو پانچ چھہ روز سے کچھہ کھانا نہین دیا اونکے خوش نصیبی سے جو بہشتی نانا نے اونکو پانی دینیکو ملازم رکھا تہا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تہا اور یہ شخص اکثر کچھہ شیرینی بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چھپا کر اونکے واسطے لیجایا کرتا تہا

بتاریخ ۲۷ ۔ نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزونکے مورچال سے گھاٹ تک عمل مین آئین ہاتھی اور ڈولیان اوسکے اونکی سواری کو آئے اور وہ سب روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ ایسی کم زور تہی کہ اوٹھ بہی نہین سکتی تہی اور کوئی اونکی مدد کو نہ پونہچا آخرکار ایک باورچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تہا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تہا اتفاقاً اونکے پاس آیا اور اوسنے میم صاحبہ کو ایکطرف سے اوٹھایا اور جون نے

دوسری طرف سے اوراسطرح مورچال کے اس کنارے تک لاکر اونکو ایک ڈولی مین لٹادیا میم صاحبہ نے ایک انگشتری الماس میری جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اوس باورچی کے اور کہا کہ میرے پاس اب اور کچھ دینے کو نہین ہی یہ تم لیلو اور انگشتری الماس مین نے اب ترنبل صاحب کی میم کو دیدی ہی تہوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور ڈولی مذکور واسطے ایک افسر زخمی کے لے گیا اور میم صاحبہ کو اوتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اوسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کروادیا اور ہنری اور جون اور فریڈرک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہنچے گھاٹ پر رئیڈ صاحب کی میم معہ بچونکے کھڑی تھی ہنری جون اور میری اونکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی ماکو نچھوڑا دو سوارون نے میری ماں کو ہاتھی سے اوتارا اور تین سپاہی اونکو کشتی تک لیگئے مین نے اوسکو کشتی پر بیٹھتے ہوئے دیکھا وہان وہ ایک جگہ پشت لگاکر بیٹھے اور انجیل جسکو اونسے اس عرصے مین کبھی اپنے سے جدا نکیا تھا پڑہنے لگی اور فریڈرک اوسکے پاس بیٹھا اب گولہ رانی توپہاے پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیون پر شروع ہوئی مین نے اوس کشتی کو جلتے دیکھا جسمین میم صاحبہ تھین جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کھولکر اونسے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی بغل مین دبایا اور اسر ہیبت سے جل گیے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتہ شمشیر کا مارا کہ اوسکا شانۂ راست جدا ہوگیا اسپر وہ تہوڑی دور بھاگا اور زمین پر گر کر مرگیا اور جون اور میری سیمول گرین وی صاحب کے دونو لڑکونکے ساتہ گرفتار ہوکر اسمبلی روم مین قید کیے گئے تھے

سیمول گرین وی صاحب بہی اوسی وقت جنرل ویلر صاحب کے ساتہ گرفتار ہوکر اور قیدیون کے ساتہ مارے گئے

گرین وی صاحب کلان کی میم اور اونکا لڑکا ایڈورڈ اور اوسکے عیال واطفال بعضے کہتے ہین کہ مرگیے اور بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ اسمبلی روم مین ہمراہ دیگر قیدیونکے بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوئے القصہ کوئی اونمین سے اب زندہ نہین ہی کوئی تحقیق حال سدرلینڈ صاحب اور اونکی میم کا جو فتحگڈہ مین تھے معلوم نہین ہوتا مگر یقین ہی کہ وہ بہی کانپور مین ہنگام مفسدہ مرگیے وہ بہی متعلق خاندان گرین وی صاحب سے تھے خیال کرنیکا مقام ہی کہ فساد کانپور اور فتحگڈہ مین پچیس آدمی ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوئے فقط

احوال مندرجہ ذیل زبانی ہندوستانیونکے جو ملازم قدیم گرین وی صاحب کے خاندانکے تھے معلوم ہوا

قریب دو روز بعد ہنگامہ کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع پہنچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ مین جو کانپور سے بہت فاصلے پر نہین ہے مخفی ہین اونسے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہان جاکر اونکو گرفتار کرلاؤ برطبق اسکے کچھ سوار اور پیادہ بجانب نجف گڈہ روانہ ہوئے اور ایک گروہ بدمعاشونکا بہی اونکے ساتہ ہوا جسوقت یہ خبر ایڈورڈ گرین وی صاحب کو پہنچی فوراً وہ معہ اوسکی والدہ اور میم وبچہ کے اور میجر ہولنگ صاحب متعلقہ انولید و پارنٹ کے کوٹھے پر چڑہ گئے اور زینہ اوپر کھینچ لیا صاحبان موصوفین اپنی بندوقین اور اوسقدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتہ لیگیے جسقدر لیجا سکے جب مفسدین نے اونکو آگھیرا تو اونہون نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس نہ آنے دیا آخرکار بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بہی رو بکمی لایا اب کوئی تدبیر لڑنیکی یا فرار ہونیکی نظر نہ آئی

اور بنا چاری اونہون نے اپنے تئین حوالہ مفسدان کیا جنہون نے اونکو قید کرکے اور ایک جھکڑے پر بٹھا کر جسکے اوپر پوشش بھی
کچھہ نہ تہی کہ آفتاب سے جو اون روزون نہایت گرم تہا حفاظت ہوتی کانپور لائے یہان ناناکے روبرو گیے اور نانا نے
گرین وی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہی وہ ہمکو دے اور ہم تجھے اور تیرے خاندان کو جان سے
نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکہ روپیہ دے میم صاحبہ نے جواب دیا کہ میرے کارخانے کا مالک میرا فرزند ہے پاس ہے
اوسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت الہ آباد پہونچا دو تو جو مانگو گے وہ دونگی نانا نے اس امر کا اقرار کیا مگر اوسوقت یہی
حکم دیا کہ میم صاحبہ کو اور اوسکے فرزند ایڈورڈ کو اور اوسکے خاندان کو سویدا نام مکانمین جو کانپور مین تہا پہرہ گارد مین کہو فقط

اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پہونچی ہی صرف یہ ہی جو ذیل مین تحریر ہوتی ہی اور غالب کہ نہایت تاسف انگیز
اور جگر خون کن ہو یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹہی سے ملی ہے جو ہمراہ لشکر برگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تہی

میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کے شجاعانہ حفاظت کانپور کے نہین پہونچی مگر پرچہ ہاے ملفوفہ جو مین نے
پارچہ ہاے میم صاحبان مقتولین مین پائی اونسے کچھہ کچھہ حال معلوم ہوسکتا ہی مین نے انبار پارچہ ہاے خون آلودہ مین سے
تین تصویرین بھی پائی ہین مگر وہ مین کبھی اور مشتہر کرونگا اور اسیواسطے بالفعل اپنے پاس رکہتا ہون جسوقت ہم کانپور مین
بعد فتح لڑائی کے پہونچے اوسیوقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بہاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ کسی جرنیل
کا باورچی ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمسریٹ کا تہا اوسنے خود جا کر ویلر صاحب سے کہا تہا کہ مین برضا
و خوشی اپنے مورچال سے باہر جا کر دریافت کرتا ہون کہ کمک آتی ہی یا نہین اور ویسی ہی اطلاع آپکو دونگا مگر مفسدین نے اوسکو
گرفتار کیا اور بطور جاسوسان تحقیقات اوسکی کرکے حکم تین برس قید کا بامشقت وجرمانہ اوسکی نسبت صادر کیا حسب الحکم وہ قید رہا
اور جہان وہ قید تہا وہان قریب تین سو ہندوستانیونکی اور قید تہے اور اکثر اونمین سے اسواسطے قید ہوئے تہے کہ اونکے پاس
روپیہ ناناکے دینے کو موجود نہ تہا اور جسوقت ان قیدیون نے شور و غل ہماری فتحیاب فوج کا سنا اوسی وقت اپنے گارد کے
سپاہیون پر دوڑ اوٹہے اور اونکو مغلوب کرکے فراری ہوئے اس بیچارے نے اپنے گہر کے نو آدمی مورچال مین چہوڑے تہے
جسمین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوئے کسقدر رقت اوسے دیکھکر آتی ہی جب وہ گرد پیش قتل گاہ
کی لاشونکو تلاش کرتا پہرتا ہے میری دانست مین وہ اسواسطے تلاش کرتا ہی کہ شاید کچھہ پتہ اوسکے خاندان مقتول کا ملے وہ بے حواس
پہرتا جاتا ہے اور کوئی اوس سے نہین بولتا اور نہ کچھہ اوسکے تسکین کی صورت پیدا کرتا ہی ہمارے نزدیک اسوقت مین کچھہ
بھی اوس سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہرخندہ ہوجائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین کہ ویلر صاحب کو بجای اوس مقام کے
مورچال بنانیکے جہان اونہون نے قائم کیئے تہے مناسب تہا کہ میگزین مین جا کر مضبوطی کرتے اس سے مفسد بھی توپین اور
سامان جنگ اسقدر کثرت سے نہ پا سکتے ہسپتال توپخانہ جسکو ویلر صاحب نے چندروز بچایا تہا بالکل گولونسے چلنی ہوگیا ہے
مفسدونکے پاس اتنی توپین نہین کہ اونسے ہر انچ اینٹکا گولہ پہونچتا تہا اور مجھے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ پنی اونہون نے لا کر دمدمہ
کوٹہے کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہی ایک چوبیس پنی اونکے پاس تہی اکثر محصورین پانی کے لانے مین مارے گیے اور آخر کار
پانی بھی جو اسوقت اور اوس ایام مین زندگی کا باعث تہا ملنا بھی موقوف ہوگیا ایسے وقت تنگی مین شاید شرائط نانا کے

کہ ویلر صاحب معہ فوج وغیرہ کانپور چھوڑ کر بحفاظت سپاہ نانا الہ آباد جاوے قبول اور منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کسطرح کی حفاظت اوس حرامزادے نے اونکی کی تمام انگریز سواے عورات اور بچون کے جنکو اوسنے قید کیا تھا وہ بھی گو اونہون نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کردیا تھا بد غابازی صریح قتل ہوئے

راقم کو کچھ پرچہ ہاے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتل گاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئے تھے ملی یہ حالات غم آلود پرچہ ہاے خون آلود پر ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اون پیل سر سے بخط میم صاحبان ثبت ہے لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبونکے روزنامچہ سے جدا کیے ہوئے معلوم ہوتے ہین زیراکہ خط دونو کا ایک سا نہین ہے

## ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہے

تاریخ ۱۲ جون ماما یعنی والدہ مرگئی
تاریخ ۹ جون ایلیسی حق ہوئی
تاریخ ۲۷ جون کو جورج نے جان دی
تاریخ ۲۱ مئی کو بارکون مین گئیے
تاریخ ۵ جون رسالہ بھاگ گیا
تاریخ ۶ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی
تاریخ یکم جون چچا ولی مرگیا
تاریخ ۱۷ جون خالا انیلی نے جان بحق تسلیم کی
تاریخ ۲۷ جون بارکون سے نکلی اور جب دریا پر پونہچے تو فوراً قید ہوئی

## دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے

تاریخ ۲۱ مئی ہم بارکونمین گیے تاریخ پنجم جون بوقت نواخت دوگھنٹہ صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دشمن ما بقی رجمنٹہای ہندوستانی بھی چلی گئین دوسرے روز وقت صبح ہم سب روبرو بارکونکے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس پنی توپ کا آکر مورچہ مین لگا اور اس روز سے تا تاریخ ۲۵ جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شرائط جنرل ویلر صاحب کے پاس بھیجین اور جنرل صاحب نے اونکو منظور کیا اور ۲۷ کو ہم سب نے بارکونکو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گیے کہ وہانسے کشتیون پر سوار ہوکر جاوینگے جب ہم دریا پر پونہچے تو دشمنون نے ہمپر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزونکو اور تہوڑی سے میم لوگونکو مار ڈالا کشتیونکو جلا دیا کچھ قلیل آدمی ڈوب گیے اور ہم گرفتار ہوکر ایک مکان مین یکجا قید کئیے گئیے ہین

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر قتل گاہ کو دیکھنے گیے وہ بیان کرتے ہین کہ اس مکانمین اب تک اوکھڑے ہوئے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبونکے جوتے بھی موجود ہین چھوٹے بچونکے کپڑے اور اکثر علامات رنج افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے چونے پر نشان خونکا چارون اونگلیون اور ایک انگوٹھے کا بنا ہوا ابتک موجود ہے

ایک وقایع نگار باقیماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اس مقام مین تاریخ ۱۶ ماہ مئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پونہچی اسوقت یہان یکم اور ۵۳ اور ۵۶ رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور پچاس نفر سپاہ گورہ متعلق توپخانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اوسمین کوئی صورت بچاو کی ممکن نہین تاہم سر ہیو ویلر صاحب نے

ہسپتال کا بارک اسواسطے قیامگاہ کے لئے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پریٹ پر واقع ہی اور ضرورت ایسی مقام کی اسواسطے منظور ہوئی کہ
ویلر صاحب کو اوس ہی شبہ تہا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی سپاہ دہلی و میرٹہ کی کریگی اور ہمین لحاظ صاحب موصوف نے اس مکان
کو بتعمیر مورچال مضبوط کیا اور تمام اتواپ باڑہی اوسکے اوپر چڑہا دین اور ۳۲ رجمنٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تہے اور جتنے
میم لوگ مقام کانپور مین موجود تہین سبکو حکم مقام مذکور مین آنیکا ہوا اسی اثنا مین سپاہ سے علامات ہنگامہ پردازی آشکارا
ہونے لگی شب کو بنگلہ تین لین مین ہوتی تہین اور اونکے ہتہیار لینے ناممکن تہے اسواسطے ویلر صاحب نے سر ہنری لارنس صاحب
کو واسطے کمک کے لکہا مگر لارنس صاحب کے پاس صرف چہہ سو نفری گورے کی موجود تہی اور اسی سپاہ سے اونکو
انتظام کل ملک اودہ کا کرنا تہا تاہم صاحب محتشم الیہ نے ستر گورے واسطے کمک کے روانہ کانپور کیئے بآخر ماہ مئی اسی
گورہ ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور مدراس فیوزلیر وارد کانپور ہوئے اور ویلر صاحب نے گورہ لکہنو کو واپس جانے کی
اجازت دی اور بتاریخ ۳۱ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹہی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت جا کے
یا پانچ سو میم ورنا قابل جنگ کرنے والونکی جو مقیم کانپور تہے بہت ضرور ہے اور اونکے پاس صرف ۱۵۰ نفری گورے کی
بمقابلہ اسقدر فوج ہندوستانی اور مفسدین شہری کے موجود ہی مگر یہ چٹہی کلکتے پہنچنے بہی نپائی کہ بتاریخ ۵ ماہ جون سپاہ نے
ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی جیلخانے سے چہوڑ دیے اور اکثر افسرونکو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بہاگے جاتے تہے
قتل کیا افسوس کہ اوسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تہے اور وہ لوگ بیچارے اوسی
روز قتل ہوئے اور بنگلہ ہائے صاحبان اور بارکہائے سپاہ شعلہ ور ہوئی بعدازین سپاہ مفسد بجانب مورچال روانہ ہوئی
مگر چونکہ اونکے پاس توپ نہ تہی اسواسطے ظن غالب تہا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا ابد تواریخ ہند مین روسیاہ
رہیگا بدعہدی نکرتا اور اپنے قول و فعل پر قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک کے مفسدین کا ہرگز غلبہ نہونے دیتے
یہ شخص سری منت دہوندہو پنت نانا صاحب راجہ بٹہور تہا اس شخص کو پیشوا باجی راو نے متبنی کیا تہا اور اوسکے مرنیکے بعد
اوسکی جگہ قائم ہوا مگر پنشن باجی راو کی اوسکو نہ ملی الا اوسب خزانہ وغیرہ اوسکے قبضے مین رہا بلکہ اوسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بہی ہوا تہا
کہ کچہہ سپاہ اور چہہ توپین اپنے قلعہ بٹہور مین رکہا کرے یہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اوسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب
کانپور مین تہے اونسے اسکی نہایت دوستی تہی اور اکثر اونکے ساتہ سیر و شکار کو جایا کرتا تہا مگر خبر ہنگامہ میرٹہ کے سنتے ہی اسنے
سپاہ ہندوستانی کی رائے لینی شروع کی اور جب اونکو بہی آمادہ فساد پایا تو فوراً آپ بہی بگڑ بیٹہا اور اول ہی یہ حرکت کی
کہ جو قریب سو انگریز مرد اور میم وغیرہ کے فتحگڈہ سے فراری ہوکر کانپور آتے تہے اونکو اثنائے راہ مین اپنے مقام بٹہور
مین گرفتار کرکے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵ ۔ اوسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور اوسنے اوسی وقت
اپنی چہہ توپین اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بہاری اوسکے یہان زمین مین دفن تہین اونکو بہی نکالا اور یہ
سب سامان لیکر بسرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب کانپور مین آیا اور گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر
شروع کی ہرچند ویلر صاحب کی پاس توپین ایسی بڑی نہ تہین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی
حکمت سے توپ سرکاری چلتی تہی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تہے اور ہرچند ویلر صاحب کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ تا روز دہ روز

شگہات متواترہ مین کام آیا تہا ناسم صاحب موصوف سے بباعث ذاتی اخلاص کے خبر پاونہا جب مفسدین نے اونکے قیام گاہ پر
حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے اونکو پارکرلیس پالیا اور اگہر حفاظت اسقدر بیم وغیرہ کی اونکے رہ نہوئی تو وہ کبہی سلکے
اوس مقام سے نکلکر اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گئے ہوتے

آخرکار بتاریخ ۲۶ ماہ جون وہیلر صاحب کے پاس صرف دو روز کا کہانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہوتا تہا اور
سامان جنگ بہی صرف مین آچکا تہا اسواسطے اونہون نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضے مین
کرلین اور انہون نے ایسا ہی کیا اور مفسد پسپا ہوئے اور رو بفرار لائے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تہے کہ اس فتح کا
حظ اوٹہاتا اسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج ادہ سے جو ملی تو وہ پہر صاحب کی طرف آئے اور اونکو گہیر لیا کیونکہ جماعت اونکی
کثیر تہی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکہکر ناچار صاحب اپنے تئین اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پہر مورچال مین آگیے اور تمام
محنت بیکار ہوگیی جب یہ حال گذرا تو اب اونکے پاس نہ کہانا تہا اور نہ پانی تہا اور نہ کچہ سامان جنگ تہا اور وہان قیام کرنا گویا
موت کو خود طلب کرنا تہا اسواسطے بمجبوری اونہون نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان وخزانہ نانا صاحب کے
ہاتہ دیکر خود بجان واحد سب انگریز ونکو اور عیسائی باشندون وغیرہ کو اپنے ساتہ لیکر کشتیون پر گئیے اور اونکو یقین تہا کہ اب ہم
بخیریت اپنے دوستون سے ملینگے اور اپنا وطن پہر دیکہینگے مگر یہ خام خیالی تہی جب یہ سب کشتیون پر سوار ہوئے نانا نے حکم
دیا کہ جو توپین کنارہ دریائے گنگ پر پوشیدہ اس مطلب کیواسطے رکہین تہین سر ہون اور اونکے گولون سے سب کشتیان پارہ پارہ
ہوکر ڈوب گئین کچہ آدمی جو اون پر سوار تہے تہوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو ہنوز سوار ہی نہ ہوئے تہے وہ کنارے
پر گرفتار ہوئے اور قید مین بہیجے گیے بعدازان جب نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سنی تو اونکو بہی ایکمرتبہ مار ڈالا اور جس بیرحمی
سے مارا اوسکا حال ایکمرتبہ اوپر بیان ہوچکا ہے

جب چٹہی درخواست فوج گورہ کی کلکتے مین پونہچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے جو بصلاح مستر ہنری لارنس صاحب اور
لاٹ انفسٹن صاحب کے اس بلوے کا بندوبست کرتے تہے حکم روانگی فوج کا دیا اور مدراس حلقے سے اور سیلون یعنی
لنکا سے اور جزائر ماریشیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے مین اضلاع شرقی بہی اس آتش فساد سے
شعلہ ور ہوگیی تہی اور اسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دہی مفسدین بنارس اور الہ آباد لازم آئی اور جب تک وہ
اسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پونہچے اوسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہوچکا تہا
کرنیل نیل صاحب نے ہر چند اول اپنے وارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکہ سیاہ لیکر دگی میجر رینارڈ صاحب روانہ
کانپور کیے تہے اور اوسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی زیر حکم جنرل ہیولوک صاحب روانہ ہوئے تہے مگر سود مند نہوئی
ہیولوک صاحب اور نیل صاحب رینارڈ صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوئی اور بتاریخ ۱۳ اس فوج نانا صاحب کو
بمقام فتحپور شکست دیکر پسپا کیا بتاریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام پانڈی جو بمفاصلہ ۲۰ میل کانپور سے جاری ہے
نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶ ماہ خاص کانپور مین اونکو شکست فاش ہوئی اور نانا رو بفرار لاکر بجانب بٹہور بہاگ گیا کانپور مین پونہچکے
جو حال زبون اور نا دیدنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکہا اوسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کبہی کسینے سنا تہا

ملاحظہ نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہم وطن یہان قتل ہوئے ہین اور کس کس خرابیون سے اونکی لاشین پڑی رہین
اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہی اور دوات بھی بارچہ سوف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے
مگر کہان تک پاس کرے کہ تمام انگشت بے تابی ہوتی ہی ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا

اب بعد فتح کانپور پھر لوگ صاحب توروانہ لکھنو ہوئے اور جرنیل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزا دہی مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزاے سخت مفسدین کو دی کہ تا بابد زمانے مین یادگار رہے گی کسیکو پھانسی دی اور کسیکو اول بید لگوائے اور پھر پھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور جو مفسدے مین بھی زیادہ تر مستعد تھا اوسنے مکان قتل گاہ صاف کروایا اور انواع انواع کار ہاے زبون اور ناشایستہ اوسے لیکر بعد ازان اونکو بجاے گلو قتل کیا مگر یہ سب بد انست راقم کمتر سزا ہی کیونکہ جو جو حرکات قبیحہ اور زبون اون سے نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہین وہ درحقیقت ایسی تہی کہ اگر اس سے زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی نہ سنی ہو اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہی

## روہتک

بتاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چہار صد نفر سپاہ پیادہ اور اوسیقدر سوار مفسدان معہ پانچ اضراب توپ مقام دہلی سے بجانب روہتک روانہ ہوئے بتاریخ ۲۳ سپاہ مذکور مقام بہادرگڈہ جو علاقہ نواب دادری مین واقع ہی پونہچکر مقیم ہوئی اونہون نے اس مقام کو نہ لوٹا اور وہانسے روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نواخت آٹہ گہنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوئے اور پونہچتے ہی اوپر خزانے کے حملہ آور ہوئے جو ساٹہ سپاہی متعینہ خزانہ تہے وہ مفسدین کے ساتہ شامل ہوگیے اور تمام فوج نواب جہجر کی بہاگ گئی خزانہ کر انچیون پر لادلیا من بعد جیلخانے مین گیے اور تمام قیدیونکو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہاے افسران کو لوٹنا شروع کیا اور بشراکت مفسدین شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز معہ تہانہ دار وغیرہ بہاگ نکلے قبل از روانہ ہونے روہتک سے مفسدین نے تمام ملازمین سرکاری کو برطرف کرکے نواب جہجر کے آدمی نوکر رکہے اور منادی اس مضمون کی آواز دہل پھرادی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون سے فتح کرکے نواب جہجر کو دیا فقط

## کلکتہ

بتاریخ ۱۳ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی پیش نہاد خاطر رکہتی ہے اور بصلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ اونکے اسلحہ لیلینے چاہیین اور بروز دوم یعنی یکشنبہ صبح ایک بازوے ۳۶ رجمبٹ شاہی کلکتے سے لوکن بگیہ کو روانہ ہوا کہ درصورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اونکو راستے مین روکین ۷۸ رجمبٹ ہاے لندر کو حکم ہوا کہ مقام چنسورا سے بارکپور کو جاوین
بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان وچہکڑہ جمع ہوئے بوقت نواخت ساڑہے چار بجے شام کے فوج کی پریٹ ہوئی بازوی ۳۶ رجمبٹ شاہی اور ۷۸ ہاے لیندر اور توپین سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اسطرح پر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم ہوئین اور ہندوستانی فوج نے انجانب یعنی چوتہی جانب مربع کے پاو میل کے فاصلے پر بناے

بعد اسکے حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچہ ایک ناراضی سے اونہون نے ہتہیار دیدیئے

تمام سپاہی جو کلکتے مین اور متصل کلکتہ کے تہے سب کے معہ کلکتہ ملیشیا اور آخرکار بودی گارد کے اسلحہ لیلیے گئے اونہون نے کچہ تکرار دینے اسلحہ مین نکی اونکے اسلحہ اون ہی مقامون پر لیے گئے تہے جہان وہ اوسوقت موجود تہے یعنی گورنمنٹ ہوس کے گارد کے ہتہیار وہان ہی سے لیلیے اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بلنک کے بلنک مین اور قلعہ کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکہکر جسوقت اونکو حکم فیل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل فیل کر دیے اور بارتین پر پہینکدیے بعد ازین اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوا سے گزکے اور کچہ باقی نرہا اس امر سے سپاہ کی ہوائین سی اوڑگئین مگر اونکا دوبارہ جی مین جی آیا جب اونکو انتر پریٹر صاحب نے مخاطب ہوکر کہا کہ خاطر جمع رکہو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بہی حسب دستور سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیئے گیے تو بنظر احتیاط لیے گیے ہین کیونکہ ملک مین کچہ فساد سا ہوگیا ہی لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پہر یہ ہتہیار ملجاوینگے

بتاریخ ۱۳ روز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی برہمن ۴۳ رجمنٹ سے جو پہرے پر تہا اول اور اور باتین کرکے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ کی قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اوسکا انتظام ہی غرض ایسے ایسے بہت سوال کیئے سپاہی مذکور نے عمداً اوس سے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شخص شام کو آیا سپاہی مذکور نے جو نمک حلال تہا اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل مگر اوسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی تہی اور آج حکم پہانسی کا نسبت اوسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اوسکے قتل یعنی پہانسی کی درست ہوئین رسا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندہا اور ڈوم بہی موجود ہوئے مگر حکم پہانسی منسوخ ہوا

بتاریخ ۱۵ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نواخت تین گہنٹہ صبح جو جہاز دخانی اسمیرس نامے بمکان شاہ معزول اودہ تہا وہاں سے طلب کرلیا گیا ایک گہنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ سے سپاہ گورہ کو حکم طیار ہونیکا ہوتا تہا اور اکثر اونمین سے حسب الحکم روانہ بہی ہوگیے تہے اور کیی توپین بہی اونکے پیچہے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پونہچا تو اونکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا بصبح رہے وقت صبح شاہ کو تو قید کرلیا اور اوسکے ہمراہیونکے ہتہیار چہین لیے شاہ کو اوسی وقت ایک گاڑی مین سوار کرکے واکر اسٹ د عہدہ داران متعہد کے قلعہ کو روانہ کیا اور تلاشی کو اغذ کی لیگیی کیونکہ اوس مسلمان نے جو سانہ سپاہی پہرہ والہ ۴۳ رجمنٹ کے سازش کرنے آیا تہا اور جسکی نسبت حکم پہانسی کا ہوا تہا روبروے حکام کے بیان طرازہوا تہا کہ شاہ اودہ کی تحریک اس سرکشی مین ہی اور کچہ کاغذ بہی اونکے پاس موجود ہین

اوسی تاریخ کی شب کو دو صاحب پائیلٹ سروش کی ایک پالکی گاڑی مین سوار ہوتے تہے کہ ایک ویسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اونکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ اولٹتے اولٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین لالٹین نہ تہی اسواسطے دونو صاحب گاڑی مین سے باہر کود سے تاکہ اوس پالکی گاڑی کے سوارونکو گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی سے آئے

تو اونہون نے دیکھا کہ دو بابو اوس گاڑی مین سے نکلے اور بہت سے کاغذ اونکی بغل مین تھے اور کوچبان بھی اونکے پیچھے ہی کود ا اور تینون گاڑی کو چھوڑ کر بھاگ گیے چونکہ اس حرکات سے شبہ پایا گیا اسواسطے ہر دو عہدہ داران نے پالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ ہاتھ لگے اور تحریر پایا اسمین سے نکلے گاڑی معہ اسباب محمولہ کے بحکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان تھا مقید ہوا

ازروی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہوا کہ بماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزول کے ہونے والی تھی کہ باعث افشائے راز کے ملتوی رہی مشہور اسطرح پر ہے کہ ساٹھ آدمی چیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تھی کہ شب مقررہ مین دیوار قلعہ پر زینہ لگا کر قلعے کے اندر جاوین اور وہان چارطرف منتشر ہو کر صاحب لوگو نکو اونکے بستر دن پر عالم خواب مین قتل کرکے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کسقدر ممکن الوقوع تھی بہرحال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اسقدر ہے کہ اگر اونسے ہو سکے تو وہ ہماری بیخ و بُن اوکھاڑ ڈالین

چند روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اوڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اوڑا دیگا اوسکو دس ہزار روپیہ اور جسقدر جاگیر چاہے گا ملیگی دو اور پیغامبر جو دہلی سے آئے تھے اور جو ۰۰ رجمنٹ کے ساتھ سازش کیا چاہتے تھے گرفتار ہوئے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جھنڈا انگریزی ہے اوسکو اوتار کر جھنڈا مفسدین اوسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اوسنے سب تیاری اس امر کی کر لی تھی اور قریب تھا کہ یہ امر وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہو گیا

## انبالہ

بتاریخ یکم جون رجمنٹ پنجم کے ہتھیار لے لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون سے جو اسی رجمنٹ کے تھے اور بمقام مذکور بالا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوئے ایک اور گروہ اس رجمنٹ نے جو بکار سرکار بمقام سہارنپور روانہ ہوئے تھے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیونکے بھی ہتھیار چھین لیئے اونسے بھی حرکات مفسدانہ ظہور مین آئے تھے مگر جب بروقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گیے تو اونکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ روہتک واسطے مسدود کرنے فساد کے کیا ہنگام تعیناتی اس مہم کے اون لوگون نے پھر فساد کیا اور معہ اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جا کر شامل ہو گئے بعد از روانگی اس رجمنٹ کے آتش زنی جو اس شہر مین اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہو گیی اور اذیت چھاونی مین تخلل اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہو گیا احتیاطاً تدابیر محافظت کی عمل مین آئی ہین اور حاطہ گرجا گھر پر مورچال قائم کیے گیے ہین کہ بروقت ضرورت کارآمد ہون مگر بعد ازین سوائے ایک یا دو مرتبہ کے پھر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کے ظاہر نہوئین

بتاریخ ۲۷ اگست کہ شب پنجشنبہ تھی دو یا تین پہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چھاونی چھوڑ کر بھاگ گئے بروز دوم بوقت سہ پہر باقیماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور کو حکم پریڈ کا بدین غرض دیا گیا کہ سبکو جیلخانہ بھیجدین بروقت پریڈ اونکے سامنے قلیل سپاہی آٹھ رجمنٹ کے معہ تین ضرب توپ کی بگئیے سپاہیان رجمنٹ پنجم خاموش کھڑے رہے جب تک اونکا کاروسرشتہ مکمل

کوچ نہ کیا اور جب تک اونکو حکم کوچ ملا بر وقت حکم کوچ کے وہ یکایک پہر کر بہاگے مگر پانچ محلہ کے بعد جب اونکا تعاقب ہوا
تو اونکو ثابت ہو گیا کہ ارادہ فرار اونکا بیجا اور بیفائدہ تہا تعاقب مین جو سپاہی تہی اونہون نے ایسی غلولہ اندازی کی کہ قریب
نصف مفرورین کے تو جہنم واصل ہوئے اور سپاہ تعاقب کنندہ منتشر ہو کر اونکے پیچہے رہی اور اکثر انکو جو پریشان ہو کر
بہاگ گئے تہے گرفتار کرکے قتل کیا تو پچانوے معہ بارہ سواران سکہ اور چند ہندوستانی گولہ اندازونکے راستے مین آ گیا تہا اور
جب یہ آگے بڑہا تو چند مفسدین جو سابق کوٹہی کمشنل صاحب مین جو اب مقام قیام فوج گورا ... تہے غلولہ تفنگ سے
مارے گئے ایک اور آدمی حافظ کوٹہی بینک الین ہوا اگر مین کام آیا بعد ازان جانب ... کے جانب کرنال ہوا اور پلٹن پہرے
اور پہر کر بازار کو ترغیب کیا سپاہ مفسدین کی ۹۷ لاشین متصل بارک کے شمار مین آئین اور کل سپاہ مذکورین سے تعاقب وغیرہ
مین قریب یکصد و پنجاہ نفر قتل ہوئے

## لکھنو

بتاریخ سی ام مئی ۱۸۵۷ع فوج منحرف ہو گئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ بوقت نواخت نہ گہنٹہ شب
فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کورٹ کے گہر مین بیٹہے چہرٹ پی رہے تہے کہ آواز توپ کی اور اوسکے بعد بندوقون کی
گوش زد ہوئی ہمنے فوراً ہتہیار باندہے اور جب افسران انگریزی میدان پریڈ پر پہونچے تو قریب پچاس نفر مفسدین
گہوڑون پر سوار رسیدہ ہے چہاونی کیطرف بہاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ یقیناً آج کل نوبت تہی اسواسطے ہم صرف
قریب دو سو نفر کے تہے القصہ جب ہم چہاونی مین پہونچے تو وہان سوائے شعلہ ہائے مکانات آتش زدہ اور کچہ نظر نہین آتا تہا
وہانسے ہم بطرف شہر روانہ ہوئے اور درمیان پلہائے آہنی و پختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے
چہاونی مین آکر باہر کوٹہی ریزیڈنسی کے ڈیرہ کیا اس مقام پر تا بہ صبح مقیم رہکر پہر میدان پریڈ پر جہان انگریزی اور توپین تہین گئے
۷۱ رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تہی اور ۴۸ اوس سے کم اور ۱۳ برائے نام کیونکہ ۱۳ رجمنٹ کے صرف
ڈہائی سو سپاہی بہاگے تہے اور اوسمین کے بہی اب بہت سے آتے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ
نمک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہین کیا جا سکتا صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوارونکو حکم ہوا تہا کہ جلدی بطرف
مدکی پور جہان ہم لوگونکی چہاونی تہی جاوین اور جب ہم قریب میدان گہوڑ دوڑ کے پہونچے تو دیکہا کہ تمام میدان مفسدین سے
بہرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تہے اونہون نے غلولہ اندازی اور غل کرنا شروع کیا اور کچہ اونکے
لوگ منتشر ہو گئے کہ اسکے دستے کو چہانٹ لین اس عرصے مین ایک شخص سوار بلباس سفید نمودار ہوا اور اوسنے ہاتہ اوٹہا کر
کچہ کہا جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیون نے جو حرامزادے ہمارے ساتہ تہے ہمکو چہوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوئے
اور ہمنے توپین طلب کین مگر تا آنے توپونکے ہمارے سب بنگلے واقع مدکی پور لٹ گئے میرا جو کچہ اسباب از قسم گہوڑا گاڑی
خیمہ کتابین وغیرہ تہا سب غارت ہوا اور جو کپڑے میرے جسم پر ہین وہی باقی رہے ہین اور جو سوار پہرے پر تہے اونہون نے
بہی اپنے افسرونکے مکان وغیرہ جلائے اندر ہوتے تہے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اونہون نے ایک لڑکے کو جو چند روز
اکثر شامل اپنی رجمنٹ کے ہوا تہا اور جسکا نام ... تہا مار ڈالا اوسکی عمر ... برس سے کم معلوم ہوتی تہی اور جون کہ

سواری اسپ اوسکو نہین آتی تہی اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تہا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہنچنے کے اوسنے ارادہ
بہاگ جانیکا کیا تہا کہ اس اثنا مین اوسی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تہا اوسکو پستول اور تلوار سے زخمی کرکے
مار ڈالا تمام میم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی بیلی گارد واقعہ شہر مین محفوظ اور مصئون ہین یہ لوگ وہان کچہ عرصے سے گیے
ہوئے تہے تین افسر حسب تفصیل ذیل مارے گیے برگیڈیر ہنڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرنٹ صاحب ۱۲ رجمنٹ کے اور
ربلی مذکور رسالہ ہفتم کا اکثر افسر مجروح بہی ہوئے ہین مگر کسیکو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر تعینات ہین اونکے افسر
طرف سے جنکا نام سٹیل صاحب اور بولٹن صاحب اور مارٹین صاحب ہی ہمکو بڑا فکر ہے اب ہم چہاونی مین نزدیک ۳۲ رجمنٹ
پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہین اونہون نے ہمکو نہایت سمجہایا تہا کہ کل کی رات مد کی لور مین رہو مگر ہم اونسے زیادہ سمجہتے
تہے میری دانست مین اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا اگلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو یہ ارادہ تہا کہ کچہ سپاہ
۴۸ رجمنٹ شاہی کے ہاتہیون پر سوار کرکے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادہ فساد جو شہر مین ہونے والا تہا اور حالت
مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تہے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہے اور اسپر باعث دہوپ مین پہرنیکے
اور کم سونے کے اور کم کہانیکے اور ایسے ایسے اوسبون کے ہم کچہ سست ہوگیے ہین دیکہو استقلال سپاہ گورہ کا
اور کسطرح جو قلیل سپاہ ہمارے پاس ہی وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو ہمین
یہان کچہ فکر نہ ہے مفسدین عذر کرتے ہین کہ ہم نے ناچار ہوکر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین تخلل ڈالنا چاہا تہا
میری دانست مین تو سوء انتظام سرشتہ باعث اس سب فساد کا ہے وہ چاہتے ہین کہ نوبہرتی توپخانہ کو چہوڑ دین اور عمدہ سواران
رسالہ سوم سے وقت بوقت بسختی و درشتی پیش آتے ہین

بتاریخ سوم جون اب ہم کسیقدر فرح مین ہین اور یہان تک تو ہمارے حق بہتر ہے اور گو یہان بہی نہایت تکلیف سے ہے الا اسکو
سمجہنا چاہیے کہ چندروزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گیی بعد از فساد مذکورہ بالا کے اب تک
امن رہا ہے اور سپاہ مفسدین کے بشرے سے پایا جاتا ہے کہ اونکے دل پر خوف غالب ہے آئین جنگی مقرر ہوگیا ہے اور ہر روز
کورٹ ہوکر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گذر گیے اب ہمارا بچاو اسی مین ہے کہ اون
بیایمانونکے ساتہ از حد سختی سے پیش آوین ہم سبکا اکثر اسباب غارت ہوگیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیزین
اور ایک اوپر کی کرتی اور دو یا تین جوڑی پاجامے کی باقی ہین میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گیے
کیونکہ جو اونمین سے گرفتار ہوکر آتا ہے ایک دو بقچے کپڑے کے اوسکے پاس سے نکلتے ہین اور چونکہ یہ لوگ بہاگ بہی نہین سکتے
اسواسطے ہر روز صبح شام بیس تیس گرفتار ہوکر بندہ کہاتے ہین اور اکثر مفسدین بہی گرفتار ہوتے ہین اور اونمین سے ہر ایک کو
پہانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثر اونکو پہانسی ہوتی جاتی ہے مین نے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا قریب تین سو آدمی ہونگے
نہایت تباہ حال ہین جنکے پاس کپڑے تک ثابت نہین اس ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جان کی چاہینگے
مگر میرے نزدیک یہ خبر قرین صدق نہین کیونکہ ممکن نہین کہ تین سو سپاہیونکی جماعت کو گانووالے لوٹ لین اور [illegible]
جو ہر روز بکثرت آتی ہین اونسے ظاہر ہے کہ مفسدونکو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ اسقدر ہر روز ہتہیار پہینک پہینک کر بہاگ

حالات بیرون فوج

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہوگئی ہو اوسکی تفصیل یہ ہی نصف رجمنٹ ۴۸ اور نصف ۷۱ اور قلیل سپاہی سوار رجمنٹ ۷ کے اور دو ترپ رسالہ ہفتم کے اس فساد مین ہین افسر تو مارے گئے اور تین زخمی ہوئے مگر نام صرف ان ہی تین صاحبون کا مذکور ہی برگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرینٹ صاحب اور ریلی طفل مذکورہ بالا

تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر اونمین سے بہاگ کر بطرف سیتاپور چلے گیے کرنیل انگلس صاحب کمانیر نے جب یہ سنا تو وہ چار کمپنیان ۳۲ رجمنٹ کی لیکر اونکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چہوڑ کر گنگا پار ہوگیے

تا تاریخ ۱۵ جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزیڈنسی اور مچھی بہون کے درست کرلین تین دروازے رزیڈنسی کو تو بند کر ڈالے اور اونپر تیغہ بہی ہوگیا بہت سی توپین تمام جانب اوسکے چڑہائی گئین اور ہر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گیی تاکہ اگر حملہ بہی ہو تو بہی اوسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار جملہ بارہ سو آدمی موجود ہیے میم صاحبونکو اور بچونکو مکانات گبنس صاحب اور اومینی صاحب جو درمیان رزیڈنسی کے واقع تہے رہنے کو ملے نظر اسکے کہ راہ [illegible] دستے کچہ الحاق نرہے ایک دو پل پختہ سنگین جو متصل مچھی بہون کے تہے منہدم کیے گیے اور جو راستہ وہانسے قلعے مین جانیکا تہا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گیی تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہوگیی ہزارہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور سوجی اور شکر بکثرت کانپور سے قبل از مفسدہ ہونے اوس وقت کے آگیی تہی

بعد از اس فساد کے چہاونی مین کوئی امر مخل امن اور باعث فساد کا شہر مین واقع نہوا بتاریخ ۵ جون یا قریب اس تاریخ کے سید حسین کی رجمنٹ کو جو سابق ملازم شاہی تہی حکم ہوا کہ ہتہیار رکہدو مگر اونہون نے اوسوقت تک انکار کیا جبتک توپین اونکے سامنے ہوئین اسپر اونسے اسلحہ چہین کر اونکو شہر بدر کیا

تا تاریخ ۲۰ جون سب امن وامان رہا بعد ازین سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام پر جو ۱۲ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوتی ہے اوسکا ارادہ یہ ہو کہ جب سب فوج وہان جمع ہوجاویگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ سے جسکو زبان انگریزی مین گریس کہتے ہین مع چار توپونکے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوئی تہی گئی

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے بتاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گیرس بسرکردگی سر ہنری لارنس صاحب کے گیی تہی اس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتہے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر درخشندہ آسمان کاردانی اور وہ شخص جو اس نازک وقت مین بہت ضرور تہا اس جہانسے اوٹہ گیا اوسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہوگیی تہی کہ اونہون نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اوسوقت تک قائم رہے جب تک اور کمک اونکے پاس پہونچ گیی

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورہ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہین اونکے بیان سے حالات ولاوری

وجوانمردی سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنہ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہی کسی تواریخ مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہی یعنی آجکے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت و استقلال ہوشیاری و تحمل شدائد و گرسنگی و ماندگی کسی سے ظہور مین آئے ہون جیسے محصورین لکہنو سے بروے کار آئین اور اس حفاظت رزیڈنسی مین صرف وہ ہوشیاری و دلاوری ظہور مین نہین آئی ہے جو اکثر بزرگون سے ہنگام کارزار وقوع مین آتی ہی بلکہ وہ شجاعت و مردانگی ظاہر ہوئی ہی جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور نا امیدی و محنت و مشقت و تفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخر کار مقصد محال اور سربستہ پر فتحیاب ہوئے ہین یہ موقع ایسا دشوار اور سخت تہا کہ اتواپ قلعہ شکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلہ پر مورچال رزیڈنسی سے قائم تہین اور اسقدر قریب تہین کہ کلمات خوش آمد اور دہمکاوٹ اور طعن و تشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی سے کہتے تہے سب بخوبی سماعت مین آتے تہے اور گولی بندوق مفسدین کی وہان تک پہونچتی تہی جہان ہم لوگ اور بچے اور زخمی رہتے تہے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تہے اور ہمیشہ خوف سرنگ اونکی بنا کرتی تہین اور محصورین کا حال یہ تہا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج کمک کے رہا کرتے تہے اور انتظار حد سے زیادہ بڑہتے جاتے تہے اور گولنداز جنکی موجودگی بہت ضرور تہی ہر روز کم ہوتی جاتی تہی یہان تک کہ توپ پیچہے ایک گولنداز بہی باقی نرہا تہا یعنی جسقدر ضرب توپ تہین اونسے کم نفری گولندازونکی باقی رہگئی تہی القصہ یہ حال ایسا تہا کہ جب ہم وطن اون دلاوران رزیڈنسی کا سنیگا اوسکو نہایت رقت اونکے حال پر آویگی اور اون لوگونکو بخوبی نصیحت ہوگی جو کبہی یہ ارادہ کرین کہ دغا بازی یا کثرت ازدحام یا برملا ہنگامہ پردازی شجاعت و پردلی انگریزان مین کچہ نقصان یا کمی کرین

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسد جو بکثرت موجود تہی مقام چنہٹ سے جو قریب آٹہ میل کے فاصلے پر لکہنو سے اوپر رستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سنکر صاحب ممدوح الوصف نے یہ چاہا کہ کوچ کرکے اونکو ایسے مقام پر متصل شہر کے روکین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل نالہ کوکرال پر اونسے جنگ ہو یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکہنو اور چنہٹ کے جاری ہی

فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین اسپی فیلڈ باٹری دو توپین نمبر ۲ اسپی فیلڈ باٹری اور ایک عنبارہ آٹہ انچہ کا اور رسالہ دوالنٹیر اور ۱۲۰ سوار متعلقہ سواران اول دوم و سوم اودہ رسالہ اور تین سو گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی اور ۵۰ پیادہ سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو قوم سے سکہ تہے سب طیار ہوئے

فوج مذکورۂ بالا کو مخبرون نے اخبار غلط پہونچا کر فریب دیا اور کہا کہ مقامات لکہنو اور چنہٹ کے درمیان کوئی مفسد نہین ہی اور اگر ہونگے تو کم نفری اونکی ہوگی یہ سنکر فوج مذکور حد معینہ سے آگے بڑہی اور راستے مین مفسد درختون مین اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین مین تہے کہ کسی گارد کے متلاشی نے آنکہہ سے اونکو ندیکہا جب تک کہ چہار طرف سے مفسد

یکبارگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گہیر لیا فوج گورہ اور رسالہ والے گولندازان نے اونکو عرصہ قلیل تک روکا اور اونکا مقابلہ بجرات تمام کیا اگر توپخانہ اودہ اور سواران سکہ ہمراہ رہتے اور اسطرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب اولیای دولت ابد مدت سرکار ہوتی گو سپاہ سرکار بہت کم تہی اور مفسد بکثرت تہے مگر گولندازان اودہ تو دغا باز تہے اونہون نے توپین تو خندق اور غارون مین ڈال دین اور رسیین گہوڑون کی کاٹ کر اونکو چہوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونیکے واسطے فرار ہوے ہرچند اونکے افسرون نے اور خود سرہنری لارنس صاحب اور اونکے ہمراہ افسرون نے اونکو فہمایش کی بلکہ سرہنری صاحب نے آخرکار شمشیر آبدار کو اونکے خلاف دوم مین لایا مگر کچہ فائدہ مترتب نہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سواے گریز کے اور کچہ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکاری اونکے ہاتہ آئین اور بہت سپاہ دغا بازی اور نکحرامی گولندازان اودہ سے اس کارزار و غل اور فصل مین کام آئی اور چونکہ سوار سپاہ سرکاری مین نتہے اسواسطے عقب فوج کے حفاظت دشوار ہوگئی اور بباعث شدت گرما و قلت سامان جنگ جو ہنگام کارزار سب کام مین اگیا تہا اور عدم موجودگی سواران کی مراجعت مین ہمکو نہایت تکلیف ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بہی ہوا

سابقا لارنس صاحب کا یہ ارادہ تہا کہ دو مقامونمین سب صاحب جو بیلی گارد مین تہے رہین یعنی کچہ مقام رزیڈنسی مین اور کچہ مقام مچہی بہون مین اور مچہی بہون ایک قلعہ قدیم تہا مگر شکستہ اور اسی لحاظ سی صاحب ممدوح نے اوسکی کچہ مرمت کی تہی مگر تاہم بخوبی استحکام اوسکا نہوا تہا اور یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تہا اور اوسپر اسی سبب سے زد اون مکانات کی تہی مگر ہنگامہ ۳۰ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تہا کہ سپاہی باقیماندہ واسطے حفاظت دونون مکانون کے کافی باقی نہ رہے تہے اس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچہی بہون کو حکم بہیجا کہ بوقت شب مقام مذکور کو خالی کرکے اوڑا دو اور مقام رزیڈنسی مین داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ بوقت نواخت ۱۲ گہنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچہی بہون تمام اسباب خزانہ اور سامان جنگ و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہوگئے اور عرصہ قلیل کے بعد اوڑنے بہم ۲۰۰ پیپے باروت اور ساتہ لاکہہ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چہوڑ آئے تہے لارنس صاحب اور دیگر افسران کو تیقن ہوگیا کہ مچہی بہون اور جو کچہ اوسمین باقی تہا سب اوڑ گیا اور مفسدین کے ہاتہ اوس مقام مین سے کچہ نہ آیا اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین آتی تو غالب تہا کہ کوئی شخص مقیمان رزیڈنسی و مچہی بہون سے زندہ باقی نرہتا کیونکہ ابہی بیان ہوچکا ہے کہ مچہی بہون ایسا مقام تہا کہ اوسپر زد اکثر مکانات شہر سے تہی اور سواے اسکے سامان توپخانہ بہی اوسمین کم تہا اور جو جو تکالیف اور شداید مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچہی بہون کے گوارا کین ہین اور جس حسن وقت اور مشقت سے اونہون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس امر کی ہے کہ اگر دونو مقامونمین قیام ہوتا تو ایک بہی نہ بچتا اور دونون مقام مفسدین کے قبضے مین آجاتے

تباریخ یکم جولائی ایک سیل کا گولہ آٹہ انچہ کا اوسمقام مین آیا جہان لارنس صاحب بیٹہے تہے اور اگرچہ اونکے اور کوپر صاحب کے درمیان مین پہٹا مگر کسیکو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چہوڑ کر کہین اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہای توپ و تفنگ مفسدین کا ہوگیا ہے یہ سنکر صاحب موصوف نے تبسم کرکے فرمایا

جواب دیا کہ ایسے مکان خرد مین یقین جانو کہ اور گولہ اب آکر نگریگا مگر حکم خدا کا اور طرح پر جاری ہونے والا تہا اور بروز دوم
اوسی مقام پر ایک اور گولہ آکر پہٹا اور ایک ٹکڑا اوسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جس نے زخم کاری پونہچایا اور صاحب
اوس سے جان بر نہوے اوسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ اجیٹن جنرل صاحب کو بہی گولہ مذکور سے
صدمہ پونہچا تہا

سر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تہا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بہولا اور جب کچہ
اوسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اونکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنک صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرتے تہے
وہ بہی غلولہ تفنگ سے بتاریخ ۲۱ جولائی اسطرح پر کام آے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کہڑے دیکہ رہے تہے کہ اونکے
سر مین گولی لگی اور فوراً اونہون نے جان بحق تسلیم کی

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اوسوقت تک صرف دو مورچال رزیڈنسی مین طیار تہے اور باقی
مقامات حفاظت کے ناتمام تہے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تہے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹہکر غلولہ اندازی کرتے تہے
وہ بہی صاف اور منہدم نہین ہوئے تہے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیون کی گولیون سے ہوا جو مساجد
اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تہے اور اون مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر
یعنی مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تہا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تہا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و
مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ مذہب اور خیال فایدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارا ایسا بڑا صاحب مارا گیا اور نقصان
جان و مال اسقدر زیادہ ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کرلیا تو اونہون نے اون عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب
تہین کہ پستول کی گولی بہی وہان کام کرتی تہی قبضہ کرلیا اور اونکی دیوارون مین سوراخ برابر دہان بندوق کے کرکے وہانسے شبانہ روز
گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تہے کیونکہ اکثر تہ اون مقامات سے قریب آٹہ ہزار گولی
کے ہمارے مقام پر پڑتی تہی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تہا کہ جو اونسے محفوظ رہتا یہانتک کہ جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تہا
اوسکے بہیتر گولیان پہونچتی تہین اور بیمارونکو اونکے بستر پر ہلاک کرتی تہین جو مقام میمون کے واسطے محفوظ تر تصور ہوا تہا
اوسمین بہی لفٹنٹ دورن صاحب کی میم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیون سے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بہی طیار
کرلیے اور چالیس یا پینتالیس توپین جنمین ہماری توپین بہی تہین اور نیز چہ بادین اور رانین سے بعضی بعضی بچاس گز کے فاصلے سے
بہی کم فاصلے پر تہین اور مقام اونکے ایسے محفوظ تہے کہ ہماری توپین وہان کچہ کام نکرتی تہین اور اونکے گرد جو مفسدین نے
دیوارین حفاظت کی طیار کرلین تہین تو ہمارے غلولہ ہاے تفنگ بہی وہان پر کچہ کام نہ کرتی تہین ماورا اسکے ہمارے سیل کے
گولے بہی وہان بیکار تہے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پشت پر خندق آٹہ فیٹ کے عمیق بناکر مامن گاہ کرلی تہی
کہ جسوقت ہماری سیل کی گولی چلتی تہی وہ خندق مین پہٹ جاتی تہی بلکہ خندق ایسے بناے تہے کہ جسوقت مفسد اپنی توپ بہرتے تہے
تو سواے اونکے ہاتہ کے اور کچہ ہمین نظر نہ آتا تہا

الغرض تا تاریخ ۲۰ ماہ جون مفسدین بطور مذکورہ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو بوقت نوخت

باگھنٹہ قبل ازدوپہر اونھون نے ایک سرنگ اوڑائی جو قریب مورچال رزیڈنسی کی تھے اور یہ سمجھا کہ مقام مذکور اوڑگیا مگر اوس سے
ہمارا کچھہ نقصان نہ ہوا اور جب دہوان فرو ہوگیا تو اونھون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادہر سے اون پر ایسی گولہ رانی اور آتش باری
ہوئی کہ عرصہ قلیل کے بعد وہ پس پا ہوے اور اونھون نے بڑی ہزیمت اوٹھائی اسی عرصے مین ایک اور دستے نے انس صاحب
کے مورچال پر حملہ کیا وہان لفٹنٹ لوٹن صاحب متعلق ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور اونکے ماتحت چند صاحب لوگ
جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہوئے تھے اور کچھہ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچھہ سپاہ ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کی تھی اونھون نے
ایسی داد شجاعت کی دی کہ صفحہ روزگار پر اونکا نام نقش ہوگیا اور مفسدین وہان سے بھی شکست فاش کھا کر رو بفرار لائے اور اکثر
اونمین سے کشتہ وخستہ میدان جنگ مین خاک وخون مین غلطان پڑے تھے سوا ان حملونکے مفسدین نے اس روز ہر ایک
مقام رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب جگہہ سے شکست کھا کر فراری ہوئے یہ ہنگامہ حملہ آوری اونکا تا بنواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر
گرم رہا مگر جب اونھون نے دیکھا کہ کہین پیش رفت نہین ہوتی ناچار اس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانروزی
اونکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اوڑائی جس سے باہر کی دیوار ہماری مورچے کی دہس
کی اوڑکر اندر آرہی اور جب تاریکی فرو ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا بڑا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک
پوری رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچھہ سپاہی اوسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہانسے ایسا اچھا اونکا استقبال
ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد رو بفرار لائے اور جو لوگ اونمین نہایت دلیر اور مستقل مزاج تھے وہ نہ بھاگے اور اوسی جگہہ سب نے جان
دی اسی عرصے مین ایک دستہ مفسدین اوس مورچال پر جو جانب کانپور واقع ہے حملہ آور ہوے اور اوسکے خندق تک پہونچکر
کچھہ عرصے تک وہان مقیم رہے آخرکار سپاہ رزیڈنسی نے اونکو وہانسے نکال دیا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال
پر حملہ کیا اور زینہ ہاے چوبین اونکی دیوار پر لگا دین مگر یہان جو فوج متعینہ تھی اونھون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسد جگہہ نہ پکڑ سکے
اور آخرکار زینہ وغیرہ چھوڑکر فرار ہوگیے اور اپنے اپنے مورچال پر جاکر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اس ہنگامے مین
جتنے افسر اونکے ساتھہ آئے تھے سب کام آئے صرف سپاہ فراری ہوگیی تباریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنون نے ایک
اور سرنگ جو روبروے مورچال سکھان کندہ کی تھی اوڑائی اسکے صدمہ سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان
ہوا کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم نہ تھے اور لفٹنٹ مچیم صاحب اور لفٹنٹ سویٹ صاحب جنکے زیر حکم
ایک گروہ باجہ نواز ونکا تھا اس سرنگ سے اوڑ گئیے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب زمین پر گری تو سوا ے
صدمہ اوڑنے اور گرنے کے اور کسیطرح کا آسیب اونکو نہین پہونچا مگر انکی سی خوش نصیب اور محصورین بیلی گارد یعنی رزیڈنسی
نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اس سرنگ کے گرد کے نیچے دب گیے اور بباعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے
اونکا نکالنا دشوار تھا اسواسطے وہ سب وہین دفن ہوگیے اس سرنگ سے ایک دیوار شق ہوگیی اور اوسمین سے مفسدین
نے حملہ کرکے چاہا کہ اندر بیلی گارد کے آجاوین مگر دلاوران سرکاری نے اونکا مقابلہ کیا اور ایسی داد مردانگی کی دی کہ
دشمن پس پا ہوکر رو بفرار لائے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹھے رہے اور اونکو بوقت شام گورہ ہاے
متعلقہ ۳۲ اور ۸۴ رجمنٹ شاہی نے سنگینونسے مار کر بھگا دیا تباریخ ۵ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ باشدومد

بسمار کیا یعنی ایک اور سرنگ جو اونہون نے بمقابلہ مورچہ اپنی توپ کے جہان سر جان تہورب صاحب حکمران تہے
اوڑا دی اور بعد ازان نہایت جد و جہد و کد و کاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے اگرچہ اونکا دلیہ
اور اونکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بہی گئے یہان پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخرکار مفسدین پسپا ہونے
چند لحظہ کے بعد اونہون نے ایک اور سرنگ جو روبرو دسے برگیڈ مس کورٹ کہر کے طیار کی تہی اوڑائے اور بعد ازان
حملہ آور ہوئے مگر شجاعت اور مردانگی رائفل والونکی نے ایسا زور دکہایا کہ مفسد یہانسے بہی گریزان ہوئے اور ایسی
سے فراری ہوئے کہ زینہ وغیرہ سب چہوڑکر بہاگ گیے اور ایک سردار اونکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت دلیر
اور جہاندیدہ تہا اوسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوئے ماوراے مقامات مذکورہ بالا دشمنون نے اور چند مقام
پر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوئے اور ہر جگہ شکست کہاکر و بفرار لائے اس روز دشمنونکا نہایت اتلاف جان ہوا
اس روز وہ بہت زور و شور سے آئے تہے اور بلکہ شب کو دیکہا کہ وہ بہت سی لاشین دریا کے پار جانب چہاونی لیجاتے
یہ روز گویا آخر دن مفسدین کے زور آزمائی کا تہا اسواسطے اونہون نے بہی جان توڑ توڑ کر ہنگامہ جنگ گرم کیا تہا مگر
ہماری شجاعونکے کچہ پیش رفت نہوئی اور یہ چار ہنگامہ جنگ و پیکار کے ایسے سخت اور صعب تہے کہ اگر اونمین سے
کا بہی بیان کیا جاوے تو ایک دفتر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے کہ اس
نازک وقت مین جب آدمی بہی کم ہون اور اونمین فوج کے آدمی اور بہی کم ہون اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور ہو
دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہو سکین اور قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو
وقت مین سواے تائید الہی اور ہوشیاری اور مردانگی سپاہ محصور اور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقت
رہتے تہے کیونکہ دشمن کسی وقت گولہ اندازی سے غافل نہ تہے اور اگر سرنگ کی شکست کے باب مین کوشش نہوتی تو
ہم سب ابتک کبہی سے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیڈنسی بہی قبضہ مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش
شکست سرنگ کی کی کہ اونکی کئی سرنگین ادہر سے اوڑا دین بلکہ ایک سرنگ کے اوڑانے مین تو اونکے اسی آدمی مرے
اور دوسرے کے اوڑنے سے قریب بیس سپاہی جان سے ہلاک ہوئے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے
ہمنے مقام رزیڈنسی کو ہاتہ سے نجانے دیا اور جو کچہ ہمارے پاس تہا اور جو ہمارے ساتہ تہے اونکی حفاظت مین جان و دل
سے مشغول اور مصروف رہے

سواے معرکہ آرائیونکے ہمارے سب آدمیونکو اندیشۂ جنگ و حملہ دشمنان رہا کرتا تہا اور اس سبب سے وہ بہت تنگ
تہے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تہے اور گولہ اندازی اور ایسی ایسی باتین کرتے تہے کہ جس سے ہم لوگونکو یہ معلوم ہوتا تہا
کہ وہ مستعد بحملہ آوری ہین مگر آخر کو وہ اپنے مقامات سے حرکت نکرتے تہے اور ہم لوگونکو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا
پڑتا تہا کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تہی کہ کچہ اوسمین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی اور باقیماندہ کچہ
آرام کر لیتے اسواسطے جتنی فوج تہی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب کمربستہ رہا کرتی تہی اس مستعدی لاحاصل سے
ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندی ہو گئے تہے اسیطرح اونکو ستاسی روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے

اسی عرصے کے اندر جنرل اوٹرام صاحب تشریف لائے اور انکو اس مقام بیم و یاس سے رہائی بخشی ماورا ان سب باتونکے ہمارے آدمیونکو دست توپ وغیرہ کی کرنی پڑی تہی اور کشتہ زخمتہ حیوانات کو دفن کرنا ہوتا تہا اور رسد و سامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پونہچانا پڑتا تہا اور سوائے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تہے جنکا بیان یہان محال ہے اور بیان کرنے سے بڑی دقت ہوا کرتی ہے

جب ہم اول محصور ہوئے تہے تو ہمکو کچھ خبر باہر کی معلوم نہوتی تہی اور ہمکو کچھ خبر اور برادران مصیبت زدہ کی پہونچ نہین سکتی تہی ہر چند کبہی کبہی جاسوس باہر سے واسطے ورغلانے ہمارے رفیقونکے آتے تہے اور ظاہر مین وہ کچھ کچھ خبرین بیان کرتے تہے مگر وہ کب قابل اعتبار کی تہین اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تہا وہ پہر واپس نہین آتا تہا مگر ۲۶ دن بعد ایک شخص انگریز وہ واپس آیا اور بیان طرازی ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کانپور واسطے کمک کے آتا ہے اور پانچ یا چہہ روز بعد یہان پونہچیگا یہ خبر سنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کانپور سے مذکور کو کہلا بہیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آؤ گے اوسوقت دو برج آتشبازی کے اوڑاتا تا کہ ہمکو تمہارے آمد کی خبر ہو اور ہم یہانسے تمہارے شامل ہونیکو اور مفسدین سے مقابلہ کرنیکو باہر آوین اس انتظار مین چہہ دن گذرے مگر کوئی علامت اونکی آمد کی ظاہر نہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اونکی کچھ خبر نہ آئی اور نہ کوئی برج نظر پڑا اس انتظار مین نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی اور بعد ازین ہمنے تاریخ ۲۹ ماہ اگست یعنی ۳۵ روز کے بعد سنا کہ فوج آتی تہی مگر بباعث نہ پہونچنے کمک کے واپس چلی گیی اور اس خبر کے بعد پہر ہمنے کچھ نہ سنا کہ کیا ہوا جب تک دو روز قبل از وارد ہونے جنرل اوٹرام صاحب کے خبر آمد آمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد و سامع افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر وارد ہوئے

ایک اور خرابی و پریشانی علاوہ حال ہم لوگونکے تہی یہہ تہی کہ نفری گولندازونکی اسقدر کم ہو گیی تہے کہ گورہ ہائے ۳۲ رجمٹ شاہی اور وہ صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہو گیے تہے اونکی امداد کرتے تہے مگر تاہم اون کو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تہا اوسطرف اپنے مقامات قدیم چہوڑکر جانا پڑتا تہا اور وہانسے پہر جہان اور زور معلوم ہوتا تہا وہان اونکو جانا پڑتا تہا کیونکہ جسقدر توپین تہین اوسقدر گولنداز نہ تہے حتی کہ نفری گولندازونکی ۲۴ تہی اور اضراف اتواب معہ غبارہ وغیرہ تیس تہی اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولنداز بہی موجود نہ تہا لیس کیونکہ انتظام توپونکا بغیر جانے گولندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تہی ہو سکتا تہا

ہمارے ساتہ جو فوج ہندوستانی تہی اونکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر و تقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ اونکو کہانا بہی اچہا نہین ملتا تہا اور مکان بہی اونکے واسطے موافق نہ تہے اور اونکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کی قیامگاہ پر دشمنونکی گولیان اس کثرت سے پڑتی تہین کہ اونکے آدمی بہت ضائع ہو گیے تہے اور وہ مفسدین کے نزدیک اسقدر تہے کہ آپس مین گفتگو ہوا کرتی تہی اور مفسد ہر طور سے اونکو فہمایش کرتے تہے اور دغابازی دکہاتے تہے مگر اونہون نے ہماری رفاقت سے تن دزدی نہ کی اور اگر وہ بہی ایسا ہی کرتے اور اونکی دغابازی مین آجاتے تو ہم ولایتی کہ تہوڑے سے تہے کبہی مفسدین سے جان بر نہوتے فقط

ایک وقائع نگار احوال لکھنو کا سوائے اوسکے جو سابق مذکور ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریزان محصورین نے
یہ سنا تھا کہ فوج عظیم واسطے رہائی اونکے بسرگردگی جنرل ہیولوک صاحب آتی ہے تو اونکو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ
قالب نیم جان مین آگئی تھی مگر جب انتظار حد سے گذر گیا تو اور یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سوائے صبر اور شکر
کے اور کچھہ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر اسپر بھی اونہون نے شجاعت اور مردانگی کو نچھوڑا اور یہہ ارادہ مصمم تھا کہ جہان تک ممکن ہو ملکی گارد
کو بچایئے اور جب کسی صورت یہہ امر امکان نہ رکہے تو جان عزیز کو جسقدر قیمت گران پر ہو سکے فروخت کیجیے القصہ اسی طرح
اونکو ایک مہینا گذرا اس عرصہ مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتہ سے روانہ ہوکر اور راستہ مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے اور
تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کانپور ہوئے اور وہانسے تاریخ ۲۷ ماہ جولائی عبور دریائے گنگ کرکے ملک
اودہ مین با فوج جرار داخل ہوئے اور اوسی روز جلکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناو کیا یہہ مقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکہا تھا
تمام مکانات شہر مین دورویہ دیوارون مین بندوقونکی نال کے برابر سوراخ کر رکہے تہے اور اونہین سے گولی مارتے تہے
اور آپ مکان کے اندر زد فوج سرکاری سے امن مین تہے اور سوائے اسکے شہر مذکور کے آگے فوج مفسد تھا اور اوسکے
پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تہین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سوائے حملہ کے اور کسیطرح وہ قبضے مین نہ آتا اسواسطے
فوج سرکار نے ایک بارگی حملہ کرکے دشمن کی توپون پر جاگری اور دو تین مرتبہ وہان سنگین کی لڑائی ہوئی اسمین فوج
طرفین خوب لڑی آخرکار تاب زد وضرب فوج سرکاری کے نہ لاکر دشمن پسپا ہوئے اور شہر اوناو قبضہ اولیائے دولت
سرکار مین آگیا اس شہر کو فتح کرکے فوج سرکاری آگے بڑہی اور فتح پور چوراسی پر حملہ آور ہوئے اسمین جسا سنگہ مفسد مقیم تھا
اور شہر کے عقب مین توپخانہ مفسد جمع تھا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پہونچا لفٹنٹ ڈنجر فیلد متعلقہ مندراس فیوزلیر
تھا اوسکے بعد فوج بہی وہان جا پہونچی اور مقام مذکور پر قبضہ کر لیا ان دونو لڑائیونمین ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس
نقصان کے ہونے مین ۸۸ سپاہی ہمارے خستہ اور کشتہ ہوئے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہے
کچھہ عجب نہین ہے کیونکہ مفسد اچھے موقع پر قیام پذیر تہے اور تدابیر بہی اونکی اچھی تہی اور ہم ہر طرح بے موقع مقامونسے
لڑتے تہے اور جو تہا وہ ہمارا دشمن تہا مگر تاہم فتح ہماری رہی اور مفسد دونو مقامونسے فراری ہوئے یہانسے بہی
ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وبائے ہیضہ اس زور و شور سے ہماری فوج مین پہیلی کہ سوائے مراجعت کے
اور کچھہ چارہ نہ تہا لہذا بناچاری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے
مفسد اس قابو کو غنیمت جانکر پہر تا بہ دریائے گنگ آکر قابض ہوگیے اور کنارہ دریا پر مورچال ایسے موقع سے
طیار کیے کہ جنکی نہ دریا پر تہی اور جسکے سبب اونکی دانست مین سد راہ فوج ظفر موج ہو گیا تہا مگر جب کانپور مین اور فوج
سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پہر عزم عبور دریا کیا اور تاریخ ۱۹ ستمبر مفسدین کی توپونکے روبرو ہوکر عبور کیا اور
وہانسے دشمنونکو ہٹا دیا مفسد وہانسے ہٹکر ایک مقام پر جمع ہوئے اس مقام کا نام منگروار تہا فوج سرکاری بہی
اونکے تعاقب مین وہان گیی اور تاریخ ۲۱ کو اون پر حملہ آور ہوئے چار گہنٹے میدان جنگ گرم رہا آخرکار مفسد شکست کہاکر
رو بفرار لائے اور پانچ توپ ایسی اور دو ضرب باڑی کی چہوڑ گیے یہہ سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اوسی روز

فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور بیس میل تک مفسدین کو مارتے ہوئے گیے اور جا کر شیو گنج پر قبضہ کر لیا مفسد اس جنگ آوری فوج گورہ سے ایسے بد حواس ہو کر بہاگ گئے تہے کہ اکثر توپین اونہون نے کوئین مین ڈال دین اور ہتہیار میدانون مین پہینک کر فراری ہوئے اور پل مقام بنی کا بہی اونسے توڑا گیا القصہ تعاقب مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکھنو کے پونہچی قریب دو یا تین میل اس جانب لکھنو کے دشمنون نے ایک نہایت مضبوط مورچال طیار کیا تہا وہان پچاس ضرب توپ اونکی موجود تہین یہان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے داد شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ زدوضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لا کر بہاگ نکلے اور ہماری فوج کچہہ تو عالم باغ مین رہی اور کچہہ واسطے رہائی محصورین بیلی گارد کے آگے بڑہی اور جب وہ بیلی گارد مین پونہچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی کہ گویا اونکی زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تہا کیونکہ اوسوقت مفسدین ایک سرنگ طیار کرتے تہے اور وہ تہوڑی باقی رہگئی تہی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج اونکی رہائی کو نہ پونہچتی تو اوس سرنگ سے سب بیلی گارد والے اوڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تہی اور ابہی رہائی اونکے مقدر مین نہ تہی کیونکہ مفسدین نے کیا کیا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی اونہون نے چار طرف سے مقام مذکور کو گہیر لیا اور پل جو درمیان لکھنو اور عالم باغ کے واقع تہا اوسکو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رستہ عالم باغ کی مسدود ہو گیی

جسوقت سے کہ ہماری یہ فوج داخل ریزیڈنسی ہوئی ہے اوسوقت سے ایک لحظہ بہی گولہ رانی موقوف نہین ہوئی ہمارا توپخانہ بہی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہو گئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی نہ تہی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیاء دولت مین آگیا ہے اور وہان کے مفسد بہاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بہی اور مدد درکار ہوگی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچہہ مقام کلکتے مین بہی وارد ہو چکی ہے اور کلکتے سے بہی بسواری گاڑی و ڈاک گاڑی و بان گاڑی و ڈولی غرض جو کچہہ دستیاب ہوتا ہے اوسپر سوار کر کے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سر کولن کیمبل صاحب بہی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہو کر بمقام کانپور وارد ہوئے اور چندے قیام پذیر ہو کر عبور دریاے گنگ کرکے روانہ لکھنو ہوئے اور جو جو کار ہاے نمایان اونسے سرزد ہوئے وہ محتاج بیان کے نہین اور اس مختصر مین اوسکی گنجایش بہی نہین اسواسطے یہ مضمون اسیقدر رہا آئندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنو کا درج صفحات کیا جاویگا

ایک دوست کے خط سے حال مرقومہ ذیل جو بمقام اوناو واقع ہوا تہا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شایقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوہ مین ایک صاحب شیو سنگہ نامے تہانہ دار سہراوان ضلع اوناو کے تہے تباریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۸ء اور ۲۳ ماہ مئی سنہ مذکور باغیون نے جو قریب چار ہزار سوار اور پیادے کے تہے بسرگردگی امراو سنگہ اور رگہبیر سنگہ اور درگا سنگہ اور اوجاگر سنگہ تہانہ مذکور کو محاصرہ کر کے دست زدوضرب سپاہیان تہانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا بیگاہ اس روز ہنگامہ جنگ و پیکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کسیطرح غالب نہ آئے اسی عرصہ میں جناب پیترک کارنیگی صاحب جو اوسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع بنی تہے اور جناب اسرٹیلبٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر باتعلق تہانہ

تشریف لائے اور باغیونکو پس پا کیا دو نو مرتبہ یعنی ۲۵ اپریل اور ۲۳ ماہ مئی کو ایسا ہی ہوا ان خدمات نمایان کے جلدو مین تمام پر تھانہ
تھانہ مذکور کو جو صرف ایکسو چھیانوے نفری سے تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور ستی رنجیت سنگھ والد ماجد شیو سنگھ صاحب
کو باعث اونکی خیر خواہی اور خدمات شایستہ کے تعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگذاری ستر لاکھ ہے منظوری حکام عنایت ہوا
اور مزید عنایت کرسی بھی روبروے حکام کے ملے اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہوگیا تو شیو سنگھ کو اوپر تھانہ داری
پورہ سرفراز کیا یہان بھی اونسے اور باغیونسے جو زیر حکم بینی مادہو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اسمین بھی باغی اپنی
مراد کو نہ پہونچے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اوسکو کبھی دنیا اور عقبیٰ مین ندامت اور پشیمانی نصیب
نہین ہوتی اور گو چندروز اوس عمل سے کہ نہین تکلیف بھی ہو تاہم آیندہ ثمرہ نیک اوسکو حاصل ہوتا ہے شیو سنگھ کو یہ ہوا
کہ باعث اونکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہوگیا اور کل کام اوسکے ضلع کا اوسکے اعتبار پر چھوڑ دیا گیا

## شملہ

بتاریخ ۱۴ مئی کمانڈر انچیف صاحب معہ رفقا کے اس مقام سے روانہ ہوئے اور چونکہ کوئی سپاہ ولایتی یعنی گورہ یہان
موجود نہ تھی اسواسطے باشندگان مقام ھذا تدابیر واسطے اپنی حفاظت کی عمل مین لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ
کے جمع ہوکر ایک کمیٹی مقرر کی اوسمین حاکم اول جنرل بینی صاحب ہوئے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنک بہت مناسب
موقع پر ہے اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہووے تو سب صاحب لوگ وہان پر جمع ہو جاوین اور خبر کرنی کی تجویز یہ ہوئی کہ دو
آواز توپ کی ہونگی اور تمام گھنٹے جو گرجا گھر مین ہین وہ بجین گے بس اونکی آواز سنکر سب کو اطلاع فساد ہو جاویگی ہتھیار اور
سامان جنگ سبکو تقسیم ہوگیا اور پٹرول اور پہرہ جابجا مقرر ہوگئے

بتاریخ ۱۵ خبر آئی کہ فوج گورکھہ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہے یعنی آمادہ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا
کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکھہ کی گنتی ہوگی مگر باعث چند در چند تین بجے ہی گنتی شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکھہ نے
فساد کر دیا اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے مین کر لیا اسمین باواز توپ اور گھنٹہ مذکورہ بالا سبکو خبر بنک گھر مین جمع ہونے کی
ہوئی یہ عجب موقع تھا ایک سو کوٹھیون سے جو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ اور
کوئی کسیکی گود مین بھاگتے ہوئے بنک گھر کی جانب چلے آتی ہین بازار مین بھی اندیشہ پیدا ہوا اور کچھ انتظام صاحب لوگونمین
نہ رہا بعضے بعضے صاحب لوگ نہایت بد وضع معلوم ہوئے ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکھہ نہایت درجہ بگڑ گیے اور
اونکے افسر وہان گھر گیے اور ہر لحظہ گوش بر آواز تھے کہ اب آواز شور و غل اور قتل کے گوش زد ہو مگر یہ فکر اور اندیشہ کچھ
کم ہوگیا جب قریب نواخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ چھاونی گورکھہ سے یہ شرائط من جانب مفسدین
لائے

اول یہ کہ گارد گورکھہ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے

دوئم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ اونکو دیجاوے

سوم یہ کہ جو ہتیار اور سامان اونکے میگزین پر سے نکال لیے گیے ہین وہ واپس اونکو دیجاوین

پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہونگی تو نتیجہ متخیلہ کے مطابق نہوگا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے چاہییے اور میم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ شبا شب طیاری کرکے صبح کو شملے سے فرار ہو جاوین اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہو گیے بلکہ اپنی اپنی پلٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر افسر بھاگ گیے بروز شنبہ قریب نو اوجنت نہ گھنٹہ صبح گارد گورکھہ نے بسر کردگی میجر بیکٹ صاحب کوچ کرکے خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہان سے جالہ کوٹھی بنک کا قبضہ کر لیا خبر بالا مین زائد اور مبالغہ ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ مین یہ خبر اسطور پر مشتہر ہوئی کہ گورکھہ نے مکانات مذکورہ کا قبضہ کر لیا اور فرار پر قرار داد عام ہوا

بروز یکشنبہ خبرین آئین کہ گارد گورکھہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور دگشاہی دونو مین فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوئے اور ڈاک شملہ راستے مین گرفتار ہو کر جلا دی گئی اس عرصہ مین کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے باختیار کل یہان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو ویسا سپاہ گورکھہ سے پیش آوین صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصورات گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ آپ بھی انبالہ کو کوچ کر جاوین یہ شرط سپاہ نے منظور کی اور بتاریخ ۲۴ مقام مذکور سے کوچ کرکے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دی

جن گورکھیون نے خزانہ کسولی لوٹا تھا اونکو اونہی کے ہمقوم اور ہم وطن نے جو چھاونی جتوگ یعنی چھاونی شملہ مین تھی گرفتار کرکے بطور قیدیان اپنی چھاونی مین لایا اور سب روپیہ مغروقہ اونسے واپس لیکر داخل خزانہ سرکار کیا

## روڑکی

بتاریخ ۱۲ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ مین فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھہ کمپنی سپرمائنر کی منجملہ آٹھہ کمپنی موجودہ روڑکی براے کار ضروری مقام مذکور مین روانہ کرین اور یہ کمپنیان اوسی روز براہ تری کشتیون پر روانہ ہوئین بتاریخ ۱۳ وقت شب بارک چھاونی گورہ واقعہ احاطہ مدرسہ مین آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسینے لگائی ہو یہ شبہ بنسبت کمپنی سپرمائنر کے عائد ہوا اور اونکے اور اطوار مشتبہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور پر پہرول بنے اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ وقت ضرورت تمام آدمی اوسمین آکر جمع ہو سکین

کمپنیان سپرمائنر نے جو قریب تین سو نفر کے تھین بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک قطرہ خون بھی اس فساد مین زمین پر نگرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر انچیف کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصف راہ سہارنپور تک پونہچی تھی کہ اونکو خبر فساد میرٹھ کی پونہچی جسمین کپتان فریزر صاحب مارے گیے تھے یہ خبر سنکر اونہون نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسرونکو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاونی روڑکی مین آئے اور اس اثنا مین اپنے افسرونکی عزت اور توقیر مین کچھہ فرق نکیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹننٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹننٹ بیگھام صاحب اور لفٹننٹ فلفورڈ صاحب کو افسران ہندوستانی چھاونی سے لیجا کر مدرسہ مین پونہچا آئے تھے اور اونکے شریک ایک جماعت بڑا انے سپاہیونکی بھی تھی جنہون نے ایک گروہ عیلی کا جو اونہین سپاہیونمین سے تھا اور جنہون نے زیادہ قتل انگریزان کیا تھا اور اوس امر کی اسکو صلاح دیتے تھے مقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کروا دیا تھا

تین عہدہ دار جنمین ایک ملکی تہا اور دو غیر متعہد تہے اور پانچ عورتین اور چہہ لڑکے بوقت نصف شب کارخانے مین پہونچ گئے ایک گہنٹے کے بعد لفٹنٹ پیبرٹن صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب معہ ایک کنڈکٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح و سالم آکر اونکے شامل ہوئے بلکہ تمام انگریز متعلقہ فوج مذکور محفوظ اور امن مین تہے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ سبر گردگی کپتان مینک لیکن صاحب جاکر چہاونی پر اپنا قبضہ کرکے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان پہونچکر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک کمرہ باندہکر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چہاونی مین موجود تہے سپاہیان موجودہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بہاگ گیے کہ شاید سپاہ کارخانجات جنہون نے تین توپین چہہ پنی طیار کی تہین اور جنکے پاس گولہ ہاے گراب و کانسٹر موجود تہے اونپر حملہ آور ہون

جب گیرسن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تہا اوسمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تہے اور پچاس عورات اور تینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیرسن کے گروہ سپاہ بطور تبردل دیہات گرد و نواح مین بہیجے گیے تاکہ رفع بدنظمی ہو جو گوجر اور بنجاروں نے غارتگری اسباب و اتلاف جان شروع کی تہی اور نیز گوجر وغیرہ نے ذرد بی بتعدی اور قتل اور آتش زنی پر کمر باندہی تہی اس گروہ تبردل نے بڑا کام بیچ دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے باشندونکے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک . بایّام بلوہ آیندہ امن و امان رہا گو چند خفیف وارداتین بہی ہوئین تہین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار نہوئی

بتاریخ ۱۱ ـ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد باشندگان بجنور نے روڑکی مین آکر پناہ لی اونکو فوراً آرام اور آسایش ہر طور کی دی گیی

بتاریخ ۱۳ ـ جون روز شنبہ انیت مقام ہذا مین کچہہ تخلل بباعث اسکے واقع ہوا تہا کہ ضرورت ہتہیار چہین لینے اوس گروہ سواران کی ہوئی تہی جو جماعت بجنور کے ساتہ آئی تہی کیونکہ مشہور یہ ہوا تہا کہ سواران مذکور ہردوار جانے سی انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کچہہ تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کرنا ضرور تہا اسواسطے ایک جماعت انگریزونکی معہ ایک ضرب توپ اونکے مقام گاہ مین گئے اور اونکو گرفتار کرلیا

اوسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کیدکر سبتون صاحب اور اونکی میم اور گور پورل بروس صاحب کو جو روہیلکہنڈ سے بچکر بہاگ گئے تہے اور یہی صرف بچے تہے اور اب نجیب آباد سے آتے تہے لاوین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے

کارخانے مین اب کام شروع ہوا اور گولہ و سیل اور توپین ڈہلنے لگین تین تین پنی اتواب اور ایک عبارہ ڈہلکر طیار ہوا چار یعنی لوہے کی ۱۸ پنی جو کارخانے مین واسطے دوبارہ ڈہلنے کے بہیجی گیی تہین اب اونکو پہر پر چڑہایا اور ایک اونمین کی دیوار پر چڑہائی گیی تاکہ دروازہ کلان کی حفاظت رہے اور تین باقیماندہ اوس دمدمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکانات مذکور کے طیار ہوا تہا چڑہائی گیین اس ہیبت جنگی نے اون تمام آدمیونکے جو نزدیک اس مقام کے آکر اسکی طیاری دیکہتے تہے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکہا

# گوالیار

بتاریخ ۲۷ ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوئی پولٹکل اجنٹ صاحب اور برگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی کہ مفسد اونکے جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک پیش دفعدار رسالہ اول برگیڈیر صاحب کے پاس آیا بعد اوسنے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرونکو مارکر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اوسنے بیان کیا کہ چہارم پیدل اور دو پلٹری توپخانہ اور تھوڑے سے سوار اس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اسکی اطلاع دی گئی مگر اونکو یقین نہ آیا کہ اونکے سپاہی شامل ہوئے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرونکو بلوایا جب برگیڈیر صاحب اور میجر بنگ صاحب نے جو ماتحت برگیڈیر صاحب کے حکم فرماتے اظہار اوس آدمی کے سماعت فرماتے اسی اثنا مین ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجہے کچہ برگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اوسکے اظہار بہی موافق بیان دفعدار کے تہے بلکہ اوسنے یہ بہی کہا کہ برگیڈیر صاحب کا داروغہ جو اسپ اردلی مین نوکر ہے وہی برگیڈیر صاحب کے مارنیکو مستعد ہوا ہے اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ سوار چہاونی سے باہر بر سر سڑک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اوسکو راستے مین گرفتار کرکے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ صلاح قرار پائی کہ میم صاحبون اور لڑکونکو معہ عورات ولایتی فوراً چہاونی سے کوٹہی رزیڈنسی مین بہیجدین اور ایسا ہی ہوا اور یہ بہی تجویز ہوئی کہ سب افسر بوقت معمولی مس کوٹ مین کہانا کہاکر اپنی اپنی چہاونی مین جاکر شب باش ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب معہ اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین اور ایسا ہی عمل مین آیا اس سبب سے شب کو کچہ فساد نہوا مگر یہ ثابت ہوگیا کہ ارادہ فساد ہوا تہا اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا

بتاریخ ۳۰ تمام اندیشہ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بہی اپنے اپنے مکانون مین واپس آگئین

بتاریخ ۲ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اونہون نے سنا کہ ہم سب راضی ہین جہان باہو دہلی یا کسی اور جگہ بمقابلہ مفسدان ہمکو بہیجدو بتاریخ ۱۴ ماہ نماز گرجا گہر مین ہوئی بوقت نواخت ایک گھنٹہ بعد دوپہر ایک بنگلا جو وسط چہاونی مین واقع تہا اوسمین آگ لگی اور تہوڑی دیر کے بعد مس کوٹ گہر مین سے جو قریب اسی یا نوے گز کی فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تہا آگ نمودار ہوئی اور دونو جلکر بالکل خاکستر ہوگئے اور بنگلہ مس پاتہ بہی جلکر خاک ہوگیا اور بڑی مشکل سے کپتان سٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسنے لگائی تہی اتفاقی نہ تہی

اب علامات فساد برملا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال و اطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کرین مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پر افسرون کی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برملا ہوجاویگا یہ ظن غالب تہا اور اسی گمان سے وہ بہی جنہون نے ارادہ کیا تہا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چہاونی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور اونہون نے توپین بہر لی ہین

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان سٹوارٹ صاحب یہ خبر سنکر چہاونی مین گئے اور دیکہا کہ اونکے آدمی مصروف ہین اور تیاری کر رہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر آئی تہی کہ ہمپر حملہ ہونے والا ہے

اسواسطے ہمنے اپنے بچاو کے واسطے یہ سامان کیا تہا افسرون نے اونکو سمجہا دیا اور مطمئن کرکے اونکو چہاونی کے اندر روانہ کیا
بعد ازین افسران مذکورین برگیڈیر صاحب کے پاس گیے اور اونکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانینت کر دی کہ اب
بالکل امن ہے اوسی وقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گو روز یکشنبہ کو نو بجے کی توپ بباعث اسکے سر نہین ہوا کرتی تہی
کہ ایک توپ قبل از نماز شام بعوض اوسکے سر ہوا کرتی تہی اس آواز توپ سے چند آدمیون نے آکر کہا کہ فساد چہاونی مین
ہو گیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سُنکر سب صاحبون نے ہتہیار باندہے اور برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی
اپنی چہاونی مین جاوین اور وہ سب بموجب حکم کے گیئے افسرونکے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب
کپتان ہاکنس صاحب کپتان سٹوارٹ صاحب لفٹننٹ کلارک صاحب لفٹننٹ رائیوز صاحب اور ڈاکٹر میک کیل صاحب جسوقت
یہ سب صاحب بجانب چہاونی روانہ ہوئے اوسی وقت آواز بندوقون کی داہنی طرف چہاونی سے گوش زد ہوئی بازار ہای
چہاونی مین آدمی مسلح جمع ہوئے اور جو سامنے اونکے آتا تہا اوسکو وہ مارتے تہے چند بنگلونکو بہی آگ لگا دی اور شور و
غل اور تردد بکثرت پیدا ہوا جسوقت پہلی آواز بندوقونکی سر ہو چکی تہین چند سپاہی ۲ رجمنٹ کے نے ڈاکٹر میک کیل صاحب
سے کہا کہ چلو چہاونی مین چلکر میجر بلنک صاحب کو دیکہو وہ زخمی پڑے ہین ڈاکٹر صاحب اوس طرف کو روانہ ہوئے اور
اونکے ساتہ لفٹننٹ پیرسن صاحب اجیٹن رجمنٹ کے اور لفٹننٹ لائیوز صاحب متعلقہ ۲ رجمنٹ بہی گئے رستے مین کئی
مرتبہ اونپر گولیان سر ہوئین اور لفٹننٹ پیرسن صاحب کا گہوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب نہ رُکے اور وہان پہونچکر
دیکہا کہ میجر بلنک صاحب کے سینے کے پار گولی ہو گیی تہی اور وہ زمین پر پڑے تہے اور اونکا گہوڑا مرا ہوا اونکے نزدیک
پڑا تہا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا مگر اس طرح سے کہ اونکی باتون سے بناوٹ پائی جاتی تہی اس عرصے مین چند
سپاہیون نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہانسے چلے جاؤ اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹننٹ رائیوز صاحب دو دو بہ ہنمائی
سپاہیان مذکور وہانسے روانہ ہوئے راستے مین اکثر اونپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے
بچکر وہ دریا پار ہو گیے اور بجانب آگرہ روانہ ہوئے بندوقین وغیرہ قریب پون گہنٹے کے سر ہوتی رہین بعد اسکے
موقوف ہوئین اس عرصہ مین میڈ صاحب اور میرے صاحب معہ عیال واطفال اور پانچ یا چہہ نوکرون زن و مرد کے کئی سو گز کے
فاصلے پر چہاونی سے اوس طرف دریا کے کہڑے تہے اور اس فکر مین تہے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب نے
اپنا بنگلہ ہنگام آتش زدگی خالی کر گئے معہ عیال واطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونیکو جاتے تہے اور
میڈ صاحب خبر فساد کی سُنکر برگیڈیر صاحب کے پاس جانیکو تہے کہ آواز ہاے بنادیق اونکے گوش زد ہوئین ان صاحبون
نے جب دیکہا کہ جس مکان مین وہ سونیکو ہین اوسکے گرد و پیش بہت سپاہی پہرے وغیرہ پر ہین اونہون نے چاہا کہ اگر ممکن ہو
تو میم صاحبون اور بچونکو باہر مکان مذکور کے پونہچاوین اور اس ارادے سے اونکو پچہلے گارد کے مکان مین لے گیے
جسکے حوالدار اور سپاہیون نے اقرار اونکی حفاظت جان کا کیا بعد ازین کپتان مری صاحب اور کپتان میڈ صاحب برگیڈیر صاحب
کے پاس گیے اور اونکو اپنے اصطبل کے روبرو کہڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے اون دونو صاحبونسے کہا کہ اب چہاونی مین
جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسیکو سلامت جانے نہین دیتے اور اب کچہہ نہین ہو سکتا

اس عرصے مین بندوقین سب طرف چھاونی کے اور شمال مغرب کے جانب اس مقام کے سر ہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور اونکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب اونھون نے دیکھا کہ اب کچھ چارہ نہین ہوسکتا وہ پھر گارد کیطرف آئے اور ہمراہ حوالدار و چار سپاہی مذکورہ بالا کے دریا پار ہو گئے راستے مین اونپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسینے اونکو کسیطرحکی تکلیف دی

دس بجے کے وقت تمام پھر امن ہوگیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے

سوار یونکی پل پر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارد وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے کہ جو ہمارے نزدیک آویگا اوسکو ہم مار ڈالینگے اس گروہ کو میدان امن جانتے ہوئے نہایت اندیشہ پیدا ہوا اور کبھی اونکے دلمین آتا تھا کہ چھاونی پر جاوین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین جانا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی وہ صدر بازار کے جانب جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھ شور و غل نہ تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پہونچے اور دریا اونسے چند چند قدم رہ گیا تھا کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اوسکی روشنی سے تمام میدان گرد نواح کا روشن ہوگیا اور تھوڑی گولیان بھی اوس جانب کو سر ہوئین یہ سنتے ہی اونھون نے چھاونی کے طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پہونچے برگیڈیر صاحب اور شیٹ صاحب بھی اوسی وقت وہان پہونچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے اونکی نہایت خاطرداری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد میم ہنیسی صاحب اور کرسٹی سن صاحب معہ ہنیسی صاحب کے وہان پہونچین اور قریب تین بجے صبح کے پولٹیکل اجنٹ صاحب معہ اپنی ہمشیرہ کے اور لفٹنٹ سمپلی صاحب انجنیر کے وہان پہونچے ہنیسی صاحب اور اونکی ساتھ کی میم صاحبونکو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئین تھین اور اونکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہو گئے تھے

مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پہنچتی تھی کہ کیا چھاونی مین ہوتا ہے اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ اونکو مفسدین سے بچا نہ سکین گے کیونکہ یہ معلوم ہوگیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد ساتھ مفسدین کی تھی گو اونکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کے بھی جو شریک صلاح مفسدان تھے

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیونمین سوار ہوکر بجانب آگرہ روانہ ہوئے جب ہم رزیڈنسی کی کوٹھی مین پہونچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوئے تھے آدہ گھنٹہ وہان مکث کرکے پھر ہم وہان سے ہمراہی سپاہ باڈی گارد مہاراجہ صاحب روانہ ہوئے

ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ الذیل تھے میجر منک فرسن صاحب پولیٹکل اجنٹ برگیڈیر رامزی صاحب کمانیر فوج کنٹنجنٹ کپتان میڈ صاحب برگیڈ میجر لفٹنٹ سمپلی صاحب انجنیر لفٹنٹ پیرسن صاحب اجیٹن دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت برگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ ہنیسی صاحب

گارن صاحب اور مارٹین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمہ تاربرقی کپتان ہیڈ صاحب ۸ رجمنٹ شاہی آنبس صاحب کی
میم اور کرسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ ہنیسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور ہیڈ صاحب کی میم معہ دو بچہ مری صاحب
کی میم اور ایک بچہ اور فرس صاحب کی میم اور تین بچہ مرسن صاحب کی میم اور براسن صاحب کی میم اور اونکے نواسے
راستے مین ہمکو لفٹنٹ کلارک صاحب حاکم ثانی دوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر کوئیک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو بشکل چھاونی
سے بھاگے تھے آملے اونکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشہ قتل اون صاحبونکا ہے جنکا پتا اب تک نہین ملا
ہم سب بمقام چنداجو ۸ میل گوالیار سے ہے بوقت نواخت نو بجے صبح کے پونہچے اور چار بجے شام تک قیام کرکے
پھر روانہ دہولپور ہوئے بوقت وارد ہونے بمقام ہنگونا ہمکو خبر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور اونکا ارادہ
مصمم ہے کہ ہمکو آگے نجانے دین ہوشیاری ہر طرح کی درصورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئے اور بعد از بہت
توقف اور اندیشے کے ہم روانہ ہوئے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑہے اور آگے جاکے سنا کہ دریاے چمبل کے
گھاٹ پر بہت مفسد توپ لیے بیٹھے ہین اور اونکا ارادہ حملہ کرنیکا مصمم ہے یہ سنکر قریب مقام ہنگولی کے ہمنے تا صبح قیام کیا اور
تمام شب فکر و تردد مین گذری صبح ہم وہانسے بھی روانہ آئندہ ہوئے تھوڑی دور گئے تھے اور یہان سے مقام کھتری ۵ میل تھا
کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اوسنے واپس جانیکا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہے اور مہاراجہ کا حکم آیا ہے
کہ ہمارا وہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اونکے عوض بہت سے ٹہاکر ہماری محافظت کو آئے
اور ہمارے ساتھ تا بدریاے چمبل گئے یہان کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم بنواخت قریب
دہ گھنٹہ صبح بمقام دہولپور وارد ہوئے اور بوقت غروب آفتاب وہانسے بجانب آگرہ روانہ ہوئے میم صاحبون کی اور بچون کی
سواری مین گاڑی ہندوستانی تھین اور صاحب لوگ ہاتھیون پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی ہمکو راستے مین دو تین
مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخر کار قریب بنواخت دس بجے صبح کے ہم نے سفر طے کیا اور چھاونی آگرہ پونہچے یہان پہونچکر ہم نہایت
شکرگزار ہوئے کہ بعد از ایسے واقعونکے ہم صحیح و سلامت بمقام حفظ و امن مین فائز ہوئے
روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجہ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوئین اونکو راستے مین بہت تکلیف اور دقت ہوئی
اور لوگ اونکے ساتھ بہ بدزبانی و بے آبروئی پیش آئے اس گروہ مین کیمبل صاحب کی میم اور اکیس صاحب کی میم اور بروکر صاحب
کی میم اور گرک صاحب کی میم اور بلنک صاحب کی میم اور گوبلینڈ صاحب کی میم اور چند عورات و بچہ ہای ولایتی یعنی یورپین بہی اونکے ساتھ تھے اور
اور ڈاکٹر کوئیک صاحب کی میم دریاے چمبل کی ریگ مین تکان اور صدمہ موسم سے جان بحق ہوئین اس گروہ کے بیان سے
واضح ہوتا ہے کہ مفسدین نے صاحبان مفصلہ الذیل کو قتل کیا
میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پریڈ پر گئے تھے اونکو اونکے اپنے سپاہیون نے زخمی شدید کیا
اور میجر شرف صاحب بہی اوسی موقع پر بضرب گولی ہلاک ہوئے کپتان سٹوارٹ صاحب تو اوسوقت زخمی ہوئے تھے مگر
دوسرے روز مفسدین فوج بیدل نے اونکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب معہ دو بچونکے اور میم سٹوارٹ صاحب کی معہ ایک بچے
کے بمقام چھاونی رسالہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئی اور لفٹنٹ بروکر صاحب

اور جرنیلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کوپلینڈ صاحب درمیان چہہ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پنجم قتل ہوئے ماسواے انکے سارجن ٹولیشم اور سارجن فریب اور سارجن بابک اور سارجن کیلی اور سارجن کرونتی اور لفٹین خوازبل اور کولنز اور میم پانک صاحب اور میم اسٹوب صاحب بہی مفسدین کے ہاتہوں سے جان دے بیٹھے الفصہ ۱۹ صاحبونکی قتل کی تو خبر آگیی اب بہی کچہہ اور صاحب لوگونکا پتہ نہین ملتا

میم ہاکنس صاحب معہ تین بچونکے اور چند دیگر مفرورین کے بتاریخ ۲۲ بعد از گوارا کرنے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کی ہوئین

صاحبان مفصلہ الذیل بعد ازین بسلامت مقام آگرہ وارد ہوئے مسماۃ سارا کرونتی معہ ایک بچہ کے اور مری ہل اور مری مونکس معہ دو بچونکے بی بی وب صاحب اور میم تولیشم صاحب معہ پانچ بچونکے اور مہتہ صاحب اور مورس صاحب معہ میم صاحبہ اور سارجن پائپ صاحب معہ میم صاحبہ

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہے اوس سے دیگر احوال باقیماندہ فساد واضح ہوگا

بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایکروز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلونمین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم مقام واردات پر بدین ارادہ گیے کہ اونکی مدد سے حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ اون بنگلونکے میم اور بچونکو اپنے بنگلے مین لے آوین وہان جاکر دیکہا کہ سپاہی بدل برآمد کرنے اسباب مین مصروف ہین اور گہر جل رہا ہے کوئی امر ایسا نہ تہا جس سے ارادۂ فساد ظاہر ہو بلکہ اونکی بدل مصروفیت سے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور نمک حلالی اونکے عائد ہوا تہا باقی نرہا چند اونمین جو حرامزادے تہے اونکے طریق سے کچہہ گستاخی پائی جاتی تہی بلکہ ایک نے اونمین سے باواز پست وخفیف یہ کہا تہا کہ آج تو آگ کا تماشا دیکہنے مین آیا کل کچہہ اور تماشا دیکہنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تہا مگر چونکہ یہ صفائی سے اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تہا جس شخص نے یہ سنا تہا اوسنے دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی حفاظت کی طیاری درصورت فساد برپا ہونیکے کر رکہی تہی روز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی تا ہنگام سر ہونے توپ شب کے جب بوگل بجا اور سب فوج باہر ہوگیی اس وقت تک سب افسر اپنے سپاہ کی نمکحلالی پر اعتماد کلی رکہتے تہے فساد اول پریڈ پر شروع ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچہہ بہاگ گیے مگر مفسد اس پر بہی راضی نہ ہوکر بجانب بنگلہ برگیڈیر صاحب کے گیے اور وہان جاکر اونکو باواز گستاخانہ بولایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت خدا سے بچ گیے کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تہے ایک سپاہی نے اونکا ہاتہ پکڑ لیا تہا مگر اوس سے بچکر وہ حاطے کے باہر بہاگ گیے اور غاروںمین جو متصل تہے چلے گیے مفسدین نے جب برگیڈیر رامزی صاحب کو نپایا تو اونکا اسباب سب لوٹ لیا اور اونکے بنگلے کو آگ لگادی ایک اور افسر کو اونکے گارد کے سپاہی نے دس بجے رات کو جگایا اور اون نو نفر سپاہیونمین سے جو اونکے حاطے مین تہے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اوسنے جاکر کہا خاوندہ بہاگو سب بگڑ گیا یہ سپاہی ابہی اونکے پاس سے علیحدہ ہوا تہا کہ سب سپاہی بہاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ مکانات جلتے ہین اگر حکم دو تو ہم اپنی بندوقین بہرین مگر صاحب نے کہا کہ تم آگ کے منطفی کرنیکو بندوق کا بہرنا ایک امر بیوقوفی کا ہے یہ سنکر سپاہی واپس چلے گیے اور صاحب

اپنے بنگلے مین گیے اور وہان جاکر ایک دریچہ مین سے دیکہا کہ سب سپاہی باہستگی اپنی بندوق بہر رہے ہین یہ دیکہکر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو بہگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار لی دو گولیان اونکے سر پر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ وہانسے بجانب دربار روان ہوئے اور غار و نمین جاکر پوشیدہ ہو رہے یہان بہی چار گولیان اونکے اور اونکے خانسامان کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ اور خوف اب عام ہوگیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بہاگے جاتے تہے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بہاگے ہین اور سپاہیونکا مذکور ہے کہ اونہون نے ایک میم اور اوسکے بچونکی جان بچائی تہی اس طرح پر کہ اونہون نے میم کو معہ بچونکے ایک کوٹہی کے چہت پر بٹہا دیا تہا اور جب تک مفسدین بنگلہ بہ بنگلہ تلاش کرتے رہے اونہون نے انکو اوسی مقام پر رکہا مگر جب دیکہا کہ وہ لوگ اب اور بنگلہ کی لوٹنے مین مصروف ہین اوسوقت اونکو وہانسے اوتار کر مقام محفوظ پر پہنچا دیا اسوقت مین مفسدین کا کام سواے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچہہ نہ تہا تمام جو صاحب لوگ بہاگ گیے اونکو مہاراجہ صاحب نے بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تہوڑی دور گیے تہے کہ ایک سوار نے جاکر خبر دی کہ دربار مین فساد ہوگیا یہ سنکر جو سوار ہمراہی اون صاحب لوگون کے تہے اونہون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور اونکو وہان تنہا چہوڑ کر چلے گیے اس حالت غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب ملک راجہ سے گئے اور راجہ صاحب نے از راہ مہربانی اپنے آدمی اونکے ساتہ تا باگرہ دیے مگر یہ آدمی جو ہمراہ تہے سنا ہے کہ ایسے بدذات اور گستاخ تہے کہ اون سب صاحبونکو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونیکا دلمین آتا تہا اسواسطے کہ وہ سوار بجانب انکے بنگاہ وحشت انگیز دیکہتے تہے اور زبان انگریزی کی نقل کرکے طعنہ اور تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تہے مگر خوش نصیبی اون صاحبونکی سے اون سوارون کے دلمین ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور زندہ ہین مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہمکو بڑا رنج ہوتا ہے جب ہم دیکہتے ہین کہ چند میم صاحبونکا جسم بروقت بہاگنے کے غار ہاے پر خار مین اور چلنے کی سنگ ریزون پر کٹ گیا تہا اور قیمہ ہوگیا تہا

افسران و میم صاحبان مفصلہ الذیل جو متعلق ہر گوالیار کنٹنجنٹ کے تہے بسلامت آگرے اور ہتسنگ آباد مین پہنچے لفٹنٹ لیمار کندا اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک دوکل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہیریسن اور ڈاکٹر وسن اور ڈاکٹر سیلیفنٹ اور بی بی برلٹن معہ بچہ اور بی بی ہرسن معہ تین بچے اور بی بی لیمارکینڈ معہ چار بچے اور بی بی ہمین معہ مس ہمین اور دو سارجنٹ سٹرک اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہے —

## کوہ منصوری

بمجرد وصول ہونے خبر قتل موقوعہ مقام میرٹہ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ ہذا کے دلمین پیدا ہوا

چہسان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گہوڑون پر سوار بلباس خانگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ فلالین وغیرہ پارچات گرم مین رہتی تہی اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام بجانب کلب ہوس جسمین دو مکان تہے ایک تو کہانا کہانیکا اور ایک آرام کرنیکا روان تہے پچہلے مکان یعنی آرام گاہ مین میم لوگ جاکر جمع ہوئین اسوقت ایک عجب عالم مکان مذکور مین تہا کہ کبہی کسی پہاڑی آدمی نے نہ دیکہا تہا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگونکا بکسلے وہ نوکر ستے اسباب ضرر دی

لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرتے تھے روز دوم یہ خوف کم ہو گیا خصوصا دلیرانہ استقلال چند میم صاحبونکے جو انہونے مکانون
سے کلب ہوس مین نہین گئین تھین صاحب کمانڈنٹ بمقام لنڈہور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام
کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا بعضے متعجب ہو کر آپسمین سرگوشی کرتے تھے
اور باقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھکر قہقہہ مارتے تھے اور آپس مین تمسخر اور مذاق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال البتہ
عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چند گھنٹے شام سپاہی سنہ بندوق گشت کرتے تھے اور اگر
کوئی بعد اوس وقت کے اونکی حد مین چلا جاوے تو اوس سے اول پوچھتے تھے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی
سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی مین نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے
پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والونکے سوال کے جواب دینے مین کچھ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہو گیا کوہ منصوری
کے دوسری حد پر پادری میڈک صاحب کے مدرسہ کے لڑکونکو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روند کرتے تھے
اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھکر تمام شب پھرتے رہتے تھے اس مین شک نہین کہ اونکو اس گشت سے نہایت خوشی
تھی مگر جبکہ رات کا آرام جاتا رہا تھا اونکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز یہ سختی
اوٹھاکر اپنے اپنے قدیم مکانونمین واپس چلے گئے

احتیاط اور تدابیر ہر طرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازاروالے کچھ فساد برپا کرین تو اوسکے اندفاع کے واسطے کارآمد ہو
گورہ سپاہی کنولیسنٹ ڈپو کی سب مسلح کیے گئے اور بازار مین اور دیگر مقامات لنڈہور و منصوری مین واسطے پہرہ کے
تقسیم ہوئے صاحب لوگ بھی بخوشی مستعد ہو کر ہر شب راستونمین گشت کرتے تھے ماسوای اندیشۂ عید و بقرعید کے اور کسی
روز کسیطرحکا اندیشہ سوے انتظامی کا منصوری اور لنڈہور مین نہوا اور وہ اندیشہ بھی خفیف اور بے اصل تھا

### برہام پور

بتاریخ یکم اگست گھاٹ سے وارد ہونے رجمنٹ شاہی کا ذریعہ اسلحہ گرفتن سپاہ سوار و پیادہ مقام ہذا کا نیک تصور کیا گیا
سپاہ گورہ خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سپاہ ہندوستانی کو حکم پریڈ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہاز ہاے دخانی پر حکم گیا تھا کہ وہ بھی
اپنے تئین مقابل میدان پریڈ کے لگا رکھین بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سپاہ مذکور کے دونو جانب سپاہ گورہ
آگیی اور سوار مقابل مین تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سپاہ پیادہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور سوارون نے بھی اطاعت
کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریڈ پر سے لیے تو سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اور ہتھیار جو اونکی چھاونی مین اور بازار مین ہون وہ بھی
تلاش کرکے لے آوین ان دونو مقامونسے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوئے بعض بعض بندوقونمین جو سپاہ سے لی گیی تھین
گولیان بھری ہوئی تھین اور بعضے سوارونکے زین مین سے ماسوائے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان
برآمد ہوئین

### مادہو پور

بتاریخ ۱۸ مئی ہندوستانیونمین یہ خبر منتشر ہوئی کہ ۹ رجمنٹ ہندوستانی بمقام نورپور جو ۲۰ میل کے فاصلے پر یا کچھ

اس سے زیادہ مقام مادہوپور سے واقع ہے شب پیوستہ کو بگڑ گئے اور اونہون نے اپنے افسرونکو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہین در اصل یہ خبر غلط تہی کیونکہ رجمنٹ چہارم تمام فوج ہندوستانی مین بہتر اور نیک وضع تہے اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تہی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا میم لوگ اور لڑکے آدہے گہنٹے کے عرصے مین طیار ہوئے اور قرار مثال شیملہ یہان بہی عام ہوگیا اور ایک ایک مکان مین بہت سے لوگ جمع کیے گیے گو گرمی روز بروز بشدت تہی ونسل میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک دو سیر سڑک کے مکانمین جو بفاصلہ قریب ۲ میل کے چہاونی سے تہا جمع ہوگئے اور وقت شام ہمراہی دو رسیر سب وہانسے روانہ ہوکر براہ گورداسپور بمقام امرتسر وارد ہوئے

ادہر تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین اور وہ یہ تہین

اگزیکیوٹو انجنیر کا دفتر خانہ مقام مناسب واسطے مقابلہ کے تصور ہوا اور دو کہنہ توپین جو صرف دیدار و تہین اور کار آمد نہ تہین کارخانجات سے لاکر بالاخانہ مکان مذکور پر چڑہائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختون سے پاٹ دیے گیے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین کہڑی کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طور قلعداری کا عمل مین آیا اس مقام مین جابجا گاردہائے مضبوط برقندازان قائم کیے گیے ہر ایک شخص اپنا مکان چہوڑ کر شب کو دفتر مذکور مین معہ اسلحہ آکر رہتا تہا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتونکے جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرمجوشی اور شجاعت کم ہوگئی اور شب کو اوٹہکر ایک گہنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب ایک جبر معلوم ہوئی اسلیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی

اثنیت مادہوپور کی ایک مرتبہ پہر باعث فساد سیالکوٹ کے تخلل پذیر ہوئی تہی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تہا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ اونکے شہر کے بازار مین آ بہی پونہچے تہے مگر نکلسن صاحب نے کہ ہز پنجاب تہے اونکے تعاقب مین آکر اونکو مار کر وہانسے نکال دیا

## کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تہا کہ مثال فساد شملہ و منصوری اس کوہ پر کچھ فساد نہو گا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تہا مگر یہ خیال باطل ہوگیا اور یہان بہی باشندونکو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اسکا یہ تہا کہ ایک چٹہی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی جنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تہا بجانب کوہ مذکور آتے تہے اور دریاے کچا کو کہ بفاصلہ ۲۰ میل دامن کوہ سے جاری ہے اور جسمین ترائی بہی واقع ہے عبور کر چکے تہے یہ خبر وحشت اثر سنکر سب میم صاحبونکو روانہ کوہ المورا کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تہا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آگیی اور میم لوگ واپس یہان آکر بطور سابق جاگزین ہوئین

بماہ آیندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگونکو پہر اندیشہ جان پیدا ہوا کہ مولی خان معہ تین ہزار سپاہ کے کنارہ دریاے کچا پر آ پونہچا ہے اس پر پچاس سپاہی گورکہہ بسرکردگی کپتان بلول صاحب اور لفٹنٹ جیمس صاحب معہ تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آے تہے بسرکردگی انسائن میجر صاحب بمقام ہلدوانی جو براہ بریلی واقع ہے

روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھہ بھیجا کہ دشمن قریب ہین مگر شمار فوج معلوم نہین کہ کتنی ہین یہ خبر سنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی لبسر کردگی لفٹنٹ گریوس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم رئیڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملیشیا کو حکم ہوا کہ جسوقت توپ اطلاعی سر ہو اوسی وقت روانہ جنگ گاہ کے ہون

تمام افسران رخصتی معہ کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ الموڑا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہون مگر دیکھو کہ تمام خیالات سر دم غبوت نکلے اور بوتلہا سے رم کی اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کے جو ناگوار تہے مگر اسباب مین باندہے جاتے تہے ایک دوسری چٹھی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہوگئی مضمون اوسکا یہ تہا کہ سبب اندیشہ بالا مذکورہ سابق کا یہ تہا کہ چند زمینداروں نے بندوقین واسطے شکار نے شیرونکے سرکار سے لین تہین خبر گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا تہا

مگر نینی تال مین اکمر تب اور بہی اندیشہ ہوا یعنی بتاریخ ۱۷ ستمبر خبر آئی خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہان وارد ہوئے باستماع این حال دو سو اسی سپاہ گورکھہ اور ستر سپاہ نوبہرتی اور باقیماندہ سواران ہشتم رسالہ غیر آئین معہ ایک دستہ فوج ملیشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گیے

بوقت زیر کوہ پونہچنے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئین یعنی مفسدین نے ایک گانو جلا دیا تھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھہ گودام کو بہی آگ دے دی تہی اور قریب یکصد و پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضایع کر دیا تھا جبکہ یہ فوج آگے بڑہی تو اسنے یہ بہی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنون کے قبضے مین ہے اور وہ مستعد پیکار ہین اس فوج مین اب طیاری حملہ کرنیکی ہوئی اور ہماری یہ چہوٹی فوج باآئین شائستہ و طریق بایستہ قدم زن پیشتر کی ہوئی سامنے تو سواری رکہے گیے اور سکر مشر یعنی سپاہ منتشر دونو جانب بنگلو نمین دیکہتے ہوئے جاتے تہے اور فوج واسطے باآئین قواعد آراستہ ہو قدم زن تہی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اوسکے سامنے دشمن بہی صف بستہ کہڑے تہے پانچ یا چہ جہنڈی لہرا رہی تہی اونکی تعداد شمار نفری اسوقت مین ناممکن تہا مگر از روے اخبار ونکے اور اطلاع کے اور اونکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تہا کہ کم از یانصد و پنجاہ یا شش صد آدم جنگی نہ ہونگے ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تہی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پونہچی تو سوارونکو حکم ہوا کہ سامنے سے راست و چپ ہو جاوین اور گانو کے گرد ہو کر دشمن کا عقب مارین اور سپاہ پیادہ اونکے آگے سے حملہ آور ہو گی جسوقت دشمن نے یہ ترکیب دیکہی اونمین بہی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ حرامزادے تاب نہ لاکر متفرق ہو کر فراری ہوئے اور اب تماشا ہوا کہ شجاعان گورکہہ نے قدم دو چند بڑہا کر حرامزادونکو لے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیونکو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دونو جانب راستے کے نہایت گنجان تہا دشمن جہاڑیون مین بہاگ گیے مگر گورکہہ نے بہی لاقاعدہ سکرمش منتشر ہو کر اون کا تعاقب کیا اور جہان جو ملا وہین اوسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے ادہر سوارون نے بہی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تہا اور اونکو گہیر کر قیمہ قیمہ کر ڈالا تہا قریب پانچ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تہا کیونکہ جو بچکر بہاگ گیے تہے وہ جنگل مین چلے گیے تہے اور جنگل ایسا گنجان تہا کہ اوسمین تعاقب

غیر ممکن تہا اور سپاہ پیادہ نے دشمنونکا تعاقب وہان تک کیا جہان تک اونسے ہوسکا

## ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جنکو اونہون نے بہتیرا چاہا کہ اونکے شامل ہون مگر وہ نہوئے سوارون نے یہ سب حال بکم و کاست اپنے کمانڈنگ افسرون کے گوش گزار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمیٹی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کے جمع ہو اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیونکو بخوبی سمجہا دیا گیا کہ یہ کارتوس وہی ہین جو تیس برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اون سب کے فہم مین بہی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوئے بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور اونسے دریافت کیا گیا کہ اونکو کچہہ عذر ان کارتوس مین باقی ہے یا نہین کسی نے عذر پیش نکیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل مین آئی کہ ناگہانی فساد سے بہی کچہہ اندیشہ باقی نرہا خزانہ قلعہ مین بہیجا گیا اور توپخانہ بہی قلعہ ہی مین رکہا گیا جو تہرے پلٹن پولس کے تہے اونکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جاکر اپنی چہاونی مین رہین سواران پولس بہی جو باہر تعینات تہے وہ بہی ملتان مین طلب ہوئے

شروع ماہ اگست مین ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ نے کچہہ کچہہ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین اب تک نمک حلال اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تہا اور جب اول رسالہ پنجاب اور دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوئے دونو رجمنٹ ہاے مذکورۂ بالا یعنی ۶۲ اور ۶۹ کے ہتیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی ۶۹ رجمنٹ کے توپ سے اوڑائے گئے تہے اور یہ امر ثابت ہوگیا تہا کہ دونو رجمنٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم کیا تہا کہ فساد کرتے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا نہونے پایا

ایک وقائع نگار باقیماندہ حال اس مقام کا اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بہی گہاٹون پر حکم بہیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بہاگ کر گہاٹ پر آوے یا بوقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے بتلا نسکے تو اوسکو گرفتار کر و اب بتاریخ ۱۰ جون کچہہ علامات فساد کے رجمنٹہاے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوئے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتہیار چہین لینے چاہیے اور میجر چیمبرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے ایسی خوبی اور اسلوبی سے اونکے اسلحہ لیے کہ ایک قطرہ خون بہی نگرا جب ان دو نو رجمنٹونکے ہتہیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تہین جب یہ امر ختم ہوچکا تو افسرون کی یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ درباب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وردی میجر اول رسالہ غیر آئین کے کئی شخص سپاہی مجرم ثابت ہوئے حسب اطلاع ہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر ناہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اوسکی تحقیقات ہوکر جرم بغاوت اوسپر ثابت ہوا اور اس جرم کے پاداش مین روبرو سب سپاہیونکے توپ سے اوڑا دیا گیا اور پہلے سنتا ہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسیطرح اوڑائے گئے

بماہ ستمبر او تولم خانہ بدوشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تہے کچہہ فساد کیا اونہون نے تحصیل شرنا او تہانہ کو لوٹ لیا

اور چند دیگر مقامات پولس پر جو برستہ ملتان درمیان مقامات دوبرجی اور گوگیرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہان سے تین دستہ فوج
لبہ گردگی میجر چمبرلین صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان ہوکن صاحب روانہ ہوئے اور بتاریخ ۵ ۲ مہ سرکشونکو شکست فاش دی
اونکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بہی برکیلی صاحب اکسترا اسسٹنٹ کمشنر گوگیرہ کام آئے اونکے ہمراہیون
نے اونکو چہوڑ دیا تہا اور وہ تنہا لڑکر مر گئے ایک روز پیشتر اس واردات کے کپتان سمسن صاحب دستہ پر جسمین ۰ ۸ سوار اور ۱۰۰
پیادے تہے مفسدین بمقام جملیرا حملہ آور ہوئے تہے اور اونکا مقابلہ اس جانب سے خوب ہوا آخرکار تاب نہ لاکر مفسد فراری
ہوئے اور مقام جملیرا قبضہ فوج سمسن صاحب مین آگیا سوا ان اقوام کے ایک اور قوم نے جو بنام کہرل مشہور تہے لبہ گردگی
احمد خان کچہہ فساد برپا کیا تہا مگر کچہہ فوج لاہور سے اور کچہہ ملتان سے وہان گئی اور احمد خان گرفتار ہوکر قتل ہوا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی تمام قوم منتشر ہوکر بہاگ گئی ادہر اکر اونہون نے اپنے تئین سپرد اولیاے دولت سرکار کردیا

## فیروزپور

بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نواخت دوگہنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۴۵ اور ۵۷ رجمنٹ آمادۂ فساد ہین اسلیے تمام میم لوگونکو اور
عیسائی عورا تونکو ہدایت ہوئی کہ میگزین مین جسکے گرد خندق وغیرہ طیار کی گیی ہے جاکر رہین اور دونو رجمنٹہاے مذکورۂ بالا
اور رسالہ دہم غیر آئین کی اپنے اپنے میدان پریٹ پر پریٹ ہوئی
رسالہ متصل دیوار آرسنل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب چہاونی گورہ جاکر قیام کرین
اور ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے جاکر مقیم ہون مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو اونہون نے
وہان مکس کیا اور آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقین بہر کر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہان جاکر شمالی و مغربی
برج میگزین پر جاکر کہڑے ہوئے اور دلمین فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے اس فکر مین تہی کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو
میگزین کے اندر تعینات تہی اونکو اطلاع دی کہ اوس برج مین رسی اور زینہ موجود تہے بعضے شخصون نے یہ سامان مفسدین
کے پاس پہینک بہی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑہ کر باہر کی دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑہ گئے یہان یہ بہی بیان کرنا چاہیے
کہ قبل از پریٹ کے ایک کمپنی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین مین واسطے بدلنے کمپنی
۵۷ رجمنٹ کے جو وہان تعینات تہی روانہ ہوئے تہے اور اگر انکی ہوشیاری ممد نہوتی تو مقام فیروزپور کچہہ عرصے کے واسطے
ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین مین گہس گیے اونہون نے خوب شور و غل کیا اور اوس
دروازے کی طرف روانہ ہوئے جسمین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تہا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے
اونکو وہانسے نکال دیا اسطور پر کہ سب نے ایک مرتبہ اون پر بندوقین سر کین جسکی گولیون سے قریب بارہ مفسد مارے گیے اسکے
بعد وہ وہانسے بہاگ نکلے اس ہنگامہ مین کرنیل رڈمند صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تہا مفسد اسکے بعد بجانب
غرب اس ارلوے سے روانہ ہوئے کہ فوج گورہ کے عقب جاکر مارین مگر اسمین بہی اونہون نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی
نے اونکو ہر جگہ سے نکال دیا آخرکار مفسد دیوار پر سے باہر کو پہاندے اور گورہ سپاہی نے اونکو مار کند ونکے نیچے گرا دیا فوج قلعہ ریلی
کمک کو دو کمپنی اور سپاہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپین زیر حکم لفٹنٹ اینجلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کی

قلعے مین تھی اوسنے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوسے یعنی اونھون نے ایکدفعہ بغیر حکم کے اپنی بندوقین بھرنی شروع کین مگر لفٹنٹ اینسلو صاحب نے اپنی دونو توپین اونکی جانب درست کین اور اونمین گراب بھرنیکا حکم دیا اس تدبیر سے بعد ۶۱ رجمنٹ شاہی اونکے ہتھیار چھین لیے اور اونکو قلعے سے باہر کر دیا ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اوٹھا لیگئی اور قبرستان جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجا کر ڈال دیا شب کو قریب دو سو مفسد واپس چھاونی مین آئے اور دہم رسالہ کے بیس سپاہی یکجا ہو کر آگ لگانے مین مشغول ہوئے کسینے گرجا گھر پروٹسٹنٹ کا اور کسینے رومن کیتھلک کا جلا دیا اور اسیطرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹ گھر اور بلیارڈ گھر اور بنگلہ ہاے افسران اور بانڈ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان ملوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلمنڈ صاحب کا اور میجر ہاردی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور لفٹنٹ بیکہ صاحب کا بنگلہ جلا دیا اور برانڈرتھ صاحب کا بنگلہ مسمار کر دیا اور ولول صاحب کا مکان توڑ ڈالا لفٹنٹ گینڈی صاحب کا بنگلہ جلا دیا غرض کہ کل انیس بنگلے جلا کر خاک کر دیے اس آتش زدگی مین کسینے اونکو منع نکیا اور نہ کوئی اونکے برو آیا مگر جب گرجا گھر رومن کیتھلک کا جلانا شروع کیا ہیوس صاحب سوداگر کے بیٹے نے اونکے ایک سپاہی کو گولی سے مار دیا اور اسکے مرنے سے سب خائف اور خوف زدہ ہو گئے روز دوم مفسدین نے لوٹنا مکانات افسرانکا شروع کیا مگر ایک دستہ ۶۱ رجمنٹ شاہی اور دہم رسالہ انگریزی نے آکر اونکو نکال دیا اور چند اونکے آدمیونکو مار دیا

قریب سات بجے صبح کے اوسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۵۴ اور ۵۷ رجمنٹ کا مفسدین کے ہاتھ نہ لگ جاوے توپخانے سے دو توپسے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولی اوسمین ماری کہ وہ سب میگزین اوڑ گیا اوسی روز ۵۷ رجمنٹ کے ہتھیار چھین لیے اور مفسدین ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود آکر وردی اور اسلحہ اور نیز اپنے تئین سپرد سرکار کر دیا

ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ جو میجر مارسڈین صاحب نے خاصکر واسطے حفاظت شہر کے بھرتی کی تھی شہر مین تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ معہ عیال و اطفال کے میگزین مین آگئے صرف کوت صاحب اور ہیوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانونمین رہے مگر اونھون نے اپنے مکانونکی سب طرح مضبوطی کر لی تھی اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانونکو خوب مضبوط کر لیا تھا اور وہ بھی میگزین وغیرہ مین نہ آئے

یہان پر یہ بیان نکرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور اون سوارون نے جنکو میجر مارسڈین صاحب نے بھرتی کیا تھا بہت کار نمایان کیے اور اونکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی بریگیڈیر انس صاحب اور میجر مارسڈین صاحب اور کپتان لویس صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان مرسر صاحب کے معہ جنرل گورلنگ صاحب کے درباب انسداد مفسدین کے مستحق تعریف اور توصیف کے ہین

ایک روز رپورٹ سے حال ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۵۷ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ وہ چھاونی سے کوچ کر کے بفاصلہ ایک میل سڑک کلان پر قیام کرین بوقت نواخت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی بانتظام تمام بطور شائستہ روانہ ہوئے اور سب چیز اپنی سواے کوٹ کے لین مین چھوڑ گئے اور بوقت وارد ہونے

مقام مقصود پر اپنے کاروبار شب باشی مین مشغول ہوئے اور درباب سوختت کرنے چہاونی کے اونہون نے کچھ نکہا عرصۂ قلیل گذرا ہوگا کہ میگزین رجمنٹ کا اوڑا دیا گیا اس واقعہ سے لوگ کچھ جادۂ استقلال سے علیحدہ ہونے کو تہے مگر جب اونہون نے یہ سنا کہ یہ واقعہ بحکم صاحب برگیڈیر عمل مین آیا ہے وہ پہر قائم ہوگئیے اور اپنے خیمہ وغیرہ نصب کرنے لگے تہوڑے عرصہ کے بعد برگیڈیر میجر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکار یہ ہے کہ ساری رجمنٹ اپنے ہتہیار دیوے یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوئے اور آپسمین سرگوشی کرنے لگے بعد ازین کمان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیونکو واسطے حوالہ کر دینے اسلحہ کے کہا اور ساری کمپنی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتہیار سب سپرد کر دیے ایک لمحہ نگذرنے پایا تہا کہ صاحب کمانیر نے اونکو دوبارہ اونکو اسلحہ حوالہ کر دیے اور اونکو برگیڈیر صاحب کے بنگلے پر لیگیا وہان بہی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتہیار حوالہ کر دیے اور موافق حکم کے اپنی چہاونی مین گیے اور اونکے افسر بہی اونکے ساتہ لین مین گئیے بہت عرصہ اونکو چہاونی مین وارد ہوئے نگذرا تہا کہ تمام چہاونی ۶۱ رجمنٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے بہر گئیے یہ لوگ بتعاقب ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جنہون نے رخ چہاونی کا کیا تہا آئے تہے اب کسی شخص نے سپاہیان رجمنٹ ۵۷ جو اپنے مقام پر تہے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہوگئی اور اونکے ہندوستانی افسرونکو فوج گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گہبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتہیار اوٹہا لیے اور اونمین سے قریب دوسو پچاس ۲۵۰ یا دوسو ستر ۲۷۰ سپاہیون کے وہان سے دوڑ چلے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ برگیڈیر صاحب پر گئیے اور اپنے ہتہیار حوالہ کرکے اپنی چہاونی مین واپس گئیے بعد ازین اونکا طریق اور روش مثال سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر اونمین سے کار سرکار پر موجود ہین

تاریخ ۲۷ ۔ باقیماندہ سپاہ ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی کے جنمین نو سردار اور ۱۳ حوالدار اور ۱۰۰ سپاہی تہے ہتہیار چہین لیے بعد ازان بوقت نو بجنت ۶ گہنٹہ صبح ایک بازو ۶۱ رجمنٹ شاہی کا جسکی ہر دو جانب تین تین توپین رکہی گئین تہین اور ایک دستہ سواران رسالہ دہم میدان مین آئے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوئے بجانب راست جمائی گیی اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب چپ کہڑی ہوئی اسطرح سے تین ضلع ایک مربع کے بنائے بعدہ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹننٹ ہوگن صاحب کوارٹر ماسٹر ۴۵ رجمنٹ کے نے آگے بڑھکر اور روبروہ ۴۵ رجمنٹ کے کہڑے ہوکر باواز بلند و زبان صاف اور بامحاورہ اردو مین حکم صدر سنایا اور ۵۷ رجمنٹ کو بہی حکم سنایا گیا بعد ازان سپاہیان ۴۵ رجمنٹ کو جو مفسد ہو گئیے تہے حکم ہوا کہ سیدہے ہوکر چہاونی سے باہر چلے جاوین اور وہ توپین اور دستہ رسالہ دہم اونکے ہمراہ ہوا

عجیبی تابعداری اور نمک حلالی دیکہکر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جس نے اسوقت ایسا کار نمایان کیا یعنی مفسدین کو باہر نکالا اور آپ جادۂ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہو جاویگا مگر ایسا ہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہ بہی سرکار سے برگشتہ ہوکر مفسدین مین شامل ہوا

رسالہ دہم نے بہی آخرکار پیروی اپنے بہائی مفسدین کی کی اور نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی سالوتری ولایتی کو

اگر فوراً اسی ہلچل کے روز گورہ لوگونکو اور خصوصاً گولندازونکو کہانے پر دیکہا اور اس موقع کو مفید تصور کرکے یہہ رسالہ یکایک توپون پر گرا اور جو دو ایک گورے وہان تہے اونکو قتل کیا لیکن جو چند وہی سپاہی گورہ ۶۱ رجمنٹ شاہی کے وہان موجود تہے یہہ حال فساد کا دیکہکر مفسدین پر حملہ آور ہوئے اور توپین اون سے چہین لین اور اشارات اطلاع دہی فساد ظاہر کیے اسپر توپین میگزین کی سرہونی شروع ہوئین اور گراپ اور کانسٹر گولون سے بہت گہوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نہ لاکر رو بفرار لائے اور جو گہوڑا اونکو ملا اوسپر سوار ہوکر بہاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اوسکو قتل کیا اور تمام شہر مین منتشر ہوگیے مین نے سنا ہے کہ صاحب برگیڈیر اور دو ایک اور افسر بمشکل مفسدین سے جان بر ہوے جو سواران مفسد کہ گہوڑون سے جدا ہوگیے تہے جہان کچہہ بہی پناہ کی صورت دیکہی وہان پر متواری ہوے لیکن سپاہ فیوزلیر اور ستم رجمنٹ پیادگان پنجابی نے اونکو ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر قتل کیا بعد ازپاک کرنے بازارون کے یہہ ارادہ ہوا کہ اونکی چہاونی کی تلاشی کرنی چاہیے اور قبل اسکے کہ یہہ وہان پونہچین دیکہتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایکسو پچاس یا ایکسو اسی سوار ونکا اپنی ٹرپٹ پر بفاصلہ قریب دو سو بیس یا دو سو پچاس قدم کے روبرو چہاونی کے باآرام تمام بلا وسوسہ یا دغدغہ گشت کرتے ہین اور تہوڑے عرصے کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلوار ونکو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب قتل ہوتے باعث نہ پہونچنے توپونکا یہہ سنا گیا کہ سائیس درابی موجود تہے اونہون نے آگے بڑہانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پونہچین اب وہ سائیس وغیرہ سب قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار انکو ہیدہ کو پونہچین گے

مسٹر شکلوار صاحب متعلقہ سڑک آہنی کی چٹہی سے یہہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ملکہ توپون پر اور توپخانے کے مقام گارد و اصطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تہا حملہ آور ہوے اونہون نے اول ہی بندوقون کو جو گارد توپخانہ کی تہین لے لیا اور مین بعد ارادہ قبضہ کرنے توپونکا کیا کہ توپین لیکر چہاونی گورہ پر سر کرنی شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتہ بہی پڑ گیا تہا اس عرصے مین گولندازان گورہ جو بارک متصلہ مین کہانا کہاتی تہے ادہر گارد کو پونہچے اور اونکی کمک کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تہے آئے غرض کہ ان سب نے توپین مفسدین سے چہین کر اونپر سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چہوڑ کر اپنے گہوڑونکی جانب جو روبرو توپخانے کے کہڑے تہے بہاگ گیے اول جسنے مفسدین پر گولی ماری تہی ایک گورہ مسمی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تہا اور چونکہ یہہ رجمنٹ بارک متصل ترین قیام پذیر تہی اسواسطے یہہ ہی اول توپخانے کی کمک کو پونہچے تہے کیونکہ بارک سے نکلتے ہی اونہون نے فیرایی بندوقونکا مفسدین پر کیا اور بعد ازان توپون پر گرے

سپاہ فیوزلیر بفور سننے خبر کے اپنی بارک سے بہاگے مگر اونکی بارک دوسرے سرے چہاونی پر تہی اسواسطے جب تک وہ پونہچے اوسوقت تک توپین مفسدین سے گولندازون نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لے لین تہین

بیچ تعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوئی تہے اگرچہ سپاہ کے ہتہیار لے لیے تہے مگر تاہم تعجب یہہ ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تہی اور جیسے دیگر مواقع فساد پر کچہہ علامات فساد کی ظاہر ہوئین تہین یہان بہی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئین تہین اور اگر حکام اونکا تدارک کرتے یا اونکی تحقیقات کرتی

مرغوب ہوتا
چہاونی رسالہ دہم مین پشتر کچہہ قبل از فساد کچہہ غل اور آواز پہئیہ ہاے گاڑی غیر وقت ساعت مین آئی تہین اور گہوڑے اصطبل سے
باہر معلوم ہوتے تہے اب اوسکا سبب معلوم ہوا کہ اوس شب کو عورات سپاہیان فیروزپور سے روانہ کی گئی تہین
چند سواران جو نمک حلال اور باوفا مشہور تہے اونکو قلعے مین لایا تہا کہ اونکے جان بچی کل شب کو اونکے صاحب افسرون نے
اونکی رخصت کرائی اور جب وہ دروازے سے باہر جاتے تہے تو چند سوارونکے بسترون مین سے چند ضرب پستول گڑبڑی اور
گورون نے اوٹہاے اسکی اطلاع سارجن گورہ نے اپنی افسر کو کی اور صاحب افسر نے اونکو حکم دیا کہ تم ان پستولونکے ذمہ وار ہو
ایک وقائع نگار احوال بلوہ رسالہ دہم کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی کچہہ علامات فساد کے رسالہ مذکور سے
جو اب تک نمک حلال اور وفادار تہا اور جسنے فساد رجمنٹہاے مذکورہ بالا مین کیسے کیسے کارہاے نمایان کیے تہے ظاہر ہوے
اور اسی سبب سے اونکے ہتہیار چہین گئے سوارون نے بغیر عذر اور تکرار کے اپنی تلوارین دے دین اور بہمین سبب کچہہ ضرورت
تدابیر سخت اور درشت کی نہوئی کچہہ عرصے بعد یعنی بتاریخ ۲۰ ماہ اگست سوار بے اختیار ہوکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوے
اونہون نے اس تاریخ توپخانہ کپتان وڈکر صاحب پر بدین خیال حملہ کیا کہ اوسکو قبضے مین کرلین اور قلعہ پر گرے اور وہان جو
گورہ سنتری پہرے پر تہے اونکو قتل کیا اور دو توپین قبضے مین لاکر اونکا رخ بجانب چہاونی گورہ جو اوسوقت کہانے پر تہے
پہیر کر فیر کرنا شروع کیا مگر یہ گورے فوراً اوٹہہ کہڑے ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوے اسی عرصے مین ۶۱ رجمنٹ شاہی بہی موجود
ہوئی اور سب مفسدین کو وہانسے مار کر بہگا دیا اور بمبئی کی نیوزلیر جو وہان آ گئے تہے اونکو تعاقب مفسدین کا حکم ہوا اور توپخانہ
میگزین بہی بخلاف مفسدین کام مین آیا اور اونکے گولونسے اکثر سوار اور گہوڑے سرکاری مارے گئے قریب دو سو گہوڑے
سوارونکو ملے اور وہ سوار ہوکر بہاگے راستے مین نلسن صاحب ڈاکٹر اسپان کو قتل کیا اور جو صاحب عیسائی اونکے روبرو آتا
وہ گویا اپنی موت کے سامنے آگیا تہا چار سوار بجانب جیلخانہ روانہ ہوے تاکہ قیدیونکو رہا کرین مگر جو سکہہ سورج مکہی رجمنٹ کی وہان
موجود تہے اونہون نے یہ امر نہونے دیا بلکہ ایک شخص کو اونمین سے گرفتار بہی کیا اور بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی صاحب
کا بہرا یعنی کہار تہا اس ہنگامے مین میجر مارسڈین صاحب بہت مشغول اور مصروف تہے صاحب موصوف اول اون سوارونمین گئے
بعد ازان جہان جہان میم لوگ اور بچے تہے اونکو جاکر دیکہا پہر جیلخانے مین گئے اور وہان گارد وغیرہ کا سب بندوبست کرکے
مقام کچہری کو گئے بعد ازان جو کپتان سلین صاحب نے نئے بہرتی کی تہین اونکی افسری لیکر تعاقب مفسدان مین روانہ ہوے
مگر چونکہ سپاہ پیدل سے تعاقب سوارونکا غیر ممکن تہا اسواسطے اونکو چہوڑکر سواران مہاراجہ پٹیالہ ہمراہ لیکر اونکے تعاقب مین گئے
اور چونکہ اونکے پاس جمعیت کافی واسطے قتل کرنے یا مقابلہ کرنے مفسدین کے نہ تہی لہذا وہ اسطرح پر اونکے تعاقب مین لگے
رہے کہ اونکی حرکات دیکہتے جاتے تہے اور اونکو اپنی نظر سے غائب نہونے دیا اس سے غرض یہ تہی کہ جب اور کمک
آوے تو مفسدین کی تلاش نکرنی پڑے مگر قریب دو میل کے فاصلے پر جاکر مفسدین جنگل وغیرہ مین منتشر ہوکر بجانب مکتیسر
بہاگ گئے اسواسطے صاحب ممدوح کی نظر سے غائب ہوگئے اور توپین جو وہان پہونچی تہین اونسے بہی کچہہ فائدہ مترتب نہوا
تعاقب مفسدین کا موضع ہمالیہ تک کیا گیا یہ مقام ۳ میل کے فاصلے پر چہاونی سے ہے اور یہان تک خیال اسکا کہ آگے جانا

بے سود ہے اونکی پیروی نکی اور جب سواروں نے دیکھا کہ اب اونکے تعاقب مین کوئی نہین وہ پھر جمع ہوکر تائین شائستہ رسالونکے بجانب دہلی روانہ ہوے

وقائع نگار لکھتا ہے کہ اس موقع پر سوء انتظامی افسر فوج کی ظہور مین آئی ورنہ اسقدر فساد بھی نہوتا بد انتظامیونکا مفصل حال لکھنا اور اوس صاحب تک جرم کو پونہچانا جو اسمین اصل کار پرداز تھا مناسب نہین اسواسطے اتنا ہی یہان لکھنا کافی ہے کہ برگیڈیر انس صاحب کار فوج سے موقوف ہوگئے

اس مقام پر چونکہ میجر باسدین صاحب کی مصروفیت کا حال لکھا گیا ہے اسواسطے بدانست راقم اگر کچھہ مختصر حال صاحب موصوف کا یہان درج کیا جاوے تو شاید بے محل نہوگا اسواسطے لکھتا ہون کہ یہ صاحب قبل از فساد ڈپٹی کمشنر گوگرہ کے تھے اور وہانسے رخصت ولایت جانیکی لیکر مقام فیروزپور اس خیال سے تشریف لائے تھے کہ یہان سے بسواری کشتی دریاے ستلج کا سفر کرکے سندہ کو تشریف لیجاوین اور وہانسے براہ بمبئی ولایت جاوین مگر ہنوز بندوبست کشتی سواری کا نہوا تہا کہ فساد دہلی اور میرٹہ مین شروع ہوگیا اسکا حال سنکر صاحب ممدوح کو جوش شجاعت دلمین آیا اور خود چٹھی اس مضمون کی لکھکر روانہ صدر کی کہ جب تک یہ فساد موقوف نہوگا ہم ولایت نجاوینگے چونکہ اونکی درخواست جوش طبیعت سے تھی اسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین رہے اور وہان ایسے ایسے کارہاے نمایان اونسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین اور آفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوے

## روہنی

تاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نواخت نو گھنٹہ شب میجر میک دونلد صاحب کمانڈنٹ رسالہ پنجم اپنے بنگلے کے حاطے مین معہ سر نورمن لیلی صاحب اجیٹن اور ڈاکٹر گرنٹ صاحب کے چاے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دہوتی لگاے ہوے اور تلوارین ہاتہ مین لیے ہوے اونکے پاس آئے اور کمر تبہ مارنا شروع کیا

سر نورمن لیلی صاحب ایک نیچی کرسی پر بیٹھے تھے اونکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازان کئی اور زخم اونکو لگے میجر میک دونلد صاحب کے بھی زخمہاے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر اور دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونو صاحبون نے کرسیان آگے کرلین اور اپنے تئین بچاتے ہوے اونکو دروازے سے باہر کر آئے مگر سر نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخمہاے کاری لگے تھے کہ وہ آدہ گھنٹے بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو میجر میک دونلد صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے

تاریخ ۱۲ ماہ حال لفٹنٹ سر نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چاے پینے آئے قریب پاؤ گھنٹہ نو مین باقی تہا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اسواسطے اوٹھے کہ بنگلے مین جاکر گھنٹے کو کنجی لگا دین کہ یکایک اونکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی مین صداے پا گوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے مین یہ سنکر اوٹھنے ہی کو تہا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اوسکے بعد مین نے کرسی اوٹھائی اور اوس سے اور تین زخم جو مجھپر مارے تھے روکے اور کرسی سے ایسا دہکا ایک آدمی کو مارا کہ وہ متوحش ہوکر بھاگا اور اوسکے پیچھے باقیماندہ دو آدمی بھی بھاگ گئے

مین خون مین ڈوبا ہوا بنگلے کی طرف چلا تاکہ زخم دہوؤن اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے مین نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دو زخم بہت عمیق لگے ہین ایک بازو پر اور دوسرا کولے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر نزع مین پڑا ہوا ہے اوسکو اول ہی زخم کاری لگا ہوگا کہ جسکے سبب وہ مُنہ کے بل زمین پر گرا تھا کیونکہ تعداد ان جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ پٹہ کاٹ کر شُش کو زخمی کرکے استخوان سینہ تک پونہچا تھا اور کیے زخم سر پر لگے تھے مگر اب تک ہوش مین تھے اور جب مین اونکے دیکھنے کو جُھکا تو کہنے لگے آئے میک ڈونلڈ اسطرح پر مرنا بُرا سخت ہے اور کہا ہائے میری بی بی اور بچے تمہارا کیا حال ہوگا مین نے اونسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہین اب تم کسیکا فکر نکرو تمہاری بی بی اور بچونکے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر اونہون نے خدا کا نام لیا اور اسکے نام کا ورد تا دم فنا ہین رکہا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گہنٹہ وہ زندہ رہے

شب تار تھی اور ہنوز ماہتاب بھی طلوع نہین ہوا تھا اس سبب سے جب تک وہ حرامزادے ہمارے برابر تک آگئے تب تک ہمکو کچھہ خبر نہوئی اور سنتری شمال کی جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور جون ہم یکبارگی ہمپر حملہ ہوا اور کچھہ شور وغل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ مین یہ واقعہ ختم بھی ہوچکا تھا کسیکو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکرون تک بھی اوسدم تک اس واقعے سے خبردار نہوئے جبتک ہم اونکے سامنے خون آلودہ گیے اور جب اونہون نے یہ حال دیکھا تو ایسا گہبرائے کہ کسی مین جرات اتنی نہ تھی کہ چہاونی مین جاکر سب رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اوس چہاونی مین موجود تھے اونکو حکم طیاری کا دیوے

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اس حرکت کو نہایت قبیح بیان کرنے لگے

بسبب تاریکی شب کے کچھہ سُراغ اون حرامزادونکا نہ ملا چند سوار دیوگڈہ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوئے مگر وہان سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کوپر صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی معہ پچاس سپاہیونکے آکر وارد ہوئے مگر مین نے اونکو کہا کہ تم واپس جاکر اپنے مقام پر ہوشیار ہو میرے پاس جو سو جوان ہین وہ بقول اونسے [illegible] کے جسقدر مفسد آوینگے اونکے تدارک کے واسطے بہت ہین

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہین کہ ہم دونو کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہین لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کہوپری کے اوپر کی ہڈی کٹ گیی تھی اور وہ ہڈی دوسری صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھسے زیادہ نہین لکہا جاتا کہ ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ مین لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنہون نے ہمکو زخمی کیا اونکی صورت سپاہیون کی سی تھی مگر وردی نہ تھی آج مین نے یہ سنا ہے کہ کچھہ سپاہی موقوف شدہ شہر مین پہرتے ہین اور اوام سونتھال کا ذکر کیا کرتے ہین اور غالب ہے کہ اونہون نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالینگے تو جتنے سپاہی اونکے ہین وہ سب بدل ہوکر ہم مین آ شامل ہونگے اور اگر یہ شامل نہ ہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بوقت لڑائی نکر سکینگے جو لب گرد گی افسران مذکور کرتے ہین ڈاکٹر صاحب اور مین دونو خدا کی قدرت سے بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہین معلوم ہوتا

کہ وہ تینون کسواسطے بہاگ گیے کیونکہ ہم تو اس حالت مجروحی اور بیکسی مین تہے پہر اونکا بہگانے والا سواے حافظ حقیقی کے
اور کون تہا

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سبکی تلوارین دیکہین سب صاف تہین اور کسی پر کوئی قسم نہ تہا
آخر کار وہ تینون آدمی گرفتار ہوئے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پہانسی دی گیی یہ لوگ نئی بہرتی متعلقہ رسالہ پنجم کی تہی مگر
باعث اونکے اس حرکت قبیحہ کا اب تک معلوم نہوا

## حصار

تاریخ ۱۱ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تہی یہان نہ پہنچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دل مین
گذرے مگر اصل باعث کسیکے مخیلہ مین نہ آیا بتاریخ ۱۳ خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کرکے شہر دہلی پر قبضہ کر لیا
اور انگریزون او دیگر عیسائیون کو قتل کیا یہ خبر سنکر ویڈربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تہا اوٹہوا کر قلعہ مین بہیجدیا
اور آپ معہ عیال و اطفال بنگلہ ڈیومرگیو صاحب سے جہان وہ رہتے تہے قلعہ مین نقل کرکے ہمراہ ٹیلر صاحب کے رہنے لگے
خزانہ پر پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تہا لفٹنٹ بارول صاحب اجٹن سپاہ ہریانہ معہ میم صاحبہ کے ڈیڈربرن صاحب کے ساتہ
رہتے تہے اور اسی سپاہی ہانسی سے واسطے کمک کے آئے اور چہ سو سوار نواب دادری بسرگردگی شیخ نور خان رسالدار کے
آئے تہے اونکو باغ مین جگہ دی اور بیس سوار نو بہرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوئے اور ایک گارد کچہری تحصیل
اور کچہری صاحب کلکٹر مین تہا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تا تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوتی رہی

قبل از فساد کے پندرہ روز تک نو سپاہی اور چپراسیون مین سے کسینے کچہہ علامت فساد کی ظاہر نکی اور یہ سب آدمی اندر
قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تہے اس عرصے مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسسٹنٹ شیردل مقام لادوانی جو شہزادہ ہے
ملازمین ریٹ کو طلب کیا ہے کہ اوسکے ساتہ ہو کر آمادہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بہی کوئی وجہ تبدیلی حرکات و
عادات مائل بفساد ظہور مین نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڈربرن صاحب نے پچاس سوار اور نواب دادری سے لیے مگر
یہ کسی کام کے نہ تہے کیونکہ بعد از بلوہ یہ بہی مفسد ہو گئے تہے صاحب موصوف نے اور بہی تجویز بہرتی کرنے سوار و ملکی
اور نئے سپاہی اور سوار بہرتی کیے مگر یہ بہی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دروازے کے تعینات کیے گیے تہے اور
سپاہی اندر قلعہ کے تہے اور دروازہ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا تہا اور سواے ازین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب
اوس مقام سے رکہے گیے تہے جہان نسے کسیطرح کا اندیشہ حملہ متصور تہا

یہ خبر مشہور تہی کہ ۲۹ ماہ مئی روز عید کو فساد ہوگا مگر اوس روز سواے تکرار فیمابین اقوام ڈوگرہ و رہالی اور کچہہ نہوا تا تاریخ ۲۹
قریب نواخت یک و نیم گہنٹہ روز سرکشی ہنگامہ کن و دل شکن شروع ہوئی اول چند سواران دادری رستہ ہانسی پر اس طرف
آتے ہوئے نمودار ہوئے سواران مذکور اول بجانب دہلی دروازہ شہر گیے اور دروازہ کہولنے لو کہا دروازہ کہلا اور چند سوار
منجملہ پچاس سواران دادری جو بار دوم آئے تہے شامل اونکے ہو گیے بعد ازان وہ سب جمع ہو کر جانب جیلخانہ قدیم روانہ ہوئے
وہان بہی گارد کی سپاہ اونکے ساتہ شامل ہوئی اور دروازہ جیلخانہ کہول دیا تمام قیدی آزاد ہوئے اب چند مفسد بجانب کارخانہ

جہان پچاس قیدی کام پر تہے گیے اور باقیماندہ سوار بطرف جیلخانہ جدید روانہ ہوئے کارخانے کے قیدی بہی آزاد ہوئے اور
سب گارد جیلخانہ اور قیدیون نے تمام اسباب جیلخانہ جو قیدی بناتے تہے لوٹ لیا بعدازین مفسدین سمیتہ صاحب اور جافری صاحب
کے بنگلومین گیے اور سمیتہ صاحب کے بنگلے کے پہرہ والونسے جو چپراسی رانگہڑ اور دسل چپراسی پرمٹ کے تہے پوچہا کہ
صاحب اور اونکے عیال و اطفال کہان ہین اونہون نے جواب دیا کہ باہر ہین یہ سنکر مفسدین نے اونکو خوف دیا مگر یہ قابل
یقین نہین کہ مفسدین نے دہمکایا ہو بہرحال دو رانگہڑ میان نور علی بخش اور باتڈو دونو جاے پناہ صاحب پر بقصہ تمام جو مقام
قریب دوسو قدم طویلہ اسپان کی جانب واقع تہا گیئے اور وہان سمیتہ صاحب کی میم کو معہ پانچ بچونکے قتل کیا ہرچند میم صاحب
نے بعجز والحاح تمام امان مانگی اور سب زیور وغیرہ جو وہ لیکر نکلین تہین دیدیا مگر کچہہ اثر پذیر نہوا جافری صاحب کی میم جو
محسن تہین سمیتہ صاحب کی تلاش مین آتی تہین کہ اونکو بہی سرراہ روبروے بنگلہ کے مار ڈالا جبکہ سوار جیلخانہ قدیم
مین سے قیدیون کو آزاد کرتے تہے اور ہنوز جیلخانہ جدید مین نہین پونہچے تہے اور نہ کارخانے مین آئے تہے کہ ایک چپراسی
پرمٹ صاحب کلکٹر کی کچہری مین آیا اور اگر صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیتہ صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبون
نے بزودی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکہا کہ قریب تئیس سوار دروازہ جیلخانہ جدید پر کہڑے ہین دس لحظہ بہی نگذرنے
پائے تہے کہ چند جوان اون سوارون مین سے صاحب کلکٹر اور دونوکرانیون کے تعاقب مین آئے بہاگتے ہوئے صاحب کلکٹر
نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اوس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف زمین پر گر کر حق ہوئے
اور جافری صاحب کے بہی ایک گولی لگی اور وہ بہی بےحس ہو کر زمین پر گرے مگر سمیتہ صاحب بہاگ نکلے اور اصطبل کے
ایک مکانمین جسمین گہاس رہا کرتی تہی اور پرمتصل تہا جاکر متواری ہوئے بعدازین سواران مذکور ڈانیل صاحب تیرول کے
گہر پر گیئے اور اوسکی جانب ایک گولی بہی سر کی مگر بچگا گئی اور سنا ہی کہ صاحب موصوف صحیح و تندرست فرار ہو گئے مفسدین
نے اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگادی اسکے بعد سواران مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوئے اور
سولہ سپاہی ہریانہ پلٹن کے بہی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف جو قلعہ مین رکہا گیا تہا گیے صندوقہاے دفتر و الماریہا و فرش و ٹٹی وغیرہ
جو کچہہ وہان تہا سب مردمان ہمراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر جو مشہور
بنام بنگلہ ڈیو مرگیو صاحب تہا گئے اور جب اونکے عیال و اطفال کو وہان نہ پایا تو تمام اسباب اونکا لوٹ لیا اور بنگلے کو اسطرح
نیست و نابود کیا کہ چوکہٹ او کڑی وغیرہ بہی نکال کر لیگیے باقیماندہ مفسد بجانب قلعہ گئے اور جو سو جوان گارد پلٹن ہریانہ وہان
مامور تہے وہ سب اونکے ساتہ مل گیے اور مفسدین نے جاکر خزانہ اپنے قبضے مین کرلیا لفٹنٹ بارویل صاحب اجیٹن کو
ایک حوالدار نے گولی سے مار دیا اور ایک صوبہ دار نے میم بارویل صاحبہ اور میم وورن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے
ہوئی تہی اور میم سیلٹ صاحب کو کہا کہ کوٹہے سے نیچے آؤ مگر جب اون سہ میم صاحبون نے بعاجزی تمام امان مانگی تو
صوبہ دار مذکور نے اونسے پہر کچہہ نہ کہا اور وہانسے چلاگیا مگر چند ساعت نہ گذرنے پائے تہے کہ ایک چپراسی پرمٹ نے
جو نگہبانی کے واسطے اونکے پاس متعین تہا اونسبکو قتل کیا مجیلر صاحب متعلقہ سندبینی اصطبل اسپان سرکاری اور سیلٹ صاحب
متعلقہ پرمٹ اور قلعہ سے ڈاکتر وگہورن اور سارجنٹ شیل اور رہوم صاحب معہ ایک دختر کے اور سمیتہ صاحب اسٹنٹ ماسٹر سے

نکل کر سب فراری ہو گئے اور طامسن صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل مین قتل ہوئے مکانات سب صاحبونکے اور مقامات کچہری قوم ڈوگرا و رقصابان شہر نے خوب لوٹا اور جتنے بنگلے پھوس کے تھے سب جلا دیے گئے چوکھٹ اور دروازے اور شہتیر مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمتھ صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکالکر لیگئے اور خزانہ حصار کو اوسی شب بمقام ہانسی اور وہانسے بمقام دہلی وہ سو نفر سپاہی جو اوسپر تعینات تھے اور چند سواران دادری لے گئے اور خزانہ مقام سرسا بھی دو کمپنی پلٹن مذکور کی بتاریخ ۳۰ بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچہزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور پوشیدہ کسی مقام مین چھپ گیا اور مرزا شاہ باز بیگ ڈپٹی کلکٹر بھی بقدرت و حکم آلہی سے بچ گئے اونکے اوپر دو مرتبہ مفسدین نے بندوقین سر کین مگر حافظ حقیقی نے اونکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا

کہتے ہین کہ جافری صاحب بباعث زخمہاے کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی کے مر گیے اور ڈاکتر واگھورن صاحب بسلامت کرنال پہونچ گیے اور سمیتھ صاحب بیکانیر کو گیے راستے مین دو مرتبہ اونکو جاٹ ساکنین ستر ونڈی نے گھیر اتہا مگر دونو مرتبہ جان سے بچ گیے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تہا کہ وہ درختون مین بر لب نہر مخفی تھے کہ وہان اونہون نے آن گھیرا جو کچھ اونکے پاس تہا سب چھین لیا مگر وہ خود جان سے بعنایت ایزدی بچ رہے دو دن تک یہ صاحب ایک باغ مین مخفی رہے اور چار روز بواسطہ لشنوئی حصار جان بسلامت رہے بعد ازان رانگھڑونکو جنہون نے اونکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تہا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہین اسواسطے وہ وہانسے بہاگ کر بجانب نہر روانہ ہوئے اور سرحد بیکانیر مین بسلامت پونہچے وہان اونکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب معہ عیال و اطفال مقام راج گڈہ مین محفوظ موجود ہین یہ سنکر صاحب بھی وہان گئے اور سکندر صاحب کو بسلامت کول برج صاحب کے پاس جو ملازم مہاراجہ صاحب بیکانیر ہین پایا تین دن بھی اونکو وہان نہین ہوئے تھے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول برج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگونکو بحفاظت معقول بیکانیر کو بھیجدیوین اور کول برج صاحب اونکی بڑی خاطر داری کرین سب صاحب بتاریخ ۱۵ بمقام بیکانیر پونہچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطر داری سے پیش آئے

بختاور سنگھ منصف جسکو اختیار رجسٹری کا بھی حصار مین تہا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان کردار اوس شخص کا جسنے اپنے تئین حاکم ضلع منجانب شاہ دہلی قرار دیا تہا لکھا ہے

بعد از کہانا کہانے صبح کے مین حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے پاس آئی اور اونسنے آکر کہا کہ دروازے کے باہر کچھ غل ہو رہا ہے دروازے تک آکر مین نے دیکھا کہ صرف تین یا چار چپراسی موجود ہین اونہون نے مجھے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانہ نے فساد برپا کیا اور حسب الحکم شاہ دہلی سب انگریزونکو قتل کرکے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا مین اپنے مکان کے کوٹھے پر جو قلعہ سے بہت فاصلے پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہانسے مینے دیکھا کہ چند سواران دادری کچہری کلکٹری سے بعد از قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہین اور ڈاینل صاحب کا بنگلہ شعلہ ور تھا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روی تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ بعد نواخت ایک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار

متعلقہ رسالہ چہارم مقیم ہانسی جس رسالہ نے مقام مذکور مین سرکشی اختیار کرکے اور ہال صاحب معہ میم صاحبہ وسات بچونکے
بمقام راسے پور واقع راستہ حصار قتل کرکے بمقام حصار وارد ہوئے تھے ایک اونمین سے سیدھا جیلخانے کو گیا جسکا
دروازہ بند تہا اوسنے وہان آواز بلند برقندازونکو کہا کہ جیلخانہ کہولدو اور سب قیدیونکو آزاد کردو کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا
قبضہ کرلیا ہے اور تمام انگریز ہانسی قتل ہوئے یہ سنکر برقندازان گارد اور امین الدین نائب داروغہ نے بلا تفتیش حال بلکہ بغیر
دریافت کرنے صداقت یا کذب اس خبر تصرف شاہ دہلی و قتل انگریزان کے دروازہ کہولدیا اور قیدیونکو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گیتے تھے
اونھون نے دروازے پر جاکر دریچہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تہا اور اوس سے کچھ سرگوشی کی بعد ازان
سنتری مذکور نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اوسنے نہ سنا پھر سنتری وہانسے اپنی لین کو گیا اور وہان جاکر صوبہ دار اور اور سپاہیون
سے کچھ کہکر واپس اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کہولکر سوارونکو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹھی کے بندوقین
طیار کیے ہوئے کہڑے ہوگئے اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتہیار باندہنے شروع کیے یہ حال دیکھکر لفٹنٹ بار ول صاحب
زینے سے اوترکر چہاونی گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو کہ اسمین ایک سپاہی نے اونکو نیچے درخت نیم کے جو متصل چہاونی کے
تہا گولی ماری بیلہ صاحب اور ہیلیٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ بہی مکان سے نیچے اوترکر براہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اون پر
گولیان برسنی شروع ہوئین بیلہ صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک بیہڑ اور جنگل مین جو متصل تلونڈی کے ہے
مخفی رہے بعد ازان لباس تبدیل کرکے بمقام تہانیسر روانہ ہوئے اور ہیلیٹ صاحب جیند کو چلے گئے

سب میم لوگ یعنی میم ویڈربرن صاحب اور میم باروِل صاحب اور میم ہیلیٹ صاحب نے بام خانہ مین آپ کو
پوشیدہ رکہا تہا مگر ایک حیوان مطلق ان سپاہیونمین انکا کوٹھے پر چڑہا اوسکے دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ
ہوئین وہ سب کو نیچے اوتار کر حلقے مین لیگیا سب میم لوگ گریہ وزاری کرتی تہین ویڈربرن صاحب کی میم کے بغل مین
بچا تہا اور وہ بار بار اوسکے بوسے لیتی تہی اور روتی تہی اور ہر طرح عجز والحاح سے مفسدین سے پناہ وامان مانگتی تہی
مگر سپاہیان اور چپراسیان رجمنٹ جو شامل مفسدین ہوگئے تہے کوئی اونکی لجاجت اور سماجت پر خیال بہی نکرتا تہا
آخرکار چپراسیان رجمنٹ اونکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہان غسلخانے مین اون سبکو قتل کیا غریب معصوم
بچہ بغل مادر مین قتل ہوا اور قطرات خون ابتک دیوارہاے غسلخانہ پر نمودار ہین

تحصیلدار حصار دیوڈ طامسن نامے کوٹھی تہانہ مین جہان وہ مخفی تہا مارا گیا بخشی چوکیداران سمی ہدایت خان نے
سپاہیونکو کوٹھی مین لیجاکر تحصیلدار کو بتلادیا اور اوسکی لاش روبروے تحصیل بازار مین پڑی تہی اور مین نے بچشم خود
دیکہا کہ چند مسلمان راستے مین گذرتے ہوئے اوسکی لاش کو ٹہکراتے جاتے تہے

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر ورگہورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی
کوٹھیون مین جو باہر شہر کے واقع ہین ہوگئی تہی اور جب یہان بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہوکر بسلامت
بمقام کرنال پہونچ گئے

سواران خادری اور چپراسی ہمراہی ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کرکے بجانب کچہری روان ہوئے

اور وڈیربرن صاحب دس بجے سے کچہری مین تہے اور اونکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تہی مگر اونہون نے اوسکا اعتبار نکیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکہین کون سوار ہین اس عرصہ مین سمتہ صاحب کا سائیس بگی لیکر آیا اور اوسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمتہ صاحب کرانی فوجداری دونو بگی مین سوار ہوکر بہاگے مگر سواران مذکور نے اونکو آگے سے روکا ان دونو صاحبون نے بگی وہان ہی چہوڑی اور پیادہ پا بہیڑ مین بہاگ گئے جافری صاحب تو ایک تالاب مین مخفی ہو رہے اور سمتہ صاحب ایک جہاڑ مین اور وڈیربرن صاحب کو جب سوارون نے گہیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گیے اور اونسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑہے اور سپاہیان گارد سے پوچہا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان ہین بعد ازین سوار نے کہا کہ اگر شریک دین ہو تو کلکٹر کو مار ڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح وڈیربرن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار دادری نے اور دونو گولی کہاکر صاحب نے جان بحق تسلیم کی

میم سمتہ صاحب کی معہ پانچ بچون کے اونکے اپنے دو ملازم کے ہاتہ سے جو مسلمان تہے ماری گئین اور میم جافری صاحب کو سواران دادری یعنی وہ سوار جو نوملازم ہوئے تہے اونہون نے باہر مکان کے مار ڈالا

دانیل صاحب پترول حصار اور ہیوم صاحب اسسٹنٹ او ور سیر آواز بنادیق سنتے ہی بہاگ گئے مگر مس ہیوم یعنے دختر ناکتخدا ہیوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتہ آ گیے تہے اور چند ملازمین تو اوسکو تنہا چہوڑکر بہاگ گئے تہے مگر بعضے اوسکے ساتہ رہے اور اوسکو لباس ہندوستانی پہناکر لاہور مین لے گئے اب یہ سننے سے کہ وہ بسلامت لاہور پہونچ گئے ہمکو نہایت خوشی ہوئی

مسلمانان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اونکے مکانات جلا دیے بلکہ اونکی کڑیان اور تختے تک نکال کر لے گیے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری وکلکٹری جلا دیا

صوبہ دار نے ایک عرضی کسی مسلمان وکیل سے اردو یا فارسی مین لکہوا کر بخدمت شاہ دہلی مصحوب شتر سوار روانہ کی اور مقام سرسہ مین کہلا بہیجا کہ وہان بہی فساد برپا کیا جاوے قریب نواخت دس گہنٹہ صبح سپاہ مفسدین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکہ پنتیالیس ہزار روپیہ کا ڑیون مین بار کرکے روانہ دہلی ہوئے

بتاریخ ۳۰ بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزاپور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سنکر بنیون وغیرہ نے ڈوگرا اور قصابان قرب وجوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکہا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش ومحسن کش جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ پٹرول بہٹو تہا قریب چند چند چپراسیان پرٹ جو اوسکے علاقے مین نوکر تہے ہمراہ لیکر حصار مین آیا اور مقام تحصیل مین فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شاہزادہ مذکور ایک شتر پر اور اوسکے خواصی مین کریم خان تمندار حصار سوار ہوکر نکلا اور صدہا مسلمان اپنے تین غازی قرار دیکر اور تلوار اور بندوق اور پستول اور برچہی وغیرہ جو جسکے پاس تہا ہمراہ اوسکے اوسکے ساتہ ہوئے اور یہ کہتے جاتے تہے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منادی پٹوائی کہ مین حاکم اس ملک کا ہوا اور اوسکے تصور مین یہ تہا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اوسکو بخشینگے اس خیال سے اوسنے ہر ایک کے دلنشین کیا

اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل و طیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا شاہزادے صاحب کا اس شان و شوکت و طریق مشہور ہے تا آنکہ
وہ ہر ایک کوچہ و برزن شہر مین گیا اور قرب و جوار شہر مین گشت کی بندوقین شیر اوسکے ہمراہ تہین اور ایک محمدی جہنڈہ
سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتہہ مین جو ایک یابو پر سوار تہا اوسکے شتر سواری کے برابر جاتا تہا بعد از ملاحظہ شہر وغیرہ اور
دکہلانے اپنی شان و شوکت کے وہ بمکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم
کی وہان کچہ مشورہ تا بہ نواخت نہ گہنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہان سے بعد از نماز عشا سوار ہوکر بمقام تحصیل واپس آیا اول
روز تو اوسکی اور اوسکی ہمراہیونکی دعوت کرم خان نمبردار نے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین نے شاہزادہ مذکور اس روز
رکن الدین کے گہر مین بیٹہا تہا کہ ایک غازی نے اکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کوٹہی مین مخفی ہین اور اونکا نام ٹیلر او رہیلب ہے
یہ خبر سنکر اوسنے سجدات شکر بدرگاہ ایزدی ادا کیے اور کہا کہ یہ دونون کافر خدا نے میرے واسطے رکہے تہے
کہ مین اونکو مارکر داخل ثواب ہون یہ کہکر حکم دیا کہ میری دونالی بندوق طیار کرکے لاؤ اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جاکر
دونون فرنگیونکو مارے مگر ڈپٹی کلکٹر نے اونکو اوسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ باز رکہا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ
مین جانا قرین عقل نہین شاید اول وہ دونون تہ خانہ مین سے وار کریں تو اچہا نہوگا اس جہسے اوسنے ایک ... مین اونکے
واسطے بہیجدیا اور صبح کو دوسری روز خود سوار ہوکر اور ڈپٹی کلکٹر کو اور دیگر اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب
اوسکو نملا وہان سے مراجعت کرکے بمکان کلکٹر گیا اور بمقام تحصیل مین اکر اجلاس کیا مین نیسنا ہے کہ تمام ملازمین سرکاری وہان موجود
تہے اور فرد جمع و خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہوکر گذری اور ایک فہرست عملہ کلکٹری اور فوجداری کی بہی
پیش ہوئی

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع برولا کو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے بروقت جانے
حصار کے وہ اپنے عیال و اطفال کو چہوڑ گیا تہا اور بتاریخ چہارم واپس حصار مین اکر بسواری گاڑی سرکاری ہانسی کو بدین
ارادہ روانہ ہوا کہ وہان جاکر شامل مفسدین سرسہ جو اوس روز ہانسی مین مقیم تہے ہووے

ایک واقعہ نگار یہ بہی لکہتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو صراف سب اسقدر ان ظالمون کے ہاتہ سے
تنگ ہوگئے تہے کہ اونہون نے جب سنا کہ جنرل کورٹلنڈ صاحب فوج جرار لیکر واسطے سزا دہی مفسدین آتے ہین تو اونہون نے
کئی منزل پیشتر اپنی پیغام اور آدمی اونکی خدمت مین روانہ کئے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر اونکو دست تظلم بدمعاشان سے
رہائی بخشو اور جنرل صاحب نے بہی وہ طریقہ سزا دہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوختہ اور تاراج کرکے کسی مفسد کو پہانسی
دی اور کسیکو توپ سے اڑا دیا اور اسیطرح سے باشندگان مفسد کو ایسی نصیحت دی کہ وہ کبہی حشر تک وسکو نہ بہولین گے
بلکہ اونکی اولاد بہی وہ وہی سبق پڑہتی رہے گی

## نوگانون

چند روز قبل از فساد کے میجر کرک صاحب نے سب افسرونکو حکم دیا کہ اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین
تاکہ سپاہیونکے دل مین ثابت ہو کہ ہم اونکا اعتبار کرتے ہین کل رجمنٹ اس مقام مین حسب تفصیل ذیل تہین

ہفتم رسالہ غیر آئین چہارم کمپنی نہم پلٹن توپخانہ پیادہ اور بازو راست ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی اور بازوے چپ ۱۲ رجمنٹ مقام جہانسی بتاریخ پنجم ماہ جون فساد برپا کیا تہا خبر فساد اور قتل ہونے کپتان ڈنلوپ صاحب اور انساین ٹیلر صاحب کے اور اطلاع قتل تمام عیسائی ساکنین جہانسی روز واقعہ بمقام نوگانون پہونچی روز دوم قریب تین بجے سہ پہر کے پریڈ کا حکم ہوا اور کپتان اسکوٹ صاحب کوارٹر ماسٹر نے سب کو خبر فساد سنائی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازوی راست جادہ راستی پر قایم رہیگا جہنڈہ ہاے رجمنٹ بیچ مین استادہ کیے گئے اور حکم ہوا کہ جو اپنے حکام کے ساتہ رہا چاہتا ہے وہ جہنڈے کے پاس آکر کہڑا ہووے تمام سپاہی جہنڈہ ہاے مذکور کے پاس آکر جمع ہوے مگر خاموش تہے افسران ہندوستانی سب میجر کرک صاحب کمان افسر کے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ سپاہی درخواست خدمت کی کرتے ہین تاریخ ۱۰ بوقت شام فوج نے فساد شروع کیا میم مو صاحبہ ڈاکٹر نے جنکے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران وتوپخانے کا تہا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتہر کیا ہے اوسمین سے ہمنے حالات مرقومہ بالا انتخاب کیے ہین اور میم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونیکا اور صعوبات سفر کا اور آخر کار بسلامت پہونچنے کا بہی تحریر کیا ہے اور وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

قریب فراغت پانچ گہنٹہ شام ڈاکٹر صاحب بگہی مو صاحب مین سوار ہوکر مس کوٹ گہر مین گیے کہ وہان میجر صاحب کے ملکر اونکے دل سے اعتبار سپاہ دور کرین اور اونکو صلاح دین کہ ساگر یا کسی اور مقام مین جہان فوج ہو چل دینا مناسب وقت ہے بر رفت اونکے جانے کے مجہے یہ خیال کسیطرح نہین دل مین گذرا تہا کہ اب جاکر وہ پہر اپنے دروازے کے اندر قدم نرکہینگے اونکے جانیکے بعد مین نے اپنے لڑکے کی پوشاک بدل کر پہرا کے ساتہ اوسکو ہواخوری کو بہیجدیا سپاہ بازوے مذکورہ بالا حسب دل واسطے تقرری گارد پہرہ موجب حکم سارجنٹ میجر صاحب کے پریڈ پر جمع ہوئی مین پوشاک بدل رہی تہی اور میری آیا سامنے جہجہری کے پاس کہڑی تہی یکبارگی غل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ سارجنٹ میجر صاحب بہاگتے ہوے چلے جاتے ہین یہ سنکر مین نے فورًا باہر دریچہ مذکور کے جہانکا اور دیکہا کہ مسمی شیو اکشن تلوار اپنے سر کے اوپر رکہے ہوے بہاگا چلا آتا ہے اور وہین سے مجہے دیکہکر وہ چلایا کہ میم صاحب بہاگو سپاہ نے سرکشی کی ہے یہ سنکر مین سن ہوگئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونو باہر تہے اور مفسدین کے دست قدرت مین مین دوڑکر راستے پر گئی کہ دیکہون اگر کوئی دونون سے نظر پڑے مین نے پنکہ والے قلیون سے کہا کہ جاکر میرے لڑکے کو دیکہو مگر وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور خدمتگارون سے جو کہا تو وہ بہی نہ سرکے حالانکہ وہ قریب دروازے کے کہڑے تہے اب مین نے آواز بندوقونکی سنی اور میرے دل مین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب شاید ہسپتال مین ہونگے اور اب مارے جاوینگے مگر کوئی ملازمین مین سے خبر لینے نگیا اور میرا حال یہ تہا کہ راستے پر کہڑے کہڑے روتی تہی کہ یکایک ڈاکٹر صاحب بگہی کو تیز چلاتے ہوے اور چابک ہلاتے ہوے نظر پڑے مین دوڑکر اونکے پاس گئی اور دیکہا کہ لین کے پیچہے پہرا بہی میری دختر کو لیکر چلا آتا ہے مین نے جلد سے لڑکی اوس سے لی اور بگہی مین سوار ہوگئے ہم وہان سے ہیرس کوٹ گہر کو روانہ ہوے کیونکہ وہان سب صاحب لوگ جمع تہے اور قریب ساٹہ یا پینسٹہہ سپاہی اونکے ساتہ ہوگئے تہے اور یہ کہتے تہے کہ ہم تمہارے ساتہ ہین جب مین باہر راستے پر کہڑی تہی تو مین نے دیکہا کہ ایک سپاہی نے حوالدار میجر کے گولی ماری اور وہ زمین پریڈ پر گر پڑا ہم قریب پاو گہنٹے کے

مس کوٹ گہر مین ٹہرے ہونگے جب ہمنے دیکہا کہ سپاہی توپون کے قریب آ گئے ناچار ہم سب مس کوٹ گہر کو بہی چہوڑ کر بہاگے
اور تہوڑی دور گیے ہونگے کہ ایک گولہ ہماری برابر سے سنناکر نکل گیا مگر کسیکو اوس سے کچہہ آسیب نہ پونہچا اول ہم اپنی بگی پر
سوار ہوکر مس کوٹ گہر سے بہاگے تہے اور بلندماستر کی بگی چلتے ہی ٹوٹ گئی تہی اسواسطے بلند ماستر مذکور معہ میم اور بچے کے میجر کرکن صاحب
کی گاڑی شتری مین سوار ہوئے تہے ہم سب نے صلاح کی تہی کہ چہتر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجاے جانے سیدہے راستے
سے ڈاکتر میو صاحب اوس راستے سے چلے جو دامن کوہ کے گرد جاتا تہا اور جس راستے چند روز پیشتر کپتان سکوٹ صاحب تہانہ
چار گولندازون کو جنہون نے کچہہ کلمات مفسدانہ زبان پر لائے تہے لیکر گیے تہے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا
کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب مین ہون ہمکو اب چہاونی کیطرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تہے ہمارے بنگلے جلتے تہے شب کو
اکثر سپاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارہ پکڑا مجہے معلوم نہین کہ کتنے صاحب نوگانون سے چلے تہے مگر ہمارے ساتہ سواے
آٹہ افسرون کے اشخاص مفصلہ الذیل تہے بینڈ ماستر سارجنٹ میجر اکثر باجے والے اور اونکے عیال و اطفال اور برگیڈ میجر صاحب
کی میم اور ایک مس گولنداز دوسرے روز وقت صبح ہم چہتر پور مین پونہچے اور ایک سراے مین فروکش ہوئے میجر صاحب نے
ایک ہزار روپیہ رانی صاحبہ سے لیا قبل از فساد کے رانی صاحبہ نے کہلا بہیجا تہا کہ میری توپین اور خزانہ سب کار سرکار مین
بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگون کے پاس بہت کم تہا اور اس روز کپتان سکوٹ صاحب اور لفٹنٹ ٹونسٹنڈ صاحب کو
حکم ہوا کہ نوگانو واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام سامان مس کوٹ گہر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام
نوگانو کے پاس گئے اور صاحب موصوف معہ دونو صاحبان مذکورہ بالا پہر ہمکو مقام مہوبا ملے جہان ہم گارن صاحب کے پاس
فروکش تہے اور گارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتہ پیش آئے میجر صاحب نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیے
میرے شوہر اور دیگر صاحبونکو واسطے محافظت کے دیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات سو روپیہ کا نوٹ اونکو دو اسمین ہرچند
چند صاحبون نے کچہہ عذر بہی کیا تہا مگر آخرکار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہم پر فیر کی اب ہم یہانسے بہی بہاگے
اور جتنے سپاہی ہمارے ساتہ تہے اور کہتے تہے کہ ہم ساتہ رہینگے سب بہاگ گیے کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود تہے
اس فیر مین لفٹنٹ ٹونسٹنڈ صاحب کے گولی لگی اور وہ مر گیے بعد از ہماری روانگی کے مین نے دیکہا کہ جس صوبہ دار کے
گولی چہاتی پر لگی تہی وہ گہوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ مہوبے کو واپس جاوین اور دس میل پیادہ روی کرکے
آخرکار بصد تکلیف و شداید مقام مذکور مین وارد ہوئے مگر افسوس کہ یہان بہی فساد ہوگیا تہا اور اب ہمکو یہانسے بہی بہاگنا پڑا
راستے مین لڑکے کو کبہی ڈاکٹر صاحب لیتے تہے اور کبہی مین لیتی تہی میم سمیلی صاحب اس مقام پر بباعث شدت تمازت آفتاب
بعارضہ سرسام مر گئی ہمارے پاس کہانا نکو نہ تہا اور مین نہایت تہک گیی تہی افسرون مین سے ایک نے مجہے اپنا گہوڑا عاریتاً
دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے تہے میجر صاحب راستے پر درمیان مہوبا اور کبرئی کے
مر گیے اونکو وہان ہی دفن کر دیا اور سارجنٹ میجر بہی اور کچہہ عورات بہی اس سفر مین مر گئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرجوف صاحب
اور اونکی میم بتاریخ ۱۵ ہمکو ملکر ہمارے ساتہ ہو گیے تہے بتاریخ ۱۹ وقت شب تمام سپاہی اور نیز باجے والے ہمکو چہوڑ کر
بہاگ گیے اب پہر چند بندوقچی ہمکو ملے اور اونہون نے ہمپر وار کیا اسلئے اسواسطے ہمنے ستہ باندہ کا اختیار کیا کہ کسیطرح

آن آ پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ ذیل تھے کپتان گوم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جنکنس صاحب
اور لفٹنٹ باربر صاحب اور انسائن بنگٹن صاحب اور انسائن فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب مگر یہ
کرک صاحب ملازم سرکار نہ تھے اور سمیلی صاحب اور اونکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اونکی میم تاریخ ۲۰ وقت
صبح کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوئی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھالیا کیونکہ مین اور میرا شوہر دونو ایک گھوڑے پر سوار تھے
اور ہم دونومین وہ بہت دق ہوتی تھی اور گرجاتی تھی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پوری ہوئی تھی ہم دونو
بسبب نملنے کہانے کے بہت ضعیف ہوگئے تھے اور پیاس بھی بشدت تھی تاثیر تموزت آفتاب سے اور سوختہ ہوتی تھی
اور میرے پاس اور میری لوئی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سرکی محافظت کیواسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے
سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہمنے مقام کبرئی پائی تھی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیہ والی ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے
اور لاٹھی اور برچھی لیکر درپے ہوئے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوٹ صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے
گھوڑا پھیر دیا اور اونکے پیچھے لفٹنٹ فرینک صاحب اور لفٹنٹ بنگٹن صاحب بھی بھاگے غرض کہ بعد ازین میرے شوہر نے
اپنی لڑکی کو پھر نہ دیکھا ہم یہان سے بھی بچکر آگے بڑھے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوئے چلے گئے آخرکار ایک ندی کو
پہونچے تشنگی از بس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اوسکو گھوڑے پر پکڑ کر بیٹھی تھی کہ وہ
گر نہ پڑے اور اوسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے تشویش پیدا ہوا ایک روز پیشتر اسکے مین نے [illegible] کہ ایک طنبورچی کی
بی بی جیانی کہارہی تھی اوس سے مین نے [illegible] مجھے دیا کہ تھا صاحب ایک نالے مین پانی نمودار ہوا
اور ہم سب اوس جانب روان ہوئے کنار [illegible] ہم سب وہان گھوڑون سے نیچے اوترے اور پیادہ پا کنارہ نالہ
سے اوترکر ہم سب نے پانی پیا اور شعلہ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تھا اور وہ ٹوپی جو ہمنے پائی تھی اوسی مین
پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑونکو بھی پانی پلایا مین نے پانی [illegible] چونکہ میری جوتی شکستہ ہوگئی تھی
اور جراب باقی نہ رہی تھی میرے پیر جلکر سیاہ ہوگئے تھے اور اونمین آبلے پڑ گئے تھے ہم یہان گھوڑونکو پانی پلا رہے تھے
کہ دو لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوئے اور ہمکو دیکھکر بولے کہ یہانسے چلے جاؤ ہم سبکو
نہایت خوف اونکا غالب ہوا اور وہانسے سوار ہوکر فراری ہوئے سارجنٹ کرجوف نے ہمارا گھوڑا پکڑا اور ڈاکٹر میو صاحب
نے مجھے گھوڑے پر سوار کرا دیا اور پھر آپ بھی سوار ہوئے مینے جانا کہ اوسکو غش آگیا ہوگا کیونکہ راستے مین مین گھوڑے سے
یکایک گر پڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ باربر صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کی
تھوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجھسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے
حق مین دعاے خیر کرکے جان بحق تسلیم کی اسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھین اور مغز سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ
اشک بھی آنکھونسے نہ نکلا جسوقت ہم دونو گھوڑے سے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بھاگنے
کی بھی کوئی تدبیر باقی نہ رہی اور ہم دونو وہان بیٹھکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تھا کہ وہ دونو آدمی لاٹھی والے آکر ہمکو
مار ڈالینگے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہوگیا تھا اور تشنگی اوسپر بہت غالب تھی مین نے اوس سے کہا

کہ تم یہان شہر مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کرکے اور ٹوپی بہر کے تمہارے واسطے لائی ہون مین جسوقت وہانسے پانی
لانے چلی اوسیوقت وہ دونو لاٹہی والے آن پونہچے اور میرے شوہر سے اسی روپے چہین لیے جو اوسکی کمر مین بندہے تہے
اور ساعت طلائی جو اوسکے پاس تہی وہ بہی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تہی وہ بہی اونہون
نے دیکہہ لی مین نالے کی طرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتہ مین تہی اوسکو نکال کر مینے اپنے بالونمین چہپا لیا اور
اوسکے آسگے کی انگشتری پہر انگلی مین ڈال لی اس عرصے مین وہ میرے پاس بہی آئے اور وہ انگشتری جو میری انگلی مین تہی
اوسکو نکال کر لیگیے مین نے اپنی پشواز کے دامن کا ایک ٹکڑا پہاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی
کسی کام نہ آیا میرے آتے تک میرے پیارے کی آنکہین پہرا گئین تہین اور زبان بند ہوگئی تہی ہرچند مین نے اوسکا نام
لے لیکر پکارا مگر کچہہ جواب نہ پایا مین نے اوسکے منہہ مین پانی نچوڑا مگر اوسکے حلق سے نہ اوترا اور پہر اوسنے مجہسے ایک بات
بہی نکی دل کی دل ہی مین رہی نہ اوسنے پہر دنیا کچہہ کہا نہ میرا سننا چار مین نے اوسکا سر گود مین لیا اور جب تک اوس نے
دم واپسین نہ دیا تب تک اوسی طرح رکہا اس حال کو دیکہکر مین دیوانہ وار ہوگئی اور اشک بہی نہ آئے اب مین نے جانا کہ
جس شخص کی مینے سیدرہ برس رفاقت کی تہی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا ہوگئی آخرکار اوسکا منہہ اور اوسکی آنکہین اسی
ایک کپڑے سے باندہ کر اوسی طرح اوسکو چہوڑ دیا افسوس یہان جگہ بہی اوسکے دفن کرنیکو نہ ملی شب و روز اسکا رنج مجہے رہتا ہے
کہ ایسے رفیق کو بے گور و کفن چہوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تہا اور مجہہ مین چلنے کی طاقت نہ تہی اسواسطے
مین نالے پر گئی اور وہان پانی مین ایک پتہر تہا اوسپر جا کر بیٹہ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش مین یہانسے
کسی طرف کو چلی جاؤنگی جب مین پانی پاس سے ادہر کو آئی جدہر میرا شوہر پڑا تہا تو مین نے زنجیر ساعت اور اوسکی مہر پائی
دونو کو اوٹہا کر مین نے نیچے کی کرتی مین چہپا رکہا یہ زنجیر لفٹنٹ کامپبل صاحب نے متعلقہ ۵۲ رجمٹ ہندوستانی
یہ وقت رخصت جب وہ ہماری چار لڑکیونکو ۱۸۵۵ع مین آیرلنڈ لیجاتی تہی بطور نشانی دی تہی مجہے قریب ایک گہنٹہ کے
نالہ پر گذرا تہا کہ قریب بیس آدمی ہماری تلاش مین آئے اونہون نے مجہے کہینچکر پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑونکی تلاشی لی
کہ اگر کچہہ روپیہ نکلے تو لیجاوین ہرچند مینے اونسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچہہ چہین کر لیگیے
مگر اونہون نے ایک نہ مانی اور آخرکار وہ زنجیر جو مینے پوشیدہ رکہی تہی اونکی نظر پڑی اور اوسکو بہی لے گیے بعد ازین وہ مجہے
موضع منی پور جو یک و نیم میل کے فاصلے پر تہا کشان کشان لیگیے اور راستے مین مجہے چہیڑتے جاتے تہے اور کہتے تہے کہ
کون اسے لیگا اونہون نے چند اپنے آدمی گانونمین شتیرہ واسطے اطلاع کے بہیجدیے تہے اور جب مین وہان پونہچی تو سب
زن و مرد مجہے دیکہنے آئے مینے ایک چارپائی اونسے مانگی اور اوسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مینے دیکہا کہ
اس گانونمین گائین بہت ہین مین نے اونسے تہوڑا دودہ مانگا مگر کسینے مجہے نہ دیا آخرکار جب شام ہوئی اور آمد و رفت گانون
مین بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے مین دال اور چاول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تہا کہ مجہسے کہایا نگیا
جب اوسنے یہ دیکہا کہ مجہسے کہایا نہین جاتا تو وہ پیالے مین کچہہ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بہنگ ہے بروز دوم چند آدمیون
نے مجہسے کہا کہ تجہے مقام باندہا جانا ہوگا مینے انکار کیا اور کہا کہ مین الہ آباد جانیکو راضی ہون لیکن ایک گہنٹے کے بعد

نواب صاحب نے میرے واسطے ایک پالکی بھیجی اور سوار ہمراہی پالکی نے مجھے خوش خبری اور دی کہ وہان ایک چھوٹا بچہ اور تین صاحب
اور بھی ہین بصد جان مینے دعا مانگی کہ یا الٰہی وہ بچہ میری پیاری لوٹی یعنی دختر عزیزہ ہو رستے مین وہانسے روانہ ہوکر نواب صاحب
کے پاس پونہچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لوٹی تھی اور تین صاحبونمین ایک کپتان
سکوٹ صاحب اور دوار صاحب اور ایک بینڈ ماسٹر تھا میری لوٹی کے بدن پر بسبب تمازت آفتاب کے آبلے پڑ گیے تھے
بعد از میرے پونہچنے کے ہم وہان چودہ روز اور رہے اس عرصے مین ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی
بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہمکلام نہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی ہم سب ایک مکان مین
رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ واجبی ہی آتا تھا جس روز کپتان صاحب مجروح پونہچے تھے اوسی روز شام کو بیگم صاحب نے میری لوٹی کو
بلوایا تھا اور وقت رخصت بیس روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی مین نے انکو یہ روپیہ اسکے کام
مین خرچ کیا کیونکہ اسمین سے کچھ روپے کا ہمنے کپڑا منگوایا اور کچھ روئی اور سوت اور سوئی وغیرہ خرید کین اور کچھ ضروری اور
کپڑے اسکے واسطے مینے طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگواتے تھے چندروز بعد میرے پونہچنے کے بیگم صاحب
نے مجھے بلوایا اور مجھسے بڑی دیر تک ہمکلام رہین ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشتر بیگم صاحب نے دوبارہ
مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی نقرہ پر رکھکر دین
جب تک مین مقام باندا مین قیام پذیر تھی میرے پیر مین نہایت درد تھا ایکمرتبہ مینے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن مالش کے
واسطے طلب کیا اوسنے ایسا تیل پارہ آمیز بھیجا کہ جسکے لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور مین دیوانہ وار ہوگئی اب بھی
کچھ اثر سودے کا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر ایلس صاحب نے ایک چٹھی ہمکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری
کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ مجھپر کیا کیا صدمے اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجمنٹ افسرونکی میم صاحبونکی
اور میجر ہمیلٹن صاحب کی مہربانیونکا شکر ادا نہین ہوسکتا اور ہم تا بزیست اونکے احسان فراموش نکرینگے میری ملاقات میجر ہمیلٹن صاحب
سے ہماری اچھے دنونمین بمقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لوٹی کے واسطے کپڑے عنایت کیے
مین ایکدن اور ایک رات بمقام ریوا مقیم تھی اور ۵۰ رجمنٹ کے صاحبونکی میم جو وہان تھین اور کپتان اوسبورن صاحب اور
جیکسن نے بڑی خاطر داری میری کی وہانسے ہم بسبیل ڈاک بمقام مرزاپور پونہچے

## دہلی

بتاریخ دہم ماہ اگست قریب نواخت تین گھنٹہ سنہ کے پہر ایک سوار بکم بمبئی رسالے کا پاشنہ کوب روبروے لین توپخانہ
سے گذرا اور اوسکے تعاقب مین چار سوار اوسی رجمنٹ کے آتے تھے جب وہ لین ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی مین پونہچا تو سپاہی
رجمنٹ مذکور نے اوسکو پناہ دی اور اوسکے حوالہ کردینے سے انکار کیا سوار مذکور وہانسے بھاگ کر اپنی لین مین وارد ہوا اور
تمام رجمنٹ کو سرکشی اور اوسکے ہمراہ ہونیکی ترغیب دینی شروع کی اوسنے کیی گولیان افسران ہندوستانی کو مارین اور ایک
افسر کو زخمی بھی کیا جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوسکی ترغیب سے کسیکو اثر نہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجمنٹ کے جانب گیا اس عرصہ مین
سب ماجرا الطشت از بام ہوگیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۸۳ رجمنٹ شاہی کے طیار تھی بروقت پونہچنے ہندوستانی پیادونکے

لین مین اونهون نے دیکها که سپاه مفسد مذکور کو گهیرے کهڑی ہے اور وه باوا زبلند اونکو مخاطب کر کے کهہ رہا ہے که انگریزونکو مار و رجمنٹ مذکور سے مفسد مزبور کے حوالہ کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بهی نکی بعد از تعمیل نکرنے احکام مندرجہ بالا جبکہ اونکو اونکے بریگیڈیر صاحب کرنیل میکین صاحب نے اور اونکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے دیے تهے اونهون نے ایک مربع مین اپنے تئین درست کیا کیکر [illegible] کهڑے ہوئے اور مفسد مذکور بیچ مین سے نشانہ باندهکر گولی بجانب بریگیڈیر صاحب کے سر کی لگائی مگر خوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نه لگی سپاه بارگو توپخانه اسپی کے مربع سپاه کو گهیر کر اوسپر حمله آور ہوئے اور لفٹنٹ سمتھ صاحب نے اون کو اپنی طپنچہ سے اوسکی تواضع کی تهی بعد ازین ایک جزو ۲۱ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چهین لیے اور جب اونکی بندوقین دیکهین تو ہر ایک سے [illegible] تین تین گولیان برآمد ہوئین

## پشاور

کسیکے دل مین اس امر کا خیال بهی گذرتا تها که فوج آنرو سے ورپار سے سندھ یعنی اٹک کے کبهی ارادہ فساد کرین مگر اونهون سے نہ خیالات توقع ایسا ہی کیا اور انکا نسے جو چهٹهیان پکڑی گئین اونسے معلوم ہوا که تمام فوج ہندوستانی نے سوا ۲۱ رجمنٹ و رساله سواران یہ تجویز کی تهی که بتاریخ ۲۲ ماه مئی فساد برپا کیے کیخلاف انگریزان اسواد کی کرین بتاریخ ۲۰ مئی صاحبان کمانڈنگ تمام رجمنٹونکے بمقام کوٹهی رزیڈنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تهے که یہ جگه وسط مین تهی طلب ہوئے اور اونسے استفسار کیا گیا که اگر اونهون نے کوئی علامت فساد کی یا تاره نامندی [illegible] اپنے سپاه [illegible] دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا که اونکی سپاه سب بار وفادار ثابت قدم تهی اسطرح کا اعتبار تها کسی ایک عجیب دلیل ظہور فساد کی ہوتی ہے یعنی اسقدر اعتبار سے کوئی صورت وقوع فساد کی نہین ہوتی اس شب کو تمام [illegible] حاطہ رزیڈنسی مین نصب کیے گئے تهے شب باشی رہے بوقت نواخت تین گهنٹه صبح کے [illegible] صاحب اور ایک صاحب اور دونون نے دوسرے سرے چهاونی پر جا کر تدبیر زیادتی کی اور پر اونکے کالے دو دستے نکی کی [illegible] فوج کے لیے اور ہر ایک دسته مین ایک رجمنٹ گوره اور ایک توپخانه اور ایک ترپ توپخانه اسپی کا تها جو لائق سواران [illegible] تمام کیے تهے ان دونو دستونکو درمیان کوار [illegible] رجمنٹ [illegible] کر رکها [illegible] حکم ہو [illegible] مفسدین کو بیخ و بن سے برباد کر دین اسی عرصه مین ایک سرکیولر چٹهی گشتی بهی اس مضمون سے بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جاری ہوئے که اپنی اپنی رجمنٹ کو بوقت نواخت سات گهنٹه صبح پریڈ پر حاضر کرین

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین که قریب پاو گهنٹه سات بجے باقی تها که ہم سوار ہو کر چلے که دیکهین رجمنٹهاے جانب ہیں کیونکه اسلحہ سپرد کرتی ہین ۲۴ رجمنٹ ہندوستانی نے توبے تامل ہتهیار رکهدیے مگر اونکو نہایت تعجب ہوا جب اونهون نے دیکها که سپاه گوره اونکے اور اونکے ہتهیارونکے درمیان مین آگیے اور سب اسلحه کاڑیون پر رکهکر روانه ہو گیے دوسری مرتبه ۲۷ رجمنٹ کی نوبت تهی اسنے بهی ہتهیار بغیر تکرار کے دیدیے اب جنرل صاحب نے مجهے بجانب جیب روانه کیا که دیکهو وہان کی دو رجمنٹ یعنی رساله پنجم بے خبر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکہ ہتهیار دیتے ہین وہان جا کر مینے دیکها که دونو رجمنٹ پریڈ پر موجود ہین اور سپاه گوره کے قبضے مین اونکے ہتهیار ہین مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوئے اور جب مین نے ایک رجمنٹ کے

کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر اونکی سپاہ نے کچھہ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو اونہون نے مجھے جواب دیا کہ دیکھو اونکے
اسلحہ سپاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اونکی نیک چلنی کی ہے اور تم جا کر جنرل صاحب سے کہدو
کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ تر نمک حلال ہین اوسی روز بوقت سہ پہر ایک رپورٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب
کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اوسکی رجمنٹ تمام و کمال جادۂ
نمک حلالی پر ثابت قدم ہے

تباریخ ۲۳ بوقت صبح خبر آئی کہ ۲۳۰ سپاہی ۱۵ رجمنٹ کے بھاگ گئے اوسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی
ضروری ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تھے آئی اوس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی
نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرونکو قید کیا ہے اوسی شب کو فوج جسمین ۷۰ رجمنٹ شاہی او نصف تروپ توپخانہ اسپی دو عدد
۲۴ پنی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سواران غیر آئین اور دوسو سوار ملتانی تھے واسطے کمک کے روانہ ہوئے
شب اول یہ فوج مقام دوبندی پونہچی اور صبح دریا عبور کرکے شب دوم کو مقام ہوتی مردان وارد ہوئی جسوقت سپاہ
۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوئے دیکھا وہ سب قلعہ چھوڑ کر بھاگ گئے مگر ایکسو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے
اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسپی اونکے تعاقب مین گیا اور ایکسو بارہ سپاہیونکو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا
کرکے حدود سوات مین چلے گیے اور باقیماندہ قریب ۹۰ سپاہی تہ تیغ ہوئے یہ فوج بعد ازین بجانب ابا غان اور شب قدر
کی گیی اور وہان ۶۴ رجمنٹ کے ہتھیار لیکر اونکو چہاونی مین بھیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تھے غافل نہ تھے تمام مفرورین
۵۵ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اون سبکو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران
غیر متعہد رجمنٹ مذکور کو جسمین ایک صوبہ دار میجر بھی تھا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے سامنے اون سبکو پھانسی ہوئی اور باقیماندہ
سپاہ کو حکم دائم الحبس آنروے دریاے شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئے تو ان قیدیونکی بھی تحقیقات ہوئی
اور جرم بھی اونکی نسبت ثابت ہوا اونمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اوڑا دینے کا ہوا یہ پریڈ عجب دیدنی تھی کیونکہ قریب
نو ہزار سپاہ کے پریڈ پر موجود تھی اونمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تھے اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار جنداں
آمادہ نہ تھے مگر نمک حلال بھی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جمائی گیی اور چوتھا ضلع دس عدد
توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بھری ہوئی طیار تھین اور افسرونکے طمنچے لیس دو نو فیلڈ باٹری کی توپین اور سب توپہاے
پہاڑی مین گراب بھری تھی اور بتیان روشن تھین چالیس مفسد گرفتار شدہ ایک گوشۂ مربع فوج مذکور مین پا بزنجیر کہڑے تھے کہ جنرل صاحب
پریڈ پر تشریف لائے اور اونکی سلامی سو لہ توپ توپخانہ اسپی نے لی جنرل صاحب گرد مربع پھرے اور حکم سنانے حکم کا دیا
اول دس قیدی توپ سے باندہے گیے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اوسیوقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور
دہوئین کے اوپر ٹانگین اور ہاتھہ اور سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوئے نظر آئے اس طرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ
ایک طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلونمین پیدا ہوا اس وقت سے ہمیشہ ہفتے مین ایک
بار دو پریڈ ہوتی تھین اور عادت کو اتنا دخل ہے کہ اب ہمکو ایسی پریڈ کا کبھی کچھہ خیال بھی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہوگیے

مگر چند اونمین سے ایسے شریر تھے کہ وہ اب تک صاحب لوگونکو اور افسرونکو سلام نہین کرتے تھے ایسے مفسدین مین سے
پانچ چھہ آدمیونکو بیٹ پر لیجا کر ایک ایک درجن بید لگوا دیے اور اونکا مال و اسباب ضبط سرکار کر لیا اور اونکو چھاونی سے
نکلوا دیا بعد ازین اب یہ لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی اگر دیکھین تو سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فساد ۵۵ رجمنٹ
اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب جو قبل از پہونچنے فوج کمک بمقام ہوتی مردان کے گولی کہا کر مرگئے تھے ایسا
معلوم ہوا کہ دہم رسالہ غیر آئین بھی سخنان فساد آمیز چھاونی ہاے نوشہرہ و ہوتی مردان کیا کرتے تھے اسواسطے یہ قرار پایا
کہ اس رسالے سکھے بھی ہتیار لے لینے چاہین بلکہ اونکے گھوڑے بھی جو رسالہ غیر آئین مین مال سوار کا ہوتا ہے چھین لین
یہ امور بھی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑونکی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ
وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اون کے پاس سے برآمد ہوا تھا ان سب آدمیونکو بحراست معقول تا بمقام اٹک پونہچا دیا
اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سپاہیان پولس کو حکم قطعی ہوگیا ہے کہ جو تم مین سے راستے مین بد وضعی یا سرتابی کریگا اوسکو وہ فوراً مار
ڈالینگے بعد ازین چند روز ہم امن و امان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ
جو سپاہ قلعہ میکسن مین ہے وہ کچھہ سازش کوہستے آدمیونسے کر رہی ہے اسلیے دوشنبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور
بیچر ہیم صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کوہی مین سے اور ۱۵۰ ہندسپین کے رائفل والے اور ۱۵۰ سواران ملتانی ہمراہ لیکر قریب
نو بجے شب کے روانہ ہوئے اور قریب نو بجنے تین گھنٹہ یا دو بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پونہچے مین اوسی وقت قلعے کے اندر گیا
اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سپاہ کو جلدی پریٹ پر باہر قلعے کے بھیجو کچھہ حکم اونکو سنانا ہے سب آدمی باہر آئے
اور طیار ہوئے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریٹ پر باہر قلعے کے لیچلو یہ سنکر سپاہ بہت دیر متامل رہی اور مجھے
خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طپنچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تھی اونکو کچھہ نظر نہ آیا
جب تک وہ قریب ۷۰ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جب تک اونہون نے یہ حکم نہ سنا کہ پنجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کرو
انمین سے قریب پچیس پنجابی دروازہ قلعے مین گھس گئے اور گارد سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سپاہ قلعہ دار نے
آواز گھوڑونکی اپنی بائین طرف سے سنی اور اونکے سامنے سے بھی آواز گھوڑونکی آئی اور جانب راست سے صدا زنجیرونکی
اونکی گوش زد ہوئی یہ حال دیکھکر اور سنکر سب سپاہ پریٹ پر متعجب ہوئی اور اس عرصے مین جو صبح ہونے لگی اور تاریکی سب
بر طرف ہوئی تو اونکو معلوم ہوا کہ یہ صدا زنجیر توپخانہ کوہی سے جسکے ہمراہ ایک سو رائفل والے تھے آتی تھی اب کھیل پورا ہو گیا تھا
کیونکہ قلعہ تو اونکی پشت پر تھا اور سوار روبرو اور جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھکر اونہون نے اپنے
جسم سے ہتھیار اسطرح کہولکر پھینک دیے جسطرح آلوسے جوش خوردہ اپنا پوست چھوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تئین
حوالہ سرکار کر دیا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اسطور بیان کرتا ہے کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقام مذکور مین بلوہ
کر کے اپنے افسران ولایتی کو گرفتار کر لیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو عماریہ اور
ایک تروپ سواران غیر آئین کا تھا پشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور مین پہنچکر مفسدین پر حملہ آور ہوا سو مفسدین کو قتل کیا

اور اسیقدر گرفتار ہوئے اور باقی فرار ہوکر بکوہستان سوآت پناہ گیر ہوئے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ افسر تہے یعنی کرنیل
سپوٹس ووڈ صاحب اونکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑ نیکا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئی سال سے اون پر مہربانیہ کیا کرتی تہے
کہ وہ غصہ اور رنج مین گولی کہاکر مرگئیے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہوگیے تہے اور حق بجانب اونکے ہے کیونکہ جنکو لڑکونکی
طرح مدت تک دیکہا ہو اور اونسے ایسے حرکات نادیدنی دیکہنے مین آوین تو کیونکر انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہے الغرض
اونکو کچہہ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مارکر مر رہے ایک ٹبرا گروہ مفسدین کا بجانب کوہ کاغان باین ارادہ
روانہ ہوا کہ لوس راستے سے بمقام کشمیر جاکر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے اونکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کرکے بخدمت
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہزارا روانہ کیا اور میجر بیچر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اونکی تحقیقات جرم کی کرکے سبکو پہانسی دی یہ گروہ چندروز
آخون سوات کے پاس رہے تہے اور اوسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان ہوگیے تہے
بعدازین آخون مذکور نے اونکو ایک پروانہ دیا تہا اوسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تہی کہ حتی الامکان اس گروہ کی
مدد کرنی واجب ہے سوات سے رخصت ہوکر یہ گروہ بمقام الاہی پونہچا اور وہان ایک روز مقام کیا اور تلاش رہبرونکی کی
جو اونکو راہ پکہلی اور گدہی کے مقام کشمیر تک پونہچاوین اس عرصہ مین اونکو خبر پونہچی کہ فوج سرکاری اونکے تعاقب مین
آتی ہے یہ سنکر وہ سب بدحواس ہوگیے اور بہاگ کہڑے ہوئے ایک جزیرہ دریاے اٹک مین جو قریب سرحد
چلاس کے واقع تہا یہ گروہ وہان پونہچا اور جب اونکی خبر سیدان کاغان کو پونہچی تو وہ سب اونکے درپے آزار ہوئے اور چند
مفسدین کو قتل بہی کیا اور کچہہ اونمین سے غرق دریا بہی ہوئے بمجبوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوئے اور سیدان کاغان
اونکے تعاقب مین تہے سیدون نے پچپن اور مفسد گرفتار کیے اور اونکے تین جماعت کرکے ایک کو تو بمقام پکہلی توپ
سے اوڑادیا اور دوسری جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسرے کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارا قتل کیا تاریخ ۳ ماہ جون ۶۴ رجمنٹ
کے اور پنجم رسالہ کے ہتہیار بمقام ابودی واقعہ شبقدر چہین لیے اور شغل توپ سے اوڑانیکا چندروز تک سپاہیان
۵۵ رجمنٹ نے جو گرفتار ہوکر آتے تہے جاری رکہوایا اب حکام کی یہ صلاح قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو
کہ کوئی سر نہ اوٹہاوے اور نہ خوف زدہ ہوکر مصدر کسی بدانتظامی کا ہو ہر چند باشندگان کے دلمین کبہی کبہی رحم واسطے
سپاہ ہندوستانی کے آتا تہا کیونکہ وہ دیکہتے تہے کہ کیونکر رجمنٹ کے ہتہیار چہین گیے تہے اور ایک بہاگ گئی تہی
اور اوسکے سپاہی مارے بہی گیے تہے اور اکثر آپ گرفتار ہوکر آتے تہے اور توپ سے اڑائے جاتے تہے مگر
تاہم حکام نے جو تجویز نئی بہرتی کرنے کی کی اور اون ہی باشندون مین سے ملازم رکہے تو وہ خیال رحم اب اونکے دل
سے بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ توسکہ اور پٹہانونکی اوس فوج مین سے بہرتی ہوئی جنکے ہتہیار چہین گیے تہے اور ایک
رجمنٹ پٹہان پیدل کی نو بہرتی ہوئی اور ایک رسالہ پٹہان سوارونکا ملازم رکہا گیا اس تدبیر سے سب پٹہان جانبدار
سرکار ہوگیے اور جو پٹہان اولوالعزم تہے اونکے نوکر ہوجانے سے ملک مین بہی کچہہ بدانتظامی نہوئی یہان تک کہ
قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد کہا کرتے تہے اب بجاے فساد انگریزی کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہوکر
درخواست خدمت سرکار کی کرتے تہے سواے ان تہہاے نیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع مین آیا

جو قابل جان سنے اور یاد رکھنے کے ہے وہ یہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل نا امیدی ہوئی اور اونہون نے دیکھا کہ وہ لوگ جو آگرہ اونکی مدد قتل انگریزان اور بلوہ پردازی مین کرتے تاہم اونکے کچھہ درپے آزار نہوتے اب وہ ملازم سرکار ہوکر اونکے دشمن جانی ہوگئے اور اونکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جنکے سرکرنیکے واسطے اونہون نے مدد سرکار کی کی تہی اور سرکار کی جانب سے لڑے تہے اب وہی سرکار کی جانب دار ہوکر اونکے خلاف اپنی تیغ و تفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام رکھتے ہین کہ جس سے اونکی بلوہ پردازی نہین ہوسکتی اور نہ ملک مین کچھہ خرابی واقع ہوسکتی ہے یہ خیال کرکے اور دیکھکر کہ سارا ملک اونکا دشمن ہے اور گہاٹ اور راستے سب بند و بست سرکاری مین ہین اور وہ خود اون لوگونکے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اونکے دل مین ارادہ تہا وہ سب قہر درویش بجان درویش کرکے خاموش بیٹہہ رہے اور پہر بہی سر نہ اوٹہایا کیونکہ اور سب امور تو اب اونکے امکان سے باہر ہوگئے تہے مگر فرار ہونا بہی ضلع پشاور مین غیر ممکن تہا کیونکہ سب کوئی تو اونکے دشمن تہے اور راستہ اٹک قبضہ سرکار مین تہا اور دریا بہی قہار درمیان مین تہا غرض ایسے ایسے خیالات سے وہ پہر آمادہ کسی فساد کے نہوئے

## دیناپور

اس مقام مین ۱۷ اور ۸ اور ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تہین

تاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لوئیڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی والے بندوق جو میگزین مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اوٹہواکر لین گورہ مین احتیاطاً اور حفاظتاً رکہی جاوین بوقت نواخت پانچ گہنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہولیش صاحب کے میدان گرینڈ سکوائر پر طیار ہوکر آئے کہ بروقت ضرورت لین فوج ہندوستانی پر حملہ آور ہون بعد ازین دو چہکڑہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیان بار کرکے لے آئے تہوڑے فاصلے پر یہہ چہکڑے پونہچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اوٹہا اور دیکہا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق پہرائی اور چلایا کہ صاحبونکو مارو اور ٹوپیان نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اوس مقام پر بہیجا گیا جہان فوج گورہ تہی کہ توپین اور ۱۰ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اسطور پر ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کے لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوئے سپاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہہ قرار داد تہا کہ باحتمال فساد یہہ آواز کیجاویگی اسواسطے توپین اور ۱۰ رجمنٹ مذکور طیار ہوکر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تہی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑہین اور اونکے پیچھے توپخانہ اور ۱۰ رجمنٹ بہی روانہ ہوئین یہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکہا کہ فوج گورہ آتی ہے اور انفیلڈ رائفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکھین فوراً برائے حفظ جان فرار ہوئے اب توپ کی گولی اونکے اوپر چلے مگر اثر اونکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد بہاگ گئی تہی اب فوج آگے بڑہی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار واقع دیناپور جلا کر بوقت نواخت سات گہنٹہ شام اپنی چہاونی مین واپس آئے اس وقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچھہ فساد ظاہر نہوا جو جہاز دخانی گہاٹ پر تہا اونسے بڑا کام کیا

یعنی پانچ کشتیاں جنمین سپاہی مفرور بہرے ہوئے تہے غرقاب کر دین اور جنرل لوئیڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے
چار کمپنی ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارہ دریا پر تہین اونہون نے بہی سرکشی اختیار کی اور شامل مفسدین ہو گئین مفسدین چہہ سو بندوق اپنی چہوڑ کر بہاگ گئے تہے اور اونکی لیس مین سے انبار گولیونکا ملا جو بندوق کے مطابق معلوم نہوتی تہین بلکہ کچہہ چہوٹی تہین اور اونسے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ ڈہلی ہوئی نہ تہین بلکہ کوٹ کر بنی تہین اور بہت بوتلین بارود کی دستیاب ہوئین
بجاے اسکے کہ اوسیوقت جسوقت وہ خوف زدہ ہوکر بہاگے تہے اونکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچہہ تدارک اونکا نہوا اور اس عرصے مین مفسدین نے بہت کچہہ ایذا رسانی وغیرہ کر لی مقامات آرہ اور ٹپنہ وغیرہ جو قریب تہے اونپر مفسدین سے بباعث سستے اور نالیاقتی حاکم اعلی مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد از تین روز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۱۰۰ گورہ ۳۷ اور اسی قدر ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵۰ سکہ بسواری جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب ۱۲ میل کے براہ خشکی واقع تہا بہیجے گئے اور بد نصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے
گورہ جہاز سے اوترے اور اونکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تہی اونہون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہوگیا اور اب اونکو مقام کرنا تہا مگر بجاے مقام کرنیکے صاحب کمانڈنگ نے باصرار تمام اونکو آگے بڑہایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تہا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تہا اور سپاہی ماندے ہوگئے تہے اور گرسنہ بہی تہے اور آگے جانے سے ناراض بہی تہے پس ایسی حالت مین اونسے کیا ہو سکتا تہا آخر کار یہہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور وہان قریب دو ہزار مفسد جمع تہے کچہہ اونمین سپاہی تہے اور کچہہ کور سین کے آدمی تہے جو ایک بڑا زمیندار اس نواح مین تہا جسوقت یہہ مقام مذکور مین پہونچے مفسدین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقیماندہ منتشر ہوکر بہاگ نکلے اور ایسے منتشر ہوگئے تہے کہ ایک دوسرے سے تا بصبح بہر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان دنبار صاحب اول ہی باڑہ مین مارے گئے تہے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور ادہر سے بہی کچہہ کچہہ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقیماندہ سب پیچہے ہٹ آئی تحقیقات سے مجہے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اسمین ہر ایک شخص کا فائدہ بہی متصور تہا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ۱۶۰ سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے کام آئے اور کسیکو زخم بہی نہ آیا
تمام سپاہ مفسدین نے اونکا تعاقب تا نالہ کیا جسمین بہت سے ڈوب گئے کیونکہ اونکو تیرنا بہی نہ آتا تہا ہندوستانی افسر اپنے آدمیونکے گرد تہے تین اونمین سے مارے گئے اونمین کئی آدمی بوردی رائیفل نظر آئے لے اونکے پاس سامان جنگ نہوگا کیونکہ اونہون نے بو تمام اور تہر بہر کر چہوڑے تہے اونکے پاس چہوٹی توپین تہین کہتے ہین کہ راجہ دمراؤن بعہ توپونکے اونکے شامل ہوگیا تہا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بہی دل کو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو اونکی نسبت کچہہ اور بہی تحریر ہوتا

## کوہ مری

تباریخ یکم ستمبر اس مقام کی امنیت مین بباعث شورش کوہیان گرد نواح کے خلل واقع ہوا اور سبب اس تخلل کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ایکمرتبہ ایک گانون مین جو متصل اس مقام کے ہے کچھہ فساد ہوا تہا اور اوسمین خونریزی بہی ہوئی تہی اور مجرم گرفتار ہوئے تہے اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کے حکم قید میعاد مختلفہ کا صادر ہوا تہا مجرمومنین ایک شخص بڑا پیر تہا کہ اوسکی تعظیم بخیال مذہب ہر ایک کوہیے کرتا تہا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اوسکی رہائی کے واسطے کی اور اونکی درخواست منظور بہی ہوگئی تہی بخیال اسکے اونکو جرأت پیدا ہوئی اور گانون والون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمہ مذکورہ مین گرفتار ہوے تہے وہ سب رہا ہوجاوین یہ درخواست اونکی نامنظور ہوئی اسپر اونہون نے دہمکایا تہا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے

تباریخ مذکورۂ بالا ایک برقنداز حاکم خان نامے نے جو لارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تہا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرہ زن کے جو منکوحہ سرغنہ مفسدین کی تہی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خامتک اور روات اور دوباریز اور گانونسے جمع ہوکر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور اونکا ارادہ ہے کہ سب انگریزونکو مار ڈالین یہ سنکر برقنداز مذکور نے قریب نواخت نو گہنٹہ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر ڈپٹی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرہ گورکہیون کے انگریزونکے مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر مفسد آوین تو خالی نجاوین اور میم صاحبونسے کہا کہ معہ بچونکے یا تو لارنس صاحب کی کوٹہی مین جا رہین اور یا بارکونمین جاوین کہ وہان محافظت اونکی ہوگی

قریب نواخت یک ونیم گہنٹہ شب تمام شکوک اس باب مین دفعہ ہو گئے یعنی قریب ساٹہہ آدمیونکے یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کار فساد انگیزی اول بنگلے سے جو اوس جانب تہا شروع کیا اس بنگلے مین ہورسٹ صاحب متعلقہ پیمایش رہتا تہا ان صاحب کو بمشکل موقع فرار ہونیکا معہ میم صاحبہ اور بچے کے ملا جسوقت مفسدین اونکے حاطے مین آئے اونہون نے لوٹنا شروع کیا اور جو اونکے نزدیک شئی قیمتی تہی اوسکو لے لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گہوڑا بہی لے لیا گو یہ گہوڑا پہر ایک گانونسے جسکو سرکار نے جلا دیا دستیاب ہوگیا تہا بعد ازین وہ آپ کپتان رویشن صاحب کے بنگلے پر آئے مگر یہان اونہون نے خوب مزا چکہا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی رانگہڑ نوکر تہے اونہون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہانسے بہاگ گے اور دو آدمی اونکے مقتول ہوے بوقت صبح دوم دیکہا کہ مفسدین مقام گلدانا مین بکثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تہا کہ شاید پہر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکہکر میم صاحبونکو صلاح پہر دی گئی کہ معہ بچونکے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تہارنٹن صاحب کی کوٹہی مین رہین اس روز مفسدین پہر نہ آئے

درمیان ہنگامہ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنی چند جہپانے اور چوکیدار بہی لوٹنے مکان مین شامل تہے دو جہپانے اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم پہانسی دینے کا نسبت اونکے صادر ہوا جب انکو قصاص کے واسطے لیجاتے تہے تو چوکیدار کسی تدبیر سے بہاگ گیا اور پہر کچہہ حال اوسکا سماعت مین نہ آیا مگر دونو جہپانیونکو قتل کیا بوقت سہ پہر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اوترے اور جتنا

اسباب انگریزونکا تہا لوٹ لیگیے اوسکی حفاظت کم تہی بلکہ بالکل نہ تہی کیونکہ رانگہڑ کار سرکار پر اور مقامات مین تعینات تہے

قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کار جنگ کیا چاہے اور سپاہی پیشہ نہو اوسکا نام درج رجسٹر کیا جاوے اور اس امر کے واسطے ۵۴ صاحبون نے درخواست کی انکے کمانڈنٹ کپتان جونسٹن صاحب متعلقہ پیمالیش رہنو مقرر ہوئے

صبح جمعرات کی بغیر کسیطرح کے فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کے روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب دس بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جاکر مفسدین کو راستے پر سے ہٹا دین اسمین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگہڑونکی اور ایک گروہ برقندازان پولس اور وہ لوگ تہے جنہون نے واسطے کار جنگ کے اپنے نام رجسٹر مین لکھوائے تہے یہ سب جمع ہوکر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اونسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک باڑ ماری اوس سے ملور صاحب کے جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج تہا ایک زخم پیر پر آیا ہمنے جوا دہر سے باڑہ ماری توکسی سبب نامعلوم سے کسیکو ایک گولی بہی نہ لگی کیونکہ نہ تو کوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہرچند فاصلہ مابین قریب ستر یا اسّی گز کے تہا تاہم وہ لوگ بہاگ گئے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑہ گئے کہ پہر گولی کے ٹپے سے باہر ہوگئے صرف ایک یا دو آدمی اونمین سے چڑہتے ہوئے گرپڑے باقی سب بزودی تمام باہر گولی کی مار سے ہوگئے گروہ انگریزونکا جو ہمراہ تہا وہ تو اسی جگہ مقیم رہا اور رانگہڑ اور پولس والے گہاٹیونمین اوتر گئے کہ دیہات کوہی کو برباد کرین اور جسٹری والے انگریز بطور فوج کمک متصل گروہ اول کے رہے کہ بوقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوے دس یا بارہ گانون مفسدین کے جلادیے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تہی ورنہ اونکی زراعت بہی تباہ کر دیتے اور اونکے مویشی چہین لیتے ان گانونمین کسینے مقابلہ ہمارا نکیا بلکہ تمام گانون ہمنے خالی پایا کوئی باشندہ اونمین موجود نہ تہا یہان سے چڑہائی کوہ مری کی نہایت سخت تہی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تہا

جسوقت نیچے گہاٹی مین گانون جلتے تہے اوسیوقت شہنائی سامنے کے پہاڑ پر بجتی تہی اور آدمی بکثرت جمع ہوتے تہے یہ دیکہکر احتمال تہا کہ شب کو اس مقام پر پہر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرے جابجا مقرر ہوئے تہے مگر اس شب کو کچہ نہوا اور شب تار بامن و امان گذر گئی

درمیان شب کے تہارنٹن صاحب کمشنر معہ چند سپاہ پولس و سکہان نوملازم مقام راولپنڈی سے اس جگہہ وارد ہوئے

یباعث ہوشیار ہوجانے سب ساکنین کے اور تدابیر اندفاع مفسدین کے پہر یہان کچہ واقعہ حادث نہوا

## امرتسر

تاریخ ۱۴ ماہ مئی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میا میر یہان آتے ہین اسواسطے ۵۹ رجمٹ ہندوستانی کی پریٹ ہوئی اور کپتان ویڈی صاحب کے توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہوکر بطور پہرہ گرد شہر کے قائم ہون اور ہر ایک کمپنی کے ساتہ ایک افسر انگریز تعینات ہوا سپاہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے

روز دوم وقت صبح ایک کمیٹی تین مستن آدمیونکی اور ایک معتمد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی جنہیں کارتوس اونکے سامنے کہولے اگئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہہ وہی کارتوس ہین جو وہ سالہا سال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر تغیر گرد لین ہاے سپاہ کے پہرتے ہوے نظر آتے تہے

میم صاحبون نے مکان کرنیل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵ مئی وقت صبح ایک گروہ ۱۸ رجمنٹ شاہی کا آکر قلعے مین داخل ہوا اور کپتان ہلدبرنڈ صاحب جو معہ توپخانہ کے مقام جلندہر جاتے تہے اونکو بہی اسی مقام مین رکہہ لیا تاکہ بروقت ضرورت اونکے توپخانے سے بہی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پہر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا

## راولپنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹہ اور دہلی وغیرہ کی یہان ہوئی تہی اوسیوقت سے تدابیر اندفاع فساد کی ہوتی تہین تاکہ اس مقام پر بہی ویسا ہی نہووے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے لوگونکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۱۴ جون وقت شب پہر وقوع مین نہین آیا مگر اوس روز سب کے دلونمین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویسا ہی حال یہان بہی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تہا ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تہا کسیکو اطلاع تحریری اور کسیکو زبانی کی گئی کہ آج شب کو فساد ہونے والا ہے اسواسطے توپخانے مین حکم گیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکہین مگر تیز روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ موجود تہی اوسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سووین اور نسبت سپاہ پولس بہی یہی حکم جاری ہوا افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع طیار اور آمادہ ہوجاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنیوالی کو حکم ہوشیاری کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام نے اس مقام پر نزدی و احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ گرجاگہر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تہا کہ میم لوگ معہ دیگر متعلقین اونکے بوقت ضرورت پناہ گیر ہون اور لین بارک بہی اونکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تہی رات کی توپ بجے تک بلکہ قریب تین گہنٹہ بعد ازان تک یہہ تردد اور نا امیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار تہی اور یہی حال بارکو نمین اور گرجاگہر مین تہا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے اپنے اپنے مکانات چہوڑ دیے تہے مین بتاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے ہی پناہ گیر نہین ہوے تہے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقجات جلیلہ اور عظیمہ رکہتے تہے اور جنکو لازم تہا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر اونکو چہوڑتے تو بعد از چہوڑنے اور سب لوگونکے ترک کرتے وہ ہی اول بہاگ گئے مگر شکر خدا کہ اس شب کو کچہہ فساد نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا تہا مگر کچہہ ظاہر نہ تہا بلکہ بتاریخ ۱۳ جون جب اونسے احوال سپاہ بارکپور کہا گیا تو اونہون نے نہایت تاسف کیا اور کمپنی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہ کہا کہ ہمکو مفسدین ہوتی مردان کی مقابلہ پر بہیجدو ہم اونکو خوب سزا اونکی سرکشی کی دینگے مگر یہہ نہوا القصہ روز دوم اندیشہ مذکورہ بالا کو وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقا کی جوڑے کپڑونکے بدلنے کے واسطے لیجاتے تہے

سبب اس اندیشہ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی کا فخریہ یہ کہتا تہا کہ میرے پاس اب بہی دس گولیان اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگے یہ خبر جب حکام تک پونہچی تو وہ سپاہی گرفتار

گرفتار ہوگیے

بعد ازاں اندیشہ فساد کی کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر بلس صاحب دونون نے اپنی سپاہ مین بے ہتہیار شکو سونا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرونکی دلمین ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہوگیا یعنی بتاریخ ۲۰ ماہ جولائی یہ مناسب وقت متصور ہوا کہ سپاہ کی ہتہیار لیے جائین اسواسطے سب سپاہی پریڈ ۲۴ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم حوالہ کردینے اسلحہ کا سنایا گیا اسوقت سپاہ گورہ یعنی ۴ کمپنیان ۲۴ رجمنٹ شاہی کی تو سامنے جمائی گئی تہین اور تین ضرب توپ توپخانہ اسی کی وسط مین رکہی گئی تہین یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سنکر فورا بہاگ گئی اور توپخانہ نے اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوئی ایک باڑ بطور تواضع اپنی بندوقون اور توپونسی اونکی پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئی اور وہان گرفتار ہو کر انہون نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کر دئیے اس ہنگامہ مین صرف کپتان باءمر صاحب متعلقہ پولس کی کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکہتی تہی ایک زخم آیا اور کسیکو آنچ بہی نہ آئی تہی

## پونا

بتاریخ ۵ ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوے یہ اشتہار نانا صاحب بٹہور والے نے بدین مضمون جاری کیے تہے کہ سب رعایاے پونا انگریزون کو مارڈالین بلکہ حتے الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بہی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اوسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اوسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا مگر بدالت راقم یہ روپیہ بہت تہوڑا تجویز ہوا تہا غرض کہ اسی قبیل سے سب انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تہی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تہے حتے کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکہا تہا اور کم سے کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تہی اشتہار مین یہ بہی درج تہا کہ نانا صاحب ہمراہ فوج کثیر بفتح و فیروزی سے لینے ملک پیشوا کو آتے ہین اور وہ یہ چاہتے ہین کہ جب تک وہ بمقام آلندہ پونچین جو مقام سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اوسوقت تک شہر پونا فرنگیون سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت ایزدی مین نہ تہا

## شکارپور

بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولندازون نے توپین لیکر بجانب میدان پریڈ لگا دین اور کوشش بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل مین لاے ان لوگون پر باقیماندہ سپاہ کمپنی گولندازان جو مفسد نہ تہے اور سپاہ پولس بحکم کپتان مینگمری صاحب اور ایک دستہ ۱۶ رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑہا دیا اور اسطرح توپونکو بزور کے چہین لیا اور مفسد بہاگ نکلے تین آدمی مفسدین کے مقتول یا مجروح شدید ہو کر میدان مین پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گہنٹے کے عرصے مین ختم ہوگیا مگر اس عرصے مین ایسی تاریکی تہی کہ کسیکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تہے اور کہان کہان سے تہے

## جلپائگوری

بتاریخ ۱۱ ماہ اگست تین سپاہی ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزون کو مارڈالین یا خود مر رہین

اونکی اپنی کمپنی والون نے دو کو تو فوراً گرفتار کر لیا اور تیسرے نے مقام کوارٹر گارڈ مین جاکر بندوق طیار کر رکہی اور کہا کہ جو میرے پاس آئیگا ارادہ کریگا اوسکو مین مارونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتہ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کر لیا بعد از عرصہ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا برہمن تہا شمشیر علم کر کے اور پستول طیار بہرکر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فرنگی افسرونکو مار ڈالو اور دہرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتہیار رکہدے مگر اوسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹر گارڈ مذکورہ بالا نے اوسکو گولی سے مار دیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تہا مگر مہترونکے ہاتہ سے اوٹہواکر دریاے گنگ مین پہکوا دیے گیے

## مراداباد

شروع مفسدہ مین ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراداباد نے بہی ہنگامہ شروع کیا تہا اور قیدیونکو جیلخانہ سے رہا کیا تہا گرچہ ازان پشیمان ہوکر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیرخواہی سرکار مین راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہرچند مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار ترغیب اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادہ راستی سے منحرف نہوئے

ایک صاحب مقیم مراداباد بتاریخ ۱۸ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتے ہین بتاریخ ۱۸ ماہ مئی ہمکو خبر پہونچی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رجمنٹ کی جسنے بمقام میرٹہ مفسدہ برپا کیا تہا معہ سامان جنگ و خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب جنوب دریاے گورگنگا کے اور قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہے فروکش ہین رات اندہیری تہی اور شب کے قریب گیارہ بجے تہے کہ ایک فوج مشتمل اوپر بتیس سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہوکر اونکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر انکے پہلے سے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور کا قبضہ کرین اور جب سب بند و بست مناسب ہوچکا تو فوج مذکورہ بالا بسرگردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسرونکے اون پر تاخت لائے اور اونکے پہرہ والونکو مغلوب کر کے ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ اونکے گہوڑے اور ہتہیار چہین لیے اور آٹہ آدمیونکو گرفتار کیا سواے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بہی مفسدین کا انکے ہاتہ لگا اور باقی مفسد بہاگ گیے کیونکہ بباعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تہا مگر بوقت سر ہونے بنادیق کے جسکے شعلہ سے البتہ کچہہ نظر آتا تہا صورت آدمی کی نظر آتی تہی بروز دوم وقت صبح چند سپاہی مفسد دلیرانہ لین ہندوستانی مین آئے اونمین سے ایک کو تو سپاہی ۲۹ رجمنٹ نے گولی سے مار دیا اور مابقی گرفتار ہوکر جیلخانہ مین مقید ہوئے جو شخص کہ مفسدین مین سے لین مین مارا گیا تہا وہ ایک حوالدار تہا اور اوسکا کوئی رشتہ دار اس رجمنٹ ۲۹ مین تہا اس رشتہ دار نے جلکر قریب سو سپاہیونکے جو اوسکے دوست تہے جمع کیا اور اونکو ترغیب مفسدہ پردازی دیکر اونکو جیلخانے مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوئے تہے رہائی دی اور اونکے ساتہ چند سو قیدی اور آزاد ہوئے مابقی سپاہ رجمنٹ ۲۹ نے جب یہ حال سنا وہ طیار ہوکر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کرکے پہر لے آوین اور حکم پاکر وہ جنگلونمین گیے اور ۱۵۰ آدمی کو گرفتار کر لائے بعد ازین اور بہت آدمی گرفتار ہوئے اور اکثر خود بہی حاضر ہوگیے یہ حرکت چند سپاہیونکی دیکہکر باقیماندہ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع اونہون نے جو دوبارہ ثابت کرنے خیرخواہی اور اعتبار کا اونکو ملا فروگذاشت نکیا بتاریخ ۲۱ مئی خبر آئی کہ ایک جماعت کثیر

غازیون کی زمرہ مین سے آکر برلب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوے ہین اور اونکے پیغام بخیرہ ایک مولوی اور رئیسان شہر کے ساتھ لگ رہے ہین صاحب جج یہ خبر سنکر دو عہدہ دارونکو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمنٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر اونکو منتشر کردیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اسطرح جان بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شمشیر بچہ یعنی قرابین اون پر چہترائی تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑکر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سپاہ پولس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا بتاریخ ۲۳ روز شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفرمینا کی مقام روڑکی سے بگڑکر اور سامان جنگ اور بہت سا مال لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئین ہین بلا توقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمنٹ کی اور ساٹھ سوار طیار ہوئے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہوکر ترائی مین بہاگ گئے مگر ہمارے جنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سوار سے جاکر اونکو ایک باغ انبہ مین جالیا اور اونسے اوسوقت تک لڑتے رہے جب تک یہ فوج بہی وہان جا پونہچی اور پہونچکر اونکے ہتہیار چہین لیے بلکہ اکثر سپاہیونکا مال واسباب بہی لے لیا اور اونکا تعاقب تا بہ ترائی کیا بعد ازین ۲۹ رجمنٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہوگئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع مین بہی بہیجے گئے اور اونہون نے خدمت بہی جیسے سپاہیونکو اور خیرخواہونکو چاہیے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آیندہ بہی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسیطرح خیرخواہ سرکار رہتے تو اونکی بڑی نیکنامی بہ سرکار گورنمنٹ لکہی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ دو فتح جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمنٹ اور سفرمینا کے حاصل ہوئی ہین انکے سبب اب یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تہی اور اس راستے اونکو جانا تہا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچا کر جاتے تہے چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین آکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب تنخواہ زیادہ ملے گی فقط

یہ لائق مند ۲۹ رجمنٹ اپنے بہائیون کو جو گرد نواح مین تہے آمادہ سرکشی دیکہکر اور یہ سنکر کہ مقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادہ راستی پر نہ رہ سکے اور آخرکار بتاریخ ۳ جون منحرف ہوگئے

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سواے اسکے جو صاحب تعلقہ ناظر مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل مین مندرج ہوتی ہے نہین آئی

پوویل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈ کی صاحب کے ساتھ رہتے تہے اکثر مسلمانان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو معہ ہل صاحب اور دیگر انگریزونکے بتاریخ ۴ گرفتار کیا اور وارڈ کی صاحب اور اونکی میم کو اوسی روز قتل کیا عرصہ قلیل کے بعد مفسدین نے پوویل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمہاری جان بخشی ہوگی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کا نہ رہا اون سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اون سبکو یکجا رکہا اور کچن صاحب معہ عیال و اطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تہے اور اسیطرح تا تاریخ ۱۵ مخفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو پوویل صاحب معہ دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوے اور کچن صاحب کا پتا بہی کسی مسلمان نے اونکو بتا دیا اونہون نے کچن صاحب اور اونکے پسر کلان اور کاربری صاحب

برادر زن کچن صاحب کو قتل کیا اور پوویل صاحب اور ہل صاحب اور میک گار صاحب و دور نگٹن صاحب کو ۱۸ جون کو دہلی لیگیے اور اونکے عیال و اطفال معہ عیال و اطفال کچن صاحب کو جو سب مسلمان ہوگئے تھے سپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نے نواب مرادآباد قرار دیا تھا کیا نواب رامپور نے جسکے پاس اب یہ ضلع ہے ان میم صاحبونکو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارد اونپر تعینات کیا کہ آیندہ اور کوئی اونکو دق نکرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفس کو واسطے خوراک کے دیا پس اب وہ بآرام بسر کرتے ہین اور ہمیشہ گوش بآواز ہین کہ کہین خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قایم ہونے سلطنت انگریزی کی سنین بتاریخ ۳ جون جب مکانات سب صاحبون کے لوٹے گئے تھے اور بعد ازان جلادیے گئے تو مین بھی اپنا تمام اسباب اک خانہ مین چھوڑکر ایک گانو مین جو متصل تھا بھاگ گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بھی دفتر ڈاکخانہ مین باقی نہ تھا

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہر اتھین اور قدرت پروردگار سے جان بسلامت لیگئین تھین اپنا حال اسطرح تحریر کرتی ہین

بتاریخ ۳ ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوا اور خزانہ جنگی سپاہ نے لوٹ لیا یہ حال دیکھکر سب صاحب افسران ملکی بمقام میرٹھہ روانہ ہوے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی و سپاہی بطور گارد ہمراہ لیکر بجانب مقام نینی تال روان ہوے اور مقام مذکور مین بسلامت پہونچ گئے اور ہم لوگونکو یہان سے بطرح کی حفاظت کے مرنیکو چھوڑ گئے رات کی رات ہمنے یہان بسر کی اور ہمکو یقین تھا کہ مفسد ہرگز امروز و فردا مین کشت و خون شروع نکرینگے مگر بخلاف اسکے مفسدین نے بروز دوم وقت صبح ہنگامہ کشت و خون گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب کو اور میک گوایر صاحب کی پسر کلان کو اور دورنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور میم لوگون کے مفسدین ہم سب باقیماندہ کو گرفتار کرکے اپنے کمپو مین لے گئے اور وہان ہمکو قید کیا ہم آٹھ روز تک قید رہے اور آٹھوین روز کی شام کو کچھ تدبیر کرکے ہم قید مین سے فراری ہوے اور شہر مین اگر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی یہان وارد ہوے اور اونھون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام مفسدین شہر مین گیے اور وہان کچن صاحب کو اور اونکے پسر کو اور کاربری صاحب کو قتل کرکے کچن صاحب کی میم کو معہ اونکے سات بچون کے گرفتار کرکے جہان ہم قید تھے وہان اونکو بھی مقید کیا اور ہم اس قید مین تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامی ایک مفسد نے جو سخت بیرحم اور نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ ہم لوگون کا کیا کرنا چاہیے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہین اونکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھین اور جتنے میم لوگ ہین وہ اوس مفسد کے پاس رہین اور مفسد مذکور اونکی خاطرداری اور خبرگیری مین کوتاہی نہین کریگا یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی اور ہم اوس سنگدل خونخوار کے پنجہ مین پھنس گئے اور ہل صاحب اور میک گرایر صاحب اور دورنگٹن صاحب اور پوول صاحب رجمنٹ کو ساتھ رہے اس خونخوار کے پنجے مین ہم سات دن نہایت تکلیف مین رہے دورنگٹن صاحب کے چھوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوے اور تیسرے روز مر گئے اوسکے بعد میرے لڑکے نے بھی

جان بخشی تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رامپور نے ہماری مقیدی کی خبر سنی اور کچھ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجے اور ہمکو اپنے پاس طلب کر لیا اونکے پاس ہم بہت آسایش سے رہے اونہون نے ہم کو کچھ روپیہ بھی اخراج ضروری کیواسطے دیا اور ایک مہینہ چھ مہینے پوشیدہ رکھا اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخر کار صاحب کمشنر بہادر بریلی او صاحب کمشنر بہادر میرٹھ نے ہماری زندہ رہنے کی خبر پا کر نواب صاحب کو ہماری طلب مین لکھا اور نواب صاحب نے ہمارے ساتھ سپاہ دیکر گڈہ مکتیسر گھاٹ تک ہمکو پونہچا دیا اور وہانسے عبور دریاے گنگ کر کے بحفاظت پچاس سوار امدادی کوتوال او داروغہ کے ہم بسلامت مقام میرٹھ تک پہونچ گئے فقط

ایک وقایع نگار اس مقام کا حال سواے اونکے جو سابق ذکر ہو چکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہان تک تھی کہ سواے اون وارداتون کے جو سابق ذکر ہو چکے ہین اور جنمین اس رجمنٹ کے سپاہیون نے کارہاے نمایان بخلاف مفسدین کے عمل مین لاے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور کسیکو یقین نہ تھا کہ یہہ سپاہ بھی جادۂ راستی سے منحرف ہو کر شامل مفسدین کے ہو گی مگر بعد چندروز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہہ سپاہ بھی مفسد ہو گئی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جو امر باعث تزاید اعتبار کا ہوا تھا وہ یہہ تھا کہ جب سپاہ سفرمینا مقام رورکی سے باغی ہو کر معہ ساز و سامان نزدیک مقام مراداباد کے پونہچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے اون پر تاخت لا کر اونکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان وغیرہ اونکے پاس تھا وہ بھی لیکر اونکو بھگا دیا اس امر سے تو اونکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت ہر ایک کس و ناکس کے وہ منحرف ہو گیے اوسکی تفصیل اسطرح پر ہے کہ جب اونہون نے بتاریخ ۳ جون سنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہہ بھی اپنی طریق نمک حلالی کو چھوڑ کر راہ مفسدین پہ چلنے لگے یعنی انہون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانہ مین سے صرف ڈہائی لاکھ روپیہ نکلا تب اونہون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اوسکو مار ڈالین مگر ساندرس صاحب اور ولسن صاحب جج نے اوسکی شفاعت کی اور ہر چند بعض مفسدون نے چاہا کہ ان صاحبونکو بھی اوسکے ساتھ ہی قتل کرین مگر دوحوالدار جو وہان موجود تھے اونہون نے سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مارو گے اس عہد کو یاد رکھو یہہ سنکر اونہون نے خزانچی کو اور دونو صاحبونکو چھوڑ دیا اس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہو گئی تھی اور وہ باقیماندہ سپاہ کو دھمکاتے تھے تاکہ اونکے شامل ہون مگر تاہم چند سواران رسالہ ہشتم غیر آئین انگریزان مفرورین کے ساتھ ہو کر اونکی حفاظت کرتے ہوے ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین بریلی اور باغیان مقام ہذا اور ۴۱ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کر کے وارد مراداباد ہوے تھے سب یکجا ہو کر اور بطور بریگیڈ آراستہ ہو کر اور بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی ہوئے اور عبور دریاے گنگ کر کے نزدیک میرٹھ کے جو راستہ دہلی کو جاتا تھا اوس راہ سے روسپید ہوے سابق ہم احوال میرٹھ مین تمام حال لکھہ چکے ہین جس سے نالیاقتی جرنل ہویٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جرنل صاحب لائق کسی کام کے نہین تھے بلکہ ادنی نبید وقسبت کا بھی اونسے نہین ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک موقع اونکو اور دیا تھا جس سے اونکی سب بدنامی رفع ہو جاتی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت ہو جاتا کہ جو تغمہای کارگذاری اونکو جنگہاے مقامات جاوا اور برہما میں عنایت ہوئی تہین

وہ بچانے تہے مگر اوس وقت اس موقع پر بہی کچھ نہ ہوسکا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ جب مفسدین برلب دریاے گنگ پہونچے تو باعث کثرت سامان اونکو تلاش بار برداری کی کرنے پڑی اور دریا پر صرف ایک کشتی اونکو دستیاب ہوئی اور دو سوار بہی تلاش کرکے دو کشتیان اور بہی لائے اس بار برداری کے تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اونکو بہت عرصہ گذرا زیادہ چہ گفتے سے اونکو لب گنگ پر قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹہ مین بہی پونہچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے کہا کہ مفسدین کو عبور دریا کرنے نہ دینا چاہیے اور یہہ بہی ثابت ہوگیا تہا کہ تہوڑی فوج گورہ اونکے واسطے کافی تہی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دلمین جوش پیدا نکیا اور اونکے عرق جوانمردی و ہمت کو حرکت ندی آخرش یہہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے بآرام و آسایش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا مزاحمت میرٹہ کے پاس گذر کر وارد دہلی کے ہوے ہرچند اونکے دلمین نہایت خوف اس فوج گورہ مقیم میرٹہ کا تہا مگر سب رفع ہوگیا اور بخوشی و آرام تمام مقام مقصود تک پہونچ گئے یہہ سب حال دیکہکر ہر ایک خیرخواہ سرکار کو موجودگی جنرل ہویٹ صاحب سے بڑا رنج ہوتا تہا مگر بعد از عرصہ دراز کے اونکا رنج رفع ہوگیا جب اونہون نے خبر سُنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے

## لاہور

بتاریخ ۳۰ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے بمقام چہاونی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے افسر کمانڈنگ اور سارجنٹ میجر کو قتل کرکے ایک جماعت باندہ کر فراری ہوئی سپاہ سکہ اور بعض یورپونکی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً معبر ہاے دریاے ستلج پر بہیجے گئے اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بندوبست گہاٹونکا ہوگیا اسی نظر سے مفسد بہی بجانب کوہ روانہ ہوے اور بحالت تباہ گرسنہ و تشنہ و ماندہ بیرون مین چہالے پڑے ہوے افتان و خیزان ایک معبر دریاے راوی پر وارد ہوئے تاکہ اسکو عبور کرکے سزاے بدکرداری سے نجات پاوین مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اونکے درپے تہے اور اونکے گرد و پیش بہی سب اونکے دشمن تہے اب وہ عین وسط ملک ماجہہ مین آگئے اور سکہہ لوگ سب اونکے گرفتاری اور قتل کے درپے ہوے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کار غیبت و نابود کرنے اون مفسدین کا شروع ہوچکا تہا اور آخرکار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پہونچے مفسدین تخمیناً ۶۳۰ نفری تہے اونمین سے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہوکر اور شدت ماندگی سے بیتاب ہوکر مر گئے اور باقی جو ایک کوڑی سے بہی کم رہے تہے اونکا حال معلوم نہوا

باقیماندہ رجمنٹہاے مقیم لاہور جنکے ہتہیار چہین لیے تہے اور وہ حسب تفصیل ذیل تہین یعنی ہشتم رسالہ غیر آئین ۱۶ اور ۴۹ رجمنٹ ہندوستانی اور نیز سالم بازو نہم رسالہ غیر آئین اب مقام میان میر مین بطور قیدیان و نیز حفاظت توپخانہ و پہرہ ہاے سوار و پیادہ مین منقسم بطور مقید ہین اور حتی الامکان اونکے حراست اور حفاظت کیجاتی ہے

ایک وقائع نگار جو ہنگام بلوہ خاص شہر لاہور مین مقیم تہی حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب خبر وحشت اثر بلوہ میرٹہ اور دہلی کی اور اطلاع اون خرابیون اور کشت و خون کی جو وہان ہوتی تہین اس مقام مین پونہچی فوراً سب حکام جمع ہوے اور بصلاح رابرٹ منٹگمری صاحب جوڈیشل کمشنر کے یہہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین اونکے ہتہیار لے لیئے جاوین

یہہ تجویز صاحب کمان افسر برگیڈیر سٹوارٹ کوربٹ صاحب نے بہی پسند کی اور مطابق اوسکے تجویز عمل مین آئی یعنی بتاریخ ۱۳ ماہ مذکور بہی
وقت صبح حکم پریڈ کا نافذ پایا اور ۱۶ رجمنٹ اور ۲۶ رجمنٹ اور ۴۹ رجمنٹ ہشتم رسالہ غیر آئین ایک قطار مین کہڑے کیے گیے
اور رسالے اونکے توپخانہ شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کہڑی ہوئی اور اسطرح قائم ہوئی کہ اونکے
گورے توپخانے کے دونو جانب سے صاف نکل جاویں توپون مین گراپ بہری ہوئی تہی اور جب سب تیاری عمل مین آچکی
تو ۸۱ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین بہر لین جب سب طیار ہوگئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتہیار رکہدو اس حکم کی تعمیل
بلا عذر کی گئی اور رسالے والون نے بہی اپنی اپنی تلوارین زمین پر پہینکدین سب ہتہیار سپاہ گورون نے اوٹہا کر گاڑیون پر بار
کرکے روانہ قلعہ کیے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح بتدابیر صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر ملک پنجاب
اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب اگر قبضہ سرکار مین رہا تو باعث صاحب ممدوح الوصف
کے تدابیر شائستہ و تجاویز لائقہ سے رہا اب ہم یہہ توقع رکہتے ہین کہ صاحب موصوف بترقی مدارج سر رابرٹ منٹگمری کے سی بی
ہوجاوینگے جب ان تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین تہین صاحب چیف کمشنر بہادر کو جو بمقام راول پنڈی رونق افروز تہے
پہونچی تو جنرل ریڈ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ تر قدیم عہدہ دار لشکری تہے حکم تمام فوج پنجاب کا
اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اوسمین برگیڈیر کوٹن صاحب اور برگیڈیر چیمبرلین صاحب اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور
کرنیل نکلسن صاحب موجود تہے الاسب صاحبونکی یہہ صلاح ٹہری کہ ایک دستہ فوج اسطرح کا بمقام جہلم جمع ہونا مناسب ہے
جو ہر وقت سب سامان جنگی و رسد وغیرہ اپنے ساتہ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اس دستہ کی ترتیب کیواسطے
۲۴ اور ۲۷ رجمنٹ شاہی اور ایک باڑہی توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لایٹ فیلڈ باتری اور گائڈ کور اور ۱۶ رسالہ غیر آئین اور
یکم پنجاب پیدل اور پلٹن کماؤن اور ایک بازو دوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفر مینا کی مقام مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب
سامان جمع ہوگیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثناء راہ مین اس دستہ مین اکثر تبدیلی فوج کی ہوتی تہی کیونکہ بعض مقامات مین
مناسب متصور ہوا تہا کہ کچہہ فوج گورہ اسی دستہ مین سے وہان چہوڑی جاوے اور اوسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ
ایسا ہوا کہ ۳۵ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اوسوقت تک نمکحلال اور باوفا تہی ہمراہ لے لیا تہا مگر قبل از وارد ہونے بمقام لاہور
کے کچہہ شبہات نسبت اوسکے پیدا ہوے یعنی اثناء راہ مین یہہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوے اور جب وہ
لاہور مین پونہچے فورا سپاہی اونمین سے اس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تہی
اونکو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین مگر یہہ دونو سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوگئے اور بہنگام تحقیقات روبروے کورٹ مارشل
کے اون پر جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹ جون وقت صبح یہہ دونو توپ سے اوڑا دیے گئے یہان ہم یہہ بہی بیان کرتے ہین
کہ اس رجمنٹ کے ہتہیار بعد ازین بمقام پہلور لے لیے گئے تہے اور اوسکو مقام مذکور مین چہوڑ کر باقی فوج بجانب شہر
دہلی روانہ ہوئی تہی بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور یہہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر پیل صاحب کے باڑی کے بہی ہتہیار
بمقام میان میر چہین لیے جاوین بتاریخ ۳۰ ماہ آیندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے ایکایک بلوہ کیا یہہ خبر
سنکر اونکا کماندنگ افسر میجر سپنسر صاحب اونکی لین مین گئے تاکہ اونکو فہمایش کرین مگر بہنگام فہمایش اونکو اور

کوارٹر ماسٹر سرجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور پی حوالدار کو بھی ہلاک کیا اونکی تدبیر سزادہی مین کچھہ درنگ
ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ طلب رہا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہوگئی تاہم فوج سکھہ نے تیس سپاہ سے
زیادہ قتل کیے اور سوار درپے اونکے گئے اور اونکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتھیار مثل تلوار اور بندوق وغیرہ دیوارہاے
مین سے جو لین کی نہین برآمد ہوئے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کے لین بھی کندہ کی گئین اور اونھین سے بھی اسلحہ برآمد ہوے
اور گو درنگ بیچ سزادہی مفسدین مفرورین کے بروے کار آئی تھی تاہم اونکے قلع اور قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول یہہ
خیال مین آیا تھا کہ یہہ مفسد قلعہ گوبندگڈہ مین جو امرتسر مین واقع ہے فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریدرک کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر
امرتسر نے جو بہت لایق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لاے جنسے وہ قلعہ مذکور مین جمع نہو سکین بعد ازین ایک خبر
اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین چالیس میل جاکر برآب دریاے راوی متصل اجنالہ ارادہ عبور دریا مذکور کا کرتے ہین یہہ خبر
دیوان پران ناتہ برادرزادہ راجہ دینانانتہ بہادر نے جو تحصیلدار اجنالہ تھے کوپر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری
صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر اون پر حملہ آور ہوے کوپر صاحب بھی یہہ خبر سنتے ہی فوراً روانہ اجنالہ
ہوے اور بوقت نواخت چار گہنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوے وہان پہونچکر دیکہا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس
کی مدد سے ۱۵۰ مفسدین کو تو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۳۵ اونمین سے ہنگام عبور دریا غرق ہوگئے تھے
اور تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پہرتے رہے اور صبح کو
۲۳۷ مفسدین کو گرفتار کرکے لائے جو مفسد گرفتار ہوے تھے اونمین سے چند مفسد تو روانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہان
سزاے اعمال کو پہونچین اور باقیماندہ کو کوپر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون سے مارے گئے اور اونکی لاشین
ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتل گاہ کے تہا بہردی گئین کوپر صاحب کے ساتہ سواران صاحب خان ٹوانہ اور سردار برتاب سنگہ
سندہانوالیہ اور سردار گلاب سنگہ اور جرنیل ہرسکہہ راے اور سردار جودہ سنگہ اکسترا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر اور دیوان پران ناتہ
تحصیلدار جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصراً اوپر ہوچکا ہے تھے اور ان سب صاحبون نے صاحب موصوف کے ساتہ خوب
کارہاے نمایان کیے جب ہم یہہ خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین اسطرح پر اپنے اعمال نکوہیدہ کی سزا نپاتے
اور کوہستان کو جاکر کانگڑہ اور کولو وغیرہ اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور چالاکی جو کوپر صاحب سے
اس موقع پر ظاہر ہوئی ہی اوسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اوسقدر نہین ہوسکتی تفصیل اسکی یہہ کہ اگر مفسد کوہستان
مین بھی جاکر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہاے کوہی مثل کانگڑہ اور نورپور اور کولو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے
اور ان قلعجات کی استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح راے ہر ایک شائق تاریخ کی ہے کہ
کتنے روز قلعہ کانگڑا شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہے اور کولو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کوپر صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے
اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچھہ تعریف نہین ہوسکتی بلکہ یہہ بھی اگر یہان بیان کیا جاوے تو بیجا اور درست ہے کہ صاحب
موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے محفوظ رہا اب یہہ تھوڑا سا حال اور یہان درج
کرنا ضرور ہے کہ جو مفسد کوپر صاحب نے علیحدہ کرکے روانہ لاہور کیے تھے اونمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تھا

اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہہ لاہور مین پونہچا تو اونکو حکم جانی چہاونی میان میر کا ہوا اور وہان
دو ہوا اور سپاہ کے جنکے ہتھیار چھن گیے تھے اونکو توپ سے باندہ کر اوڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ باقیماندہ کے دل مین
یہہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی اونمین سے مرتکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہو

## سہارنپور

بتاریخ ٢٠ ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوٹ صاحب نے گارد جیلخانہ کے بغیر ہنگامہ وفساد کے ہتھیار چھین لیے
ہرچند اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہہ امر وقوع مین آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تھی کہ چند گارد والے سپاہی گوجران قرب
وجوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچھہ سازش کیا کرتے ہین اور یہہ خبر بپایۂ صداقت کو پہونچ چکی تھی کہ گوجر بمقام بامراو چند میل
کے فاصلے پر سہارنپور سے واقع ہے جمع ہوتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ جب رانگھڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرکش اونکے
ساتہہ متفق ہوجاوینگے تو وہ مقام سہارنپور پر حملہ آور ہونگے اس خبر کو تصدیق سمجھکر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام
کرنیل ہیوٹ ... صاحب بمقام لنڈہور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھہ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین
کرنیل صاحب نے فوراً کچھہ سپاہ سواری یابو وغیرہ زیر حکم کپتان سیند صاحب اور لفٹنٹ برنگ صاحب بجانب سہارنپور
روانہ کیے اور حکام مقام ہذا نے بگہیان اور گاڑیان اور ہاتھی وغیرہ یہان سے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور ملے وہان سے
یہہ سواریان اونکو بزودی یہان لے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نوبجے نو گھنٹہ شب وار د اس جگہہ کے ہوئے اور
یکشنبہ کو بوقت نو ... تین گھنٹہ صبح وہ لوگ مقام لنڈہور سے روانہ ہوے تھے
بروز مقررہ سہ شنبہ تہا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنیکے تجویز کیا تہا مگر باعث آجانے اس فوج کے اور واپس آجانے
ایک دستہ فوج گورکہہ زیر حکم لفٹنٹ بوئس رنگین اور رد برٹسن صاحب جنٹ مجسٹریٹ اور سبب موجود ہونے کچھہ سپاہ رودکی
کے معہ ایک ضرب توپ توپخانہ زیر کمان کپتان درمنڈ صاحب بالفعل تمام ارادہ اونکی سرکشی کا فسخ ہوگیا

## دیوگڈہ

شروع ماہ اکتوبر مین ٣٢ رجمنٹ ہندوستانی نے اس مقام مین مفسدہ پردازی کرکے اپنے افسر و نمین سے ... گیشم
صاحب کو قتل کیا اور رونلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بھی مار ڈالا مگر فلور بڈ صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچا کر بہاگ گیے
صوبہ دار چہارم کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بہاگنے نہ دیا اور باقیماندہ سپاہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین
کرینگے اور اسی عرصے مین اون پر بارش گولیونکی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ ... صاحب اور رونلڈ صاحب بنگلے
مین بہاگ گیے مگر دشمنون نے بنگلہ گہیر لیا اور اوسکو آگ لگادی گرانٹ صاحب جو یہان رہتے تھے وہ اول ہی آواز بندوق کی سنکر
مکان چھوڑکر ... ہوگئے تھے اس عرصے مین جب بیاعث بنگلہ مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ ... صاحب سے کہا کہ تم
باہر آجاؤ ہم تمکو نہین مارینگے کہ تم بہاگ جاؤ ... صاحب نے اونسے عہد لیا اونہون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت
... جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اونکو قتل نکیا اور بسلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بہاگلپور مین موجود ہین
جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب معہ ایک حوالدار اور ایک سپاہی کے جو دونو ہندوستانی خیرخواہ سرکار تھے اور صاحبان ... 

ساتھ بنگلے مین پناہ گیر ہوئے تھے دیکھا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور اوسمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چارون بنگلے چھوڑ کر بارادہ فرار
باہر آئے مگر اونکے آتے ہی گولیان اون پر برسنی شروع ہوئین اور دونو صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر جوالا دار
بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کو ہر صاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوئے اور
قیدیونکو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی اونکے ہاتھ سے نہ بچے اونسے اونھون نے سوا
اور اشیاے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہہ سب لیکر بجانب مقام روہنی روانہ ہوے اس مقام روہنی کو بھی اونھون نے
تاریخ [illegible] وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہان سے بھی روانہ ہوے خدا کرے کہ اونکو اس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا
جلدی ملے مفسدین نے ہندوستانی ڈاکٹر کو زبردستی اپنے ساتھ لیا اور سب ادویہ ہسپتال بھی ہمراہ لین اب اونکے پاس گیارہ ہاتھی اور
اسباب جنگ بکثرت موجود ہی اور ۲۵۰ بندوقین ہین دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھ بھاگل پور گئے اور ایک ہندوستانی
نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکھا تھا

## فتح گڈہ

تاریخ [illegible] ماہ جون خبرین آئین کہ سپاہ نے بمقام شاہجہان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک دستہ فوج مفسدین اودہ جمیر
ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتحگڈہ کو آتے ہین ان خبرون کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ ارجمنٹ
ہندوستانی مقیم مقام ہذا آمادہ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گیی تھی اونھون نے تین ۳ لاکھ روپیہ خزانہ کا اپنے پاس رکھا تھا اور
جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین پہنچاوین تو اونھون نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ برملا یہہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور
آکر اونسے شامل ہووے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزونکو قتل کرینگے اوسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع
ہوے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخر کار یہہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون کو او بچون کو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور
چونکہ کشتیان موجود تھین تو یہہ امر قرار پایا کہ فوراً اونکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ تاریخ ۴ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب
اونکو بسواری کشتیان روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران ۱۰ رجمنٹ بھی اون کشتیون سے جا ملے کیونکہ رجمنٹ
مذکور نے فساد شروع کردیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنیل سے بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو
افسرون پر گولی بھی چلائی تھی اب یہہ سب متفق ہوکر روانہ ہوے اور جب روبرو موضع جسنا کھورنے کے پونہچے گانون والون
نے اون پر گولیان مارنی شروع کین مگر سواے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسیکو آسیب نہ پونہچا بر وقت دوم
وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ اونکو یہہ خبر ملی کہ مفسدین اودہ ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کرچکے ہین
مگر یہہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلے تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہہ صلاح ٹھہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے
سے چندان اندیشہ نہین کیونکہ یکایک کسیکا خیال جزوی آدمیون پر نہین گذرنے کا اسلیے کرنیل ٹکر صاحب کپتان [illegible] صاحب
کپتان فنش جرالڈ صاحب السائین انکفورڈ صاحب اور انساین برن صاحب اور پروباین صاحب معہ عہدہ داران ملکی قریب
معہ تفرہر دیوبخش زمیندار دہرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوے اور ما بقی غیر متعہد ملازمین سرکار اور پادری صاحب
ساکن امریکا او لفٹنٹ مونگمٹن صاحب بسواری کشتی بجانب کانپور روانہ ہوے کیونکہ اب تک مفسدہ کانپور کی خبر فتحگڈہ مین نہ پہنچی

تمام اس جماعت کو جسمین ۲۲۶ آدمی تھے نانا صاحب نے بقصد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیو بخش کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بآرام و تواضع تمام وہان رہی لیکن جب بدمعاشان اودہ نے ہردیو بخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکھوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمہارے عیال و اطفال و اسباب کو تباہ و برباد کردینگے اس پیغام سے اوسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اوسنے سب صاحبونکو چہاونی یعنی کانپور کو بجراست روانہ کیا مگر پروبائن صاحب معہ عیال و اطفال اور ایڈورڈ صاحب جو بداؤن سے آئے تھے وہ ہردیو بخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل سمتیہ صاحب افسر نمبر کار ۱۰ رجمنٹ کو ترغیب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸ جون کو پھر سب سپاہی برملا آمادہ مفسدہ پردازی ہوے

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ سویٹہم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ رجمنٹ نے برملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑکر سب قیدیونکو رہا کیا اس خبر سے ہم سب کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے ۱۰ رجمنٹ نے ایک چٹھی جو صوبہ دار ۴۱ رجمنٹ نے اونکو لکھی تھی اور یہہ ۴۱ رجمنٹ وہ تھی جسنے سیتاپور مین فساد کیا تھا اور وہانسے روانہ ہوکر براہ شاہجہان پور چند میل کے فاصلے پر پار دریاے گنگ کے آکر فروکش ہوئی تھی اپنے افسر کمانڈنگ کرنیل سمتیہ صاحب کو دی تھی مضمون اوسکا یہہ تھا کہ تم اپنے افسرون اور انگریزونکو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھ آ شامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمنے اونکو جواب لکھہ بھیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت نمک کمپنی بہادر کا کھایا ہے اور ہم فساد نکرینگے اور ہم سب سپاہیونکا عزم بالجزم ہے کہ ہم خصوص نمک کا پاس کرینگے اور تمکو چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤگے تو ہم سرکار کیطرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سواے اسکے سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈوبا دینے کشتیونکے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفسد اس پار دریاے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہہ امر اونہون نے اپنا اعتبار بڑہانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنیکے واسطے کیا تھا کیونکہ جسوقت ۴۱ رجمنٹ نے عبور دریا کرکے شہر مین قدم رکھا اوسی وقت ایک کمپنی ۱۰ رجمنٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعینات تھے دو توپین جو وہان ٹریٹ پر موجود تھین لیجاکر نواب فتح گڈہ کو گدی پر بٹھایا اور سلامی ۱۲ ضرب توپ کی سرکی خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اونکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نکیا اور کہا کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہی تو خزانہ مجھے لادو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیونکو یہہ منظور نہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پھر اپنی پریٹ پر واپس آگئے اور جھنڈونکی سلامی اوتاری اور روپیہ آپسمین تقسیم کرلیا اوسوقت ہمارے پاس کچہہ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تھے اور وہ بھی راستہ پکڑتے جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ابھی آگئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعے مین رہ گیے تھے لیکر پھر چلے گئے بعد ازین یہہ رجمنٹ دو دستہ مین تقسیم ہوگئی ایک مین تو سب پوربیے جمع ہوئے اور وہ دریا پار ہوکر بجانب اودہ جہان اونکے مکان تھے روانہ ہوئے اور کپتان انگلنس صاحب کو اپنے ساتھ لیگیے اس دستے کی خبر ہمکو یہہ آئی کہ راستے مین اونکو گانون والون نے لوٹ لیا اور کپتان انگلنس صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے اور کچہہ قلیل جو یہان رہگئے تھے اونکو سپاہیان ۴۱ رجمنٹ نے اس سبب سے قتل کیا کہ اونہون نے روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تھا اور اونکو نہ دیا تھا

اسی عرصے مین کہ باقیماندہ سپاہیان ۱۰ رجمنٹ اور سپاہیان ۱۴ رجمنٹ مین جنگ بابت روپیہ کے ہو رہی تھی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری کو آگ لگادی اور نواب فتحگڈھ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اوسنے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات متعلقہ تار برقی کے اور شکست کرنے تار مذکور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ و پارچہ وغیرہ پر پہرے قائم کر دیے تھے

ہم لوگونکی قلعے مین اول یہہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہو کر بھاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم تھا اسواسطے آخر کار یہہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب معہ زن و بچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور انمین سے ۳۳ آدمی لائق کارزار تھے اور یہہ ہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہمنے طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چھ پنی مین گراب بھر کے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب تین سو بندوق جو قلعے مین موجود تھی اونکو بھر کر طیار رکھا کہ بوقت ہرج نہو اور تھورن ہل صاحب بندوق بھرتے تھے کہ وہ [illegible] ہوگئی اور اونکے ہاتھ اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نہ رہے یہہ سامان کر کے ہم آپ گودام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تھا تھوڑے گولے اور سیل کے گولے ملے اور چھ بکس کارتوس گولیدار کے اور اوسیقدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوے ہمنے سادہ کارتوسونکو توڑ کر بارود واسطے توپون کے نکالے اور جو کچھ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اونکو جمع کر کے رکھا کہ بجاے گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین

اب ہماری سبکی گنتی ہو کر تین جماعت مین ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ ۱۰ رجمنٹ کا قرار پایا

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا مگر ہمنے یہہ سنا کہ ۱۴ رجمنٹ آکر لکھہ پڑا مین جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہی اور طیاری کرنے کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تعینات ہوئے مگر رات بہی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہمنے ایک اور توپ مین بتی چڑھائی اور شام کو ایک اور نو پنی لفٹنٹ کی رسد وغیرہ بہی ہمنے اس روز جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۱۴ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اوسوقت ہمارے ساتھ توپین حسب تفصیل ذیل قلعے پر طیار تھین یعنی ایک تین پنی اور ایک چھ پنی اور ایک نو پنی اور تین غبارے ایک ۲ اینچ دوسرا ۸ اینچ اور تیسرا ۱۲۲ اینچ اور ایک برنجی گردہ

تباریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندوقین چلائین اونکی آواز سنتی ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جا کر حاضر ہوا بعد ازین دو چار گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لاکر ہم پر گولہ رانی شروع کی مگر بباعث تاریکی کے کوئی نشان اوسے نہ بندہ سکا غرض کہ پھر اونہون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پھر گولہ رانی شروع کی سپاہیان مفسد نے پناہ درختونکی اور جھاڑونکی اور اور چیزین کی آڑ لیکے ہم پر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی قابو اون پر گولی مارنے کا نہ ملا اونکی گولیان ہر چند بکثرت آتی تھین مگر ہمارا کچھ نقصان اوسے نہوا مفسدین اسیطرح گولہ باری

تا بہ دوپہر کرتے رہے بعد از دوپہر کے کچھہ سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک لڑتے ہوتے رہے یہہ نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدھ گولی اونکی چلتی تہی بوقت شب ہمنے دمدمہ لکڑیونکا بنایا اور اونمین صرف بندوقون کے مہرے کے برابر سوراخ رکہے یہ روز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بہی ہمارا نقصان کچھہ نہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تہا اور کوئی برج مین لگتا تہا یہہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینے بہی وہ لائے تہے مگر جو سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تہا جسوقت وہ گڑھے کی مار پر پہونچتا تہا اوسیوقت گولی اوسکے پاس پہونچتی تہی اور وہ وہین رہ جاتا تہا

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسیطرح چلتی رہی اور کیی بار اونہون نے ارادہ زینہ لگانیکا کیا مگر کچھہ سودمند نہوا

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رائفل والون نے موضع حسین پور کے مکانونکے اوپر چڑہکر گولیان مارنی شروع کین اور از حد آتش باری کی اوسمین کپتان فلیمو صاحب اور سدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوئے چند رائفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تہا اور ستر یا اسی گز کے فاصلے پر واقع تہا چڑہ گئے اور وہانسے دیوارونمین چہید کرکے نالین بندوقونکی اوسکی باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپین بیکار ہوگئین کیونکہ ہم بخوف گولی سر بہی اوٹہا نہین سکتے تہے اسی روز میرا بہائی کنڈکٹر اہرن کو بچاتی ہوے مارا گیا اور اوسی جگہہ دو چار گہنٹے کے بعد کرنیل ٹکر صاحب بہی گولی سے مر گئے اور یہہ دونو ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح اہرن صاحب مذکور نے ایک گراپ ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین کے جو ایک دمدمہ تہا اور ریت کی ٹہیلونسے واسطے رائفل والونکے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رائفل والہا بنا رہے تہے اوڑ گئے

مفسدین نے اب یہہ ترکیب سوچی کی کہ پلٹن سفرمینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکہی تہین وہان پر نقب لگا دین اور سفرمینا کمتدین سرنگ مین مشغول ہوئی یعنی اونکو اس امر سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیونکے اور گہاس کے پڑے تہے اور وہانسے ہمکو کچھہ آسیب نہین پہونچتا تہا اسیطرح دو روز تک سفرمینا نے کہودا اور جب مفسدین اوس راہ سے مقام مذکور مین آئے ہمنے گہاس وغیرہ مین آگ لگا دی اس سبب سے مفسدین بنقصان جان کثیر وہانسے فراری ہوئے اب اونہون نے ایک اور سرنگ لگانی شروع کی اور دو روز تک اوسکو بہی درست کیا اور تیسرے روز وقت صبح اوسکو آگ دی زمین بہت اوڑی اور اوس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے مین آگیا اور ہمنے یہہ سمجہا اب ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چہہ گز مٹی دیوار کی اوڑ گئی تہی اور جس برج پر مین تعینات تہا وہ قریب اوس دیوار کے تہا جسمین سے مٹی اوڑی تہی مین دوڑا برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر دیکہا کہ چند ہمارے رفیق ایک توپ کو اوس مقام لیے جاتے ہین جہان بباعث سرنگ کے شق پڑ گیی تہی یہہ دیکہکر مین واپس اپنے مقام پر آیا اور دیکہا تا کہ قریبا سو یا ڈیڑہ سو پٹہان اور سپاہی مفسدین کے آپس مین مبارکباد دے رہے ہین کہ اب دیوار کم ہو تو زینہ لگا کر

اسی شخص کی بابت وہ سیدھے قلعہ پر چڑھ بیٹھے ہین مین نے فوراً اس امر کی اطلاع اپنے رفیقونکو بھیجی اور اونسے درخواست مدد کی اور دہرا سیتی وقتالی اور آئندہ سب وقتین اور جو میرے پاس طیار بہری ہوئی تہین اونسے اون پٹھان وغیرہ پر وار کیئے اس اثنا مین ایک بندوق تھی میرے پاس جو بندوق خالی ہوئی تہی اوسے بہرتا تہا اور مین اوس سے لیکر سر کرتا تہا غرض کہ دوبارہ جو اون بندوقون کا وار مین نے اون پر کیا تو وہ بہاگ نکلے اور ہنوز مدد میرے پاس نہین پونہچی تہی کہ وہان مطلع صاف ہو گیا تہا اوسی روز بعد ایک عرصے کے مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر فنر صاحب نے اونکو شکست دی اور اونکے سرغنہ کو گولی سے مارا اوسکے مرتے ہی جتنے اوسکے رفیق ساتھ تہے سب پسپا ہوئے اس روز ہمارا ایک نہایت اچھا گولنداز بہرن صاحب نامے مارا گیا اوسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا تہا اور وہ اس صدمے مین جان بحق ہوا

دشمنون نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لاکر لگائی کہ اوسکی زد اوس بنگلے پر تہی جسمین میم صاحبان اور بچے تہے چنانچہ کئی گولے اونکے بالا بالا گئے مگر دو ایک مکان مذکور پر آ لگے ایک اور توپ اونہون نے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تہا اور ایک دروازے کی چول بہی توڑ ڈالی اور کئی سوراخ دروازے مین کر دیئے مگر ہمکو نقصان کم پونہچا کیونکہ ہمنے دروازے مین لکڑیان انبار کر کے لگا دی تہین اور گولہ لکڑیون ہی مین رہ جاتا تہا عرصہ قلیل کے بعد دو توپین ہماری اونہون نے بیکار کر دین بعد ازین دشمنون نے ایک اور سرنگ کی طیاری کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان تین آدمیون قتیل اور کار گزار کے سے دل تمام قلعگیونکا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آ گئے تہے ٹوٹ گیا اور یہہ بہی امر تحقیق تہا کہ اگر دوسری سرنگ اڑ گئی اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہو جاوے تو دور استے کو روکنا بہت مشکل پڑیگا اور مفسدین اندر قلعہ کے آ جاوینگے اب صورت یاس نظر آئی اور سوائے کشتیونکے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور اب دریا بہی بباعث بارش کے طغیانی پر تہا بعد از مشورۂ کامل کے یہہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا ہم لوگ اور بچے تین گروہ مین منقسم ہوئے اور تینون گروہ علحدہ علحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کر دیئے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک پہرے پر گیا اور پہرے والونکو بہی ساتھ لے آیا قریب دو بجے صبح کے تاریخ ۴ جون ہم سب کشتیون پر سوار ہو گئے توپین جو قلعے مین تہین اونمین میخ مار دی اور اونکو اسطرح بیکار کر کے چہوڑ دیا اور جو کچھ سامان جنگ قدرے باقی بچا تہا اوسکو ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب بہ بندوبست تمام روانہ ہوئے جسوقت ہم قلعے کی دیوار سے آگے بڑھے فوراً گولیان ہم پر برسنی شروع ہوئین اور سپاہیون نے غل مچایا کہ فرنگی بہاگے جاتے ہین مفسدین نے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہم پر گولیان مارین مگر ہم دور تہے اور ہمارا کچھ نقصان اونسے نہوا

ہم بہت دور نکل گئے تہے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنیل گولڈی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بہاری تہی اور اوسکا بہانا بہت مشکل تہا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو خالی کر کے چہوڑ دین اسواسطے سب سوار [illegible] کے کرنیل سمتہ صاحب کے کشتی مین آ گئے اس تبدیلی کشتی مین کچھ عرصہ گذرا اور اس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی اونہون نے اس عرصے مین ایک توپ لاکر ہمپر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تہین

اسواسطے ہمکو کچھہ ضرر اونسے نہ پونہچا جو گولہ آتا تہا وہ راستے مین گرجاتا تہا اسیطرح ہم موضع سنگہی رام پور تک پہونچے
اور راستے مین ہرچند گانونوالے اور سپاہ گولہ رانی کرتی تہی مگر ہمکو کچھہ آسیب نہ پہونچتا تہا مگر کچھہ نقصان کرنیل سمیتہ صاحب
کی کشتی مین عائد ہوا اور اوسکے مرمت کو ہم چند لحظہ ٹھہرے کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مرگیا ہمارے ساتھہ
دو ملاح تھے سو ایک اونمین سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابہی تک ساتہ تہا مرمت کشتی کرکے ہم آگے کو روانہ ہوے
کرنیل سمیتہ صاحب کی کشتی آگے تہی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانونسے گئے تھے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت
تہی رک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی مین اوترے اور سب نے زور کیا کہ اوسکو جنبش دین مگر اوسنے اوس
جگہہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گھنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تھے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین
جب وہ قریب بیس گز کے فاصلے پر پونہچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ اونمین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اونہون نے گولیان
مارنی شروع کین اور کئی صاحبونکو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے مین جرچ صاحب کی گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو میرے
پیچھے کہڑے تھے اونکے زانو مین ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجھے آواز دی اور مین نے ذرا ایک اپنا سر ہی
اونکی طرف پہیرا تہا کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانہ راست پر معلوم ہوا جب مین نے شانے کو دیکھا تو ایک گولی لگی تہی
اور پوست اور کچھہ گوشت بہی شانے کا اوڑ گیا تہا اور میجر روبرٹسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تہا اس عرصے مین وہ
دونو کشتیان بہت نزدیک آگئین تہین بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگئے تھے یہہ حال دیکھکر میجر روبرٹسن صاحب نے
میم لوگون سے کہا کہ زندہ ان سپاہیونکے ہاتہ مین آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہہ سنکر سب نے دریا مین
کودنا شروع کیا مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہانسے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق
بہری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بہی بہت جمع ہوگئے ناچار بندوق لیکر مین بہی وہانسے بہاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹنٹ
فٹس جرلد صاحب معہ میم صاحبہ کے ایک گوشہ کشتی مین بیٹھے تھے اور اونکا لڑکا بہی اونکے پاس تہا اور صاحب موصوف
کے ہاتہ مین ایک بندوق معہ سنگین کے موجود تہی اسوقت تک جرچ صاحب خون مین لوٹ رہے تھے اور باقی سب
صاحب دریا مین کود پڑے تھے میجر روبرٹسن صاحب معہ میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یکجا نزدیک
کشتی کے کہڑے تھے اور اونکے پاس لفٹنٹ سمن صاحب اور جرچ صاحب خورد بہی کہڑے تھے اب میرے تین سحبہ
فلوٹ صاحب اور انسائن ایکفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہے کہ وہ مارے گئے ہونگے فشر صاحب بہت
معہ میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتہ مین اونکا لڑکا تہا اور ایسا معلوم ہوتا
کہ شاید مردہ ہے اور میم صاحبہ کا حال یہہ تہا کہ پانی کے زور سے وہ ٹھہر نہین سکتی تہین اور اونکے کپڑے بجاے بادبان
کے ہوگئے تھے اور اونکو کہینچے کہینچے پہرتے تھے مگر صاحب موصوف اونکو پکڑے تھے اور بہنے نہ دیتے تھے اب مین
نے یہہ تجویز کی کہ یہانسے بہاگکر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تہی اس ارادے
سے مین دہارے پر پڑ لیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اونکی میم کے گذرا تو دیکھا کہ وہ برے وقت اور تکلیف مین تھے مگر
مجہسے اوسوقت اونکی کچھہ اعانت نہو سکتی تہی اسواسطے مین آگے کو روانہ ہوا اور تہوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بہی

شناوری کرتے ہوے چلے آتے ہین مگر تاریکی شب نے اب ساحت دریا کو گھیر لیا تھا اسواسطے پھر اوسکا حال کچھ مجھے معلوم نہوا ایک گھنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا کرتا آخرکار نزدیک کشتی اونکے پونہچا یہان بھی دیکھا کہ عجب تباہ حال کشتی نشینونکا تھا روئین صاحب اور چھوٹی بیٹی یعنی مس گولڈی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تھے باقیماندہ سب قتل ہوے اور لفٹننٹ سومین سمپ صاحب اور ڈاکٹر بالمی صاحب اور ایک یا دو اور صاحب زخمی پڑے ہین انکو یہہ واردات روبرو سنگھی رامپور کے گذری تھی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آئے تھے دو توپین لگا رکھی تھین اور اونمین گراپ بھر کر ماری تھی جنسے یہہ سب حادثہ واقع ہوا

ہمنے اب اس کشتی کی مرمت کی اور یہانسے روانہ ہوے مگر شب بھر دل مین ہراس کامل تھا صبح بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہماری گوش زد ہوئی اور مین نے سمجھا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم اونکو بھی کشتی پر لائے اور اونہون نے آکر بیان کیا کہ اونکی میم صاحبہ اور بچے دونو اونکے ہاتھون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تھا کیونکہ گولی پار زانو سے چپ کے ہوگئی تھی تمام روز ہم کشتی پر روان رہے اور آخرکار ایک گانومین کو پہنچے جو روبرو دسے قسم پور واقعہ ملک اودہ کے آباد تھا یہان گانو والے حاضر ہوئے اور ہمنے اول یہہ بھی اونکا فریب تصور کیا مگر آخرکار ثابت ہوا کہ وہ خیرخواہ ہین پس ہم نے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانومین گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی ہمنے اونسے کچھہ کھانے کو مانگا اور اونہون نے چپاتیان اور دودھ ہمکو لادیا اوسکے کھانے سے ہمکو نہایت تسکین اور تقویت ہوئی

میرا زخم بھی اب بہت تکلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تھا وہ بھی جلاتا تھا اب مین یہہ سمجھا تھا کہ کشتی شب بھر یہان رہیگی اور چونکہ مین دو روز سے سویا بھی نہ تھا مین نے ایک ٹھاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو تو مین تمہارے گانومین رات کو سو رہون ٹھاکر مذکور مجھے اپنے ساتھ لیگیا اور وہان بہت سا کھانا کھلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو کرنیل سمیتھ صاحب نے کہلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر مین بہت ماندہ ہوگیا تھا اور مین نہ گیا صاحب موصوف نے مکرر اور سہ کرر پیغام بھیجا مگر مین نے نہ سنا اور یہہ ارادہ کیا کہ جو کچھہ ہوگا یہان ہی سمجھہ لینگے آخرکار کشتی روانہ ہوگئی اور چند روز تک کچھہ خبر اوسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تھا واپس آیا اور اوسنے آکر خبر دی کہ نانا صاحب نے مقام بٹھور سے اون پر گولیان مارین اور وہ سب مرگئے مین قریباً ایک مہینے کے اس گانومین رہا بعدازان دیبا صاحب سے جا ملا اور اونکے ساتھ کانپور آیا سنا ہے کہ میجر رڈبرسن صاحب اور جج صاحب غور دونو کسی گانو علاقہ اودہ مین جو متصل فتحگڈہ کے واقع ہے مخفی ہین

تھورنہل صاحب کے خدمتگار نے اور جیمیس صاحب کے سائیس نے کچھہ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

باعث ایسی جلدی خالی کر دینے قلعہ کا معلوم نہین مگر ۱۲ ماہ جولائی کو سب صاحب لوگ معہ میم صاحبان وغیرہ

قریب نواحت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعہ مین تہین سوار ہوئے تھے ایک کشتی مین کرنیل گولدی صاحب کا اسباب بہر گیا تہا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب اور میم صاحبان و بچہ وغیرہ سوار ہوئے تھے کشتی اولین کو قبل از صبح چھوڑ دیا تہا کیونکہ صرف ایک ملاح ساتھ تہا یہہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لیے گئے کیونکہ یہہ طغیانی اول تہی اور کچہہ دریا کا حال معلوم نہوتا تہا بوقت صبح ایک گانو مین پہونچے جو قریب بادو کوس کے مقام فتحگڈہ سے واقع تہا اور یہان کچہہ روپیہ ملاحونکو دیا کہ وہ گانو مین جاکر کچہہ اور ملاح نوکر رکہکر لاوین مگر سب ملاحان بہاگ گئے جب یہہ خبر ملازمین نواب کو پہونچی تو ایک گروہ رعایائے مسلح کا آیا کہ کشتیونکو معہ سوار گرفتار کرین میان خوب جنگ وقوع مین آئی اور جب تک کہ سب صاحب لوگ وغیرہ یکجا کشتی پر جمع ہون لفٹنٹ ممسن صاحب کی گولی لگی اور وہ رہگرائے ملک بقا ہوئے اور چونکہ بہتیرے صاحب تدبیر سواران کشتی کی کر رہے تھے اونکے مرنے سے فتور عظیم واقع ہوا اور اس ہنگامہ مین میم جون صاحب کی ایک دختر گولدی صاحب کی اور ایک کسی اور صاحب کی جسکا نام معلوم نہین ہے اور ایک اور دختر قریب دوازدہ یا چہاردہ سالہ عمر کے مفسدین گرفتار کرکے نواب کے پاس لیگئے ایک سپاہی مسمی رکابیخان جو متعلق رجمنٹ دہم کے تہا اس کشتی مین موجود تہا اس سپاہی نے از حد کوشش واسطے بچانے تمام گروہ کی کی تہی مگر کچہہ اوس سے نہوسکا آخرکار اوسنے جون صاحب کی میم کو مخفی کیا اور اونکے بچے کو اپنی حفاظت مین رکہا غرض کہ گولدی صاحبہ کی دختر کو اور دوسری مس اور تیسری کو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے مفسدین نواب کے پاس لیگئے نواب نے اونکی خورش اور سکونت کے باب مین اول بہت تکرار بیان لائے اونکو ایک مکان مین جو نواب کے باغ مین تعمیر کیا ہوا تہا رکہا اور جون صاحب کی میم کا حال بعد ازین کچہہ معلوم نہوا کرنیل گولدی صاحب کی اسباب کی کشتی تو اول ہی چھوڑ دی گئی تہی اور دوسری کشتی جب پیچھے رہ گئی اور اوسمین لفٹنٹ ممسن صاحب مارے گیے اور جتنے سواران کشتی مذکور گرفتار ہوئے تھے اوسکو بہی چھوڑ کر باقیماندہ صاحب تیسری کشتی مین جو ہلکی تہی اور خوب دوڑتی تہی سوار ہوکر بہاگے اس کشتی مین خوراک اور بندوقین اور سامان جنگ بکثرت موجود تہا اور اس کشتی مین چار سائیس اور دو خدمتگار بہی سوار تھے یہہ سب معہ صاحب لوگونکے جو اوسپر موجود تھے بہدایت ایک ملاح کے جو باقی رہگیا تہا کشتی مذکور کو روان کرتے تھے یہہ ملاح خیرخواہ سرکار تہا اور وطن اوسکا فتحگڈہ تہا ہر چند اس کشتی پر تمام راستہ کنارے پر سے بندوقین چلی تہین مگر مقام ٹہور تک وہ لوگ پہونچ گئے تھے وہان ملاح مذکور کو گولی لگی اور وہ مرگیا اور اوسکے مرنے سے پہر کوئی ایسا موجود نہ رہا جو حال دریا سے واقف ہوتا اسواسطے کشتی تہہ پر لگ گیی سب کشتی نشینون نے اوسکو دہلنے نکالا جب یہہ خبر مفسدین کو پہونچی فوراً اونہون نے آکر کشتی کو گہیر لیا اور سب کشتی نشینون کو مقام کانپور مین لیگیے

صاحبان مفصلۂ ذیل جنکے نام مجہے بتلائے کشتی مذکور مین سوار تھے اور سوائے انکے اور کئی صاحب بہی جنکے نام درج نہین غرض کہ یہہ سب کانپور مین ایک مکان مین جسکو اسیمبلی روم کہتے تھے یکجا رکہے گئے چھوٹے بچونکو تو سواری گاڑی پر لیگیے تھے اور باقی سب پیادہ پا چلتے تھے اور راستے مین سننے او کسے کلمات بے ادبانہ یا گستاخانہ نہین کہے بلکہ یہہ بہی مین نے سنا ہے کہ بعض معزز اشخاص نے اونکی شفاعت بہی کی تہی مگر کچہہ فائدہ مترتب نہوا

نام اون صاحبونکے یہہ ہین کرنیل گولدی صاحب معہ ایک دختر انکی دوسری دختر جو نواب فتحگڈہ کے پاس

پہنچائی گئی تہی کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ ارجمنٹ معہ میم اور دو بچے میجر فلوٹ صاحب اور ایک میجر صاحب معہ میم اور بچہ کرنیل گلد صاحب
کی میم معہ تین بیٹی تہورنہل صاحب معہ میم اور دائی اور آیا اور دو بچے یونس صاحب معہ میم اور دو بچے ایک اون دو بچون مین سے
آیا کے پاس تہا اور آیا نے اوسکو نہ دیا اور خود بہی مکان مذکور مین اوسکے ساتہ گئے اور شاید سب انگریزون کے ساتہ
وہان مارے گئے پادری فشر صاحب معہ بچہ جیمس صاحب آسسٹنٹ محال افیون معہ اونکے برابعنی کہار کے جو ساکن
اوریا تہا اور جسنے اپنے آقا کو تا مرگ نچہوڑا اور اونکے ساتہ خود بہی قتل ہوا جو ان صاحب جنکا ہم نام قلعے مین مارا گیا تہا
ایک ڈاکٹر صاحب معہ میم اور بچہ چندروز جسکو معین نے لیکر ایک تختی مین ڈالکر دریاے گنگ مین بہاتے ہوئے شہور
سے کانپور تک لیگیے تہے اور ایک صاحب معمر معہ دو مسن رسیدہ لڑکیونکے جنمین سے ایک کی نسبت ایک عہدہ دار نفٹنٹ
وائی بارٹ نامے کے ساتہ ہو چکی تہی اور سوا اونکے اور کیی صاحب تہے

مفرورین مقام بداون مین اڈورڈ صاحب کلکٹر تہے اور دو صاحب اور دونلڈ صاحب نامے بہی اور باقی مشہور
ہے کہ آگرے کو چلے گیے تہے

سواے صاحبان مذکورہ بالا کے کیی سارجنٹ اور کرانی اور باجے والونکے لڑکے اور افسران متعلقہ ارجمنٹ
معہ عیال و اطفال کے تہے

یہہ سب صاحب لوگ چار روز مقام کانپور مکان مذکورہ بالا مین رہے اور وہان اور صاحب لوگ بہی جمع ہوتے
گیے انکو سواے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچہہ کہانے پینے کو ملتا تہا ان سب کو یہہ امید تہی کہ ہم رہائی پاوینگے
مگر افسوس کہ سپاہ گورہ جو آتی وہ ایسی دو منزلہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہو گیی تہی کہ وہ آگے نہ بڑہ سکی اور
متصل کانپور کے ایک ستہ کے اونہون نے مقام کیا اگر وہ اوس روز چلے آوین اور مقام نکرین تو سب صاحب لوگ جان
سے بچ جاتے خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج
کے مقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکہا کہ اب کچہہ بن نہ پڑیگا اوسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہین سب کو تہ تیغ
کرو اس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قسائیونکا اندر مکان کے آیا اور آکر سب کو قتل کیا

جو تکلیفات کہ ان صاحبون نے فتحگڈہ سے کانپور آتے تک اوٹہائین تہین نہایت شاق تہین ہاتہ اون صاحبون
کے جو کشتی پر سوار تہے اور کشتی کو کہینچتے تہے آبلہ دار ہوگیے تہے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعے مین کرتے
تہے زیادہ تر ماندے ہو گئے تہے اکثر اونکے ملازم مقام فتحگڈہ ہی سے اونکو چہوڑ کر بہاگ گئے تہے اور میم صاحبان
اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تہے بلکہ یہہ ہی میرے نزدیک باعث قوی دلشکنی محصورین کا تہا
ورنہ اگر وہ چند روز اور بہی قائم رہتے اور قلعہ نچہوڑتے تو سب امر اچہے ہو جاتے کیونکہ مفسدین و سرکشون کے
پاس سامان باقی نرہا تہا اور دریاے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تہا اور ہماری فوج گورہ بہی قریب ملنے
کانپور کے تہی مگر مرضی الہی بغیر ہوئے نہین رہتی

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اوسمین مارے گئے تہے اونکے سر نواب کے پاس

لائے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر مین دکھاؤ اور تین میم صاحبان معہ دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اوتہا نے انواع انواع کی تکالیف اور خواری کے جو بیان سے باہر ہین حسب الحکم نواب توپ سے اوڑائی گئین

ایک شخص لال خان نامے جو باٗیس برس پاس کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ا رجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اون صاحبونکا جو کانپور لیجائے گئے تھے بیان کرتے ہین

کرنیل سمیتھ صاحب متعلقہ ا رجمنٹ معہ میم صاحبہ کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

میجر منرو صاحب کی ایک گولی گردن پر لگی تہی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کہینچ رہے تہے اور وہ وہان ہی مارے گئے

میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگی رام پور مین آیا تہا اور وہ وہان سے دریا مین کود پڑے تہے اور ڈوب گیے اور اونکی میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تہین

کپتان فلیور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتحگڈہ مین آیا تہا مگر وہ ماندہ تہے اور قریب ایک میل کے فاصلے پر بہٹور سے اونکے گولی لگی اور وہ مر گئے

لفٹنٹ فش جرلد صاحب مقام سنگی رام پور سے معہ میم صاحبہ اور بچے کے دریا مین کود پڑے تہے

لفٹنٹ سوئین ہم صاحب بمقام سنگی رام پور مارے گئے اور اونکی میم صاحبہ معہ بچے کے قبل از فساد فتحگڈہ سے کہین چلی گئی تہین

لفٹنٹ ہنڈرسین صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر ہیتھ کوٹ صاحب معہ میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی قتل ہوئے

ڈاکٹر بالعتی صاحب بہی کانپور مین بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتحگڈہ مین مارے گئے تہے مگر اونکی میم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام کانپور بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی رنگرا سے ملک بقا ہوئے

پادری فشر صاحب زخمی ہوئے تہے مگر کانپور پہونچکر بتاریخ مذکور قتل ہوئے

کرنیل گولدی صاحب بہی زخمی تہے مگر زندہ معہ ایک دختر کے بمقام کانپور پہونچے اور ساتھ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی دونوں راہی ملک عدم ہوئے

جون صاحب کے سر مین بمقام قلعہ فتحگڈہ اوسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تہے گولی لگی تہی اور ایک شبانہ روز جانکنی مین تہے بعد از ان مر گئے

ٹیس صاحب کلکٹر بہی زخمی ہوئے تہے مگر معہ میم صاحبہ اور دو بچون کے بمقام کانپور پونہچکر بتاریخ ۱۵ جولائی رہ سپر ملک بقا ہوئے

صاحب سشن جج کو بہی معہ میم صاحبہ اور تین بچون کے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین بہیجکر بتاریخ مذکور قتل کیا
لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب جنکے تعلق مدرسہ تہو نکا تہا معہ چند اور عیسائیون کے کارخانہ منگلین صاحب
مین جو متصل مقام صدی گہاٹ کے واقع ہے معہ منگلین صاحب کے قتل ہوے
مشہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک میم صاحبہ اور تین بچے ساد ہو سنگہ زمیندار کے
پاس جو قریب پانچ کوس فتحگڈہ سے بملک اودہ رہتا ہے جاکر پناہ گیر ہوے تہے اور اوسکی حفاظت مین
زندہ اور موجود تہین

## آگرہ

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو بمقامات میرٹہ اور دہلی وقوع مین آئی تہی یہان پونہچی تو گوون صاحب
لفٹنٹ گورنر بہادر کی سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور اونکو ایسی فہمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکور مرتکب
کسی امر قبیح کی نہونی مگر اسکا اثر چندروزہ تہا کیونکہ آخر مین یہہ سپاہ بہی شامل مفسدین ہو گئی تہی حال اسکا تفصیل ذیل
مین درج ہے

آخر ماہ جون ایک شب کو یہہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بتحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا جسمین وہ خاص گروہ
سپاہ کا ہے جسنے بمقامات نصیرآباد و نیمچ سرکشی کی تہی قریب آگرے کے آگیے ہین بدین خیال طیاری واسطے
اونکے استقبال کے بلکہ نفط اندماغ یہان نہایت موزون ہے عمل مین آئین یہان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر
اپنے اپنے مکانات چہوڑکر قلعی مین چلے جاتے تہے جسکو حکام نے اول ہی صاف کرکے حتی الامکان جہان تک ممکن تہا
قابل بود و باش کے بنا لیا تہا اور سواے اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تہا مضبوط اور محفوظ بہی کر لیا تہا اور توپین اور دیگر
سامان جنگ اوسمین بکثرت جمع کیا تہا مگر اچہے ہوشیار گولنداز کم تہے

بتاریخ ۲ ماہ جولائی فوج کوٹہ کنٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادہ معہ توپخانہ تہے اور اس لحظہ تک سب صاحب اونکو
خیرخواہ جانتے تہے حکم چہاونی مین آنیکا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استغراب اس سے
پیدا ہوا کہ اونکو حکم بدلنے گارد گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تہے دیا گیا اور ایک روز
گارد اونکا کاشانہ گورنری پر تعینات ہوا بتاریخ ۴ ماہ دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آگئے اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جاکر
راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرارداد پر پونہچی تو جیسا لوگونکو یقین تہا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی جسوقت مفسد
نزدیکتر مقام مذکور آگئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام وکمال فوج بغیر استثنا ایک بہی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین ہو گئی
اوسی روز بوقت سہ پہر ایک میم صاحبہ اور بچے جو چہاونی اور سول لین مین تہین اور اب تک قلعی مین نہین گئی تہین قلعی مین
جاکر مقیم ہوئین اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سواے فوج گورہ اور اول دستہ فوج یوریشیا باہر قلعے کے
تہے ورنہ سب اندر مقیم ہو گئے تہے

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرا تہا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادے اور ایکہزار پانچسو سوار

سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان مین جو عقب موقع سیا واقع متصل چہار رقم
میل آگرے سے براہ فتح پور سیکری واقع ہے آکر خیمہ زن ہوے بعد از دوپہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع
مذکور کے پونہچے لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنون کو سواے میدان مین آکر لڑنے کے
اور کوئی صورت باقی نرہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنون کو وقت اور
قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے اونکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے
نکال لیے گیے اس ہنگامے مین ہمارا بہت اتلاف جان ہوا

بیان جنگ ۱۵ جولائی اسطرح پر ہے کہ جو فوج بمقابلہ دشمن تاریخ ۱۵ یہان سے گیے تھے وہ قریب گیارہ
بجے دن کے روانہ ہوے تھے اور بجانب موضع شاہگنج جو قریب چھہ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے
روان ہوے اور اونہون نے اوس میدان پونہچکر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی
اور اوسی ہیئت سے آگے قدم زن ہوے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے
جوق جوق جمع تھے ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری اپنی دونو جانب فوج کے قائم کیے گیے تھے اور
پیادے وسطے مین تھے اور سواران ملیشیا کچہ ایک عقب مین تھے جب قریب چھہ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پونہچی تو
مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور گراپ اور سیل بکثرت آے اودہر سے
بہی گولہ چلنا شروع ہوا اور اس خوبی سے یہانتک گولے کی زد پڑتی تہی کہ دو دو گولے ہماری توپونکی چلے تہے کہ دشمن بہاگ نکلے
یہ حال دیکہکر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آوازہ ہوئی کہ اونکا تعاقب کرو اور اس مین شک نہین
کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان مین نکال دیے جاتی اور اونکی سب توپین
ہماری قبضے مین آتین بلکہ جنگ بہی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بہی اسقدر ہوتا جسقدر بعد ازین وقوع مین آیا ہماری توپون نے
آخرکار جنبش کی اور فوج صف بستہ بیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی اتواپ کے گرد جمع ہوے اور چونکہ ہم سب اونکی زد
کے اندر تھے اونہون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اوس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے اکثر سپاہی اور گہوڑے مجروح
و مقتول ہوے اور ہم آگے بڑہتے جاتی تھے اور گولہ رانی کرتی تہے یہان تک کہ ہم دو سو گز کی فاصلے پر موضع مذکور کے پونہچے وہان سے
ہمنے دیکہا مذکور پر گولی ماری مگر میرے نزدیک چندان نقصان دشمنونکا نہوا ہوگا ناواقف اور ناآزمودہ آنکہ بہی دیکہہ سکتے تھے کہ ہمارے
گولے ایک دیوار بلند پر لگتے تہے جسکو اتواپ قلعہ شکن صرف توڑ سکتی تہین اور اگر ہماری توپ دست راست ایک پچاس گز بہی پیشتر
بڑہ جاتی تو اونکی زد اون اضلاع مفسدین پر پڑتی جسکی گولی اسقدر ہمارا نقصان کر رہی تہی نتیجہ اس بدنظمی کا وہی ہوا جو تصور مین تہا
یعنی دشمنونکو اور دل قوی ہوا اونکے سوار ہماری فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتی تہی اور اونکی پیادے منتشر بقاعدہ شکست
اپنی رائفل سے ہمکو نہایت ضیق مین کرتی تہی اور چونکہ ہماری ساتہ سوار نتہے اسواسطے ہم سے دربارہ اونکے اندفاع کی کچہ کوشش نہو سکی ایک گروہ
اونکے سوارونکا دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کی وسط مین ہو کر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گیے یہ تو سچ
ہے کہ ہماری سواران ملیشیانی اون مفسدین پر حملہ کیا تہا جو ہماری فوج راست پر تاخت لاے تہے اور جب

پانچ اوپر مفسدین کو قتل ہوئے اور کچھ زخمی تو تمام مفسد اوس جانب سے بہاگ کر اپنی باٹری کی پاس جا کر جمع ہوئے انکو اس طرف جانب سے وہ توپ دشمن کی بند ہوگئی جو وہان دانستہ لائی گئی تہی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک سوار جو میدان مین تہا اوسکی ضرب وزد سے اوڑ جاتا

گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے مین مخالفین بہی ہمیر آتشبازی بنادیق دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے تھے دو کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور مین بشجاعت تمام گھس گئے اور دشمنون کو دست بدست مارتے جاتے تھے اور اونکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر بآسانی تمام کرتے جب تک گورہ مذکور موضع مذکور سے باہر آئے باٹری دست چپ نے گولہ رانی موقوف کی تہی مگر باٹری دست راست جواب گولہای دشمن کا ہنوز دیتے جاتے تھے اور تہوڑے عرصے قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اس باٹری نے اتواپ دشمن کو بند کر دیا تہا بوقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری مین گولے کم ہوگئے تھے اسپر بہی کپتان صاحب گو زخمی شدید تہے ایک بیٹی توپ پر بیٹھے رہے اور حکم سر کرنے توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اسی سبب سے اوسوقت تک جاری رہی جب تک کوئی باقی نرہا باعث موجود نہونے سوارون کے ہم دشمنونکا تعاقب نکر سکے گو ہمنے اونکو اسقدر محنت اور مشقت سے شکست دی تہی اور ہمکو اور کوئی امر سوای اسکے باقی نرہا تہا کہ واپس مراجعت کر کے قلعہ مین چلے آوین اور یہ امر ہمنے حتی الامکان بانتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نے یہ دیکہا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب اونہون نے توپین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام راستے مین آگرے تک گولہ رانی اس طور سے جاری رہی کہ اچہا تجربہ بکار جسطرح کرتا ہے اور اونکے سوار جوق جوق ہمارے چپ و راست آکر اسقدر تنگ کرتے تھے کہ ہم سے ایک گولہ بہی بعد ازین سر نہو سکا

آخرکار تمام فوج ساڑھے چہ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے مین پہونچے

جب یہ فوج واپس آتی تہی اونکو ملیشیای پیادہ راستے پر ملے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر اوسکی حفاظت کی اور اوس وقت تک اونکے عقب مین آئے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے مین پہونچ گئی ہر چند یہ تدبیر محافظت کی عمل مین آئی تہی تاہم سواران مفسدین بجانب چہاونی آگرہ روان ہوئے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی اونہون نے چند مکانات کو آگ لگا دی تہی بعد از غروب آفتاب بر جہائے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تھے اور شب دوم بہی یہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چہاونی ایسا نہ تہا جسکو گزند آتش کا نہ پہونچا ہو اور اگر کوئی مکان یا شی آگ سے بچی تہی اوسکو مفسدین نے اور طرح خراب اور برباد کیا تہا دروازہ و دریچہ جو کہاٹ وغیرہ سب نکال کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بہی باقی نرکہا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات مین اور کچہ نظر نہ آتا تہا بروز دوم دشمن ناپدید ہوگئے اور تمام مفسد بجانب بہرت پور روانہ ہوگئے اور یہان انتظام آگرہ بخوبی ہوگیا

## جہیلم

چودہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیے اسلیے مناسب متصور ہوا کہ ۲۴۷ گورہ ۲۴ رجمنٹ شاہی معہ تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسیقدر سواران ملتانی نو ملازم تحت حکم لفٹنٹ لنڈ صاحب کے راول پنڈی سے جاکر سپاہ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چہین لین اور تاریخ ۷ ماہ جولائی قریب نواخت ۴ گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام دینا سے بجانب میدان پریڈ جہان ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہو کر مستعد کہڑے تھے روانہ ہوے اس سب فوج کی افسری پر کرنیل الیس صاحب متعلقہ ۲۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوئے تھے جب سپاہ مفسدین نے اس فوج گورہ کو آتے دیکھا پریڈ سے بہاگے اور اپنے افسرون پر ایک فیر کرکے اپنی لین اور دیگر مقامات بہرہ مین پناہ گیر ہوے اور وہان سے بنادیق سرکرنی شروع کین ۲۴ رجمنٹ شاہی نے توپین لین کی جانب کرکے اونپر حملہ کیا مگر مکانات چہاونی کی پناہ اونکو ایسی اچہی تہی کہ ہمارا نقصان اس حملے مین بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کو زخم کاری لگا اور وہ بعد ازین مرگیے کرنیل الیس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوے اور اور لفٹنٹ کچنڈ صاحب کے زخم سخت پہونچا دو سارجنٹ اور ایک کورپورل اور ۲۱ گورہ قتل اور ۴۳ زخمی ہوے اور مفسدین کے ۱۰۰ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوے اور توپ سے اوڑا دیے گیے اور بعد ازان ہر روز کچہ کچہ سپاہی گرفتار ہو کر اوڑاے جاتے ہین اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد ہوگی ہوگی کچہ سپاہی مفسد بجانب راول پنڈی اور تہوڑی سی بسمت جہنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہو کر اوڑادی گیی دو کمپنیان اس رجمنٹ کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئین تہین اونہون سے بہی کچہ علامات فساد کے ظاہر ہوے اور اسی سبب سے اونکے بہی ہتہیار چہین لیے تہے اسپر بہی وہ جادہ راستی پر نہ آے لہذا انتہونٹن صاحب کمشنر قسمت جہلم نے اونکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جہلخانہ ضلع مین مقید ہوے اور زنجیرین بہت بہاری اونکے ڈالی گیین یہ سپاہی اسقدر مفسد تہے کہ گو گرفتار ہو کر جہلخانے مین مقید ہوے تہے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تہے اور بہت سخت اور درشت کلمات کہتے تہے

## نصیر آباد

تاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۴ گھنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے توپون پر قبضہ کرلیا اور لیکن اونپر پاس رکہنے پر چند سوار رسالہ نے دو تین حملے بہی کیے مگر توپین اونسے نہ لی سکے کپتان سپوتسوڈ صاحب اور کورنٹ نیوبری صاحب قتل ہوے کپتان ہاردی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوے مگر ۳۰ رجمنٹ ۴ بجے سے ۷ بجے تک قائم رہی اور ۷ بجے اونکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ اگر ہم سے مل جاو ورنہ توپ لگاکے تمپر گراپ مارینگے کرنیل کمپل صاحب نے مرتبہ آخر ایکبار پہر سپاہ کو سمجہایا مگر اون سبنے صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نرہو اور کہین اور بہاگ جاو ورنہ ہم مدارا آپکی جان کی نہ کر سکین گے یہ سنکر سب صاحب مقام بیور کو بوقت شب روانہ ہوے اور اونکی روانہ ہوتے ہی سب بنگلو مین آگ لگادی رسالہ بہی معہ افسران پانزدہم رجمنٹ روانہ بیور ہوے اور مقام مذکور مین سب افسرون پر اونکی اپنی سپاہ نے بندوقین سر کین مگر کسیکو زخم بہی نہ پہونچا فنوک صاحب اور بار کورٹ صاحب اور ہیوڈ صاحب اور اندرو صاحب بسلامت مقام اجمیر مین پہونچے کرنیل پنی صاحب کمانیر رسالہ راستے مین بیور آتے ہوے گہوڑے سے گرکر مر گیے

ایک وقایع نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اوسکے بعد فوراً نائرہ ہنگامہ پرداز
اس نواح مین بہی شعلہ ور ہونے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیر آباد مین ہوا تہا اور حسب دستور جیسے جو
امر ہونیوالا ہوتا ہے اوسکی علامات اول سے ہی نمودار ہوتی ہین ویسے ہی اس بلوے کی بہی علامات یعنی ناخوشی اور ناراضمندی
سپاہ کی تمام باشندگان مین مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو جو تجاویز ممکن تہین وہ عمل مین آئین یعنی اول مبئی لانسر کو حکم ہوا
کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچہ اونمین سے چہاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تہین اور اونمین
گراب بہری رہتی تہی اور گولنداز گو ہندوستانی تہے مگر اونکی وفاداری اور نمک حلالی پر اعتماد تہا ۲۵۰ گورہ ۸۳ رجمنٹ شاہی اور
کچہ گولنداز گورے مقام ڈیسا سے جو قریب دو سو میل کے فاصلے پر نصیر آباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوے ان تجاویز
سے گونہ اطمینان باشندگان چہاونی نصیر آباد کا ہوا تہا مگر بتاریخ ۲۸ ماہ مئی بوقت نواخت ۳ گھنٹہ سہ پہر فوج ہندوستانی نے
جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تہی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور بندوقین بہر کر اپنی لین کے آگے کالم
بنا کر کہڑے ہوے اس عرصے مین کچہ سپاہ مفسدان رجمنٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گیے اور وہان گولندازونکو ترغیب
دیکر سب توپین اپنے قبضے مین کر لین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دونو رجمنٹ کے تابعدار اور فرمان بردار معلوم ہوے
اور اونہون نے اپنے افسرون کی تمام احکام کی تعمیل بہی کی مگر جب اونکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنہون نے
قبضہ توپونکا کر لیا تہا فیر کرین اونہون نے اس حکم کی تعمیل نکی کیونکہ اونکا یہ ارادہ تہا کہ آخر کو مفسدین کے شامل ہونگے یہ حال
دیکہکر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سوای واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی نرہا اور جب وہ واپس آے تو سپاہ
نے بہت شور و غل کیا اور کچہ بدزبانی بہی کی اور گولیان بہی اون پر چلائین بعد بلوہ کے چند لمحہ مین تمام اول مبئی لانسر
طیار اور مسلح ہوگیا اور کالم جنگی باندہکر بجانب توپخانہ پاشنہ کوب روانہ ہوکر جب نزدیک پہونچے تو توپخانے سے ایک
ایک فیر اون پر ہوئی ادہر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا تروپ ششم نے بسر کردگی کپتان سپوٹس وڈ صاحب
کے حملہ کیا اور اوسکے بعد اورون نے بہی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی
کہ بہت آدمی اور گہوڑے غرق دریاے فنا ہوتے بلکہ امید فتح کی منقطع ہوگیی تہی اسپر کرنیل پنی صاحب نے حکم
حملے کا تبدیل کر کے حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مفسد
اونکا تعاقب کرتے تو کچہ فائدہ نہ اوٹہاتے اسی ہنگامے مین گورنٹ نیوبری صاحب کئی گولیان کہا کر
جان سے سیر ہوکر زمین پر گرے اور مفسدین نے اونکی لاش کو بضربات شمشیر پارہ پارہ کر ڈالا کپتان سپوٹس
وڈ صاحب بہی عین ہنگامے مین کام آے اور کپتان یوح صاحب اور کپتان ہاردی صاحب دونو زخمی ہوے
بعد ازین مفسدین نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیا اور عرصہ قلیل مین تمام چہاونی نصیر آباد شعلہ ور تہی وہ
صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے تہے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوے اور کشتہاے مزروعہ اور کوہ ہاے
گرد نواح کے راہ سے بسمت مقام بیور راہی ہوے بعد از طے کرنے ۱۰ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۳۰ رجمنٹ
ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چہاونی نصیر آباد سے مفرور ہوے تہے ملاقی ہوئے اور یہان کرنیل پنی صاحب

نے بباعث ہجوم افکار اور گر پڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقیماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکلیف
از طرف خورد و نوش اوٹھاکر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچاکر بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء بوقت نواخت ۱۱ گھنٹہ
روز وارد مقام سیہور ہوئے اور آیندہ تکلیفات سے خیلے محفوظ رہے

## کراچی

اس مقام مین بھی ویسا ہی اندیشہ لوگون کے دل مین غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق
ہو چکا ہے پیدا ہوا تھا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوئے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ
بہت جلدی فرو ہوگئین تھین

بروز یکشنبہ بہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر میک گریگر صاحب کمانیر ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی
کو ایک حوالدار اور دو اور شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل
مین نہ آئین تو اوسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنرل صاحب کو کی اور توپخانہ
اور جسقدر گورے دوم رجمنٹ شاہی کے کہ موجود تھے چشم زدن مین طیار ہوکر میدان مین آگئے خبر اس طیاری
کی ایسی جلدی مشتہر ہوگئی جیسے آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سوائے اسکے اور کوئی
آواز گوش زد نہوتی تھی کہ کہین سے آواز گاڑی کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تھی اور کسیطرف
سے گھوڑون کی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپون کی پہیون کی کان مین آتی تھی افسر لوگ گھوڑونکو [illegible]
ڈالکر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگون کو گمان قبل از اس واردات کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اسی
سبب سے یکایک جو یہ موقع ظاہر ہوا تو اون کے دلون مین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا خیرخواہ لوگون کو فوراً اطلاع
اس سرکشی کی دی گئی مگر اونکو نوبت مکان محفوظ تک جانے کی نہ آئی اسواسطے چند اشخاص کو توپخانے کے کوارٹر گارڈ مین
اور بعضے فیوزلیر کے مکان گارد مین بھاگ کر پوشیدہ ہوئے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈیوڑھی مین جا چھپے اور جو لوگ واقف
اور ہوشیار تھے وہ گودام میگزین مین سوار ہوئے مگر ایک بڑے گروہ جسمین اکثر میم لوگ تھین جاکر مکان مس کوٹ دوم
رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوئے مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کے نہ تھا کیونکہ اوسمین دروازے اور دریچے بکثرت تھے
لیکن خوف اور ہراس مین ہوش لوگون کے بجا نہین رہا کرتے اور اس وقت مس کوٹ مین عجب کیفیت گذرتی ہوگی جب
میم لوگ اپنے مکانون سے گھبراکر بھاگین تھین اونمین سے کسیکے پیر مین تو جوتا بھی تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوئے بھاگے
آتی تھی کوئی کسیطرح اور کوئی کسی ہیئت سے چلی آتی تھی غرضکہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ پاجامہ شب خوابی پہنے ہوئے اور بندوق اور
شمشیر وغیرہ ہاتھون مین لیے ہوئے اسیطرح چلے آتے تھے جیسے ترک دشمنون کی قتل پر آمادہ ہوتے ہین اور بنظر اسکے کہ لوگونپر کچھ ہراس ثابت نہو انگریز جو بیر
پی رہے تھے اور برانڈی اور پانی مخلوط کرکے استعمال مین لاتے تھے اور اوسکے نشہ مین خود تھیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم استعجاب نمودار
ہوتا تھا ایکطرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ہذا کی ۱۴ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے باہر آکر صف آرا ہون اور جب اونکی نام

بعد ازین فوراً روبروی توپخانہ اور بحاضری سپاہ دوم رجمنٹ گورہ سپاہ پوکارے گئے تو کئی سپاہی غیر حاضر تھے اور اونکی اکثر اسلحہ بھی موجود تھے ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہتھیار چھین لیے اس عرصے مین کوئی علامت فساد کی ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی سے ظاہر نہین ہوئی ہر چند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۱۲ رجمنٹ کو حکم لین سے باہر آنیکا ہوا تھا اوسوقت ۱۴ رجمنٹ بھی خود بخود بدین ارادہ طیار ہوئی تھی کہ درصورت ضرورت اور موقع وقت کے وہ بھی شامل رجمنٹ ۱۲ ہو جاوینگے مگر ۱۴ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا کیونکہ اوسمین اکثر سپاہی تو قوم سکھ کی تھے اور باقی پوربیہ اور یہ امر راست اور درست ہے کہ اوسمین بھی دو سو سپاہی پوربیہ تھے مگر یہ دو سو نفر موجودگی باقیماندہ سپاہ رجمنٹ مذکور کے جو اونسے درباب فساد کے کبھی متفق نہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لاتے

کپتان صاحب پولس نے بفور فرار ہونے چند سپاہ ۱۲ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اونکے تعاقب مین روانہ کیا اور روز دوم وہ دس سپاہی گرفتار کرکے لائے اونمین سے سات کو پھانسی ہوئی اور تین توپ سے اوڑا دیے گئے جسوقت ان سپاہیونکے گلے مین پھانسی ڈالی وہ روے اور خواستگار امان جان کے ہوے اور یہ عذر کیا کہ ہمارا کچھ قصور نہین ہے اور ہم بخوف توپ کہ جو ہمارے سامنے نصب کی گئین تھین بھاگ گئے تھے مگر کم بختونکو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح بھاگے تھے اور اونہون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سوا اسکے ایسے سپاہی جو صرف توپ کو دیکھکر بھاگ جاوین اونکا قتل بھی بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اوڑانیکا موقع لائق دیکھنے کے نہین ہوتا جب مجرمونکو توپ سے باندھا تو اونکی زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا اور جسوقت حکم ہوا اوسوقت پارچہ ہاے گوشت اوڑتے ہوے نظر پڑے بعضے اعضا تڑپتے ہوے ۱۴ رجمنٹ کے سامنے گرے جسکے دیکھنے سے اکثر دلونمین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گئے سر اور شانے مجرمونکے توپ سے بندھے رہے اور آنکھین اونکی تہرا کر ایسی ہو گئین تھین جیسے کسی آسیب یا بھوت کی آنکھین ہوتی ہین

## آره

رجمنٹ ۷ و ۸ مقیم مقام دناپور ۲۴ ماہ اگست تک خیرخواہ مشہور تھے مگر اس روز بوقت نواخت ۲ گھنٹہ بعد دوپہر سب سپاہی اپنے اپنے ہتھیار باندھکر روانہ بطرف دریاے سون ہوے اور شباشب وارد بہ کنارہ دریاے مذکور ہوئے بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سڑک آہنی جو برلب دریاے مذکور واقع تھین بشعلہ ور نظر آئین اور ایک چٹھی ویک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دناپور کے باطلاع اس امر کی آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۴ سب سپاہ تینون رجمنٹ کی فساد برپا کریگی سوارون نے اور اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ مفسد دوسرے کنارے پر آ گئی اور غارتگری اور آتش زنی بنگلہ کا کر رہے ہین یہان خوبی قسمت سے پنتالیس سپاہ سکھ اور چار افسر ہندوستانی بمقام آرہ انکے پاس تھے اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیونکو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے کو جاکر مضبوط اور محفوظ کرین اس عرصے مین ڈپیرن صاحب اور ہول صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوے آے اور آکر خبر دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضے مین کر لی ہے اور اوسمین تھوڑے تھوڑے سپاہی سوار ہو کر اس کنارہ دریا کے آتے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین ہزار کے بتلائی چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہو گئے تھے

اونہون نے یہ تجویز کی کہ ویلیٹ صاحب بارک ماسٹر کے بنگلے مین جاکر پناہ گیر ہون کیونکہ بنگلہ مذکور ہر طرح مضبوط اور جنگی بنایا گیا تھا
اور اوسمین ر وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اوسمین حفاظت جان بھی ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ سرکار
آہنی کو خبر اس فساد کی نہین پونہچی تھی اسواسطے کوک صاحب نے خود درخواست دی کہ مین جاکر اونکو لے آتا ہون اور جاکر
ملن صاحب اور ڈاکٹر صاحب اور مین صاحب کو جنکا بنگلہ ساڑہے تین میل کے فاصلے پر مقام آرہ سے تھا اطلاع دی اور
مین صاحب کو مع میم اور بچے کے بسلامت لے آئے مگر جب قریب بنگلے کے پونہچے تو اونہون نے دیکھا کہ دہوان اوس
جانب دریا سے بکثرت اوٹھتا ہے یہ دیکھکر اونہون نے مصلحت اسمین سمجھی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سپاہ کے واقع تھا
جاکر پناہ گزین ہون اور اونکو یہ توقع تھی کہ اونکے ملازم اونکو وہان بچا رکھینگے اور ملازمین نے بھی اونکی توقع کو قوی کیا اور
کہا کہ ہم تمکو بچا دینگے اور موضع مذکور مین کچہ اندیشہ نہین ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بھی بصلاح ملازمین یہ ہی صلاح
مستحسن سمجھی کہ معہ میم صاحبہ اور پانچ بچونکے موضع مذکور مین جاگزین ہون الا ملن صاحب معہ میم صاحبہ اور پانچ بچونکے بجانب
برار گھاٹ جو آٹہ میل آرے سے بر لب دریاے گنگ واقع ہے روان ہوے اور وہانسے بسلامت دینا پور پہونچ گیے
چونکہ اوس روز مفسدین کے آنیکا امکان نہ تھا اسواسطے کوک صاحب پہر موضع عنایت مین گیے اور مین صاحب کو معہ میم صاحبہ
اور بچے کے آرے مین لے آئے صاحب موصوف نے ڈاکٹر صاحب کو بھی بہت فہمایش آرے آنے کی کی تھی
مگر اونہون نے کچہ نہ مانا اور اپنے ملازمین کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو معہ لیسن صاحب
اور اونکی میم کے جو اوسی روز وارد آرہ ہوے تھے روانہ گھاٹ کیا اور وہانسے صاحبان ممدوحین بحفاظت حافظ حقیقی
بسلامت مقام دینا پور مین پہونچ گیے اگرچہ اون پر راستے مین بہت تکلیف اور سختی گذری مگر جان بسلامت رہے

ایک صاحب حال اس مقام کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کہانا کہانے کے بنگلہ بویل صاحب مین ہم سب
بتفصیل ذیل قلعے مین جاکر شب باش ہوے اور ہمنے تمام شب بآرام تمام بسر کی تفصیل یہ ہے یعنی لٹل ڈیل صاحب
دیک صاحب کوم صاحب کولون صاحب بویل صاحب فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب اندرسن صاحب
تیت صاحب ڈی کوسٹا صاحب ڈی سوزا صاحب گوڈ فری صاحب ڈیلیرن صاحب ہویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب
ڈپٹی کلکٹر معہ سپاہ سکہ غرض کہ یہ سب صاحب بآرام تمام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم یعنی بتاریخ ۲۷ وقت صبح جو کہ
مفسدین اب تک نہین آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آئے اور حاطے مین چاے پی رہے تھے کہ خبر اس امر کی
ہمارے پاس آئی کہ گورسنگہ کے آدمیون نے آکر بویل صاحب کے سائیسونکو مارا اور گہوڑے صاحب کے چہین کر لیگیے
یہ خبر سنکر دیک صاحب معہ چند دیگر صاحبونکے اور سکہونکے طیار ہوے کہ جاکر گہوڑے چہین لاوین اس عرصے مین ایک جبر آئی
نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لا بد اب تضیع اوقات مناسب نہ تھی اسواسطے ہم سب قلعہ مین گیے اور دروازہ ہاے
قلعہ کو اندر سے تیغا کر دیا اور چار گہوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت ہمکو
گذری تھی کہ مفسد سر گردگی صوبیدار بہا در احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے ہوے نمودار ہوے اس وقت بجے
کا تھا اور سپاہ نجیب جنمین سے ۵۰ نفری مقام آرے مین موجود تھی استقبال مفسدان کرکے اونکے شریک ہوگیے

اور سرغنہ مفسدین کو اپنے ہتھیار بطور نذر دکھلائے سپاہیان مذکورین نے نشان خزانے کا بھی دیا اور ہمارا مقام بھی بتلا دیا اب بیوگل بجا اور قریب دو ہزار آدمی مفسد ہماری جانب آئے مگر ہم چند آدمیون نے اونکو متعجب اور ناچار کر دیا آخرش سوائے واپس جانیکے اور کچھ اونسے نہو سکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے بنگلے مین جاکر پناہ گیر ہوئے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہم پر گولیان برسانی شروع کین مگر اونسے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دن کے مفسدین نے پھر ہمارے قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہی نتیجہ پھر اوٹھایا یعنی شکست کھاکر بھاگ گئے اب اونہون نے اور تدابیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی بھر کر بانس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھہ تھلی فلفل دراز کی اوسمین رکھکر بجانب شرق قلعے کے بفاصلہ ۳۰ گز ہم لوگونسے انبار کرکے اوسمین آگ لگادی دہوان گھاس وغیرہ کا اور بو فلفل سرخ کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہماری خوش نصیبی سے اوسوقت ہوا شرقی بہ تیزی تمام چلنی شروع ہوئی اور تمام دہوان وغیرہ سب مکان کے اندر کے کمرے مین سے اوڑ گیا ایک حوالدار ۸ رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کے اوٹ مین کھڑا ہوکر سپاہ کو کہہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور ہم لوگون کو بدشنام یاد کر رہا تھا کہ فیلڈ صاحب خطرہ جان کرکے اوپر بنگلے کے گئے اور وہانسے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور مر گیا چند آدمی جو اوسکے پاس کھڑے تھے اونہون نے لاش کو اوٹھاکر آگ مین ڈال دیا اور اسطرح اوس آگ کو اور شعلہ ور اور متعفن کیا اب ایک گھنٹے کی مہلت ہوئی یعنی ادہر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے مین ہم لوگون نے کچھ بسکٹ کھائے اور شراب پی قریب پانچ بجے شام کے مفسدین بمرتبہ سوم حملہ آور اور پس پا ہوئے بعد ازان تمام شب گولہ رانی موقوف رہی ویک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیا اور تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ سب نا امید اور دل شکستہ نہو اس قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ اونکا مغلوب کرنا آسان نہین اور وہ ایسے نہین کہ ہجوم غفیر مفسدین خون تشنہ کے دیکھکر خوف زدہ یا دل باختہ ہون اور دیکھو کتنے کئی مرتبہ دلیری اور مردانگی مفسدین کی آج ہی دیکھ لی ہی غرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوے اور مابقی قدرے آرام لینے لینے قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یا دو چٹائی یعنی بوریہ فرش تھی اسواسطے اکثر ہم لوگون مین سے خالی زمین پر پڑے ہوے اور خشت بجائے بالش کے سر کے نیچے رکھی شب کو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبھی کبھی ایک دو گولیان ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہو جاوین جو حملے مفسدین نے ہم پر کیے تھے اونمین اونکے قریب تیس ۳۰ آدمی مقتول اور مجروح ہوے تھے اور ایک شخص درخت پر چڑہ کر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ اسمین ہماری ایک گولی نے اوسکو درخت سے زمین پر گرادیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مر گیا جب تک وہ زندہ تھا اوسکی طاقت نشست و برخاست کی طاق ہوگئی تھی اکثر دیکھنے مین آیا کہ جانوران گوشت خوار مثل زاغ و زغن اوسکا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست و پا اوٹھکے اونکو ہلاتا بھی تھا مگر چونکہ طاقت کافی اوسکے اندفاع کی نرکھتا تھا اسواسطے اونکو دور نکر سکتا تھا

تاریخ ۲۷ ہوے روز سہ شنبہ — اس روز وقت صبح مفسد ایک برنجی توپ چھہ پنی لائے اور بویل صاحب کی بنگلے پر

لا نصب کی اور ایک اور ضرب لا کر ہماری شرق کی طرف لگائی اور اوسسے گولہ رانی شروع کی مگر اونکا فن گولہ اندازی کا کامل نہ تھا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ بھی جاتے تھے مگر اوس سے چنداں نقصان نہوتا تھا اور اس روز بنادیق کم کام مین آئین صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکہ سپاہی مجروح غلولہ بندوق سے ہوا یہ شخص قریب سوراخ کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکھا تھا کھڑا تھا کہ گولی آکر اوسکے سر مین پیچھے کی طرف گردن سے اوپر لگی مگر ڈاکٹر ہال صاحب نے اس حکمت سے اوسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اپنے رفیقونکے ساتھ کار سرکار مین مصروف اور سرگرم ہے اب دشمنون نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب شرق و جنوب شق کر دین اور بیچ پناہ دیوار کہنہ کے جمع ہو کر اسکی تدبیر مین تھے کہ ہمارے سکہ سپاہیون نے اونپر حملہ کیا اور بندوقین ماری ایک سکہ نے دلیری کر کے جو شق کہ دیوار مین ہوا تھا اوسکو زیادہ کر کے دو عدد سلیچہ اور کلہاڑی وغیرہ جنسے وہ کھودتے تھے اندر کھینچ لی جس سے بعد ازین بہت کام بر آمد ہوا اب پانی ہمارے پاس کم باقی رہا اور کھانا بھی کم وزن ملنے لگا صرف دال اور چاول اور قدری چٹنی کھانیکو ملتی تھی اور نمک نہ رہا تھا ہم تدابیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تھین عمل مین لا کر خراب کرنے اپنے اپنے مقامون پر کیے اور ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جسقدر سکہ سپاہی منظور ہوتے تھے ہمیشہ جگا کرتے تھے اور انکی تبدیلی دو دو گھنٹے بعد ہوا کرتی تھی

تاریخ ۲۸ - روز چارشنبہ — قریب چھ بجے صبح کے بیوگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے بلند آوازہ ہوا اور تینون رجمنٹ آکر پریڈ پر جمع ہوئین اونکی وردی بھی اونکے جسم پر تھی مگر پاجامے وردی کے نہ تھے سوا اسکے سو آدمی اور بھی اور دو ہزار آدمی گور سنگہ کے موجود تھے آٹھ بجے گور سنگہ مذکور ایک تام جام یعنی ہوادار پر سوار آیا اور ملاحظہ اپنی فوج بکمال کا کر کے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو آدمی ہماری حفاظت یا نگہبانی کو وہان رہ گیے جسوقت یہ سب فوج جمع ہوتی تھی اوسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تھا کہ اب ہمارا اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بیشمار مفسدین کا جمع تھا اور ہم یہ سمجھ چکے تھے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اسی اثنا مین فیلڈ صاحب بویل صاحب کوک صاحب کولون صاحب اور والپیرن صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق رانی مین قادر انداز تر تھے اپنے اپنے موقع کی جگہہ پسند کر کے نشانے لگا رکھے تھے اور مفسدین نے بنگلہ بویل صاحب پر جا کر اوسکے گوشہ ہاے جنوب و شرقی و جنوب و غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ برنجی اوسپر قائم کین اور دری میز اور الماری وغیرہ کا انبار کر کے طیار کیے اور ان مورچال سے اب گولہ رانی شروع کی

تاریخ ۲۹ - روز پنجشنبہ — قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوقونکی بفاصلہ قریب ایک کوس کے گوش زد ہوئی اس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آ پہونچی مگر ہمکو ابھی اور سختیان اوٹھانی باقی تھین کیونکہ آواز مذکور شدہ موقوف ہو گیی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستونکو شکست ہوئی ہو گی اس سبب سے کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تھے ایسے وقت مفسدین نے ہم پر بھی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تھے

اور ہم نے ایسی تفنگ زنی کی کہ سواے دو توپونکے اور سب بنادیق وغیرہ اونکی بند کردین مگر توپین مثل روز ہاے گذشتہ
چلتی رہین ہماری پاس چونکہ پانی کم ہوگیا تہا ہم کہودنے ایک نئے چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکہون نے
وس گہنٹے مین اٹھارہ فٹ عمیق کوا کہود کر طیار کردیا اور اس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اسی
عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکہ کو دین کہ ہتہیار رکہدو اور صاحب لوگونکو سپرد کردو مگر اونہون نے
ایک نہ مانی اور اونکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوش دل رہے اور مانند صاحب لوگونکے جنگی رفاقت مین
وہ تہے کسی سے خوف نکرتے تہے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم مین سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن
مین ہم لوگ بویل صاحب کی باغ مین حملہ کرکے گئے اور وہان سے پانچ بہیڑیان لاے اور فوراً تین اون مین سے ذبح
کرکے تقسیم کرلین بوقت صبح ایک سکہ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوے ہماری دیوار کے پاس کسیطرح آگیا اور
آکر خواستگار اندر آنیکا ہوا چونکہ اوسنے بیان کیا کہ مین اوس فوج کی ساتہ تہا جو کمک کو آتی تہی اس لیے ہمنے تیغا کہول کر
اوسکو اندر قلعہ کے بار دیا اوسنے سب حال فوج کمک کی شکست کہانیکا اور اونکی تعداد و نفری اور مقام جنگ کا بیان
کیا یہ سب حال سنکر ہمنے آیندہ جلدی کمک کی آنے کی توقع منقطع کردی اور عزم مصمم لڑکر مرجانیکا کیا قریب شام سے کے
ہمارے دل پہر از خود محظوظ ہوے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پر دراز ہوکر سکہون سے ادہر اودہر کی باتین
کرتے ہوے سوگیے

تاریخ ۳۰ روز جمعہ — آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹا کر بالاخانہ بنگلہ بویل صاحب پر قائم کی اور اونکے
سامنے روک ایک دیوار کی تہی اس توپ سے اونہون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچہ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ
کمرے مین لگا تہا اور اوسکو توڑ کر دالان مین سیدہا چلا گیا اسیطرح کئی گولیان بہی اندر آئین مگر سواے سوراخ کرنی دروازے
کے اور کچہ نقصان ہمارا نکیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے
دیوار باغ بطور روک رکہی اور اوس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اوسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اونکے گولے دیوار قلعہ پر
لگتے تہے مگر دیوار مین ایک نشان سا پڑ جاتا تہا اور گولا اوس سے رک کر نیچے گر پڑتا تہا اب دریافت ہوا کہ دشمن
ایک مکان سے جو عقب قلعہ مین واقع تہا سرنگ لگاتے تہے یہ خبر سنکر ہمنے بہی اودہر سے سرنگ لگانی شروع کی کہ
اونکی سرنگ کو بیکار کردین اس کام مین ہم سب بخوشدلی و بے تردد مشغول تہے مگر ایک یا دو روز کے بعد سننے اس خبر
کے کہ اب سرنگ لگتی ہی سپاہ مفسد کہین کہین قرب وجوار مین نظر آتی تہی اسلیے ہم نے ایک دیوار خام چار فٹ بلند
اوپر بالاخانے کے تعمیر کی اور اوسمین سوراخ رکہے اور ان سوراخون کی راہ مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک
آکر سرنگ نہ کہود سکے بوقت شب ہم سب بہر حسب دستور قدیم اپنے اپنے مقام پر سونے کو گیے

تاریخ یکم اگست روز شنبہ — آج کے روز کوئی امر لایق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن توپون سے
گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقیماندہ بہیڑ بہی سکہونمین اور ہم مین تقسیم ہوین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے
تیغے کے برابر جا کر چند مفسدین کو غلولہ ہای تفنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بہی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمنونکی

اونکے مورچے کے برابر سے نکل گئین اس موقع پر کبھی کبھی سکھ سپاہی جا کر اونکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور اونکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے

تاریخ دوم اگست روز یکشنبہ — اس روز دشمن سرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسد گولیون سے عین سرنگ کے منھ پر مار ڈالے بعد ازین حاضری کھانے آئے اور بعد حاضری پھر اپنے مقام پر جا قائم ہوئے اور اونکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کم آ سکتے تھے اب گوڈفری صاحب نے خود درخواست کی کہ مین بہ تبدیل لباس دنیا پور جاؤنگا اور اونکی درخواست سب نے منظور کی اور اونکے بال اور مونچھین مثال مسلمانان درست کرکے اونکو پوشاک مسلمانی جو ڈھی کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی ان صاحب کا بھیجنا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد مثال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بھاگے جاتے ہین اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور و غل سنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہمنے بغور جو سنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھ خوش خبر لائے ہین ہمنے صرف دو آدمیونکو قریب آنے دیا اور اونہون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گیے اور اونکو میجر آیر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اس خیال سے ہمنے ایک رسی لٹکائی اور ایک کو اوپر کھینچ لیا اور دوسری کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اوسکو مقام دنیا پور پہونچاوے عرصۂ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقام آرے مین رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اس مہینت مدت سے کہ اونکے پاس پورا اکثر ابھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ مروزوم مفسدہ گرفتار ہوکر مقید ہو گیے تھے اور مفسدین نے اسی خیال سے اونکو زندہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اونکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سبکو یکجا اور یکمرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازین ہم سب معہ سکھ باہر آئے اور بویل صاحب کے بنگلے پر گیے وہان ہر شی کا برا حال دیکھا ہر شی شکستہ تھی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کواغذ حساب کتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جا بجا پاشیدہ پڑا تھا پنکھے بھی سب اوتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تھی اسلیے ہم بالاخانے پر گیے اور وہانسے توپین اور جسقدر بارود موجود تھی لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جسمین سے اونہون نے سرنگ لگائی تھی اوسکو مسمار کر دیا اور اونکے سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین ہمنے اپنے مقام پر آکر با آرام تمام شب بسر کی

تاریخ ۳ اگست روز دوشنبہ — اس روز بعد از پینے قہوہ اور چاے کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکولس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین اونکو دیکھکر ہمنے تین چیخین خوشی کی مارین اور نیچے اوترکر دروازہ کھولدیا یہ دونو صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے دبکیب صاحب اور کوک صاحب دونو گھوڑون پر سوار ہوکر میجر آیر صاحب کے کمپو کو جو اوس پار برباس ندی کے بفاصلہ قریب پانچ میل کے مقام آرے سے پڑا تھا چلے کمپو سے مذکور مین سب صاحب ایسی نہایت خوشدلی سے ملے بعد ازین وہانسے کوچ ہوا اور یہ دونو صاحب بھی فوج کے ساتھ مقام آرے مین واپس آئے اسیطرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم بتاریخ ۳ ماہ اگست ۱۸۵۷ء رہا ہوے

حمد و ثنا اوس خدا کی ہی جسنے ہم پر سب طرح رحم کیا

طریق اور رویہ سپاہ سکہ کا بایام محاصرہ لائق تعریف کے ہے اور کوک صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بہی توصیف کے شایان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام مین مدد دی ہے اور بویل صاحب نے سوائے نگہبانی دشمنان اپنے علم انجینیری سے قلعہ کو جہان جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا دیک صاحب ہمیشہ خوش و بشاش رہتے تہے اور سکہون کا دل بڑہاتے رہتے تہے اور کوک صاحب کہانا تک پکایا کرتے تہے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہو کر کوشش بلیغ بامر مہین کی ہے اور اسلیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے خالی شکر گزاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پایدار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو

## محمد پور

تاریخ ۸ نوامبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ ولایتی رو ہیلے اور مکرانی معہ بدمعاشان شہر گرد گی عملدار مہد پور پر حملہ آور ہوئے یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادیق و شمشیر وغیرہ تہے اور باوجود اسقدر کی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دو سو پچاس نفری تہی اور بیشتی سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہے آٹہ گہنٹے ہنگامہ کا رزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چہین لین اور ہم سے سوائے پس پا ہونیکے اور کچہ نہو سکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تہے وہ سب ہم سے منحرف ہو گئے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تہے اور جب کنٹنجنٹ مذکور کار ہائے نمایان کر رہے تہے بضرب گولی مقتول ہوئے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر رو کونیل اور سارجنٹ میجر نیپن جو دونو توپخانے کے تہے وہ بہی اوسی موقع پر قتل ہوئے میجر ٹمس صاحب بہراہی باقیماندہ سپاہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہو گئے اور حال ٹمس صاحب کی میم کا کچہ معلوم نہوا کیونکہ اونکے گہوڑے کے ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تہی باقیماندہ افسرون نے جدہر امن اور حفظ جان سمجہا اودہر روانہ ہوئے اس ہنگامی مین قریب اکیسو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور پہاڑیون کے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وارد ہوئے اور یہان ایک صاحب بریڈشا نامے بمشکل جانبر ہوئے کیونکہ ولایتی اور دیگر مسلمانان اوجین درپے اونکے قتل کے تہے مگر یہ معلوم نہین کہ وجہ اس درپے قتل ہونیکی بیجا تہی یا بیجا یہان سے بہاگ کر صاحب موصوف تاریخ دہم بمقام اندور پونہچے یہان مہاراجہ صاحب نے اون پر نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اونکی آسایش اور آرام کے طلبگار رہے تاریخ گیارہوین صاحب موصوف ہنگام نواخت یازدہ گہنٹہ نصف بالا قبل از دوپہر بمقام مئو وارد ہوئے اونکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور تین جوان کنٹنجنٹ کے تہے اور اب وہ بسلامت موجود ہین

## سیالکوٹ

تاریخ ۹ جولائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کا اور ۴۶ ہم رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تہی

فساد برپا کیا اور بعد ازان نقل کرنے اکثر اسباب ... کے ہر طرح کی خرابی بیچ ضایع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ
کے بجانب مشرق روانہ ہوئے اور گھوڑے اور بگی وغیرہ مال لوٹا اپنے ساتھ لیچلے صاحبان مفصلہ الذیل مقتول ہوئے کپتان
بشوپ صاحب متعلقہ ۴۶ رجمنٹ ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب معہ میم و بچہ مگر بریگیڈیر برائنڈ صاحب ضرور
زخمی ہوئے اور باقیماندہ صاحب لوگ معہ میم اور باجے والون کے قلعہ مین جاکر پناہ گیر ہوئے اور اکثر میم صاحبان اور بچون کو
اون ہی سپاہیون اور سوارون نے قلعے تک بحفاظت پونہچا دیا جو بعد از پونہچانی کے شامل مفسدین ہوگئے تھے

مفسدین ایسے خونخوار ہوگئے تھے کہ اونسے زیادہ کوئی خونریز نہوگا اونکی تدابیر سب دشمنان عقل کے مانند تھین صبح پیر
معلوم ہوئی پائی تہی کہ سوار بطور پیٹرول اور سکہ مشرکے تمام مقامات مین چہاونی سے قلعے تک مقرر ہوگئے تھے اور یہ سب صاحب
لوگ جو زندہ رہے ہیں صرف خدا کی مہربانی اور اوسکے رحم سے بچے کہ اوسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلون کی گولیان
سب خالی گئین معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگون کے اور بچون کے مارنے سے پرہیز کیا تھا بریگیڈیر صاحب کا گمان تھا کہ
سپاہ کا آخر تک اونکے دلمین ہے بلکہ اسی سبب سے صاحب ممدوح بجائے بھاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تھے اور اوسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ تین سوارون نے اکر تین گولیان اونکو مارین جنمین سے ایک اونکی پشت تک پونہچی تہی اسی وقت کپتان بالمین صاحب
اور کپتان جیمس صاحب بہی دروازے سے نکل کر بہاگے اور گولیان اونکے چارون طرف چلتی تہین کپتان بشوپ صاحب
متصل قلعے کے پونہچکر جب وہ نالے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے اونکو پوشیدہ مقام مین بیٹھ کر
تاک کر ایسی گولی ماری کہ وہ جانبر نہوے ڈاکٹر گرہیم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنے بیٹے کو بگی مین سوار کرکے لیجاتے تھے کہ کچھ سوار
سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو مگر وہ صاحب کو دیکھکر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے
صاحب مرکر اپنے بیٹے کے گود مین گر پڑے مس گرہیم صاحبہ یعنی بیٹی گرہیم صاحب نے گھوڑا دوسری جانب پہیرا اور دوڑا نے
بہاگین اور شیلڈ صاحب کے گروہ مین اونکو پناہ ملی مگر اونہون نے وہان سے بہی جاکر باغ مین پوشیدہ رہنے کا ارادہ
کیا اور جب وہانسے روانہ ہوئین تو چند سوار اونکے تعاقب مین چلے اور درپے اونکے قتل کے ہوئے مگر مس صاحبہ نے
بعاجزی تمام ہاتھ جوڑ کر امان جان مانگی مفسدین نے اونکو ہاتھ پکڑ کر بریگیڈیر صاحب کے بنگلے مین پونہچا دیا وہان بہی چند مفسد
درپے اونکی جانستانی کے ہوئے مگر جو سوار اونکو وہان لیگئے تھے وہی درمیان مین پڑ کر اونکو وہانسے بچا کر گارد سواران
مین لیگئے جہان کمپبل صاحب موجود تھے یہان درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ خزانے کے تکرار ہوئی اور اس
ہنگامے مین قابو کو غنیمت سمجھکر سب صاحب لوگ بہاگے اور کمپبل صاحب کے گروہ کے ساتھ تین سوار اور ایک حوالدار
ہوے اور اونکو بحفاظت قلعے تک پونہچا دیا

بیان ذیل ڈاکٹر شیلڈ صاحب نے جو ڈاکٹر رسالہ نہم کے تھے اور معہ اپنی میم اور بچے کے اور دختر گرہیم صاحب
کی مرتے مرتے بچی تھی تحریر کیا ہے

احوال جو میرے عیال واطفال پر اور میرے اوپر ساڑہے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک گذرا جسکے بعد ہم
[illegible]

چار بجے صبح ایک نوکر میری خوابگاہ مین بے تحاشی چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اوٹھو سوار لوگ
بدمعاش ہوتے ہین اور بنگلون مین آگ لگی ہے فوراً مین اوٹھا اور مین نے کپڑے پہنے کمر ہتھیار باندہے اور سب عیال و اطفال
کو بیدار کیا اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکھون کیا ہوتا ہے وہان جاکر مین نے دیکھا کہ بہت سے سوار پہرتے ہین
کوئی آہستہ اور کوئی پاشنہ کوب اور آواز سر ہونے پستولونکی بہی کئی مقام سے مرے گوش زد ہوئی مین منتظر اس امر کا تھا
کہ کوئی حکم ہدایتی آتا ہوگا مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ سانڈرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالہ نہم کے ساتھ رہتا تھا اور ہمنے یہ قرار داد
کیا تھا کہ اگر فساد برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان طیار کروا کر عیال و اطفال کو قلعے مین روانہ کر دینگے موجب اسکے گاڑیان ہمنے
طیار کروائین اور جو جو اسباب لیجانا منظور تھا وہ اونمین رکھا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال اونمین سوار نہ ہوئے تھے
کہ سانڈرس صاحب گھوڑے پہ سوار ہوکر بجانب سکوٹ رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پہ تھا گئے وہان اونکو مین سوار
ملے صاحب نے اونسے دریافت کیا کہ یہ کیا ہوتا ہے سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بھاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنے
راستے پہ چلے جاتے تھے اودہر چلے گئے مین اپنے برآمدے مین کھڑا ہوا اونکو دیکھ رہا تھا جب وہ ہمارے حاطے کے
دروازے پر آئے تو وہان ایک یا دو لحظہ ٹھہرے اور آپسمین کچھ مشورہ سا کیا بعد ازان گھوڑونکے منہہ پہیر کر سامنے کو
چلے گئے اسوقت دو یا تین غول سوارونکے بجانب ۴۶ ہم رجمنٹ کے گئے اور کچھ سوار بطور ترول ہر راستے پر گشت کرتے تھے
اب مجھے کوئی نصف گھنٹہ برآمدے مین آئے ہوئے گذرا ہوگا کہ ہماری دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی
اور جو ہمارے نوکر کوٹھی کے اندر آکر جمع ہوگئے تھے اونھونے کہا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی بگی آتی ہے یہ سنکر مینے جو اوس
جانب نظر کی تو دیکھا کہ میم صاحب کی بیٹی سوار بگی مین بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ وزاری کر رہی ہے مینے
اوسکو آکر بگی سے نیچے اوتارا اور جو آواز پستول مینے سنی تہی وہ اونھون نے کہا کہ ایک سوار نے کی تہی جو اونکے پیچھے
ہوا تھا اور اونکے طرف سے کہ میم صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے مار دیا تھا مگر میم صاحب کی بیٹی نے یہ بہی
بیان کیا کہ مفسدون نے اوس پل کا قبضہ کر لیا ہے جو قلعے کے راہ مین پڑتا ہے بعد ازان مینے اور اونھون نے
[illegible] صاحب کو بگی سے اوتار کر [illegible] علیحدہ مکان مین رکھا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب نجانا چاہیے مگر کچھ خیال مین
نہ آتا تھا کہ کیا کرین [illegible] حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے مین گیرو صاحب ڈاکٹر اسپان ہمارے پاس خوش خوش آئے
اور کہنے لگے [illegible] سے سوار [illegible] بگیکر چلے گئے اور یہ بھی اونھون نے یہ بہی سنا ہے کہ [illegible] صاحب ایک
[illegible] رسالے [illegible] کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اب بہی ادہر
[illegible] ہمارے حاطے کے نزدیک سے گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تھا اور [illegible]
[illegible] مینے یہ بہی سنا تھا کہ درصورت برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارونکا ہمارے پاس
[illegible] تک پہونچا دیگا اب ہم اوس گروہ کے انتظار مین تھے مگر وقت انتظار
[illegible] جانب راست تو بند تھا اور جانب چپ مثال چشمان منتظر کھلا [illegible]
[illegible] دکہا کر نوکرونسے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے

سیالکوٹ

آور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجاوے جب سوار مذکور نزدیک آیا تھا تو ہمارے نوکرون نے ہمسے کہا تہا کہ اندر کوٹھی کے جاکر دروازہ بند کرلو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب یکجا تہے اور ہر ایک کے پاس ہتھیار موجود تہے پس ہمنے یہ صلاح کی تھی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو عورات ہندوستانی جو ہماری ملازم تہین موجود تہین اور ہمارے عیال و اطفال سب دس نفری تہے اور گریہم صاحب کی مٹی گیارہوین تھی قریب دس لحظہ بعد آئے تہے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۴۶ رجمٹ کا آواز بیوگل آئی کہ کار خونریزی کرین مگر خدا اسنے جو قادر مطلق اور رحیم برحق ہے اونکو اس حرکت سے باز رکہا یہان جتنی میم صاحبان موجود تہین سب غسلخانے مین جاکر متواری ہوین الامس گریہم صاحبہ وہان نگئین سپاہ ۴۶ رجمٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تھی اور بندوقین مارتی تھی اسمین ایک شخص غسل خانے کے قریب آیا مین نے اوسکی جانب اپنا طپانچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم نہوتا تہا بلکہ کوئی خدمتگار رہو ہماری جاے پناہ مفسدین کے تبلانے کو آیا تہا کیونکہ جسوقت اوسنے میرے طپانچے کو دیکہا اور دیکہا کہ مینے اوسکے پایپچے ہاسے وہ اولٹا بہاگا اور یہ کہتا تہا صاحب لوگ وہان ہین ہم نہین جاینگے وہ مارنے کو مستعد ہین اس عرصے مین سب ہمارے عیال و اطفال غسلخانے سے زنانہ خانے مین گئے اور وہان گودام مین پوشیدہ بیٹہ رہے مس گریہم صاحبہ یہ حال دیکہکر ہم سے جدا ہوے اور باغ مین جاکر خفیہ کہین بیٹہ رہے ہم سب گودام مین چلے گئے تہے کہ سپاہی غسل خانے مین آئے اور کوٹھی کے اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرے مین بندوقین مارین بعد ازان زنانہ خانے مین بہی آئے اور وہان بہی دروازے پر خوب بندوقین مارین گیڈ صاحب جو میرے برابر کہڑے تہے اونہون نے ایک سپاہی ۴۶ رجمٹ کو جو دشمنونکے طور سے وہان کہڑا تہا گولی ماری مگر اوسکو نہ لگی ہمکو اب یہ خیال ہوا کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آوینگے مگر بجاے اور ونکے آنیکے وہ سپاہی بہی جو وہان کہڑا تہا چلا گیا اور پہر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سنتے تہے کہ سپاہی چوکیدار سے بار بار دریافت کرتے تہے کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہی کہتا تہا کہ وہ بہاگ گئے مجہسے بیان نہین ہوسکتا کہ کسقدر فکر اور رنج و دلاحق حال ہمارے وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ ابہی خاموش رہو سپاہی واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابہی آتے جاتے ہین اور جا بجا بین آکر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگونکا کیا ہوا اور اب مکان لٹتا ہے شور و غل کہ ہو رہا تہا اور آواز شکستن جو غارتگرونکے الماری و صندوق وغیرہ توڑنے سے آتی تہی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتے تہے اور ہم آواز شور ان مفسدین چہار طرف سے سنتے تہے چوکیدار نے یہ بہی کہا تہا کہ خاموش رہو مگر جہان آٹہ بچے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی ہے اور ہمکو یہی اندیشہ تہا کہ اگر ذرا بہی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پونہچا تو ہماری قیام گاہ اونکو معلوم ہو جاویگی اس عرصے مین چوکیدار مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس گودام مین خدا ساز دو دریچے تہے اور اونمین سے ایک شکستہ تہا جسمین سے کچہ کچہ ہوا ہم تک پہونچتی تہی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت شدت تہی [illegible] گودام جو عمارت جاے اس کے نزدیک تہا اوسکو مفسدین نے توڑ ڈالا [illegible] [illegible]

اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ لگا کر اوڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اوڑا تو اس کثرت سے آدمیون کی قدم کی آواز آتی تھی کہ ہمکو گمان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لا کر توپ لگائی ہے اور گولے مار کر ہمکو یہان سے نکالینگے اور قتل کرینگے وہم اور تردد از بس ہم پر طاری تھا آخر کار جب دو نو خیال باطل نظر آئے تو ہم نے سمجھا کہ مفسدین نے میگزین اوڑا دی ہوگی اس عرصے مین ایک شخص آیا اور دریچے کی راہ سے اندر دیکھکر واپس غل مچاتا ہوا چلا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی آخر ہوئے کیونکہ یہ شخص جو دیکھ گیا تھا یہ ضرور اور مفسدونکو لاویگا اور ہمارے دروازے پر کئی مرتبہ کسی نے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی بڑی زور سے اوس پر مارا مگر وہ توڑ نہ سکا بعد ازان وہ بھی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جہانکنے لگا اسمین مین نے اپنے طپنچے سے خوب شست درست کر کے ایسی گولی ماری کہ وہ اولٹا گر پڑا اور اوسکی دم واپسین کی صدا تھوڑی دیر تک سنی بعد اوسکے وہ وہان ہی مر گیا بعد ازین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس آیا اور قدرے پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جاوینگے اوسوقت مین تمکو اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اوسوقت مین تمکو باہر لیجاونگا بعد از مارے جانے اوس شخص خونخوار کے پھر کوئی ہماری جانب نہین آیا میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودھ پلاتی تھی اور مین نے اور میم صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی کے سپرد کر دو اور چونکہ وہ ذات کی گھنی تھی اوسنے کہا کہ مین چوکیدار کے ساتھ یہانسے نکل جاونگی اور شام تک اوسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاؤنگی یہ تجویز ہم نے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اس دائی کی سبب یہ لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل پاؤ بالا کے فاصلے پر تھا پیادہ چلے گئے اور وہان سب دوستون نے بخوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ یہان تو ... قلعے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہو گیا تھا

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جس ایام مین واقعات مفسدانہ دیگر مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تھے سپاہ چھاونی سیالکوٹ اپنی امور متعلقہ کو بخوبی و نمک حلالی سر انجام دیتے تھے اور بریگیڈیر برایند صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہر طرح کا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دلمین رکھتے تھے اور ہر چند اوسوقت اکثر اصحاب کی یہ رائے تھی کہ اسقدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت ہوا کیونکہ وبای فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین نہ لگا برگیڈیر برایند صاحب نے وہ تدابیر عمل مین لائین جنسے سپاہ کے دلمین بھی اعتبار اپنے افسرونکا باقی رہا اور اونکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا ہاتھ نہ آیا اور صاحب موصوف نے اونکو بالکل تیقن کر وادیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے اونکے ساتھ پیش آوے گی صاحب ممدوح نے پہرول شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے او گشت قائم کین اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائین جنسے مفسدین چھاونی میان میر کو چھاونی ہذا مین دخل اور بار نہوا اس سپاہ کی جادۂ راستی پر راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا

کہ سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتے اور آخرکار یہی امر ظاہر ہوا یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ گورہ حسب الحکم مع دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور برگیڈیر برانیڈ صاحب نے اونکے جانے مین تکرار کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا بلکہ اونکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتھیار لیلو اور اونہون نے مصلحتاً اوسوقت ایسا نکیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پونہچی اوسوقت بھی اونکو ہتھیار لینے مین انکار رہا اور سپاہ گورہ شامل فوج گشتی ہوکر وہانسے روانہ ہوئی اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نرہی تو نتیجہ اس ہتھیار نہ لینے کا جلدی ظاہر ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبرین فوج کی ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رجمٹ کی برخاست ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۴۶ رجمٹ کو پونہچی تو بے شبہہ اونکے دلمین بھی کچھ تردد پیدا ہوا یہ حال دیکھکر اب برگیڈیر برانیڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تہا تاکہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا مگر اسوقت مین فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی مین سے علیحدہ نہین ہوسکتا تہا صاحب موصوف نے وہ موقع تو فروگذاشت کیا تہا جو اوسوقت مین دستیاب ہوا تہا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی اوسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب اونکو ویسا قابو ملنا دشوار تہا ناچار تن بتقدیر سپرد کیا اس فوج نے اب تک تو اسقدر نمک حلالی ظاہر کی کہ بماہ جون ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو بھیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اوسکی بجالانے مین ہمکو کچھ عذر نہین ہے مگر یہ باتین صرف اسواسطے تھین کہ افسران انگریزی دہوکہ کہ اگر اونکا اعتبار کرین اور اوس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی بسہل الوجوہ کرلین اسی اثنا مین ونل سیل کے فاصلہ تک پترول نصب ہوئے اور ایک گارد دریاے چناب پر اور ایک وزیر آباد کے گھاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت چہاونی سیالکوٹ کا ہوسکتا تہا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور مفاسون مین ظہور مین آسے ہین تو برگیڈیر برانیڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور جیسا اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تہا ویسا نکرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہے مگر چونکہ اس حرکت بیوقوفی مین اونکی جان بھی جاتی رہے اسواسطے کوئی نکتہ چین اب کچھ نسبت صاحب موصوف کے نہین کہہ سکتا اور سوائے ترحم اور افسوس کے اونکو یاد نہین کرسکتا

آخرکار یہ فساد جو پیش پا افتادہ تہا شعلہ ور ہوا اور بتاریخ ۹ جولائی ۴۶ رجمٹ ہندوستانی اور ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جہلم کی خبر سپاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی کا واسطے اس سپاہ کے تہا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس خوبی سے کین تھین کہ صبح ہوتے تک سب پترول وغیرہ اونکے سوار ونکے مقرر ہوگئے برگیڈیر برانیڈ صاحب اثناء راہ قلعہ مین گولی سے زخمی ہوئے اور قلعہ مین آکر اونہون نے جان دی کپتان بشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہوکر مرگئے ڈاکٹر گرہیم صاحب بھی اپنی بیٹی کو لیکر قلعے کو جاتے تھے اثنائے راہ مین ایک سوار نے اونکے گولی ماری اور وہ گولی کھاکر اپنی بیٹی کی گود مین گرکر مرگئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی مع اپنی میم اور بچے کے اوسی وقت مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق

مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے گہیونمین اور گاڑیونمین جو اونہون نے لوٹین تہین سوار ہوکر بجانب
شرق روانہ ہوے مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام بسرور راہی ہوکر بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ترموگہاٹ سے
عبور دریاے راوی کرین یہ خبر فوج گشتی کو جو متصل امرتسر کے مقیم تہی پونہچے اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے
کوچ کیا اور دو منزلہ کرکے مقام قیامگاہ مفسدین تک تا بہ سہ پہر وارد ہوے ۴۶ رجمنٹ کو دیکہا کہ اوسکے دونو جانب
سواران رسالہ تہے اور اونمین کے دور دور تک آگے چلے گئے تہے فوج گشتی یہ دیکہکر اور آگے بڑہی اور جب بفاصلہ ان
۳۰۰ گز کے پونہچی تو ادہر سے غلولہ رانی رایفل کی ۵۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد ازان
ادہر سے توپ سر ہونی شروع ہوئی اونمین اول گولے چلے اور بعد ازان گراپ دشمنون نے بہی ہمارے بازوے راست
پر شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازوے چپ اور عقب پر بہی حملہ آور ہوے اسکے دیکہنے سے دشمنون کا
کچہ دل بڑہا اور اونہون نے آگے بڑہکر توپون پر بہی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آ پونہچے یہ حال دیکہکر سپاہ گورہ
نے اون پر تاخت کیا اور ایک لمحہ مین اونکو پس پا کیا سوم پنجاب پیادہ نے اونکا تعاقب کیا اور جو کچہ اسباب و سامان
جنگ دشمنون کے پاس تہا سب اسی مقام مین چہوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنونکی دوسرے کنارے دریاے راوی پر
تہی اور وہ اب بہی گولہ ران ہوے ادہر سے بہی دو یا تین توپین اونکے مقابلے پر طیار رہوین اور ایسے گولہ ہاے گراپ
وغیرہ سر ہوے کہ دشمنونکا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دوسو نفری خستہ و کشتہ ہوئی

ادہر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہوگئی تہی بدست دہاتیان قرب و جوار اور ملازمان و رعایاے مہاراجہ گلاب سنگہ بہادر
گرفتار ہوکر آتی تہی اور ادہر چند مفسد قریب تین سو سپاہیونکے ایک جزیرہ دریاے راوی مین قایم ہوکر مستعد جنگ و پیکار
ہوے اور کرنیل نکلسین صاحب کمانڈنگ فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنون نے جو ایک توپ اونکے پاس
تہی اوسکو کنارہ جزیرہ مذکور پر نصب کیا اور اوس سے جواب میجر بورسیر صاحب کے غبارون اور دو نوپٹی توپونکا دیتے
رہے اسی حالت مین بارش گولہاے طرفین مین ۵۲ رجمنٹ شاہی نے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا
کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچہ خوف جان نکرکے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریا جزیرہ مذکور
تک قریب پون میل کے عریض تہا اور اسی سبب سے بہت وقت بیچ طے کرنے کے اوٹہانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ
تا نو اخت بے گہنٹہ صبح عبور دریا کرکے جزیرے تک پہونچ گئے تہے اور باقیماندہ کو خود جرنیل نکلسین صاحب نے آگے بڑہایا
یہ حال دیکہکر مفسدین نے اپنی توپ اون گورہ سپاہ پر جو اونکے قریب پہونچ گئی تہی پہیر کر سر کرنی شروع کی اس توپ پر
گولنداز برگیڈیر براینڈ صاحب کا خانساماں تہا یہ شخص اول گولنداز تہا اور کسی سبب سے ترک روزگار کرکے برگیڈیر صاحب
موصوف کے خدمت مین بطور خانساماں کارگزار تہا جب ادہر سے توپ اسطرف کو پہیری تو ہنسنے بہی دو توپ آپہی بجانب
دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصہ قلیل تک تو خوب دلیری اور مردانگی کو کام مین لایا مگر آخر کار جب فوج گورہ وہان پونہچی
تو اونہون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کر لیا اور مفسد رو بفرار لاے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ
گورہ نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریا فراری ہوے اور اس بیچ اسی سے بہاگے تہے کہ بہت تو ڈوب گئے

آخر اکثر مقتول ہوے اور جو باقی رہے تہے اونکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کرکے بہ بدرویِ حکام کے لانا شروع کیا
یہان تک کہ بیچ عرصے ہفتے عشرے کے جتنے سپاہی اس رجمنٹ کے تہے سب گرفتار ہو کر سزایاب ہوے اور نام و نشان
اس رجمنٹ کا گم ہوگیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قایم کرنے انتظام کے لاہور سے ضلع
سیالکوٹ کو روانہ کیے گئے تہے اور صاحب موصوف نے رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ عرصۂ قلیل مین بخوبی انتظام
تمام ضلع کا ہوگیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض
توپ سے باندہ کر اوڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اوڑا دینے مفسدین کیسے بخوبی
اور بہ زودی تمام کل ضلع کا بندوبست کر لیا

## جون پور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنجرہ معہ دیگر عمارات
کے جلا کر خاک کر دیا کپتیج صاحب اور ٹریلیند صاحب معہ میم اور دو بچون کے قتل ہوے اور فین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر بارکر صاحب
معہ میم صاحبہ کے اور پادری رتہ صاحب معہ میم صاحبہ کے اور کیمیز صاحب معہ میم صاحبہ کے اور میئون صاحب اور اسٹل صاحب
اور ورڈسورتہ صاحب اور رہوورڈ صاحب اور کوپس صاحب اور بریڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ
نیل بہاگ کر بسلامت مقام بنارس مین پونہچے اور ویلکی صاحب معہ میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ
اور مصون رہے

## جہانسی

اون ۲۷ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تہے صرف ایک صاحب لفٹنٹ رایوز نامے متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بسلامت
فرار ہو کر بچے اونکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تہا معلوم ہوا احوال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے حسب بیان
ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹر بہادر مقام جہانسی کے دفتر مین بلازم تہا تحریر ہوا
تاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نواخت ۳ گہنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹہے تہے کہ میگزین کی طرف سے آواز
بنادیق گوش زد ہوئی ہمارے دلمین نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازین فوراً دو چپراسی اور ایک وفعدار بر قندازان بہادر
جنکو کارشور صاحب نے ایکہزار پانچ سو روپیہ آمدنی بہادر لیکر خزانہ صاحب ڈپٹی کمشنر مین بہیجا تہا واپس آے اور
بیان طراز ہوے کہ بعضے سپاہی خزانے مین یہ کہتے تہے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قضا قان خزانے کو آکر لوٹین گے ہمارے
دفتر کے بند ہونیکا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہین اور حافظہ دفتر سے باہر نجاوین کہ بہ وقت ضرورت
موجود ہون اس عرصے مین ولٹن صاحب دوڑے سے بے تحاشا بہاگتے ہوے نظر پڑے اور نزدیک آکر اونہون نے
کارشور صاحب سے کہا کہ جلد معہ عیال و اطفال کے یہانسے بہاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچہ باقی نہین رہا یہہ سنکر کارشور صاحب
معہ عیال و اطفال کے بگی مین سوار ہوے اور ولٹن صاحب کو ساتہ لیکر ڈاک بنگلے مین بسلامت پونہچے مین اور دیگر
عمال دفتر اب دفتر سے باہر آے اور چپراسیونکو حاطے مین چہوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تہا جا کر کہڑے ہوے

کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے جب یہاں سے کچھ معلوم نہوا تو ہم نے ارادہ کیا کہ پریٹ پر سے ہوتے ہوے شہر کو جاوین اور چند قدم بجانب پریٹ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہم سے کہا کہ ادھر مت آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے نے بگڑ کر میگزین پر اپنا قبضہ کر لیا ہے مگر ہمنے اوسکی ممانعت کا کچھ خیال نکیا اور آگے قدم زن ہوے اور آگے جا کر دیکھا کہ افسران ۱۴ رجمنٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجمنٹ سے گرم سخن سازی ہین اور اونکو فہمایش کر رہے ہین کہ تم حق نمک فراموش نکرو یہ دیکھتے ہوے ہم شہر مین چلے گئے ہم راستے ہی مین تھے کہ ہمنے چند سپاہیونکو سکین صاحب اور گوردن صاحب کی کچہری کے طرف جاتے ہوے دیکھا اور اونکا ارادہ زشت اور زبون اونکے بشرے اور وضع سے پایا جاتا تھا مگر چونکہ صاحبان موصوفین معہ دیگر صاحبان و عیسائیان ساکن مقام ہذا باستثناے افسران رجمنٹ قبل ازین محافظت سواران رسالہ ۱۴ امین آگئے تھے اسلیے سپاہ مذکور اس روز قتل صاحبان نکرسکی بعد ازین سب صاحب لوگ وغیرہ سواے افسران رجمنٹ قلعے مین چلے گئے اور سکین صاحب نے حکم دیا کہ دروازہاے شہر بند کیے جاوین اور کوئی شخص سواے اجازت افسر پولس کے داخل شہر نہونے پاوے

بروز دوم وقت صبح ہمنے یہ سنا کہ ۲۵ سپاہی ۱۲ رجمنٹ نے فساد برپا کر کے میگزین کا قبضہ کر لیا ہے باقیماندہ سپاہ موجودہ مقام ہذا نے بروز مفسدہ و شب روز مذکور بظاہر کسی طرح کا فساد نکیا مگر دلمین سب انحراف پر مستعد اور آمادہ تھے کیونکہ افسران انگریزی نے جتنی اونکو نصیحت کی اونھون نے ایک بھی نہ سنی اور ہر چند افسران مذکورین نے اونکو حکم دیا کہ حملہ آور ہو کر مفسدین کو گرفتار کرین مگر اونھون نے تعمیل حکم نکی اور مفسدین کو بھی حرفہای امید و بیم کہے گئے مگر سود مند نہوے اور وہ دوبارہ اپنے کار سرکار پر آکر حاضر نہوے

اون ۲۵ سپاہیون نے بروز مفسدہ ایک جھنڈا دین کا متصل میگزین کے نصب کر کے سب اہل دین کو صلاے عام شامل ہونے کی دی تھی اور اقرار کیا تھا کہ جو شخص آکر اونکے ساتھ خدمت کریگا اوسکو بارہ روپے ماہواری ملیگا مفسدین مذکور متصل میگزین کے گرد جھنڈے مذکور کے اپنے مقام پر تا تاریخ ششم قائم رہے اور اس تاریخ کو باقیماندہ سپاہ بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجمنٹ اور سواران رسالہ ۱۴ اونکے ساتھ شامل ہو گئے یہ مفسدین اول اپنے افسران انگریزی پر جنہوں نے ایک لحظہ بھی اپنے سپاہیونکو نچھوڑا تھا حملہ آور ہوئے اور اول لفٹنٹ کیمبیل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے گھوڑے سے جدا نہوے اور گھوڑا اونکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پھاند کر صاحب کو قلعے مین لیگیا لفٹنٹ ڈنلوپ صاحب اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب بھاگ نہ سکے اور مفسدین کے ہاتھ سے قتل ہوے اور مفسدین کا غصہ اول ان دونو صاحبون پر نکلا انمین سے ٹیلر صاحب کو دو حوالدارون نے اور ایک سپاہی نے ایک چارپائی کے نیچے چھپا بھی رکھا تھا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور آخرکار صاحب موصوف سپاہ کے غضب مین گرفتار ہو کر جان بر نہوے بعد ازین مفسدین گروہ گروہ منقسم ہو گئے اور کسینے بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگا دی اور کسینے قیدیونکو جیلخانے سے رہائی دی ایک گروہ جسمین پچاس سوار اور تین سو سپاہی تھے معہ دو توپون کے اور بہت سے چپراسیان پرمٹ اور پولس اور گرگی داروغہ محبس متصل شہر کے آے اور بآواز بلند بولے کہ دین کی جے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر مین داخل ہوے یہ حال

یہ حال دیکھکر رانی نے اپنی محل سرا کے دروازون پہ پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندر بیٹھ رہی اور دروازے بند کر لیے کپتان سکوردن صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین مدد کرنی ضرور ہی مگر وہ اس درخواست کو منظور نکر سکی کیونکہ مفسدین نے اوسکو دہمکایا کہ اگر تم انگریزونکی مدد کروگی تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور محل سرا کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے بعد ازین پہرے والے رانی سے بہی شامل مفسدین ہوگیے

اب مفسدین بجانب قلعہ اس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت انگریزان نے اونکو نزدیک نہ آنے دیا اور اونکے اکثر سپاہی بندوق انگریزیان سے مارے گیے جب مفسدین کی کچہ پیش رفت نہوئی تو اونہون نے گارد سوارون کے اور مسلمان چپراسیان پریٹ اور پولس کے دروازون پر چہوڑے اور آپ واپس چلے آے

شب تو یہ جنگ وجدل گذر گیی دوسرے روز وقت صبح اینڈرو صاحب اور پرسیل صاحب اور سکوٹ صاحب بلباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تا کہ رانی کے پاس جاکر اوس سے کچہ تجویز مدد کی کرین مگر اوسکا بہید معلوم ہوگیا اور مفسدین اونکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لیگیے رانی صاحبہ نے اونسے ملاقات بہی نکی اور اندر سے کہلا بہیجا کہ انکو رسالدار مفسدین کے پاس واسطے حکم دینے کے لیجاوین رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبونکے سے تہے کہ مجہے کچہ علاقہ انگریزی سورون کے ساتہ نہین یہ گویا حکم قتل تہا کیونکہ رانی کا حکم سنکر مفسد اون تینون صاحبونکو محل سرا کے باہر کشان کشان لیگیے اور اینڈرو صاحب کو روبرو دروازہ محلسرا کے ایک چمار و کمہار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہوگیا تہا قتل کیا اور باقیماندہ دو صاحبونکو باہر دیوار شہر کے بدار البقا پہنچایا اس روز بوقت سہ پہر مفسدین نے پہر ارادہ حملہ کرکے لینے قلعے کا کیا مگر اپنا عزم پورا نکر سکے اور بطور روز گذشتہ گارد وغیرہ دروازون پر چہوڑ کر واپس اپنے مقام پر آے

بروز سوم اب غارتگری اموال واثقال صاحبان وبنگالیان ودیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو اسواسطے تلاش کرکے مارتے تہے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاکخانے مین ملازم تہا ایک صاحب فلیمنگ نامی کو اپنے گہر مین پوشیدہ رکہا تہا اور مفسدین نے سراغ لگاکر اوسکو نکالا اور اوسی بنگالی کے گہر مین اوسکو مار ڈالا تہا بروز دوم صبح سے تلاش بنگالیونکی ہوئی اور مین اور دو اور بنگالی اون حرامزادون کے ہاتہ لگ گیے وہ ہم تینونکو روبرو رسالدار کے لیگیے جسنے حکم دیا کہ تا افتتاح قلعہ انکو قید رکہو

بعد ازہماری گرفتاری ہونیکے مفسدین نے اکثر تیہ پہر ارادہ حملہ کرنے قلعے پر کا کیا اور رانی کو دہمکایا کہ اگر شامل مفسدان نہوگی تو اوسکو فورا مار ڈالینگے ناچار رانی اونکی شریک ہوئی اور ایک ہزار آدمی معہ دو ضرب توپ کلان جو اوسنے زمین سے کہدوائین مفسدین کی ساتہ دین سنا ہی کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تہین اسطرح قوی تر ہوکر قلعے پر گولہ رانی شروع کی مگر کچہ نقصان محصورین کا نہوا اور قلعے کی ایک خشت بہی اپنی جگہ سے نہلی کیونکہ تمام گولے دمدمی پر لگتے تہے بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تہین اونسے دشمنونکا بہت نقصان اور اتلاف جان ہوتا تہا اور محصورین چند مدت اور بہی قلعے مین قائم رہ سکتے تہے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر تہے

اونسے فریب کیا کپتان گوردن صاحب کے اس روز ایک گولا لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازین ملازمین
ہندوستانی نے ایک کھڑکی جو قلعے مین تھی کھولدی اور کچہ مفسد اندر قلعے کے آ گئے کپتان پوس صاحب نے ایک دغا باز
کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے اونکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی وہین گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعے مین تھے اب
حیران ہوے کہ کیا کرین مفسد اندر بھی آ گئے اور باہر بھی موجود تھے مگر پھر دل قوی کرکے اوپر بالاخانے کے چڑھ گئے اور
وہانسے مفسدین پر غلولہ اندازی کرتے رہے جب مفسدین نے دیکھا کہ اب بھی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے تو اونہون
نے وقفہ چاہا اور اس عرصے مین بحلف انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ اور ہتھیار دیدو تو ہم تمکو ہمراہ حمت
جانے دینگے اس بات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوے اور جب وہ ہتھیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اوسوقت
مفسدین نے اونکو نرغہ کر لیا اور گرفتار کرکے جھوکن باغ مین لے گئے اور وہان اونکو تین صفون مین تقسیم کیا ایک مین مرد
اور دوسری مین عورات اور تیسری مین بچے کھڑے کئے بعد ازین قتل عام شروع ہوا داروغہ محبس نے اول شمشیر نیام سے
نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازین سب سپاہی جو موجود تھے تلوارین لیکر اون پر گرے اور اول تو مردون کو
قتل کیا من بعد عورات کو اور بعدہ بچونکو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا

کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اونکے کھڑا تھا کہا کہ یہ خیال خام ان مفسدین
کا ہے کہ ان چند انگریزونکے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون سے خالی ہو جاویگا اور سکین صاحب
کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے یہ کہکر امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو تو قتل کیا اب بھی
کیا تمہارا غصہ فرو نہین ہوا جو تم مجھکو بھی مارتے ہو مگر اونہون نے ایک نہ سنی اور اوسکو بھی وہین تہ تیغ کیا کپتان
گوردن صاحب اور سکین صاحب اور اونکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بکثرت تھا معہ چند چپراسیون کے
جو اونکے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑے صاحبون نے اسقدر مفسد مارے جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میم بندوق بھر سکی
اور یہ مفسدین کو اسطرح دار البوار کو بھیجا آخر کار جب اونہون نے دیکھا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہوگا اور
خصوصاً جب سکین صاحب نے دیکھا کہ گوردن صاحب بھی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا
اور اوسکی پیشانی چوم کر اوسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازان خود بھی گولی کھا کر مر گئے

## شاہجہان پور

بتاریخ ۳۱ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۲۸ رجمنٹ ہندوستانی مقیم شاہجہان پور نے فساد برپا کیا چند
سپاہیان مفسد گرجا گھر مین جسوقت نماز ہو رہی تھی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی کو قتل کیا اور
انسائن سپنس صاحب متعلقہ ۲۸ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونیکا بھی گمان ہے کیونکہ
کسینے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا مین آنیکے اور صاحبونکے مخفی ہونیکے ایک مکان متعلقہ
گرجا گھر مین نہین دیکھا تھا جب گرجا گھر مین شور و غل مفسدین کے آنیکا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد مذکور کے
رہتے تھے بنادیق و طپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبونکے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبونکو معہ بنادیق وغیرہ

آتے ہوے دیکھا وہ بھاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوای شمشیر کے اور کوئی سلاح آتش بار نہ تھا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تھے یہ سنکر خود گھوڑے پر سوار ہوکر بریٹ پر گئے کہ شاید اونکی فہمایش سے سپاہ پھر راہ راستی پر آجاوے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوے اور سارجنٹ میجر صاحب بھی اوسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر بولنک صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ اونکے گولی لگی وہ بھی وہین رہ سپر ملک بقا ہوے اکثر افسران انگریزی وساکنین عیسائی بمقام پوائین بھاگ کر راجہ مقام مذکور کے حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے اونکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہوکر سب صاحب وہانسے روانہ ہوکر بمقام محمدی وارد ہوے کپتان اور صاحب احوال قتل اون اس صاحبونکا جو بعد ازین وقوع مین آیا تھا اور بتائید آلہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونیکا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین

جب مجھے یہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہونچی مین نے فوراً میم صاحبہ کو معہ دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا بدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۲۸ رجمنٹ کے کارپرداز ہونگے اور اسمین میری غلطفہمی بھی نہ تھی کیونکہ بتاریخ ۴ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان نہم اودہ رجمنٹ کی جو میری ہی ہاتہ کی بملازمی شاہ معزول بھرتی کی ہوئی تہی اور کچہ سپاہ پولس جنگی نے آمادہ فساد ہوکر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھسے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے اونکو بہت فہمایش کی اسمین اونہون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتہ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین کہ کسی پر دست درازی نکرینگے جب کچہ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اونکے ساتہ اس شب روانہ ہوے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تہی اور نہایت خوش رہی تہی دوسری صبح بہی ہم نے اونکے ساتہ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تہا اور کوئی پیادہ چلتا تہا اور میم لوگ میری بگی مین سوار تہین جب ہم نزدیک اورنگ آباد کے پہونچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے بکایک پستول ایک انگریز سے چہین کر شبل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپتال کو جو نہایت معمر تھے یعنی کوئی ۷۵ برس کے اونکی عمر تہی مار ڈالا بعد ازین کشت وخون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک درخت کے نیچے جمع ہوکر کھڑے رہے اور گولیان چارونطرف سے ہم پر برستی تہین ہم مین سے کسینے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نجانا کیونکہ اوس سے کچہ فایدہ نہوتا سوار ہمارے چارونطرف کچہ فرق سے نرغہ کیے کھڑے تھے تھوڑے عرصے تک تو مین بہی سب صاحبونکے پاس کھڑا رہا مگر پھر مجھے خیال آیا کہ کوئی نہ کوئی تو سپاہ مین سے جو میرے ہاتہ کے ملازم رکھوائے ہوے ہین مجھے بچا لینگے اس خیال کے دلمین آتے ہی مین مفسدین کی طرف بھاگ کر چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ شش نالہ مجھے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا مین نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیونکے درمیان آکر مجھے بچا لیا اس عرصے مین کچہ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے کمپو مین لیگئے اور وہانسے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تہا مجکو پہونچایا اور اسمقام پر ہم جنگلونمین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی مگر جب سپاہ مفسد اوس نواحی سے روانہ ہوگئی ہم سب

راجہ ڈنہ کور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اوسکے پاس رہے اس عرصے مین کچہ سپاہی پہر اس نواح مین آئے اور ہم پہر جنگلون مین مخفی ہوبیٹہے تمام اضلاع اودہ مین نہایت خونریزی ہوئی اکثر صاحب جو مفصل مین تہے وارد لکہنو ہوے

## سکرورہ ضلع اودہ

تاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی جسمین دوصر رجمنٹ پیادہ کشادہ اور اول رسالہ غیر آئین اور نمبر اول فیلڈ باٹری آسپی تہی باوجود عہد و پیمان خیرخواہی و نمک حلالی سے برگشتہ ہوگیے ایک صاحب یہان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ ونگفیلڈ صاحب کمشنر قسمت جو سکرورے مین مقیم تہے سوار ہوکر مقام گونڈا تشریف لاے اور آکر ہم سبکو کہا کہ جہان تمہارے نزدیک جان کی حفاظت ہو وہان تم بہاگ جاؤ شکر اوس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اسوقت میرے حاطے مین اٹہارہ کہار موجود تہے اور یہ تجویز مین نے دو روز پیشتر سے کر رکہی تہی کیونکہ مجہے خبر پہونچ گئی تہی کہ سپاہ سکرورہ بگڑنے والی تہی بعد از ہمراہ لینے ایسی چیزون سے جو ضروری تہین اور جو عرصہ قلیل مہلت چند گہنٹے مین لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نواخت دو گہنٹہ صبح تاریخ ۱۰ جون روانہ ہوے اور مین نے یہ سمجہکر کہ سواے راجہ بلرامپور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرامپور کی راہ لی ہمارے اس جرگے مین مین تہا اور میری والدہ اور سار لوٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی ڈوم اوسکا بہائی اور دو لڑکے اور بوچ کنس صاحب اور لینچ صاحب کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تہا مگر ہمکو دو گہنٹے بہی بلرامپور مین وارد ہوے نگذرے تہے کہ سب افسر لوگ بہاگتے ہوے مقام مذکور مین پہونچے قریب تین روز ہم بلرامپور مین مقیم تہے کہ راجہ صاحب کو معرفت اون سوارون کے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعینات کر رکہا تہا خبر پہونچی کہ فوج مفسدین ورپی صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہم سے کہا کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اونہون نے ایک چٹہی نام کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکہکر تمام عیال دار صاحبون کو اودہر روانہ کیا چٹہی مذکور مین یہ لکہا کہ جہان تک ممکن ہو ان سب کی حفاظت کرنا اور ایک اور چٹہی بنام اپنے برادرزن کے جو راجہ بانسی ضلع گورکہپور ہے لکہکر اون صاحبونکو دی جو مجہ سے تہے اوسمین بہی مضمون مصرحبالا درج تہا ہم بلرامپور سے روانہ ہونے کو تہے کہ جمس آرچر صاحب اور جورج آرچر صاحب دونو مقام بہرایچ سے آے اور ہمارے ساتہ علاقہ نیپال مین چلے مقام مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہان قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر آتی تہی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے درپے قتل ہوکر آتے ہین چند روز بعد ہمارے یہان پہونچنے کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دونو آرچر صاحب اور بوچ کنس صاحب اور سارجنٹ میجر لینچ معہ اپنی میم اور پیشتر اندر علاقہ نیپال کے چلے گیے اور میرا کرانی ڈوم اور اوسکا بہائی تک کے مقام گورکہپور گیے اور مین معہ اپنی عیال و اطفال کے مقام توہو اوسوقت تک رہے جب تک گورکہپور مین فساد رہا اور جب ہم نے سنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بہی وہان چلے گیے مقام گورکہپور مین ہم ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے باعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کرنا پڑا اب بہر حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم چلے جاؤ کیونکہ ہمراہ

فوج گورکھہ صاحبان عیالدار کا مقام بنارس تک جانا ممکن نہین یہ سنکے مینے اور اوسبورن صاحب ڈپٹی اجنٹ محال افیون نے معہ اپنے عیال و اطفال کے اور کوک صاحب اور ہچینسن صاحب اور آرگسٹاین صاحب نے معہ عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اوسپر سوار ہوکر مقام دنیا پور چلین اور روانہ بھی ہوے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ اور مزاحمت کی طی کی اور تمام رستہ اسطرح کا نہ تھا کیونکہ جب ہم سے قریب تیس میل کے فاصلے پر رولگنج رہا جہان دریاے گنگ ملتا ہے تو کچھ مفسد کشتیون پر سوار ہوکر ہمپر حملہ آور ہوے مگر ہمارے پاس بھی بہت ہتھیار تھے اور جو بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ [illegible] پور کے رکھے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہم پر گولیان مارین ہمنے بھی ایکدم بیس گولیان اونپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہوگیے مابقی راستا ہمنے بغیر ہنگامے کے طے کیا شکر اوس خداے برحق کا ہے جسنے ہمکو ہزارہا مفسدین سے جو درپے ہمارے قتل کے تھے بچایا ہوچ کنس صاحب اور دو نوآرچ صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہونچ گیے مگر میرے کرانی دوم اور اوسکے بھائی اور عیال و اطفال کا کچھ پتا نہین لگتا کچھ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتھ سے مارے گئے ہون

## بریلی

تاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹھ کی اس مقام مین پونہچی اس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر مشتبہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تھا اور کئی روز تک بعد وصول ہونے خبر مذکورہ بالا کے بھی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی پریڈ و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹھ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی کو یقین مین معلوم ہو گئے تھے مگر اونکے طریق اور رویہ مین کچھ فرق نہ آیا تھا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اس شہر مین آنے شروع ہوے اور ہر روز بکثرت آتے تھے اور اخبارات متوحش و خوف دہندہ مشتہر کرتے تھے اونکے بیانات نے آخرکار تخم عناد کا سپاہیون کے دلون مین بویا ہرچند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیونکو ہر روز فہمائش کرتے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ اونکا کہنا چندان موثر اور متاثر نہ تھا اور سپاہی اونکے قول پر اعتبار کم کرتے تھے چونکہ فوج بریلی مین حسب تفصیل ذیل ہندوستانی تھی یعنی ۱۸ اور ۶۸ رجمنٹ اور ہشتم رسالہ غیر آئین اور کربی صاحب کی باڑہی اور گو کہ سپاہ مذکور سے کوئی امر بدوضعی کا ظہور مین نہین آیا تھا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب میم صاحبونکو اور بچونکو یہانسے روانہ کر دینا چاہیے اور موافق قرارداد کے تا تاریخ ۲۰ ماہ مئی سب مقام نینی تال کو روانہ ہوگیے اس عرصے مین مفسدین شہرہاے مختلفہ آکر لین مین سازش کرنے لگے پیغامبر مقام دہلی سے بھی آے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو آمادہ ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار کے کرتے تھے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دلمین بہت غالب تھا ہر چند مثال طفلان وہ ہر ایک خبر معتبر سمجھتے تھے اور فہمائش اور اقوال افسران پر اعتبار نکرتے تھے اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی کرتے تھے اور اون لوگون سے دریافت حال کرتے تھے جنکو کچھ خبر نہ تھی اور گو کہ اب تک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تھا تاہم سب پر آشکارا ہوگیا تھا کہ اونکے دلمین کچھ تردد لاحق ہے اکثر آدمی یہ سمجھتے تھے کہ مقدمہ بگڑ گیا بعضے اپنے دلمین یہ خیال کرتے تھے کہ فساد ہو چکا اور بعضے یہ تصور کرتے تھے کہ اب کچھ اندیشہ نہین اور

جو لوگ گمان بد اپنے دل مین رکھتے تھے اونکو اور لوگ ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ کچھ بھی نہ ہوا الغرض شہر اور فوج مین روز گمانہاے بد ترقی پکڑتے جاتے تھے اور صاحبان لشکری و ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تھے اور مضبوطی ہر ایک امر کے کرتے تھے کہ اگر اتفاقاً کچھ ضرورت پڑے تو اوسوقت حفظ جان ہو سکے اور یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالہ ہشتم جمع ہو جاوین القصہ ۲۹ تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچھ فساد ظاہر نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشہور ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہین یہ خبر افسران وغیرہ کو بھی پہونچی تھی اور ہر ایک منتظر اوس وقت کا تھا مگر یہ روز بھی باامن گذر گیا اور سپاہ نے انکار بحث اس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہمکو کچھ خبر نہین کہ کسنے یہ خبر دروغ مشتہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگون نے مشہور کی تھی تا کہ بدنظمی ہو جاوے اور اونکو قابو لوٹ اور غارتگری کا ملے اور انگریزون کے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اونکو فائدہ حاصل ہو اسی روز صوبہ دار میجر ۶۸ رجمنٹ کا ایجٹن صاحب کے پاس آیا اور آبدیدہ ہو کر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے بیان ظاہر کیا کہ ہم سب جیسے خیرخواہ اور نمک حلال تھے ویسے ہی ہین اور آپ میم صاحبونکو اور بال بچونکو چھاونی مین دوبارہ بلوا لو بتاریخ ۳۰ روز شنبہ کو بھی کوئی امر خلاف دستور وقوع مین نہین آیا اور ہرچند یہ روز گذشتہ بھی کچھ نہین ہوا تھا مگر ہر ایک کے دل مین یہ یقین ہو گیا تھا کہ کچھ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام مفرورین ۵۴ رجمنٹ بکثرت اس شہر مین آئے اور انہون نے اکثر خبرین متوحش چھاونی مین مشہور کین اونہون نے لوگونکو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی قریب آ گئی ہے اور گورہ لوگ اپنا بغض نکالتے ہین اور سب کو تباہ کرتے ہوے چلے آتے ہین اس شب کو سپاہیان رخصتی بھی آ کر شامل رجمنٹ ہوے اونہون نے اور بڑی خبرین بیان کی اور جو اٹھارہ ۱۸ رجمنٹ فیروزپور والی خبرون نے کیا تھا اونکو انہون نے اور صداقت دی اور اونکی تائید کی ایسی ایسی خبرین متوحش سنکر اس شب تمام سپاہی لین مین آپس مین مشورے مین رہے اور کوئی اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تھا اور سب صاحب لوگ گرجا کو گئے تھے آج یہان بڑا انبوہ تھا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ سب خیریت ہے اور یہ بھی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین نقشجات مطرول یعنی اسم شماری سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچھی طرح طیار ہوے چٹھیات رخصت بھی درست ہو کر صحیح ہوئین اور سپاہ نے دغابازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دلمین رکھا تھا کہ کچھ بھی علامت اوسکی اب تک ظاہر نہوتی تھی عین بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ روز ایک توپ سر ہوئی اوسکے بعد فوراً تمام لین مین غل و شور مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین مین سے بھاگ کر آئے اور اپنے افسرونکو کہا کہ بھاگ جاؤ اور پریڈ کے قریب مت آؤ کیونکہ سپاہ کا کھیل خوب بن گیا تھا مسلح سپاہی دیوانہ وار چارون طرف بھاگتے پھرتے تھے اور جو سامنے آتا تھا اوسکو گولی مارتے تھے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ اکثر افسرونکو اوسکی خبر بھی نہین پہونچی تھی کہ اونکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تھی اور گولیان اونپر چلنی شروع ہو گئین تھین اکثر افسر جو اس روز جان بسلامت لیکر بھاگے تھے خداساز اور اتفاقی سے بچ گئے تھے لفٹنٹ مارول صاحب متعلقہ ۱۸ رجمنٹ کو مفسدین نے گھوڑے پر سے نیچے اوتار دیا اور اونکا گھوڑا لیگئے بعد ازان اونپر بہتیری گولیان چلین مگر اونکو ایک بھی نہ لگی اور وہ بسلامت

بہاگ گئے لفٹنٹ روجر صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نے نرغہ کر لیا اور چاہتے تہے کہ اونکا گہوڑا چہین کر اونکو مار ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گہوڑے کو پہندایا اور سپاہ کے اوپر سے پہاند کر آگے نکلے اور ہرچند مفسدین مذکورین نے اون پر گولیان چلائین مگر اونکو ایک بہی نہ لگی دو کمپنیان کرنیل کولن ٹروپ صاحب کے بنگلے تک چلین کہ وہان جاکر صاحب کا کام تمام کرین مگر سوائے مایوسی کے اور کچہ اونکے نصیب نہوا کیونکہ صاحب موصوف اونکے پہنچنے سے پیشتر بنگلہ چہوڑ کر چلے گئے تہے کپتان گبسن صاحب اور کپتان چیپ صاحب اور لفٹنٹ وارڈ صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ قریب لین کے رہتے تہے اونکے بنگلے مین اور لین سپاہ مفسدین مین کوئی سو گز کا فاصلہ تہا اور اونکو جاکر سپاہ نے گہیر لیا مگر اونکے گہوڑے جلدی طیار ہوگئے تہے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گہوڑے پر سوار ہوکر ساری پریڈ کے سامنے ہوتے ہوئے بہاگے ہرچند سپاہ نے باڑ پہ باڑ گولیونکی ماری مگر قدرت خدا سے ایک گولی بہی کسیکے نہ لگی ما ورا اسکے ایک اور امر ایسا وقوع مین آیا کہ جس سے قدرت حافظ حقیقی نمایان اور آشکارا تہی یعنی ساری پریڈ پر اسطرح بچتے ہوئے جب توپخانے کے روبرو وارد ہوئے تو جتنی توپین موجود تہین سب اونکے اوپر سر ہوئین اور سب مین گراپ بہری تہی اور صرف فاصلہ بہی کوئی دو سو گز کا تہا مگر اوسکی شان دیکہیے کہ ایک کو بہی انگر گراپ کی گولیون سے آسیب نہ پہنچا الناس مگر صاحب سارجنٹ میجر صاحب کی مدد کرتے ہوئے مارے گئے برگیڈیر سبولڈ صاحب کو ایک گولی سینے پہ لگی اور صاحب موصوف گو زخمی شدید ہوئے تہے مگر گہوڑے سے جدا نہوئے اور مقام قیام گاہ حال تک پہنچے اور وہان وارد ہوتے ہی گہوڑے سے زمین پر گر کر جان بسپر ہوئے قریب تین صاحب لوگون کے ملکی و لشکری مقام قرارداد پر پہنچے اور ایک گہنٹہ وہان اونہون نے بدین نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہوکر جان بسلامت بچا ہو تو وہ بہی آکر اونکے شامل ہو جاوے ہر ایک مکان چہاونی کا اب شعلہ ور تہا اور آواز تفنگ و توپ و شور سپاہ سے ظاہر ہوتا تہا کہ کشت و خون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ و سوار و پیادہ سرکشی مین متفق ہوگئی تہی پس اسقدر سپاہ کے سامنے جو تہوڑے انگریز جو موجود تہے کیا کر سکتے تہے بلکہ کچہ ارادہ مقابلہ یا فہمایش بہی دیوانہ پن مین شامل تہا اسواسطے سب صاحبون نے گہوڑے پہیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوئے کوہ نینی تال یہان سے ۴۷ میل کے فاصلے پر تہا اور صاحب لوگ ۴۸ گہنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچہ خیال نکرکے روان تہے صرف ایک گہنٹہ راستے مین مکث کیا تہا تاکہ کچہ رفع تکان گہوڑونکا ہووے آخرکار بغیر کسی ہنگامے کے تمام راستے طے کرکے بسلامت مقام مقصود پر فائز ہوئے

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہین کہ سب صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہوگئے تہے کیونکہ راستے مین تمازت آفتاب بہی بہت تہی اور کہانا بہی اونکو نہین ملا تہا مگر جب وہ مقام ہلدوانی مین جو زیر کوہ واقع تہا پہنچے اور وہان کپتان رامزی صاحب کمشنر کماؤن اونکو ملے اور صاحب نے اون سب کو خوب اچہا کہانا کہلایا اور تجویز سواری پونیکی کرکے اوسی شب بمقام نینی تال پہنچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکر گزار اور احسان مند خدائے تعالی کا نہین تہا اور نہ ہوگا جیسے یہ سب صاحب تہے یہان یہ بہی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالہ ہشتم کے خود افسر ہندوستانی اور ۴۲ سوار اپنے نمک پر قائم تہے

اور اونہون نے سبب ہونے فساد کا دیکھا تو اپنا سب اسباب بنگلہ مین چھوڑ کر ہمراہ اپنے افسرونکے وہ بھی بھاگ نکلے اور یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ جو صاحبون پر گذرے گی اوسکے شریک ہم بھی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نکی مگر گئے وہ صاحب لوگ جنکا پتہ اب تک نہین لگتا خدا جانے اونکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہین کہ قتل اور خونریزی انگریزی بریلی مین ہوئی ہے اور یہ اگر زیادہ نہین تو گشت و خون و حرکات زبون موقوعہ مقامات دہلی و میرٹھ سے کم بھی نہین ہوا دشمن جانی ان مفسدین مین ایک صوبہ دار توپخانہ تھا جسنے اپنے تئین بریگیڈیر جنرل افواج کا قرار دیا تھا اور جھنڈہ سبز استادہ کرکے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چھاونی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصے مین شب ہوگئی تھی اوسکے رفیقون نے شب کے وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا غرض کہ صبح کو چھاونی مین سوائے انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اگرچہ شہر بریلی تباہ و برباد نہوگا تو انگریزونکی تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہیگا اور یہ یادگار رہیگا کہ اس شہر مین بیرحمی بے اندازہ نسبت انگریزونکے وقوع مین آئین تھین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزونکے جو گرفتار ہوئے تھے سب بیرحمی سے مارے گئے تھے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئین شاہ روہیلکھنڈ قرار دیا تھا اور اسنے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کا رہا کرتا تھا کہ صاحبان عالیشان بخوشی و خندہ روئی جو اوسکے ساتھ شامل ہوگیے تھے اوس سے ملاقات کرین حکم قتل اونہین صاحبونکا صادر کیا اور اوسکی بیحمیت دینداروں نے تعمیل حکم بجان و دل کیا اور اول اوسکی کچہری مین بلکہ پنجۂ اجل مین کہنا چاہیے وہی دو صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوئے جنکے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اوسنے انعام واسطے اون صاحبونکے مقرر کیا جو فرار ہوگیے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کمشنر کے قرار دیا

ایک دلیل سپاہیونکی دغابازی صریح کی یہ ہے کہ مقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۶۸ رجمنٹ کے سپاہ و افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبونکو اور بچونکو پہاڑ سے واپس طلب کر لو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن و امان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تھا کہ اگر کچھ بھی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نکرینگے تاہم تمام روز کچھ سپاہی متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ اگر صاحب کمانڈنگ افسر اودہر سے نکلین تو اونکو قتل کرین اور نیز دو کمپنیان تعینات ہوئین تھین کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جاکر گھیر لین اور ایک کمپنی براہ فتحگڈھ مقرر ہوئی تھی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے ۱۸ رجمنٹ کے مس کوٹ گھر کے گارد نے افسرون پہ گولیان سرکین اور افسران مذکورین ہر چہار طرف رواں اور گریزاں تھے اور اوس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لحظہ پیشتر نواخت گیارہ گھنٹے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اوسی سنتری نے اوسی افسر کو بعد سر ہونے توپ اطلاعی فساد کے گولی ماری غارتگری اور قتل سپاہ کی عین خواہش معلوم ہوتی تھی اور یہ وہ آدمی ہین جنکی ہمنے پرورش کی تھی اور جو رحم دل ہندو اور دلاور سپاہی کہلاتے تھے

اون غریب بیکسونکا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی و لشکری و کردنی اور دو میم اور بچے تھے جو بروز اول فساد

بریلی سے بھاگ کر اوس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازان گرفتار ہوکر بادشاہ نو کے روبرو لائے گئے اور قتل ہوئے یہ امر بھی یعنی اون سب کا گرفتار ہوکر آنا اور بحکم شاہ نو قتل ہونا بہت اور صحیح ہے

صوبہ دار توپخانہ بریلی نے اپنے تئین سپہ سالار قرار دیا اور برگیڈیر سیب بولڈ صاحب کے گاڑی مین سوار ہوکر باشان وشوکت معہ ہمراہیان کثیر پھرا کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بگی وگاڑی و دیگر سواریون مین جو صاحب لوگ بمجبوری چھوڑ گئے تھے سوار ہوکر پھرتے ہین سرغنہ مفسدین مقام ہذا نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اوسکے ہاتھ لگا پھانسی پر چڑھا دیا اور باقیماندہ کی گرفتاری وغیرہ کیواسطے انعام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ خونخوار اور حرامزادہ معلوم ہوا اور امید یہ ہے کہ یہ شخص معہ دیگر مفسدین کے جلد ہی کیفر کردار کو پہنچیگا

یہ ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے مین بمقام ہاپوڑ گرفتار ہوا از جانب افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹہاے مقیم بریلی و مراداباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آتے ہو تو تمکو چاہیے کہ اگر کھانا وہان کھاؤ تو ہاتھ یہان آکر دہو نا کیونکہ یہان انگریزون سے لڑائی شروع ہوگئی ہے اور ہر چند بفضل الٰہی یہان فوج بہت جمع ہے مگر تاہم درصورتیکہ ہمکو ایک بھی شکست ہوئی تو انگریزون کی دس شکست کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا بہ ضرور ہے کہ شاہنشاہ فیض بخش وفیضرسان شاہ دہلی انعامات وعلاقجات جلیل خیر خواہونکو بخشین گے ہم تمہارے انتظار مین ہمہ تن چشم بن گئے ہین اور چون گوش روزہ دار بر اللہ واکبر ست ہو رہے ہین ہمارے گوش مشتاق تمہاری اتواپ کی آواز کے ہین اور ہماری آنکھین مثال قاصد تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہین اب یہ بھی تمکو مناسب ہے کہ اس طلب کو بہت ضروری تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دو تخانہ تصور کرو فقط

صاحبان مفصلۂ الذیل ہنگامہ بریلی مین مقتول ہوئے روبرٹسن صاحب جج ایک صاحب سشن جج ڈاکٹر سے صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور بچ صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر ہنس برو صاحب مہتمم جیلخانہ ان سب صاحبونکو مردمان شہری نے قتل کیا اور انساین ٹگر صاحب اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۸ رجمنٹ کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور اسپنل صاحب کو معہ اونکے والدہ اور میم اور دو بچونکے اور لارنس صاحب کو معہ اونکے عیال واطفال اور ڈیوس صاحب اور فنلین صاحب اور سل صاحب اور ایون صاحب معہ عیال واطفال کو مسلمانان شہر قدیم و نو نے قتل کیا اور ڈی کیمپ صاحب ساکن پیلی بہیت اور برایہ صاحب اور سارجنٹ ہاردی صاحب معہ عیال واطفال اور ہاردی سپاہی گورہ ۲۳ رجمنٹ شاہی مفرور ہوگئے

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوئے کہ سواے تائید ربانی وافضال سبحانی کسیطرح اونکا جان بر ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ اونمین سے ایک صاحب کا حال چٹھی مندرجہ ذیل مین ثبت ہے اوس سے واضح ہوگا کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والدن صاحب نے اوٹھائین طاقت بشری سے باہر تھین

احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر مین مشہور ہوگیا تھا اور اقوام پٹھان و گوجر و بنجارہ و کنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی و آتش زنی و قتل بیکسیان و غریبان پر آمادہ و مستعد ہوگئے تھے

پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بہاگ کر جاے کہ ان غارتگرون سے جان سلامت رہے تو امکان بشری سے باہر تہا مگر ایسا ہی احوال سارجنٹ والدن صاحب کی چٹہی سے جسکا مضمون ذیل مین درج ہے واضح ہوتا ہے کہ یہ سارجنٹ صاحب اور سارجنٹ سٹیبل صاحب دونو دلیر و قوی تہے بلکہ سٹیبل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہے ان دونو نے گہوڑونکے طیار ہونیکا حکم دیا اور طیار بہی کروا ے مگر لگام کسیکی بہی نہ تہی مفسد لیکر بہاگ گئے تہے اب ان دونو صاحبون نے تجویز کی کہ کچہ اور شی بجاے لگام کے گہوڑونکے منہہ مین دیکر سوار ہون جب تک یہ تلاش مین ہی تہے کہ گولیان اونکے نزدیک آکر پڑنے لگین اور توپین بہی سیدہی ہو مین اونکے قدیم دوستون نے یعنی بعضے گولندازون نے یہ کہا کہ اگر یہان سے نہین بہاگتے ہو تو گولہ تمہارے پاس آتا ہے ناچار ہوکر اونہون نے ارادہ پیادہ روی کا کیا اور شمشیر اور طپانچے ساتہ لیکر یہ ارادہ روانہ ہوے کہ کوہ نینی تال پر چلے جاوین کیونکہ اونکے عیال و اطفال سب وہان تہے اس روز وہ دونو صاحب اسقدر دور نکل گئے کہ فوج مفسد کا وہان اندیشہ نہ تہا یہان تمام چہاونی شعلہ ور ہوئی اور کئی میل تک میدان اوس سے روشن ہوگیا تہا اور کئی دیہات اور انبارگاہ جو وہان تہے سب مین آگ لگ گئی تہی اور یہہ شعلہ اور غل مفسدین کا جو شہر بریلی اور بیرونجات مین پہیل گیا تہا اور ان دونو صاحبونکی تنہائی اور بیکسی یہان تک تہی کہ کہانا پاس تہا نہ کچہ پینے کو موجود تہا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تہا کہ جس سے اعانت چاہین ان خیالات سے ان دونون صاحبونکا دل پراگندہ ہوتا تہا مگر چونکہ شب ماہ تہی اسواسطے یہ دونو صاحب چار و ناچار آگے قدم زن ہوے اور بدل چاہتے تہے کہ کوئی مفرورین مین سے اونکو ملجاوے یا کسیکی خبر ملے اور اگر کچہ اور نہین تو پانی تو کہین ملے کہ بیکلیہ بیقراری عطش سے نجات پاوین اونکو ہرچند راہ مین کئی کوئے ملے مگر انکے پاس کہ ئی تسے نہ تہی کہ جسکے ذریعے سے پانی کہینچکر پیتے بلکہ اونکے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے اونکی تشنگی اور دوبالا ہوتی تہی مگر ناچار آگے کو قدم زن تہے اور یہ دلمین سوچتے تہے کہ مقام بہاڑی پر پونہچ کر سب اندیشون سے بری ہوجاوینگے بلکہ وہان جو پولس سرکاری ہے وہ اونکی کچہ مدد بہی کرینگے آخر کار رفتہ رفتہ بوقت صبح دونو صاحب مقام بہاڑی کے قریب وارد ہوے اور اوسکے باہر ایک نالہ گندہ پانی کا جاری تہا مگر اسوقت مین وہ غنیمت سمجہکہ دونون صاحبون نے اوسمین سے خوب پانی پیا اور آتش تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے مین چند گانووالے اپنی مویشی لیکر باہر آتے تہے اونہون نے جوان دونو صاحبون کو دیکہا تو نہایت خوش ہوے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گانووالے باہر آے اور ان دونون صاحبونکو گہیر کر کہنے لگے کہ ہتہیار دیدو نہین تو جو کچہ ہتہیار رکہنے کا نتیجہ ہوگا وہ تم دیکہلوگے دونو صاحبون نے آپس مین صلاح کی اور چونکہ اونہون نے یہ بہی دیکہا کہ گانووالے اکثر مسلح باسلحہ نیچگانہ تہے اونہون نے یہی مصلحت سمجہی کہ دیدینا مناسب نہین ہے بعدازین اونہون نے گانووالون سے کہا کہ ہم پستول تمکو اس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہوکر ہمکو دوسرے تہانے تک پونہچادو یہ امر گانووالون نے مان لیا مگر بعدازلے لینے پستولونکے کہا کہ تلوار بہی دیدو اب ان دونو صاحبون نے یہ سوچا کہ تلوارین بہی جاتی ہین اب بالکل مایوس ہوگئے مگر چونکہ کچہ چارہ نہ تہا والدن صاحب نے تو تلوار بہی پہینک دی مگر سٹیبل صاحب نے صرف میان تلوار نبردار دیہ کے سامنے پہینک دیا اور شمشیر بکف ہوکر مثال شیر نراون مین گہس گیا اور پانچ چہہ گانووالونکو خستہ و مجروح کیا اس عرصے مین والدن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچہی کا سینے پر ایسا لگا

کہ وہ مثال مردہ زمین پر گر گیے اور اسمٰعیل صاحب بھی کہ جو ایسی جرات اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہو کر مر گیے ایک لوہانی لٹھہ اونکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان بر نہوے بعد از اس واقعہ کے گانووالونکو نہایت مایوسی ہوئی کیونکہ اونکے پاس کوئی شی قیمتی نہ تھی اور سواے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے اونکے کار آمد نہ تھی الغرض گانووالون نے اون دونو لاشونکو کھینچکر اوس نالے کے پاس ڈال دیا جہان ان دونو سپاہیون نے پانی پیا تھا اور جب والدین صاحب نے جنمین کچھ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سنا تھا کہ گانووالے اونکو نالے مین ڈال دینگے اونکے دل مین نہایت فکر ہوا تھا کیونکہ اونکو شناوری نہین آتی تھی مگر تاہم اونہون نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نکی اور جب اونکو کنارے پر ڈال دیا تو اونکو اسطرف سے بھی اطمینان ہوا گانووالے اون دونو کو وہان ڈالکر بخوشی تمام واپس گانو مین آے ناظران کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سنکر نہونا چاہیے کہ سرغنہ اس ہنگامے کے مثل دیگر ہنگامہ ہاے ہمارے ہی اہل پولیس تھے اب راقم اون ہی صاحبونکے تصور پر احوال والدین صاحب کو چھوڑتا ہے کہ جب وہ کیئی گھنٹے کے بعد ہوش مین آے تو اون پر کیا گذرتا ہوگا حال اونکا یہ تھا کہ اونسے حرکت بلکہ جنبش بھی نکی جاتی تھی اور تشنگی و سیلان خون سے جان ہلاکت کو پہونچی اونکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تھا اور اونکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوے تھے جنکے درد کی باعث اونکو اور بھی تکلیف تھی اور تمازت آفتاب بھی بدرجہ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کر کے اور کسیطرح آپکو جمع کر کے لاش اسمٰعیل صاحب تک بصد دقت اپنے تئین پہونچایا تو دیکھا وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گیے اور اوسکے پانی نے اونکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب اونکو اسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اوٹھکر جنگل مین جو متصل تھا چلے گیے اور دلمین سوچا کہ لقمہ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سیرت کے پنجے مین پہنسنے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوے اور کئی بار اونکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چھین لیے اور چھوٹے بڑے سب اونکو ہنستے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہانسے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دور چلے جاتے تھے تو دوسرا اونکو پھر بلا لیتا تھا اور جب وہ نزدیک آتے تھے تو اونکو دیکھکر ہنس دیتا تھا اور لڑکے اون کو پتھر مارتے تھے اور برا کہتے تھے کوئی اونکو پانی تک بھی پینے کو نہین دیتا تھا اور لااکہ بحاجت اور سماجت اونکی اون بیرحمونکو پر رحم نہین لاتی تھی وہ شخص جسنے اس مصیبت کا سفر کیا ہوگا کہ ماہ جون گرم ریگ پر چلا ہو اور اوسکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے تک اس شدت گرما مین اور ایسی تکالیف مین اوسکو پانی بھی نہ ملا ہو گا وہ سارجنٹ والدین صاحب کے حال پر اختلال پر خیال کر سکتا ہے سواے اسکے سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ سیلان خون زخم سے کمزور ہو کر گر پڑتے تھے اور جان سے ہاتھ دہوتے تھے ایک مرتبہ بر کیلی صاحب کا ہاتھی مقام ہلدوانی سے واپس آتے ہوے اونکو ملا اور اونہون نے مہاوت سے کہا کہ سوار کروا کر اونکو لیجاوے مگر اس کمبخت نے بھی نہ مانا اور صاحب کو اوسی حال مین چھوڑ کر آپ اپنی راہ لی اس عرصے مین بمقام نینی تال خبر پونہچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتھی وہان سے روانہ ہوا اور اوسنے والدین صاحب کو سوار کر کے بمقام ہلدوانی پونہچا دیا اس مقام پر اونکو کچھ کھانا ملا اور اس خیال سے کہ اب بمقام نینی تال پہونچکر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبرگیران رہے گی سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت ہوئی

کہ گویا آب رفتہ پھر بجو آیا مقام ہلدوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر لیٹ کر تا بمقام نینی تال آے اور یہان توجہ ڈاکتر بوہل صاحب سے اب اونکو بہت آرام ہے

## الہ آباد

تباریخ ۶ ماہ جون مقام الہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از روز قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز اور کیا ہندوستانی کے دلونمین نہایت خوف پیدا ہوا تہا اور اکثر انگریز اور میم لوگ قلعے مین جاکر پناہ گیر ہوے تہے گو چند روز بعد اوسکے وہ سب پھر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانون مین جاگزین ہوگئے تہے ایک روز قبل از برپا ہونے فساد کے یعنی تباریخ ۵ ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تہی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تہا مگر توپخانہ گورہ نے مفسدین مین سے ایک ایک کو اوڑا دیا تہا ایسی ایسی خبرین جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئین تہین اونسے انگریزان الہ آباد کو اس امر کا خیال ہوگیا تہا کہ کچہ تدابیر واسطے حفاظت جان کے بہت ضرور ہے مگر اونکو ہرگز یہ گمان نہ تہا کہ ۶ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تہی کہ ہمکو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کرو اور اونکو یہ بہی خیال تہا کہ در حالت قول و قسم کے جو پیشتر رجمنٹ مذکور نے کیے تہے وہ کبہی مصدر ایسی حرکات ناشایستہ و بیحیائی کے نہونگے اور اسی خیال سے اونکو یہ توقع تہی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی اون پر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ اونکی محافظ جان رہیگی اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جابجا گرد اس شہر کے قائم کیے گئے تہے

ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الہ آباد مین ایک دستہ سپاہ جسمین پیدل اور توپخانہ تہا واسطے حفاظت راج گہاٹ کے تعینات کیا گیا تہا اونکی افسری مین ایک صاحب تہے اور اونکو سامان جنگ بہی دیا گیا تہا اور دو توپین اونکے ساتہ دی گئین تہین مشہور یہ ہے کہ ان ہی احسان فراموش حرامزادون نے اول فساد شروع کیا تہا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تہا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بہیجدو اور حسب الحکم صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر اونہون نے باور نا فرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ و سامان کے پریٹ پر لیجانے کا ہے اور وہان اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام مین ہم اوسکو صرف کرینگے اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کرکے اولڈ باغ مین آے جہان رسالہ سواران مقیم تہا کپتان الکزینڈر صاحب نے جب شور و غل آمد سپاہ مفسد کا سنا اونہون نے اطلاع فساد کی دی اور رسالے کو طیار ہونیکا حکم دیا سواران رسالہ نے اونکے حکم کی تعمیل کی یعنی وردی وغیرہ پہن کر ہتہیار باندہے اور سوار ہوے مگر جب صاحب ممدوح نے اونکو حکم سر کرنے اسلحہ آتشبار کا کیا تو اونہون نے اپنے طپانچے سب با ہوائی چھوڑ دیے تاکہ کسیکو سپاہ مفسدین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب رسالے کے پہونچی تو کچہ اشارات آپس مین ہوگئے اور رسالہ بہی جاکر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اونکے شامل ہوگیا سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت رسالے کے واسطے سوارونکو یہی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور اونہون نے ایسا ہی کیا اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الکزینڈر صاحب کو جو افسر و نمین نہایت لئیق اور شجاع تہے قتل کیا بعد از قتل کرنے کپتان صاحب کے مفسدین نے اور دو صاحبونکو جنکو وہ گہاٹ سے دست و پابستہ ساتہ لاے تہے اسی مقام پر قتل کیا

اور اسطرح سب متفق ہوکر بجانب لین رجمنٹ روانہ ہوے راہ مین جو کوئی ملتا تہا خواہ انگریز یا ہندوستانی اوسکو قتل کرتے
چلتے تہے اور جب وہ میدان پریٹ پر پونہچے تو بیوگل بجا اب ٹہیک نو گہنٹے شب کے بجے تہے اور ہم ایک باغ مین
جو متصل ہمارے مکان کے تہا تنجفہ ٹہیل رہے تہے کہ اس عرصے مین ایک سوار اردلی جنٹ صاحب کمشنر نے آکر
خبر اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پہرے وغیرہ پر چہاونی اور دیگر مقامات پر تعینات تہے سب آکر میدان پریٹ پر
جمع ہوے مگر افسر ونمین سے کوئی توسس کوٹ مین تہا اور کوئی اپنے مکانمین اور اونمین سے کسیکو شبہہ بہی اس امر کا
نہ تہا کہ اونکی سپاہ موجودہ الہ آباد کسیطرح کا فساد برپا کریگی اس عرصے مین جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنے
سپاہ کے لین کیطرف اس خیال سے بہاگے کہ اونکی افسری مین دشمنونکا مقابلہ کرین اور اس چستی اور زودی سے
گئے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا ان افسرونکو اس حالت مین دیکھکر
سپاہ بہت خوش ہوئی گویا اونکا مدعا بر آیا اور ایک مرتبہ ایسی بار گولیونکی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تہے
سبکے سب جان بسپر ہوے اسی عرصے مین کپتان برچ صاحب اجیٹن قلعہ اور کپتان اینس صاحب متعلقہ بارکماسٹری
جو دونو ایک مکان مین رہتے تہے شور و غل اور آواز بیوگل سنکر باہر مکان کے آے اور سپاہ پہرہ والے سے جو
اونکے مکان کے روبرو تہا دریافت کیا کہ یہ شور و غوغا کیا ہے سپاہیون نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونو
صاحبون کے دلمین خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والے
سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتہ تا کچہری کلکٹری کہ وہان خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوے اور اونکے ساتہ چلے
جب قریب خزانے کے پونہچے تو اونہون نے چاہا کہ دونو صاحبون کو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان ممدوحین نے
جو ہمراہ تہا دونو صاحبونکو خبر کردی اور اونہون نے اپنے گہوڑے اولٹے پہیرے درباب ان دونو صاحبون کے
ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دونو نے ارادہ جانے قلعے کا راہ باعزہ فتحپور کیا تہا مگر جب راستے مین شہر والون نے
اونکو گہیرا تو وہ بجانب باموَر روانہ ہوے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ اونہون نے ایک کشتی پکڑ لی تہی اور ایک صاحب
تو اوسپر سوار ہوگئے تہے اور دوسرے سوار ہونیکو تہے کہ سپاہ نے گولیون سے اون دونو کا کام تمام کیا
القصہ بعد ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچاکر رام چندر جی کی جے بولے اور چند اونمین سے
بجانب جیلخانہ روانہ ہوے وہان اونہون نے ڈہائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تہے بلکہ بدخلائق اونکو
کہنا چاہیے رہا کیا اونکی رہائی سے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور اونکی زنجیرون کی آواز کیے
گہنٹے تک شہر مین آتی تہی تمام قیدی متفق ہوکر بجانب مساکن صاحبان روان ہوے اور تمام بنگلونکو جلا دیا اور
اونہون نے اور سپاہ مفسد نے بنگلہ اجیٹن صاحب ۶ رجمنٹ کو جو متصل اور قریب تر لین چہاونی کے تہا جلایا
بعد ازان برل صاحب کی کوٹہی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بہ ڈاک خانہ پونہچے اور بیل صاحب کے بنگلے کو
اور کپتان برچ صاحب کی کوٹہی کو جو نہایت آراستہ تہی اور اسمبلی ہوس کو اور بنگلہ ہاے میجر مور ہوس صاحب اور
سیم ہیلٹن صاحب اور پامر صاحب کو جلاکر خاک سیاہ کر دیا بعد از جلانے بنگلہ ہاے صاحبان اور لوٹ لینے اسباب کے

قیدی گرد نواح مین پہیل گیے بعضے تو اپنے گہرون کی طرف بہاگ گئے اور کچہ سپاہ مفسد نے اسباب مغرونہ کی باربرداری کے واسطے گرفتار کیے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ ماہ مذکور سب سپاہ میدان پریڈ پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانے کو جو تعداد مین تیس لاکہ روپیہ تہا آپسمین تقسیم کرلین گو یہ امر قرار داد سابق سے خلاف تہا کیونکہ اول یہ مشورہ ہوا تہا کہ سب خزانہ لیکر روبروے شاہ دہلی کے رکہین گے اور خود بجا آوری احکام شاہ مین مصروف رہین گے مگر طمع نے سب صلاح پہیر دی اور جتنے مشورے تہے سب پر طمع غالب آئی اور قریب نوبت دو گہنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کہلے اور ہر کسی سپاہی نے تین تین توڑے اور کسی نے چار توڑے روپے کے اوٹہالے فی توڑا ہزار روپے کا تہا جب وہ سب اوٹہا چکے اور زیادہ اوٹہانے کی طاقت کسی مین نرہی تب اونہون نے قیدیون اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقیماندہ روپیہ وہ آپسمین تقسیم کرلین

فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام اب تک بخوبی صحت کو نہین پونہچا مگر نامزد مولوی صاحب تہا جہنڈا سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرکے اکثر بدمعاشونکو جمع کیا مشہور یہ ہے کہ یہ شخص کوئی مولوی مکتب پڑہاتا تہا لیکن جب ان احسان فراموش و محسن کش سپاہ نے بلوۂ عام کیا اور سپاہ گورہ اونکی سرکوبی کو موجود نہ تہی تو اسنے بہی بخلاف سرکار ابد پایدار سر سرکشی اوٹہایا تہا اوسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تہی مگر یہ دو امر ظاہر تہے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانون مین جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزونکو کلیۃً ناپسند کرتے ہین کیونکہ جس وقت مسلمانون نے سنا کہ ایک مولوی کہڑا ہوا ہے صدہا ہر روز آکر جمع ہوتے تہے اور غرض سب کی یہ تہی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزون کو بیخ و بن سے نیست و نابود کردین

مولوی مذکور کا اجلاس اوس باغ مین ہوا کرتا تہا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چہاونی کے واقع ہے اور مشہور بنام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ مین اوسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نماز مین اوقات بسر کرتا تہا اور اکثر باآواز بلند یہ کہتا تہا کہ ای مجاہدین قلعہ پر جاؤ کہ فرنگی اب نابود ہین اور قرآن سے فال نیک و اعلان اس امر کا نکلتا ہے اور کئی مرتبہ اوسکی ہدایت سے مسلمان جو اوسکے پیرو تہے صف بستہ بجانب قلعے آتے تہے مگر توپون کو دیکہکر جو فصیل قلعہ پر چڑہی تہین واپس آتی تہی اور راہ مین رعیت کی کم بختی لاتی تہی اسطرح کئی مرتبہ وہ قلعے پر آئے مگر مایوس ہوکر واپس گیے اور کبہی گولے کے نزدیک نہ آئے دور ہی دور سے توپونکو دیکہکر ہٹ جاتے تہے

تاریخ ۱۴ ماہ صاحبان قلعہ نے کچہ سپاہ سکہ بسرکردگی ایک افسر انگریزی کے واسطے سزادہی مفسدین کے باہر قلعے کے بہیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بکثرت تہا اور اسی سبب سے سپاہ مذکور کے قابو کا نہ تہا وہ قلعے مین واپس چلے گیے اس ہٹ جانے نے مولوی اور اوسکے رفیقونکا اور بہی دل بڑہا دیا اور مولوی اب یہ کہتا تہا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکہو مدد وایزدی اب انگریزونکو نکال دیتی ہین اور سوا اسکے جب اونہون نے دیکہا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اوسنے کسیکا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اوس سے مارا گیا تو اونہون نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے

اتو اب انگریزان کو بیکار کردیا ہے مگر یہ خیالات اونکے جلدی ختم ہوگیے کیونکہ بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور ایک گروہ کثیر پیادگان سکہ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین میوا تی قیام پذیر تہے روانہ ہوا اور اوسی جانب کو ایک گروہ سپاہ گورہ کا بسواری جہاز دخانی براہ دریا ہے جمن روانہ کیا گیا اور ان دونو فوجون نے وہان جاکر خوب قتل عام کیا اور مسلمانون کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولویصاحب معہ اپنے کنبہ کے فرار ہوگیے اسطرح چند روزہ حکومت مولویصاحب کی ختم ہوئی ایسا خیرہ شخص کبہی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہین ہوا ہوگا اور اس شخص کے سبب سے ساکنین الہ آباد کے نام پر داغ لگا

اسی مولویصاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودھ الہ آباد اور دیگر مقامات قرب وجوار مین مشتہر کیے تہے اور وہ دونو ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوے چنانچہ اونکی نقل بہی ذیل مین واسطے آگہی ناظرین کتاب ہذا کے درج ہوتی ہے

## اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرم
ہے جو قرآن و احادیث مین خوبی جہاد
جسکے سرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد
اے برادر تو حدیث نبوی کو سن لے
زر ہے جو خرچ کیا اور لگائی تلوار
جو نہ خود جاوے لڑائی مین پہ خرچے کچھ مال
مدت العمر کی مٹتے ہین گناہ شہدا
حق تعالی کو مجاہد ہے بہت بہاتا ہے
مال و اولاد کی اور گہر کی محبت چہوڑو
دین اسلام بہت سست ہوا جاتا ہے
زور شمشیر سے غالب ہوا اسلام ام
اب تو غیرت کرو نامردی کو چہوڑو یارو
ہین مسلمان پریشان بغیر از اسباب

یہ رسالہ ہے جہادیہ کہ لکھتا ہے قلم
ہم بیان کرتے ہین تہوڑا سا اسکی تو یہ
وہ جہنم سے بچا یا رسے ہوا آزاد
باغ فردوس ہے تلوارونکی سایہ کے تلے
پہر تو دیویگا خدا اوسکی عوض سات ہزار
اوسپہ دیگا خدا پیشتر از مرگ و بال
کیون نہو جنگ مین کشتہ آتی ہین بہر خدا
مثل دیوار جو صف باندہ کے جمجاتے ہین
راہ مولا مین خوشی ہوکی شتابی کرکر
غلبہ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے
سستی اگلی جو کبہی کرتے تو ہوتا گمنام
ملو ل چل کی امام اپنے سے کافر
شکر سب تو نے دیا امر کے الابرار
بات ہم کام کی کہتے ہین سنو یارو

واسطے دین کے لڑنا نہ پئے طمع بلاد
فرض ہے سب مسلمانو جہاد کفار
جو مسلمان کہ حق مین لڑے الحفظ بہر
دلسے اس راہ مین پیسا کوئی دیگا گر
جو کہ مال اپنے سے غازیونکو بتادے اسباب
جو رہ حق مین ہوے لڑکے نہین تو مردہ
فتنہ قبر و غم صور و قیام محشر
اے مسلمانو سنے تمنے جو خوبی جہاد
گر بیٹہے رہتے تو گہر بار مین پہر آؤگے
بیشوا لوگ اسطرح نکرتے جو جہاد
کب تلک گہر مین بیٹہے رہیا جنگاوگے
بارہ سو برس کے بعد آئی یہ دولت آگے
یعنی اسباب اٹہانے کا جو کچھ تہا ورکار
وقت آیا ہے کہ تلوار کو اوٹہاؤ یارو

اہل اسلام اسی شرع مین کہتے ہین جہاد
اوسکا سامان کرو جلد اگر ہو دیندار
روضۂ خلد برین گیا واجب اوسپر
سات سو اوسکو خدا دیگا روز محشر
اوسکو بہی مثل مجاہد کے خدا دیگا ثواب
بلکہ وہ جیتے ہین جنت مین خوشی کرتے ہین
ایسے صدمونسے شہیدونکو نہین ہے کچھ ڈر
جلد اب رن کی طرف مت کرو گہر بار کو یاد
ورنہ گیہو ماری تو جنت کو چلے جاؤگے
ہند پہر کسطرح اسلام سے ہوتا آباد
اپنی سستی کا جزا افسوس نہین پہل ہوگئے
حیف اس دولت بیدار سے محروم رہاگے
سب دیا تو نے ہمین اور کیا پہر دونو

تمام شد

# اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلوۃ علی نبیہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ ناصبی لوائہم وجمیع متبعی الدین بعث الاعظم
بعد حمد وصلواۃ کے واسطے رفع حجت بروز قیامت وتبلیغ احکام شریعت کے طریقہ سنت سے ہے خادم الطلبہ وحقیر الفقرا
امیدوار رحمت رب غنی محمد لیاقت علی الہ آبادی چند باتین ضروری فرمان واجب الاتقان اعنی قران مجید وفرقان حمید
اور ارشاد فیض بنیاد برگزیدہ لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت وتحقیق کرکے مسلمان با ایمان کو سناتا ہے کہ جو بدعات
ظلم وفساد ساری سلطنت ہندوستان مین خصوص ضلع الہ آباد مین کفرہ فجرہ نصاریٰ کا علی العموم اوپر ہر ایک مومنین متبع اسلام
کرام کی از قبیل غارتگری وآتش زدگی وقتل وپھانسی وکندیدگی مکان وچھاپہ زنی وخونریزی علما ومشائخان واحراق کلام اللہ
واحادیث وکتب فقہ وغیرہ ہو رہا ہے اظہر من الشمس ہے اس صورت مین ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد
ہو جاوین بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے لکل نبی حرفۃ وحرفتی الجہاد واسطے ہر شے کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے
اور پیشہ میرا ہی جہاد فائدہ بیشک جسنے پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل اور خوار اور فقر فاقے مین گرفتار ہوا فقط اب بموجب
ان الجنۃ تحت ظلال السیوف فائدہ اخروی اوٹھاوین اور درجہ شہادت کا جسمین زندگی ہمیشہ کی ہے اور نعماء جنت اور
ازدواج حوران بہشت پاوین اور کسیطرح کا شک وخطرہ بدولمین نہ لاوین اور جان ومال سے اور تکثیر سواد ورائے صائب
وہتھیار وغیرہ سے جہان تک ممکن ہو شرکت بجالاوین ایسا نکرین کہ اوقات سعیدہ اوان حمیدہ مین شرکت سے محروم رہین
اور پچتاوین اور جو شخص کہ اس مقدمے مین پیشوائی کرے اوسکو اپنا امام سمجھکر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا
کان او فاجرا اوکی تابعداری کرین کیونکہ قران مجید وفرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہے ظاہر ہے کہ سورہ توبہ مین جا بجا
ارشاد ہے اور احباب سے امید ہے کہ انتظار عامہ وپیام نام بنام جداگانہ نکرین صرف اس اعلام کو کافی وافی بوجھکر
ہر صاحب اپنے ملاقاتی واحباب سے ارشاد کردین اور جہاد مین بڑا سامان یہ ہے کہ بندے توکل بخدا کرین اور امداد
جانب خالق کون ومکان سے ہو سو امداد غیبی صریح ظاہر باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بسبب بے استطاعتی زر و
عدم موجودگی گولہ باروت وتوپ ولشکر مجبور وناتوان ہو رہے تھے سو اوس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ
باطنا قوی وتوانا کیا ہے ویسا ہی ظاہرا انہی سب سامان واسطے تسکین خاطر فاتر ضعفا مسکینان اور امداد دین متین کے
مومنین کفار نابکار نصاریٰ ابد اطوار سے بلا سبب وکوشش ہم لوگون کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار وپیادہ وتوپ وگولہ باروت
وزرکثیر خصوصا قطعہ شقہ عطیہ حضرت فرمانرواے کشور ہند ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وعمومًا
امداد عساکر واتواب ومیگزین جناب برجیس قدر دام اللہ حشمتہم والی لکھنؤ سے اور ہمراہی تمام راجگان قلم ولکھنؤ وراجگان
قرب وجوار الہ آباد وغیرہ اور اخلاق واتفاق سارے ہندوستان مین باوصف ہونے اختلاف اقوام ومذاہب کے
سو یہ سب دلائل کامل وبراہین مدلل کمربندی اور برانداختن اس قوم نصاریٰ طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان
اس خبر فرحت اثر کو سنے وہ فورًا مستعد ہو کر کمر ہمت جہاد باندہین اور تا شہر الہ آباد تشریف لاوین اور قلعہ بند کفار نابکار کو

قلع قمع کرکے بزور تیغ جیدریٔ فع اپنی کی نناک مین ملاوین اور باقیماندونکو اس ملک سے بھگاوین پہر با طمینان حکومت عدالت
اسلام فرماوین اب بسبب خوف طوالت کے تمام قرآن کے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومہ بالا معہ ترجمہ ہندی
درج ہے

قال اللہ تبارک وتعالی فی سورۃ التوبہ الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ
فرمایا خدای پاک و برتر نے سورہ توبہ مین جو یقین لاے اور گہر چہوڑا ے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کی پاس
اولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان وجنت لہم فیہا نعیم مقیم خالدین فیہا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم یا ایہا الذین
اور وہ پہنچے مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اپنی طرف سے مہربانی کی اور باغونکی اور رضامندی کی جن مین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین اونمین مدام اللہ کے
امنوا لاتتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون قل ان کان آباءکم
پاس بڑا ثواب ہے ای ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپونکو اور بہائیونکو رفیق اگر وہ عزیز رکہین کفر ایمان سے اور جو تم مین اونکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہین گنہگار تو کہہ اگر تمہارے باپ اور
وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموہا وتجارۃ تخشون کسادہا ومساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ
بیٹے اور بہائی اور عورتین اور برادری اور مال جو کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیان جو پسند رکہتے ہو تمکو عزیز ہین اللہ سے
ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایہدی القوم الفاسقین یا ایہا الذین امنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا
اور اوسکے رسول سے اور لڑنے سے اوسکی راہ مین تو راہ دیکہو جبتک بہیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہین دیتا نافرمان لوگونکو ای ایمان والون کیا ہوا ہے تمکو جب تمکو کہیے کوچ کرو
فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم
اللہ کی راہ مین و ہی مین پڑ گیا ہے دنیا کی زندگی پر آخرت کو چہوڑ کر سو کچہ نہین دنیا کا نفع آخرت کے حساب مگر تہوڑا اگر نہ نکلوگے تمکو دیگا دکہ کی مار اور
عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی کل شیء قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم
بدل لاوے گا اور لوگ تمہارے سوا اور کچہ نہ بگاڑ روگے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہے نکلو ہلکی اور بوجہل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور
فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون قال اللہ تعالی وتبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون
جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق اگر تمکو سمجہ ہے فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورہ صف مین اللہ چاہتا ہے اونکو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین
فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص یا ایہا الذین امنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ ورسولہ
قطار باندہ کر جیسے دیوار مین سیسہ پلاے ای ایمان والون بتاون تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو دکہہ کی مار سے ایمان لاو اللہ پر اور اوسکے رسول پر
وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا
اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر سمجہ رکہتے ہو بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جسکے
الانہار ومساکن طیبۃ فی جنت عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین
نیچے بہتی نہرین اور ستہرے گہر بستی کی باغونمین یہ ہے بڑی مراد ملنی اور ایک چیز جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والون کو

ایک وقائع نگار احوال اس مقام الہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام الہ آباد مین چند عرصے تک
نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تہا کہ باشندگان شہر بلوہ پردازی کرینگے

مگر افسران ۶ رجمنٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل اطمینان تھے تاریخ ۵ ماہ جون ایک حکم برگیڈیر صاحب مقیم کانپور کا
آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ تعینات کرنی چاہیے اور حتی المقدور مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ جو فوج سے
علاقہ نہین رکھتے تھے اونکو بھی ہتہیار دیے گیے اور اونکے گروہ ولنٹیر کہلاتے تھے اور اونکو بھی حکم ہوا کہ قلعے
مین جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کاربرداز ہون اس مقام مین قریب تین سو انویلڈ سپاہی یعنی جو جنگ گاہ مین
کسیطرح معذور ہوگیے تھے موجود تھے اور کچھ رجمنٹ اور میگزین کے سپاہی تھے غرض کہ سب قریب سو جوان
کے تھے اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چارسو سکھون کے پہرے مین تھے تاریخ ۵ ماہ جون خبر قتل اور
ہنگامہ پردازی مقام بنارس کے یہان آئی اور تاریخ ۶ ماہ مذکور قریب نوبجت ۹ گھنٹہ شب بیوگل اطلاعی بجا
اور آواز توپونکی چلنی کی اوس جانب سے جدہر دو توپین زیر حکم کپتان ہارورڈ صاحب بہمراہی دس کمپنی ۶ رجمنٹ
واسطے حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ والون
کو یقین ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد
کپتان ہارورڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے اونکے حکم کو کچھ نہ مانا اور
توپونکو اپنے قبضے مین کر لیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا تھا تو سب افسر مس کوٹ گھر مین
تھے اوسکی سماعت کرتے ہی سب پریڈ کی جانب روانہ ہوے اور وہان پہونچتے ہی سپاہ نے اونکو [illegible] مارنا
شروع کیا پانچ افسر تو گولیون سے مارے گیے اور نو افسر گرفتار ہوکر سنگین سے قتل ہوے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور
اور قیدیونکو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلادیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اونکے ایسی قبیح تہین کہ
قلم اوسکے شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذرخواہ ہے اسیقدر کافی ہے کہ آرچر صاحب کی میم کو اونہون نے بصد ایذا رسانی
قتل کیا اور پوپلیو صاحب کو معہ اونکے عیال و اطفال کے درختونسے باندہا اور اول اونکی انگلیان تراشین بعدہ اونکے
بازو کاٹ ڈالے اور بعدہ اونکو زندہ جلادیا دیوار ہاے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گیی تہی اور اونہون نے ایسی گولی
سیل اور گراپ کی شہر کی جانب روان کیے کہ اونکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان سبکو اونہون نے
ایک ہی رستا بتلایا اس شہر سے گروہ بہاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکہ کے باقی تہا کہ آیا یہ
کیا کرتے ہین جو بہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازۂ کلان پر تعینات تہا اونکے ہتہیار چہین لیے اور جب دیکہا
تو اونکی بندوقین بہری ہوئی نہین آخرکار کرنیل نیل صاحب معہ ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوے اور فوج قلعہ
معہ ۴۰۰ سکہ جو اونکے ہمراہ رہے تھے قلعے سے باہر آسے اندراب کار معاوضہ شروع ہوا فوج سرکاری شہر مین گیی اور
جو مفسد سامنے آیا اوسکو اونہون نے دارالبوار کو بہیجا فوج سکہ جو اونکے ساتھ تہی اور جسمین سے کے دو ایک سپاہی کوچہ ہاے
شہر مین لوٹتے ہوے مارے گیے تھے اونہون نے حکم قتل مانگا اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم اوسکا صادر
فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکہ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکہکر نہایت رنجیدہ اور غصے مین تھے شہر مین
گہس گیے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تھے اونکو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکہایا

اسوقت رحم مفقود تھا اور امان خواب مین بھی نظر نہین آتی تھی اور سکھون نے اپنے رفیقونکی خون بہا لینے مین بہت
بہت آدمیونکے مکانونمین گھس کر قتل کیا اور ہر طرف بازار جدال و قتال گرم کر رہے تھے اور ادہر سے سپاہ انگریز
نے جہازون سے شہر مین گولے مارنے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کر دیا فوج سکہا اور فیلد لے
سے شہر مین منتشر ہوکر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفنگ معہ شور و غل اون آدمیون کے جنہون نے
اسنے وقت پہ رحم نہین کیا تھا اور اب امان و رحم کے طلبگار تھے آسمان تک پہونچایا تھا ایک عرصے تک آتش ہنگامہ
نے خون بیگناہان و بیکسان مین خوشی حاصل کی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ اوسکا عوض اونسے لیا جاوے اور
جو یہہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان جو اور عذر خواہ ہوتے تھے مگر کچھ سودمند نہوا کچھ عرصے کے بعد
دہوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اوٹھا اور شعلہ مکانات سے گرد معلوم ہوا گویا شعلہ یہہ چاہتا تھا کہ مکانونمین جا کر اپنا
زور دکھاوے اور اپنا سکہ خطبہ وہان بٹھاوے

جب مفسدین تشنہ خون اسطرح خوب سزایاب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ پردازونکی تحقیقات ہوئی
شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گیے تھے اونکو جلا دونکی رسی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی اونکو تحقیقات
اور ثبوت جرم پہانسی دی گئی اب الہ آباد نمونہ ویرانی آباد کا ہو گیا جس مقام پر مکانات خوش قطع اور باغیچہ ہای خوش اسلوب
تھے اب وہان دیوارہاے آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتے ہین

ہم یہان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرونکو
قتل کیا تو ایک انسان جسکا نام آرتھر مرکس چل خینگ تھا اور وہ پسر اوسوالڈ چنگ صاحب ٹوان کلارک مقام الہ آباد کا
تھا اور چند ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین آ شامل ہوا تھا اور میس کوٹ گھر مین نبرد لے مردہ تصور کر کے مفسدین
اوسکو وہان ہی چہوڑ گیے تھے بعد چند عرصے کے ہوش مین آیا اور وہانسے گو زخمی تھا مگر ایک خندق مین آہستہ
آہستہ چلا گیا اور وہان ایک درخت کے سہارے سے جا بیٹھا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز ششم مفسدین
نے اوسکو دیکھ لیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گیے وہان اوسنے دیکھا کہ ایک اور شخص جو پہلے مین مسلمان
تھا اور اب کرسٹان ہو گیا تھا موجود ہے اور سپاہ اوسکے درپے ہین کہ پھر مسلمان ہو جاوے بلکہ شخص مذکور بنظر حفظ جان
راضی اس امر پر ہو گیا اور چاہتا تھا کہ کلمہ محمدی پھر پڑہے کہ اس انسان نے اوسکو اس حال مین اور آمادہ اس امر کا
دیکھکر اسطرح پہ کہا کہ ای دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بھی حضرت عیسا کو دل سے مت بھول یہ کلمات وہ کہہ ہی
رہا تھا کہ خبر آمد فوج کرنیل نیل صاحب کی وہان پہونچی اور مفسد یہ سنتے ہی دست و پا گم کر کے بھاگے اور شخص مذکور اونکے
ہاتھ سے بچ رہا جب مفسد بھاگے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکرانہ انسان مذکور کا واسطے ایسی نصیحت بر ہدایت کے
ادا کرے اور جسوقت اوسنے اوسکی جانب رخ کیا تو دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا تھا اور طاقت اور جبر مفسدین ... سے باہر ہو کر
امن آباد دوامی مین جاگزین ہوا تھا یہ قصہ قابل تحریر تھا اسواسطے درج کیا

ہمیرپور

بتاریخ ۱۱ جون یعنی چند روز بعد ہنگامہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور مین بلوہ ہوگیا چند روز تک شب و روز آوازہ توپون کی اس مقام مین سننے مین آتی تہی جسکے سننے سے شہر مین اندیشہ پیدا ہوگیا تہا مگر لوئڈ صاحب کلکٹر اور مجسٹریت اور گرنٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے مین باقی نہین رکہا تہا اور غالب تہا کہ اگر سواران راجہ کساجی جو قریب پانسو نفری کے تہے اور برقنداز جو چہہ سو نفر تہے نمک حلال رہتے تو اس مقام مین فساد نہوتا اور کوشش دونو صاحبان مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونو اب تک زندہ رہتے مگر بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور سواران مذکورین معہ بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹہی سے ہوکر شہر مین گشت کرنے لگے اور جو اونکے سامنے پڑ گیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جسکی نسبت اونکو شبہ انگریزی دانی کا بہی ہوا اوسکو اونہون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم کا بنگالی تہا درپے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چہپا پہرا بعد اوسکے شہر چہوڑ کر فراری ہوگیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کے نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیون کے بیچ کانپور اور اور شہرون قرب و جوار کے مقرر کیا تہا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل مین لاتے ڈاکٹر ہندوستانی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے دو مہینے تک دیہات مین چہپا رہا بعد اوسکے جان بچا کر اب وارد کلکتہ ہے زوجہ صوبہ دار ہمیرپور کو شاباش ہے کہ اوسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزان و بنگالیان سے بہت منع کیا تہا اور صوبہ دار بہی اوسکی اس نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونیکو مستعد ہوا تہا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کردیا مفسدین نے لوئڈ صاحب کو ریٹ پر لیجا کر بطور حیوانات زانو کے بل کہڑا کیا اور اون پر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا گئین مگر تیسری صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بہی کچہہ کاری نہ لگی تہی یہ زخم کہا کر صاحب نے آہ بہی نکی اور عقب کی طرف رخ کرکے بہت مایوسانہ پوچہا کہ ابہی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چارون طرف سے اونکو گہیر کر بضربات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعد ازین صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو وہین خون مین آغشتہ پڑا رہنے دیا

## ساگر

تمام فسادات مین جنسے چہاونی ہاے مختلفہ مین خونریزی ہوئی تہی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے یعنی افسران نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکہا تہا گو کہ اونکی بدوضعی ظاہر و ثابت ہوتی تہی اور ہمیشہ اوس دم تک اپنی سپاہ کے ساتہ شب باش ہوتے رہے جب تک سپاہ نے سب تدابیر درست کرکے اونکو مار دیا یا ذبح کیا اس مقام ساگر مین دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوارونکی تہی اور صرف ۶۰ نفر گولندازان گورہ موجود تہے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر چہاونی کے تہے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونون مین فاصلہ سوا تین میل کا تہا اور اسی سبب سے ان دونو مقامونکی حفاظت غیر ممکن تہی اور توپخانے مین جو ایک پہاڑی کے اوپر واقع تہا رسد موجود نہ تہی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے طیار تہے اور پانی بہی پہاڑی کے نیچے سے جاتا تہا اور حال یہ تہا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے مین تہا بلکہ تمام شہر اونکے اختیار مین تہا اور سپاہ تینون رجمنٹہاے مذکورہ بالا

شب کو آپس مین ٹہتی تہی اور بآواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تہے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور سے
جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باستدعای کمک وصول ہوئی اوسمین درخواست توپونکی معہ سامان جنگی کے کیگئی تہی
ایک کمپنی اور ایک تروپ کو معہ دو توپون کے حکم روانگی حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر مین تہا
کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہین گو اونہون نے متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرون کو
قتل کر کے واپس چلے جاوین مگر اس صلاح مین جو ۴۲ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تہی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوے
اسواسطے اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پہر کوچ کر کے دوسرے مقام پر قیام پذیر ہوے
چار سپاہیون ۴۲ رجمنٹ کے نے اس دستہ فوج کو کہلا بہیجا کہ سپاہ گورہ اونکی سزادہی کو آتی ہے اسواسطے بہتر ہے
کہ وہ واپس آوین ہمارا اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہے ورنہ مفسدین کا کچہ حوصلہ نہین ہے غرض کہ برگیڈیر سیج صاحب
نے پیغامبر اور چارون سپاہیان مرسل کو گرفتار کر کے تحقیقات اونکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت
جرم حکم قید معہ مشقت شاقہ کا نسبت اونکے بوقت نواخت چہ گہنٹہ شام صادر فرمایا اور بوقت نصف شب وہ لوگ
پابزنجیر ہو کر روانہ جیلخانہ ہوشنگ آباد ہوے مقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بانپور نے ملک اپنے
قبضے مین کر لیا میجر گوسن صاحب جو کماندیر فوج للت پور تہے اونہون نے درخواست کمک کی روانہ کی برگیڈیر سیج صاحب
نے چار سو پیدل اور سہ سوار ونکو روانہ ہونیکا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تہی اوس سے اول شب ہنگامہ برپا
کرنیکے واسطے تجویز ہو چکی تہی مگر برگیڈیر صاحب نے اونکو اوسی روز روانہ کیا اور نگرانی کماں رکہی ایک سپاہی نے
کرنیل ڈالزل صاحب کماندیر ۴۲ رجمنٹ کے مارنیکا قصد کیا مگر شخص مذکور گرفتار ہو کر جیلخانے مین بہیجا گیا خوف اور اندیشہ
از بس سبکے دلونمین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان وبچگان عمل مین
نہین آتی صاحب کماں افسران بہی اس امر کی منتظر تہے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین آوے تو وہ بہی کچہ تدابیر
عمل مین لاوین مگر یہ بہی جلدی شہود مین آگیا ایک چہوٹی سی گڈہی نامزد بہ بالابیت مین فساد ہوا مگر میجر گوسن صاحب
کی سپاہ نے حملہ کر کے گڈہی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے سپاہ ۳۱ اور ۴۲ رجمنٹ نے جنمین کہ یہ
کے سپاہی مقید تہے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار درباب اونکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے اونکو
رہائی دی راجہ بانپور نے جسکے یہ سپاہی مقیدین تہے چہاونی مین لکہ بہیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتہیار
لیکر اوسکے پاس آجاوین تو بارہ روپے ماہوار فی سپاہی کو دیا جاویگا اسمین کیا شک وشبہ تہا

ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا اٹہن مین تہا اور یہ مقام صرف ۳۰ میل ساگر
سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہیگی توپخانہ اور ہماری ۳۸ نفری گورہ کی عقب مین آجاوینگی اور
اس حالت مین مفسدین چہاونی اونکے روبرو اور سوار اونکے بازو مین ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کر کے مین نے
اپنا کام شروع کر دیا یعنی اول توخزانے کو قلعے مین بہیجا بعد ازان میگزین بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا گیا
اور اسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی گولندازان گورہ بہی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کر کے مین خود قلعے مین

اور گارد سپاہ ہندوستانی کے بدلے سپاہ گورہ سے اسطرح ایک ہی حربے مین مین نے قلعہ اور میگزین اور
خزانہ لے لیا تمام میم لوگونکو اور بچونکو وہان رکہکر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تہا کچہ اسباب ضروری مثل اسباب خانہ داری
و پارچہ وغیرہ بہی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارونکی ہو رہی تہی مین نے کمپنی گولنداز ان اور نمبر ۴ فیلڈ باٹری
کو بہی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیونکو بہی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب امن و امان سے ہو بیٹہے بعد ازین مین نے
تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو
کہ ہم نمک حلال اور خیرخواہ ہین مگر تم دیکہتے سب کچہ ہو اور کرتے کچہ نہین اور اگر تمہاری مرضی یہ ہے کہ بدمعاش تمہاری عزت
خراب کرین اور تمہاری رجمنٹ کو برباد کرین تو مین تم پر بہی اعتماد نکرونگا اور ایسے آدمیون کے ساتہ مین افسر انگریزی
نرکہونگا جنہون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وثوق کہو دیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو بچایا چاہتے ہو
تو مفسدین کو گرفتار کرکے ہمارے سپرد کرو یہ سنکر سب متامل ہوے اور مین بہی باستقلال تمام کہڑا رہا آخرش ان
سب باتونکا اونہون نے اقرار کیا دوسرے روز مین نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالہ سوم سے کی اور
اونہون نے بہی اوسیطرح سب باتونکا اقرار کیا مگر ایمانداری اور حیثیت مسلمانونکی دیکہو کہ دوسرے روز بعد گنتی کے
کپتان ہین صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ اونکے سپاہیون نے تلوارین تیز کین ہین اور اب نماز اور
دعا کرنے مساجد مین گئے ہین اور اونکو کہدیا ہے کہ یہان سے بہاگ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد
اپنے سپاہیون پر تہا اور اسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آئے تہے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتہ تہے
۲۴ رجمنٹ تو شامل رسالہ سوم کی ہو گئی تہی مگر ۳۱ اب تک علیحدہ تہی بنگلے اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی
بہی میرے پاس ایسی نہ تہی جسکے ذمے توپخانہ ہوتا اسواسطے مین نے حرکت نکی تاریخ ۷ ایک سوار نے ایک
سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اوسکی عوض ایسی گولی ماری کہ وہ مرگیا اب اسمین سپاہ کے
جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۲۴ رجمنٹ اور رسالہ سوم سے تہے اور دوسری جانب ۳۱ رجمنٹ اس ۳۱ رجمنٹ نے ہم سے
مدد مانگی مین نے بہی وہ ۹۰ سوار جو ہمارے ساتہ رہ گئے تہے بہیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی ۹۰ سپاہی اول
کمپنی ۳۱ رجمنٹ کے جاکر شامل مفسدین ہو گئے بوقت شام ۳۱ رجمنٹ نے پہر استدعا کمک کی کی اور درخواست
کی کہ دو توپین بہیجدو مین نے بجواب کہلا بہیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ
فتح بہیجدی جاویگی مفسدین یہ سنکر رو بفرار لائے اور ۳۱ رجمنٹ اور ۹۰ سوار مرسلہ ہمارے اونکے تعاقب مین چند میل
تک گئے جب یہ حال فوج مقیم کمپو نے سنا تو وہ توپین لیکر چہاونی کی جانب روانہ ہوے اور ڈلین ندی سے
نزدیک جو راہ مین پڑتی تہی اونہون نے دیکہا کہ کچہ سپاہی پیدل اور سوار اونکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین
جسمین تمام رسالہ سوم تہا اور ہندوستانی افسران و سپاہ ۲۴ رجمنٹ اور چند سپاہی ۳۱ رجمنٹ کے تہے شب کو فرار
ہو گئے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابہی کچہ اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے
کہ بس اسیقدر ہو کر آئندہ ختم ہو فقط

# جلندہر

بتاریخ ۷ جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوئے بعضے افسرونکو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہوگیی تھی مگر بہتونکو اطلاع بھی نہ تھی کہ یکایک اون پر گولی پڑنے لگی عرصہ قلیل کے بعد شعلہ ور ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالہ ششم لین سپاہ رجمنٹ مذکور مین نمودار ہوئے اور کسینے ان سوارونمین سے لفٹنٹ بیگشا صاحب کو جو اجٹین رجمنٹ مذکورہ بالا کے تھے گولی ماری تھی جس کے زخم سے صاحب موصوف جان بر نہوئے اور آخر کار بتاریخ ۲۰ ماہ سپر ملک بقا ہوئے اور اونکے مرنے کا دیگر افسرونکو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب ممدوح کو اوس وقت مین گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہ ہاے تفنگ مین ہر طرح کی کوشش بیچ باز رکھنے سپاہ کے کر رہے تھے

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجمنٹ گورہ معہ دو توپونکے اپنی بارکون سے نکل کر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوے اس عرصے مین ایک دستہ رسالہ ششم اونپر حملہ آور ہوا اور اونہونے ارادہ لینے کی توپونکا کیا مگر گراپ کی مار نہ سہ سکے اودہر سے ایسی گراپ اون دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیار پور سے آئین تھین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لا کر رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تھے معہ خزانہ جسمین سولہ ہزار روپیہ تھا بارک توپخانہ مین آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل ازاس خدمت کی اوسنے ایک پیغامبر کو بھی جو اوسکی سپاہ کے لین مین آکر سپاہ کو جھوٹی باتین کہکر آمادہ سرکشی کیا چاہتا تھا گرفتار کرکے حوالہ افسر کار کردیا تھا

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہوگیی مگر تین سو یا چار سو سپاہی بجانب دامن کوہ کچھ خزانہ لیکر چلے گیے ہین قریب نو اخت نو گھنٹہ روز برگنڈیر جونسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو معہ چہ ضرب توپ اسپی اپنی ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مفرور مین روانہ ہوی مگر اب کوئی قابو یا موقع اونکی گرفتاری کا باقی نرہا تھا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوے ہوچکا تھا

قبل از فرار ہونیکے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جا کر توڑا تاکہ سامان جنگ ہمراہ لے جاوین مگر شتاب زدگی اور زود ازودین بجاے لیجانے کارتوس گولی دار کے ستہتر ہزار کارتوس خالی لیگیے اونمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اونکے ہاتہ لگا جو گارد ۶۱ رجمنٹ مین تھا سواے لفٹنٹ بیگشا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے ایک اور افسر رسالہ بھی ۳۶ رجمنٹ مین زخمی خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولی سے ٹوٹ گیا تھا اور ۶۱ رجمنٹ مین دو افسر زخمی خفیف ہوے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا

ایک وقائع نگار احوال ہنگامہ مقام جلندہر کو اسطرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام مین بھی مثال مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ جون لین ۳۶ رجمنٹ مین آگ لگی اور شب دوم بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا بتاریخ ۶ جون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکہ جلندہر مین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اونکے ورود سے

اندلیشناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نووارد کو اوسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہانسے روانہ ہوجاوین صاحب افسر کمانڈنگ
افواج جلندھر لفٹنٹ کرنیل مون نیگ سے جو نسٹن صاحب متعلق ۶۰ رجمنٹ شاہی کی تہو اور اونکی کارگزاری سے جو ہنگام
فساد اونسے وقوع مین آئی تہی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اوس حکم کی ظاہر ہوگی جسکے موجب صاحب معروف
افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوئی تہی بتاریخ ۷ ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچہ انتشار رہا یا جاتا تہا
مگر کوئی امر فسادانگیز تر وقوع مین نہین آیا الا بوقت نواخت ۱۱ گہنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار
ہوئی اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کر کے فوراً پونہچی تہی اونپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ
رسالہ ششم سوار ہوکر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین گیے اور اونکے شامل ہوکر بقتل افسران انگریزی مشغول ہوے اور اول
بیگشا صاحب اجیٹن ۶۱ رجمنٹ کو جو سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا
کاری لگا تہا کہ بعد چند روز کے صاحب موصوف نے اسی زخم کے شدائد کی باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازین سواران مذکور
نے اتواب اسپی پر حملہ کیا تا کہ اوسکا قبضہ کرلین مگر دو گولہ ہاے گریپ نے اونکے بہت سے گہوڑے بے سوار کردیے
یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تہا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اونکے عقب مین موجود تہی کہ اگر
سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بہی کرتی تاہم اتواب مذکور اونکے قبضے مین نہ آتین اور سپاہ گورہ اونکے حفاظت
مین فوراً آموجود ہوتی آواز اتواب سنکر دو کمپنیان ۸ رجمنٹ شاہی کی معہ دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور
اون پر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ ہاے تفنگ اونکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اونکی نذر کین کہ
وہ لے نہ سکے اور آخر کار میدان کارزار سے روبفرار لاے اور مقام جلندھر کی جانب پہر رخ بہی نکیا صبح کو دریافت
ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ پہلور فراری ہوے ہین یہ سنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کے بذریعہ تار برقی
مقام مذکور کو بہیجی گیی اوسمین یہ بہی درخواست کی گیی تہی کہ پل دریاے ستلج جو قریب قلعہ مذکور کے ہے اوسکو توڑدین تا کہ
مفسد عبور دریا نکر سکین مگر اتفاقاً اہلکار تار برقی مقیم قلعہ مذکور اوسوقت نشہ شراب مین سرشار تہا اور اوسنے اس خبر کا
جواب نہ بہیجا ناچار ادہر سے دوبارہ بہیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کر کے تار مذکور کو راستے مین سے
توڑدیا تہا اور خبر جلندھر قلعہ مذکور کی سپاہ کو نہ پونہچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ
اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتی تو وہان بہی وہ فساد کر کے رعایا کو خراب کرتی مگر اس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا یہان
تک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسرکردگی برگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کیواسطے طیار ہوکر روانہ
ہوئی اور اس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چلکر مقام پہگوارے مین چہہ گہنٹے واسطے کہانا کہانیکے قیام کیا فی الحقیقت
ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کہانا کہانے مین صرف کرنا لازم تہا اس عرصہ چہہ گہنٹہ مین ہرچند سپاہ نے کیے بار چاہا کہ یہان
سے جلدی روانہ ہوکر کچہ سیر میدان کارزار مین دکہین مگر اونکے افسر بالادست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر
ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہان مفسدین نے پہلور مین وارد ہوکر ۳ رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ لیکر اور میگزین کا
اور اسبارا کو اپنے قبضے مین کر کے عبور دریا کیا اور وہانسے بجانب لدہیانہ روانہ ہوے اور ادہر برگیڈیر صاحب

بعد قیام چھ گھنٹہ مقام پھگواڑے سے روانہ ہوکر قریب نواخت دس گھنٹہ شب وارد مقام پھلور ہوے اسی عرصے مین کٹ صاحب
ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے ہر تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیشروی مین سد راہ ہوسکتے تھے اور ادہر تو
اونہون نے ایک چٹھی اس مضمون کی برگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونسٹن صاحب کو تحریر فرماکر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ
روکنے مفسدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگیے ہین اور ادہر جب مفسدین نے عبور دریا کیا تو صاحب موصوف بہ
مقابلہ آے صاحب موصوف کے ساتہ چار کمپنیان سکھونکی تہین جنکو اونہین صاحب نے بہرتی کیا تہا اور اب وہ
زیر حکم لفٹنٹ ولیمس صاحب کی تہین اور وہ سپاہ راجہ نابہا کی تہی جو دو ضرب توپ لیکر اونکی کمک کو آئی تہی صاحب موصوف
نے گولہ ہاے گریپ سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہاے بندوق بہی اونکی نذر کین اور کچہ عرصے تک یہ مدارات
بدین خیال جاری رکہی کہ عقب سے برگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اونکی خوب تواضع کرینگے مگر برگیڈیر صاحب تو تشریف نہ لاے
اور صاحب موصوف کا سب سامان جنگ ختم ہوگیا اب ناچار اور کچہ چارہ سواے گریز کے باقی نہ رہا مگر یہ امر بہی صاحب
ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتہ کیا کہ کچہ انتظام مین خلل نہوا شب کو قریب دو بجے کے جب فوج
گورہ نے آواز توپ وتفنگ سنی تو اونہون نے درخواست موقع واردات پر جانیکی کی مگر اونکو شجاع اور دلاور برگیڈیر صاحب
نے گو اونکو بخوبی دریافت ہوگیا تہا کہ مفسدین کا مقابلہ کٹ صاحب کرتے ہین اور اسوقت مین مدد بہت سود مند ہوگی
اور یہ موقع واسطے نیست ونابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف یہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح
بہی ہونی ممکن ہے یہ جواب اسقدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو ہوا کہ وہ خود پیچ وتاب کہا کر خاموش ہو رہے اور آخر کار اس شب
کی صبح بہی نمودار ہوئی تسپر بہی صاحب شیردل نے کوچ نفرمایا اور حکم دیا کہ کشتیان واسطے عبور کرنیکے مہیا کرو اس تک و دو
اور جستجو مین بہی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہوگیے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدہیانہ مین پونہچے اور اب
اونکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تہا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کرین کیونکہ مفسد تو وہان سے بہی آگے روانہ ہوچکے
تہے القصہ صاحب بہادر نے کچہ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدہیانہ مین چہوڑی اور باقی سپاہ
ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین مین بجانب انبالہ روانہ ہوئی اب بہی اگر کچہ چستی اور چالاکی کام مین آتی تو کچہ نہ کچہ فائدہ بخشتے
مگر اب بہی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوئی تو اوسوقت تک حکم عبور دریاے بیاس صدور نہوا جب تک ایک ایک متنفس
مفسدین کا عبور نکر گیا اس انتظام کو کیا کہتی ہین اور یہ مفروری اور جانبری مفسدین کی کیسی تہی
اس ہنگامے مین گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور یہ ثبوت کو پہونچا کہ ایک ایک متنفس
ولایتی کیا کیا کارہاے عجیب کرسکتا ہے مگر یہ بہی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اونمین سے پاس وردی اور انسانیت
اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض برگیڈیر جونسٹن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پایہ تنزل مین آگیے

## ذکر متعلق گوالیار

پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام ادگر ہر روز اپنا اعتبار افسرون کے نزدیک بڑہایا کرتی تہی اور کہا کرتی تہی
کہ ہم کبہی دغا نکرینگے اور اگر کوئی فوج مفسدہ آویگی اوسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو سپاہ مذکور اور اونکے افسرون سے

ہوا کرتی تھی بلکہ اوس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تھی کوئی شبہ اونکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا گو افسران بباعث آنے سوار رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر توپخانہ مقام سیپری جس مقام مین تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور بسبب سننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مؤ جہان سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہوگئی تھی اور بباعث انکار کرنے صوبہ ملک کے بیچ دینے تنخواہ رجمنٹ کی یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوسے تھے بہرحال تاریخ ۱۴ جولائی تک یہان سب بخوشی و بآرام رہنے اور وقت صبح بتاریخ مذکور تمام سپاہ پہرہ ششم حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوسے

بیان مندرجہ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگونکا درج ہے ایک ڈاکٹر صاحب متعلقہ گوالیار کنٹنجنٹ سے نے تحریر فرمایا ہے

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر کاروان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان ظاہر ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادہر اودہر بہاگتے پہرتے ہین یہ سنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ اڈوڈ صاحب اجیٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار کہڑا تہا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تہا اس سبب سے لفٹنٹ اڈوڈ صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہوکر لین کی جانب روان ہوسے اور وہان پہونچتے ہی اونکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گیے جتنے عرصے مین کپتان صاحب کا گھوڑا طیار ہوا اوس عرصے مین اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوار اونکا میدان پریڈ پر جمع ہو رجمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سنکر کپتان صاحب کپتان ایلار شنڈ صاحب کے بنگلے پر سیدہے گیے تاکہ اونکو بھی خبر کرے جو دو توپین جہد پور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکہی ہین اونکا قبضہ کرلین یہ حکم کپتان ایلار شنڈ صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پہر بجانب لین روان ہوسے اور راہ مین ملر صاحب کوارٹر ماسٹر سرجنٹ سے جو بندوق کاندہے پر رکہے ہوسے چلا جاتا تہا ملے اور اونکی زبانی حال صحیح سنا کہ رجمنٹ بگڑ گیی ہے اور سارجنٹ صاحب کو اونہون نے خود کہا تہا کہ بہاگ جاؤ نہین مارے جاوگے یہ سنکر بہی کپتان صاحب پہر بجانب لین روان ہوسے مگر جب آگے جاکے چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تہے نہایت لجاجت اور خوشامد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ مفت جان جاتی رہے گی اور اس عرصے مین آوازہاے تفنگ بکثرت لین کی جانب سے سمع مین آئی اور کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت مین لین مین جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس بنگلے کو آسے ہم نے بزودی ہرچہ تمامتر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوہری نشست کی تہی اور گھوڑے بہی بہت مضبوط تہے بعنایت ایزدی مین باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرسن صاحب جن دونو کی گود مین بچے تہے ہوا اور ملجانے دونو میم صاحبونکو گاڑی مذکور مین جا دی ان دونو میم صاحبو نکے خاوند چہ رسالہ دوم مین بہرتی تہے یہان موجود نہ تہے جس عرصے مین سائس نے گھوڑے جوتے اوس عرصے مین دیگر ملازمین نے کچہ کمبل اور بستر بہی ہماری گاڑی مین ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا اسچا باقی سب غارت ہوا میم ہاے باقیماندہ بہی ایک گاڑی مین سوار ہوکر بہاگین مگر میم جس صاحب کا

حال تحقیق معلوم نہین ہوا کیونکہ ڈاکٹر جمیس صاحب جنہون نے میری عوض چند روز کام بھی کیا تہا ہوا خوری کو سوار ہو کر نکلے تہے
اور میم صاحب بھی اونکے ساتھ سوار ہوئین تہین بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو تو کسی سپاہی نے بندوق
مار کر مار ڈالا تہا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بھاگا تہا اور میم صاحب اوس پر سے گر پڑی تہین
اور جہان وہ گری تہین وہانسے کچھ آواز زخم بھی آتی تہی کہ کوئی اوٹھاؤ مگر اسوقت مین اونکی مدد کو جانا بعید از عقل
تہا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہین ہوئی
منجملہ دو کہ افسران عیسائی جو غیر متعہد مقام اگر مین تہے اونمین سے دو صاحبون نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تہے
اور ایک جو توپخانہ مہدپور مین تہے خبر معلوم نہین اور نہ اونکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا
ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تہے اگر ویسا ہی اعتبار اونہون نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو
پونہچے ہونگے

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ لحظے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفرورین بجانب جنگل روان ہوکر
اور کسیکے پاس سواے پارچہ جو جسم پر تہے اور کچھ نہ تہا بلکہ بعضے اونمین سے پوشاک شبینہ مین تہے کیونکہ خبر مفسدہ
سنتے ہی اپنے بستروں سے اوٹھکر اوسیطرح روانہ ہوگیے تہے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بزانو تہے اور کسیکو یہ نہ معلوم
ہوتا تہا کہ کدہر جاتے ہین اور کہان جاوین کسیکے ساتھ خدمتگار نہ تہا اور نہ کوئی شی خوردنی ہمراہ تہی اور چلتے ہوے
عقب کو جو نظر کرتے تہے تو جن مکانوں مین اونکا تمام مال و اسباب تہا اونمین سواے شعلہ آتش کے اور کچھ نظر نہ پڑتا تہا
اسطرح روان تہے اور موضع راتر سے گذر کر شہر مندوراامین جو بفاصلہ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد
ہوے اور اس شہر مندوراامین ہمنے باقیماندہ شب گذرانی یہان ہمارے ساتھ دو صاحب معہ اپنے عیال و اطفال کے
ملے یہ دونو صاحب سر راہ راستے کے تہے اور بباعث فساد مجبوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور
اور باجور کے واقع تہا چہوڑ کر فراری ہوے تہے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ الذیل تہے کپتان کارٹر صاحب
کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر میکفرسن صاحب کمانیر
سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سیپری کپتان رائل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ
رجمنٹ مذکور کپتان لیمارشند متعلقہ سوام توپخانہ میم برلٹن صاحبہ معہ بچہ میم ہرسن صاحب معہ تین بچہ میم ہمین صاحبہ معہ مس یعنی
دختر ہمین صاحب عواٹ صاحب اور اگلفیلڈ صاحب لاتبی سر راہان راستہ معہ عیال و اطفال اور راقم وسط راہ مابین مقامات
اگر اور مندوراامین ہمکو دو سوار ملے ایک اونمین سے منشی رام راو تہا اور دوسرا اونکار سنگہ چپراسی اور بعد از قیل و قال
بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونو بطور جاسوس بلازم میجر رچرڈ صاحب رزیڈنٹ بہوپال کے تہے ان دونو نے ہم سے کہا
کہ علاقہ بیگم بہوپال مین جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بمقام سہور پونہچا دینگے الغرض مقام
مندوراامین ہمکو کچھ مزا اوس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کیواسطے مقسوم تہا یعنی ہر ایک باشندہ
اس مقام کا بسبب بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تہا اور جسقدر زہر خندہ کرکے ہم لوگ اونکے کلام سنتے تہے اوسیقدر

وہ گفتگو درباب غیبت و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی باندازِ طعن و تشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گزاری کے نہین ملتا تھا اور قدرے شیر و نان جو گرسنہ بچونکی رفع جوع کے واسطے درکار تھے بصد دقت و دشواری نصیب ہوئی اس مقام مندو دوا سے ہم بجانب مقام سرا و دو براہ سارنگپور روانہ ہوے یہ مقام قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے مین دو بڑے باریج تھے ایک تو دریاے کالا سندھ اور دوسری سڑک کلان

سے قریب چار میل سارنگپور باقی رہ گیا تھا یہان ہمنے سنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گیے ہین اور ایک رجمنٹ رسالہ معہ چند افسرونکے مقام مذکور مین مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگرونکے قبضے مین ہے اور اگر یہانسے روانہ ہوے تو اونکے ہاتھ سے سلامت جانا ناممکن ہے یہ سنکر اب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے یہان سے چلکر ہمنے رستہ کلان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے راستہ طے کرتے ہوے بجانب راجہ سرا و دجود دست سرکار تھا روان ہوے اور قریب پانچ میل راہ طے کی تھی کہ چند دہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان طراز ہوے کہ چند میل پیشتر صدہا سوار و پیادہ ہمارے منتظر مقیم تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا اوسکا دل کب قوی رہتا ہے اور ہمارا ہی فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اسواسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم تو لڑتے بھڑتے اپنا راستہ نکال ہی لینگے مگر ہمکو فکر میم لوگونکا اور بچونکا از حد تھا کیونکہ اونکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس عرصے مین ہزار ہا دہاتی وہان آکر جمع ہو گیے اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا

بتوسط رام راو مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گزارے کی شہر مذکور مین پیدا ہو اور رام راو نے کہا کہ سردار شہر یہ بات کر سکتا ہے اور فیما بین یہ شرائط قرار پائین مگر تاہم سردار مذکور کو کچھ تامل آگے چلنے مین تھا اس سبب سے ہمکو بھی کچھ شبہ درباب فریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راو مذکور نے سردار مذکور علیحدہ لیجا کر عہد و پیمان سے کیے اسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راو کے بشرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ بھی مطمین نہ تھا بلکہ اونسنے صاف ہمکو کہدیا کہ ان لوگون سے کچھ توقع نہین ہے انبوہ شہریونکا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور [illegible] سردار شہر ہمارے پاس سے چلا گیا اور منشی رام راو بھی علیحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک میدان مین یکجا جمع تھے اور ہر لحظہ خیال حملہ انبوہ مذکور کا دلمین آتا تھا

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم لودھیونکا تھا اور یہ قوم ہم سے منحرف تھی اور جو لوگ ہم مین سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دلمین رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سب بڑے اندیشے مین تھے اس عرصے مین شب قریب آتی جاتی تھی اور اس مقام مین شب باش ہونا گویا معرض تلف مین اپنے تئین ڈالنا ہے کیونکہ اسمین کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب مین ہزار ہا دہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہانسے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کرکے اور اوسکی حفاظت کو مدد اپنا سمجھ کر سب جمع ہوکر اور خوب سب طرح مضبوطی کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اوسی موضع کی طرف روانہ ہوے جسمین اندیشہ

چلنے کا تہا جب ہم نزدیک موضع کے پونہچے اور ہمنے دیکہا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم لوندبا سے نہین آیا تو ہمنے
آگے زیادہ آدمی رکہکر داخل موضع ہوئے ہم نے یہ قرار دیا تہا کہ خاموشی سے طے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب
ہے تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کون جاتا ہے مگر بباعث شور و غل سگ دہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز سم اسپہاے
سواری خفیہ روی ممکن نہ تہی ہم چپکی وہ سے بہی گذر گیے اور کوئی آدمی سواے ایک شخص کے جو ہمکو دیکہکر اندر مکان
کے چلا گیا تہا اور اوسکے جانے سے ہمکو گمان تہا کہ وہ صرف نشاندہی کے واسطے گیا ہوگا اور پہر جلدی آجاویگا اور
کوئی نظر نہ پڑا اور تمام رستا بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہہ مذکور کے پونہچے تو کچہ اطمینان ہوا اور ہم
سب اسمین مبارکبادی بخیریت طے ہونے اس موضع کی کرنیکو تہے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت
سرزد ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اوسکے ہاتہ مین تہی یکایک سر ہوگیی

تاریخ ۱۶ - قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لارادو مین پونہچے اور قریب ایک گہنٹہ ہم یہان روکے
گیے اور اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تہا اور بعد از ایک گہنٹے کے
ہمکو اجازت ہوئی کہ گڈہی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تہا جاوین گڈہی مذکور کے اندر اور باہر کچہ عجب حال بیسر و سامانی کا
نظر آتا تہا کہ ہمکو وہان رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تہی جو مکان ہمارے رہنے کیواسطے تجویز
ہوا تہا وہ لایق بود و باش نہ تہا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اوس مکان کے باہر کے دیوار کے سایے
مین رہنا بہتر ہے اور یہ سمجہکر ہم وہان جا بیٹہے تہے کہ کچہ آرام لین اس عرصے مین ایک شخص نے بیچ گڈہی پر سے
پکارا سوار سوار یہ سنکر ہم سب اندر مکان کے بہاگ گیے اور گو اس اندیشے کی کچہ اصل نہ تہی تاہم اسکے انجام کا خیال تو
سے گہبرا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تہی تہوڑے گندہ دانہ اسپہ ہمارے کہانیکو آسے اور ہم اس خیال مین تہے
کہ ہمارے گہوڑونکے واسطے کچہ گہاس وغیرہ بہی آتی ہوگی اس عرصے مین ہمکو خبر پونہچی کہ راجہ صاحب بخیال نام آوری پچیس
کے دو روپیہ یومیہ ہم لوگونکے مصارف کیواسطے خرچ کیا چاہتے ہین عرصہ قلیل چند گہنٹہ تک تو راجہ صاحب اور
اونکے ملازم ہم سے ملتے رہے اور بخاطر داری پیش آتے رہے مگر چند گہنٹے کے بعد سب کے اوضاع و
اطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تہی ہمکو نہ ملی قبل ازین ہمکو سب طرح کی توقع راجہ لارادو سے تہی مگر جب اوس سے
امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہان تک کہ راہبر یعنی اگوا بہی اوسنے ہمکو نہ منگوا دیا تو جو نا امیدی ہمکو ہوئی اوسکا بیان
ممکن نہین صرف تصور پر منحصر ہے زیادہ تر نا امیدی ہمکو اس سے ہوئی کہ منشی رام راو اور راو نکار سنگہ چپراسی نے بہی
ہمارے ساتہ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہان سے آگے نہ جاوینگے

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اس مقام مین ٹہرنا بعید از عقل و دانائی تہا اسواسطے فوراً طیاری روانگی عمل مین
آئی اب وقت قریب چار بجے سہ پہر کا تہا ہم نے سفر بہی بہت کیا تہا اور ہمارے پاس کوئی شی خوردنی بہی موجود نہ تہی
اور گرسنگی زاری بچہ ہاے گرسنہ جگر کو خون خون اور دل کو پارہ پارہ کرتی تہی جب ہم طیار ہوے تو مسلح آدمی بکثرت گرد دیوار
قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تہا جمع ہوے یہ حال دیکہکر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تہی مگر ہم نے کچہ خیال نکیا

اور وہانسے روانہ ہوئے اور یہ ہی خیال بہت صاحبون کے دلمین تہا کہ ہم اون آدمیونمین جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب ہم اونکی برابر سے نکلے تو کسینے نہ تو بندوق سر کی اور نہ کچہ زبان سے کہا جب ہم نے عبور دریا کیا اور غارہ وغیرہ طے کرنے لگے جہان معلوم ہوتا تہا کہ قبل اسکے سوار مقیم تہے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑی کے اوپر جو ہمارے سامنے تہے گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ بہ نیت اوسکے قبضہ کرنیکے گئے تہے ہم جب عبور نالہ کر رہے تہے ایک آدمی ہمکو ملا اور اوسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو رستہ بتلا دیگا اس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم مین سے جنگلونمین جاتے تہے کہ سوارونکا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تہے اور کوئی مزاحم نہ ہوتا ہر چند ہمکو یہ یقین تہا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تہی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوائے عنایت آلہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت مین محافظ اور نگہبان ہمارا تہا اور کون ہمکو بچا سکتا تہا

قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتہ تہی اولٹ گئی اور اندیشہ ایذارسی سواران کاڑہی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لاراوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تہا مگر ساکنین دیہ جو اس مقام کے قریب واقع تہے بہت خاطرداری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اونہون نے ہماری کی حتی کہ پٹیل دیہ مذکور نے خود بلا اجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتہ تا عبور دریائے کالا سندہ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تہا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بہی اوسکی خاطرداری اور تواضع جسقدر لازم تہی کی اسوقت تک ہمارے دلمین راہنمائے سابق الذکر کیطرف سے بہت شبہ باقی تہا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اوسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی یہ ہے کہ ہمنے اوسکو کچہ روپیہ پیشگی بابت اجرت اوسکی رہبری کے دیدیا تہا ہم اوسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم مین سے فی کس اپنی اپنی نوبت سے اوسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تہے قریب نصف شب کے رستہ گم ہوگیا اور کئی گہنٹے تک ہمارے سوار انکے جانور کہیتونمین پہرتے رہے آخرکار ایک موضع مین وارد ہوئے اور دریافت کرنا راہ مقام انجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نکرنے پائے تہے کہ لوگون نے ہم پر بنادیق سر کین اور ہم یہانسے بہی بناچاری بہاگے مگر یہ معلوم نہ تہا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تہا کہ ہم کہان جاتے ہین

چند کوس آگے جاکر ہم ایک چمارون کے گانونمین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدہر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بہی ملا جسنے رستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اوسکی نشاندہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ [illegible] سنہ مقام مذکور مین وارد ہوئے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بہوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہم نے شکر ادا کیا اور سمجہا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بہوپال اب تک خیرخواہ و شریک سرکار تہی قریب باغ کے باہر مقام مذکور کے ہم نے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کاشتکار ہمارے پاس آیا اور اوسنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا جسکو سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تہا کہ ہم مقام سہور جاوین اور اوس کے ذریعے سے ہمکو کچہ دودہ میسر آیا اور اوس سے ہمنے اپنی گرسنگی جس سے وہ قریب المرگ ہو رہے تہے قدرے کم کی

کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چٹھی وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بھجوا دیگا سواے اسکے اوسنے ہم سے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہان نگیے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پونہچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گیے کیونکہ بس لحظہ بعد شروع ہونے بارش کے تمام اوس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانا نرہا ایک نالہ راستے مین مابین ہمارے مقام قیام اور اجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اوسمین طغیانی بھی بہت ہوگیی تھی یہان جو تکالیف ہم پر پڑین اوسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تھوڑا ہے ہم سب بناچاری اوس نالے مین سے گیے اور زور و شور پانیکا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر جو نکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہم نے خطرہ جان کو اوسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچہ کو دوش پر اوٹھاے ہوے تا گلو پانی مین تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۰ زن و مرد باہم تھے اور سب تا گلے بھیگے ہوے تھے اور گرسنہ بھی بارہ ٹٹی پر آپڑے دوکان نقال مین جو قریب ۲۴ فٹ طول مین اور ۸ فٹ عرض مین تھا سب کیچڑ گلے والے مین بیٹھے تھے یہان ایک انگشت برابر جگہ بھی خشک نہ تھی ناچار کچھ کمبل ہمنے پونہچاے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اوسپر کمبل ڈال کر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہوا اب ہم جان سے تنگ ہوگیے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف بھوک و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے

تمام شب باد و باران کا گذر ہمارے مین بھی ہوتا رہا اور گریہ وزاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑون کے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑون کے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کبھی چھوٹے ہوؤنکے پکڑنے مین رہے تاریخ ۸ – بھی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ ملا وقت شام پھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گیی

تاریخ ۹ – کچھ مطلع آسمان صاف ہوا مگر ندی نیود جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی اس روز بھی ہمنے بامید رسید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت نواخت سات گھنٹہ شام بغم و افسوس تمام یہانسے روانہ ہوے اس مقام سے عامل نے جو ایک نہایت شرافت و خاطر داری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اوسنے ایک ٹکٹ ہم کو نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار بلا رہبر کے ہمکو ندی مذکور عبور کرنی پڑی اس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدمین تصور کیا مگر تا ہم سواے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ رہبری و حفاظت

حافظ حقیقی بشیر قدم زن ہون اور دل مین یہ خیال تہا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سہور سے اگر ہم سے راستے مین ملیگا

جب ہم اس مقام انجود سے روانہ ہونیکو تہے تو ہم نے سنا تہا کہ معتقدین مو واندر اس جانب چلے آتے ہین بلکہ یہان تک خبر تہی کہ وہ دو منزل تک پہونچ گیے ہین یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تہا اب زیادہ نازک وقت گذر گیا بصد دقت و خرابی دو گہنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہانسے آگے بڑہے مگر سیاہ مٹی یہان کی ایسی چکنی تہی کہ بمشکل ہم نے شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل مین بسر کی

تاریخ ۱۰ اپریل نواخت ۵ بجے صبح کے ہم یہانسے روانہ ہوے اور مقام جمنیر گئے جو علاقہ بیگم صاحب مین واقع ہے [illegible] کپتان [illegible] صاحب اور راقم آگے سب کے گئے کہ جا کر تحقیق حال سہور کا دریافت کرین جسوقت ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گہوڑون پر سے اوترے کہ ہمکو ایک ہاتہی اور ایک چپراسی نظر پڑا اوسکو دیکہکر ہم نہایت خوش ہوے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹہی بہی دی اوسمین میجر رکٹ صاحب نے لکہا تہا کہ مقام سہور مین ہرگز مت جانا اور سیدہے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد مین جو جمنیر سے چہہ منزل آگے تہا سب طرح کی آسایش اور امنیت ملیگی یہ چٹہی ہمکو اس پریشانی و حیرانی مین گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سوا اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام کا اکل و شرب بہی روانہ کیا تہا اور ملبوسات چہوٹے بڑے بہی بہیجے تہے کہانے مین توس روٹی گوشت چاے شکر [illegible] شراب [illegible] اور [illegible] واسطے رفع ماندگی و کسل کے بہیجی تہی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید کپڑے [illegible] واسطے ارسال کیے تہے فی الحقیقت یہ سب چیزین اس افراط سے اور اسقدر [illegible] کہ اس سے صاف ظاہر تہا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہین جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بوقت اوٹہانے سرپوش خوانون کے اور دیکہنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تہی

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہور سے ہمکو کمال تعجب تہا اسواسطے ہمنے اوس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تہا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اسنے سب حال مفصل ہم سے کہا کہ حسب صلاح و درخواست سکندر بیگم والی بہوپال سب صاحب لوگ ہوشنگ آباد کو چلے گیے ہین اور میجر صاحب بہی بروقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونیکو طیار تہے اور بیگم صاحبہ نے یہ بہی اقرار مثل اشتہار حفاظت ملک و نیک روئی سپاہ گورنمنٹ اوسکے ذمے ہے چپراسی مذکور نے یہ بہی بیان کیا کہ بیگم کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان با ایمان جہنڈہ محمدی کہڑا کرے اور سب فرنگیون کو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کے بروقت اطلاع کرنے افسران گورنمنٹ سے اور اون کے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اوسکی شرکت ساتہ مفسدین کے براے نام ہے

اپنی سواریان ہم نے یہان ہی چہوڑدین اور اوسی شب روانہ بسمت مقام اِملاہ ہوے اور تین کوس کا چکر کہا کہا

تاکہ مقام سراشیا سے بچی ہوئی چلین کیونکہ یہ شہر برلب دریاے پاربتی علاقہ سیندھیہ مین تہا اور اس مقام مین سوار و پیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تہا کہ مقام موریا مین کچھ بکث کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سہور سے ہے ہم نے اوسکو بہی بلا پر چہوڑ دیا اور آگے روانہ ہوکر مقام سوملا مین جو ایک چہوٹا سا گانو تہا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا مگر چونکہ یہان رسد وغیرہ بہم نہ پہونچ سکی اسواسطے یہانسے بہی روانہ ہوکر مقام اچہاور کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تہا چلے اور اس شہر مین بوقت نواخت ۸ گھنٹہ شب تاریخ ۱۱ ماہ وارد ہوے

اچہاور ایک شہر ہے اور اوسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر مین پونہچے تو دروازہ شہر بند تہے مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کہل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوے اور حاکم شہر مذکور بنام جان ڈی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تہا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبرگیری خورونوش ہماری اور ہماری سواریونکی بخوبی کی اور سب طرح بادب وتعظیم تمام پیش آیا اوسکی خاطرداری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس سفر مین سواے الفاظ زشت و زبون سماعت مین نہین آے تہے اور سب یہ کہتے تہے کہ ان نالایق فرنگیونکا اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تہی تو اسکی بڑی قدر تہی اور ہر ایک صاحب دعاے خیر کا مدار و حاکم اچہاور کو دیا ورکہیگا یہ جان ڈی سلوا یا جان صاحب جس نام سے وہ یہان مشہور تہا از ملک پرتگال تہا مذہب عیسائی اوسنے اختیار کیا تہا اور لباس مسلمانی پہنا کرتا تہا از بس بے تکلف تہا اور ماہیت ادویہ سے بہی کچھ واقفیت رکہتا تہا اس سبب سے اوسکو ساکنین ہمہ دان جانتے تہے اور اوسکا نہایت پاس و لحاظ کرتے تہے اوسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکہایا اور اوسکے پاس اکثر ادویہ انگریزی و ہندوستانی موجود تہے اور انکے باعث ہزارہا آدمیونکی علاج بہی وہ کرتا تہا

ایک مسمی فرانسیس بوربون فرالی بہی یہان رہتے ہین یہ لوگ فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آے تہے انہین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلشیہ ہوگیے تہے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی رکہ لیا ہے ایک خواہ آدمی نکولس ریلی نامے نہایت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکن ایرلنڈ بتلاتا ہے ایرلنڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ انگلنڈ دونو ملکر بنام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بہی لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدایش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دولہن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر مین شہر اچہاور شامل ہے اس بیگم کا اصلی نام الیزبیتہ ہے اور یہ بہی عیسائی تہی مگر جبکہ شہزادہ شبل کے ساتہ اوسکی شادی ہوگئی تہی اور یہ دونو یعنی بیگم صاحبہ جب معہ اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بہوپال گیے ہین یہان موجود نہین

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ اندور کا سنا اور جو قتل وہان ہوا تہا وہ بہی مشرحاً دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہوگیا ہے حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہمارا [illegible] اقامت

کمال الدین کا ہمارا مقامات لارکوئی اور بیلی نوور سے ہوئی اوسنے بہت خاطرداری کی اور کہا کہ اوسکے علاقے مین ہمکو سب طرح سے امنیت حاصل ہوگی اور خاص لارکوسے مین جہان ہمکو دوسرے روز جانا تھا سب طرح کی آسائش اور خاطرداری ہوگی بروز دوشنبہ تاریخ ۱۳ کو ہم مقام لارکسے پونہچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اس منزل مین بڑی گہن کا جنگل طے کرنا پڑا یہان پونہچکر ہمکو ازحد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اسقدر اطمینان کرا آیا تھا بہرحال ہمنے یہ تصور کیا کہ اب خطرہ جانبر نہین ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص کندن سنگہ نامے آیا اور بچشم خشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سیندہیہ ہون اور مجھے حکم یہ ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دہمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہان پانچ سو سوار مفسد موجود ہین اور میرے زیر حکم ہین مگر چونکہ میرا اخلاص صاحب لوگون سے ہے اسواسطے تمہاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا اور ادہر اودہر کی باتین کرکے بلطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل ڈیورنڈ صاحب رزیڈنٹ اندور تین روز ہوسے گئے اسطرف سے گیے ہین اور اونہون نے ہماری خدمتگذاری کی عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین ہمکو دین

یہ سب اوسکی باتین سنکر ہمکو ازحد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق ہوے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہے القصہ ہم نے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہو خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لینگے آخرکار ہم سب شب تاریخ ۱۴ کو روانہ ہوکے دلونمین فکر و تردد تھا اور خیال ہر یاس و ناامیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگہ مذکور کے ہاتہ مین تھی اور اوسکی حفاظت کا ذریعہ یعنی روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اوسکا قول بس ہی چکے تھے پس اس حالت مین ہتھیار بھی جیسے تم کہ گیا تھا اوسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آیا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت تنہا ہمارے پاس آکے ہمکلام ہوا تھا اور اسقدر کلمات بیہودہ اوسنے کہے تھے اوسی وقت مین نے اوسکو کیون نہ مارڈالا کہ اب خوف اوسکی جانستانی کا باقی نرہتا اور اوسوقت اوسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہوسکتا تھا ہم آگے کو قدم اوٹہاتے تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگہ مذکور اپنے سوارونکی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگہ برادر سوم دلیپ سنگہ و زیت سنگہ جاگیرداران ضلع ہذا کا ہے اور اون سبکی یہ صلاح قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب چھین لین اس حال کے سننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور اتکال الٰہی پہ اعتبار کرکے جسنے اب تک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا بیشتر بجانب موضع گورار یا قدم زن ہوے

قریب آٹھ بجے شب کے ہم مقام گورار یا وارد ہوے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے

باشندے وہان کے بہاگ گیے ہین ایک بنیا وہان موجود تہا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواران ہولکر مین گیے ہین اور یہ سوار اوس گہاٹ پر موجود ہین جس گہاٹ سے ہم عبور کرکے بمقام ہوشنگ آباد پوہنچنے جو باشندے وہان موجود تہے وہ سب بتعظیم وتکریم پیش آے اور اونکے اوضاع واطوار سے معلوم نہین ہوتا تہا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ اونکو اوس سے کیا فائدہ تہا اسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجہا اور ہر ایک سے مستفسر رہے غرض کہ جس سے سنا کچہ نہ کچہ اختلاف خبر مذکور مین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چندان اعتبار اوسکا نرہا اور بتاریخ ۱۵ ماہ وقت صبح ہم یہانسے روانہ ہوکر قریب نواخت دو گہنٹہ بعد دوپہر کے بمقام احمت وارد بود ہای گہاٹ ہوے اور راستے مین کسیطرح کا اندیشہ نہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تہی اور جسکے واسطے اسقدر کوشش وتردد ہم کرتے آتے تہے ہماری شکر گزاری اوس رحیم وکریم کی از حد وقیاس تہی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تہا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تہا اور جسنے ایسی راہ ہاے سخت ودشوار گزار مین ہماری رہبری کرکے ہمکو مقام محفوظ ومنزل مقصود کو پوہنچایا تہا

القصہ بوقت نواخت تین گہنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریاے نربدا کیا اور اوس کنارے پر میجر گارڈ صاحب نے جو سہور سے آگیے تہے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر وخوشدلی ہم سے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان وہان کی سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالین صاحب اور دیگر افسران ۲۸ رجمنٹ مندرا اسم مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین اونکا بیان نہین ہوسکتا اور اسقدر نہین کہ اون پر کسی عنوان زیادتی کا تصور بہی نہین ہوسکے اس مقام مین اور بہت سے مفرورین اندور وسہور مثل ہم لوگون کے وارد ہوے تہے اس سبب سے کوئی مکان خالی نہ تہا مگر تاہم جیسے مندراس والے مہمان نواز مشہور رہین ویساہی اونہون نے کیا اور ایک گہنٹے مین ہمارے واسطے کل اسباب سامان مہیا کردیا اور کسیطرح کی تکلیف اب باقی نرہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور امر سے ہوئی کہ ایک میم صاحب جو ہمارے ساتہ مین تہی اوسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تہا اور اوسکا شوہر گم تہا بلکہ ہم سب کو یہ یقین ہوگیا تہا کہ وہ قتل ہوگیا ہوگا مگر اس میم صاحبہ نے بڑی ہمت وجرات کرکے معہ اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اوسکا نتیجہ یہ ملا کہ اوسکا شوہر یہان زندہ اوسکو ملا اوسکے صاحب کا نام کپتان ہارسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر ثانی رسالہ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تہے اور ان صاحب کے درپے بہی باباباٹلے اور اوسکے سوار جو ہمارے تعاقب مین بہی آے تہے کئی روز رہے تہے اور یہ صاحب بہی بافضال آلہی اونکے ہاتہ نہ آکر جان بسلامت اس مقام مین پوہنچے تہے

## بلند شہر

خبر مفسدہ میرٹہ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پوہنچائی تہی وہ ایک صاحب افسر تہا جو میرٹہ جاتا تہا اور اثناے راہ مین مابین ہاپور اور میرٹہ کے اوسکو مفسدین نے لوٹ لیا تہا ناچار وہ وہان سے آگے نہ گیا

اور واپس بلندشہر کو آیا کیونکہ اوسکو خبر ملی تہی کہ بباعث بلوہ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہین ہے چند روز مین کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تہے یہان آکر مقیم ہوے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگونکی جمع ہوگئی تہی اور جو خبر بلوہ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیونکو کچہہ سزا نہ ملی اور نہ کچہہ تدارک اونکا ہوا تمام مین مشہور ہوگئی اسنے دیگر مفسدان ضلع بلندشہر کے دلونمین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا لیسیٹ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سواے ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچہہ سواران رخصتی اور اوسقدر فوج سے کہ جسقدر وہ نو بہرتی کرسکے اور کچہہ سپاہ نہ تہی پس اسقدر آدمیونسے صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تہا چہ جاے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام ضلع گوجرونکے اختیار مین ہوگیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے یلغار کرکے گوجرونکو سزا دی اور کچہہ گوجر گرفتار کرکے جیلخانے مین قید کیے اور اسیطرح کچہہ بندوبست تا تاریخ ۱۲ ماہ مئی رکہا مگر جب خبر بلوہ پردازی ۹ رجمنٹ کی جنہون نے بمقام علیگڈہ فساد برپا کیا تہا اس شہر مین پونہچی تو تمام میم صاحبونکو بہمراہی اون صاحب لوگونکے جو یہان آکر مقیم ہوگیے تہے اور کچہہ سوارونکے بمقام میرٹہ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بہی جنکے بدلے لیسیٹ صاحب نے چند روز بیشتر کی تہی اس مقام مین تہے

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسد پانچ بجے شام کے بلندشہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سنکر کچہہ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اونکو یہ خیال تہا کہ اٹہ رجمنٹ ہندوستانی کا گارد اگر اوسکو میرٹہ لیجاویگا مگر یہ خزانہ بند ہی کر رہے تہے کہ ایک گروہ کثیر گوجرونکا شہر مین گہس آیا غرض کہ فوراً اونکا مقابلہ کیا اور کیے گوجر مارے گیے گوجرونسے اور تو کچہہ ہو نہ سکا مگر اونہون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانے پر قائم تہا بعد انکال دینے گوجرونکے حکام نے چاہا کہ ایسے گارد ۹ رجمنٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانہ کے بمقام میرٹہ روانہ کرین اور وہ بہی جانے پر راضی ہوے مگر بجاے میرٹہ جانیکے اونہون نے راستا دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام وغیرہ عیسائیونسے کہ گیے کہ تم سب میرٹہ چلے جاؤ ورنہ حکام نہین جاتے تہے مگر بمجبوری گیے اور وہانسے کچہہ سوار زیر حکم کپتان ترونٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پہر بلندشہر مین آے اور دیکہا کہ سپاہ گورکہہ وہان موجود ہین اور قریب دوسو سوار رسالہ رامپور کے بہی ہین ان سوارون نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سواے فرار کے اور کچہہ اونسے نہو سکا بہاگتے بہاگتے اونہون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا بتاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورکہہ واسطے شامل ہونے ساتہ کمپ سپہ سالار بہادر کے یہانسے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندرآباد کو حملہ کرکے خوب لوٹا اور یہ چونکہ وہ جانتے تہے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہے کہ اونکی سزادہی کو پونہچے گی اس خیال سے اونہون نے اس شہر سکندرآباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندرآباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزارہا لوگ اوسمین آباد ہین بتاریخ ۱ جون اس مضمون کی خبر پونہچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگیے ہین اس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اونمین سے بہاگ گیے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور ان پر بہی چندان اعتبار نہ تہا کہ وقت حملہ مفسدان یہ بہی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلندشہر کے واقع ہے

چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز جو پہر بلندشہر مین آے تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین ولی داد خان مین جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہی پایا

جب یہ لوگ قریب شہر کے پونہچے تو دیکہا کہ مفسد بصف جنگ معہ تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون نے جنمین کپتان ترورٹ صاحب اور سمیتہ صاحب اور لائل صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تہے اور ہمہ وجوہ ۴ سوار اونکے ہمراہ تہے چاہا کہ دشمن پر باوجود جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اس خیال سے آگے بڑہے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراپ مارا اوس سے تین سوار اوڑ گیے مگر کسی صاحب لوگ کو آسیب نہ پونہچا ناچار سب صاحب واپس میرٹہ کو چلے آے اور شہر بلندشہر کو قبضہ ولی داد خان مذکور مین چہوڑ دیا

## سرسا

تاریخ ۲۹ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار بدمعاش متصل فتح آباد کے جمع ہوے ہین اور اونکا ارادہ یہ ہے کہ اوس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان رابرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچہ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور سوار چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ہلیارڈ صاحب کے روانہ کیے گیے یہ سپاہ بنواخت ایک گہنٹہ بعد نصف شب تاریخ ۳۰ مئی روانہ ہوے اور اوسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آے اونکے پاس دو چٹہیان تہین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالدار رسالے کی طرف سے تہی اور غالب کہ اونمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران جہجر نے کیا تہا لکہا ہوگا اور یہ بہی لکہا ہوگا کہ تم بہی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بہی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اوس نے ایک چٹہی فتح چند خزانچی کو دی اوسمین بہی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تہا درج تہا اس خبر کے سنتے ہی سب میم صاحبونکو روانہ مقام ساہووالہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑہے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچہ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہرچند اب تک یہ یقین تہا کہ اکثر اونمین کے معہ افسران ہندوستانی خیرخواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چپراسیان پرمٹ حسب الحکم صاحب کلکٹر پرمٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہوے تہے وہ دروازہ کہولنے مین انکار کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی کہ یہان سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہووالہ مین جا کر اپنے عیال و اطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہے تہوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبون کے بمقام ساہووالہ مین خبر پہونچی کہ چپراسیان پرمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار بتلاش صاحبان چارطرف سرسا کے منتشر ہوگیے اور قیدی سب آزاد کیے گیے اور پلٹن پولس شامل غارت گرونکے ہوگیی

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلۃ الذیل فوراً ساہووالے سے روانہ ہوکر

مقام دہیووال جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہے چلے گیے وونلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی مع صاحب سپرنٹنڈنٹ مع میم صاحبہ
اور ایک بچہ خورد سال اور تین دختر وونلڈ صاحب اور ریلیارڈ صاحب کی میم مع دو بچونکے اور ایک بچہ خورد ایک ہفتے کی عمر کا
اور بروشلی صاحب کلکٹر بریٹ مع میم صاحبہ کے اور پول صاحب اسسٹنٹ تیرول مع میم صاحبہ اور دو دختر اونکی اور ڈاکٹر
غیس صاحب مع میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور رمور صاحب جونیر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے کہ موضع گودہا معروف بہ برنوالہ ایک گاڑی جسمین پول صاحب وغیرہ تھے
اور جو پیچھے رہ گیے تھے لٹ گیے بعد ازان موضع بہراج جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پونہچے تھے دہاتی ہمارے
تعاقب مین آئے اور شور و غل مچاتے ہوئے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سر کین تو قریب ڈیڑھ میل
تعاقب کرکے واپس چلے گیے بتاریخ ۱۳ قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری مین پونہچے اس مقام مین اہالیان
پولس اور نمبردار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن اتا جاتا تھا اونکی نیت گرشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخر کار
قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہر حملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوئے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے
ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیہ نے جسکا نام ...سنگھ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیر خواہ
و نمکحلال سے سب کو دور رکھا کسیکو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اوسکی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور
شمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی

بتاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سوار مہاراجہ پٹیالہ نے بھیجے اور اونکی حفاظت مین ہم
موضع دودہال مین پونہچے اور بمقام سنامدر صاحب پیرول مقام دہیودہ ہم سے ملے تھے دنل روز مین ہم
بمقام پٹیالہ پونہچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہ باغ بارہ دری مین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع و تکریم سے پیش آئے
کھانے اور میوہ جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اونکے مہمان رہے مین ایکبار دیکھنے کیواسطے انبالہ
گیا تھا بعد ازان سب میم صاحبونکو بکوہ کسولی روانہ کرکے ہم پھر بتاریخ ۲۳ جون وقت صبح وارد ..... ہوے

## گوپی گنج

بتاریخ یکم جولائی وقت شام دو سوارون نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی رجمنٹ کے
مسلح پنجاب راستہ چھوڑ کر چلے جاتے ہین کہ جو گارد رجمنٹ شاہی کا راستہ پر تعینات ہے اوس سے بچ کر
نکل جاوین یہ سنکر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹنٹ وولہوس صاحب اور بیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہوے جسوقت وہ ایک
گانو مین اندر جاتے تھے اوسیوقت اونکو جالیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جواب ... طلب کیا تو اونہون نے کہا
کہ ہم رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اونکے پاس بندوقین بھری ہوئی تھین اسکا سبب
اونہون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کیواسطے بھر رکھی ہین صاحب مجسٹریٹ نے اونسے ہتھیار رکھدینے کو کہا اور
اونہون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سر کرے مگر فورا گرفتار ہوا
اور ہتھیار اوسکے چھین کر دو درجن بید اوسکو لگوائے بروقت تلاشی کے اونکے پاس چھٹیات رخصت کلفن اور صاحب مجسٹریٹ نے

بعد ازین اونکو حکم چلے جانیکا دیا

تاریخ ۳ ۔ قریب پانچ بجے شام کے یہہ خبر صاحب مجسٹریٹ کو پونہچی کہ کچہہ آدمی مسلح ایک گانو مین جو قریب ۸ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ معہ بارہ سوار اور پندرہ چوکیدارون کے گانو مذکور پر گئے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ ساکنان دیہہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکہتے ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اوس گانون کو جلا دیا اور وہانسے جون صاحب کے کارخانہ نیل مین جو متصل تہا گئے اور وہان سے سواران ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بہیجا کہ ایک دوسرے گانونکو جو قریب اوس مقام کے تہا جاکر جلا دین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چہہ سو مفسد کے جمع ہوے اور جاکر کارخانہ نیل پر حملہ آور ہوے ایک چوکیدار نے بہاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی کہ مفسدون نے کارخانہ گہیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گہر گئے یہہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پونہچی تہے اور اوسی وقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ ولوس صاحب روانہ ہوی اور بہ زودترین زود وارد مقام مذکور ہوے مگر دیکہا کہ کارخانہ مذکور مین آگ لگادی تہی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بے سر پڑی تہی کیونکہ مفسدین اوسکا سر کاٹ کر لیگئے تہے قریب سو گز کے فاصلے پر اونہون نے دیکہا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اونکی خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تہا پڑی ہے جسوقت لفٹنٹ ولوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکہا اونہون نے حکم دیا کہ جو سامنے آوے اوسے مار ڈالو اور سبکو چہوڑ دو اب تعاقب مفسدین کا دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گانو مین وہ چہپے تہے وہانسے اونکو نکال کر خوب مارا اور اون گانونکو جلا دیا اور اکثر مفسدین اس معرکے مین مارے گئے اور اونکی لاشین واسطے طعمہ زاغ و زغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چہوڑ دی گئین

اب گورہ لوگ واپس کارخانہ مذکور مین آئے اور ہر چند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و جنگ مفسدین سے ماندے ہوگئے تہے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشونکو گوپی گنج تک جو چہہ میل یہانسے تہا لیگئے گوپی گنج سے لاشین صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجا کر اونکے بہائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اونکے خسر پورہ کی مقام گوپی گنج مین تاریخ ۵ ۔ دفن ہوئین

## ہانسی

بہ وقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو رجمنٹ موجود تہین ایک اونمین سے یعنی رسالہ چہارم توقف بسبب ۱۵ ماہ جون کے یہانسے کوچ کرکے شامل سپاہ ہوگیا تہا اور اوسی روز وقت شب چند بنگلہ جات بارگاہ مین جو احاطہ لفٹنٹ بارڈیل صاحب مین جمع تہے آگ لگی مگر بکوشش افسران جلدی فرو ہوگئی چند روز کے بعد یہہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کہ غارتگر نزدیک آگئے ہین کپتان اسٹاکر صاحب موصوف نے بمقام ساتہ ہر یانہ لیٹ کے اسوقت موجود تہے ایک کمپنی کو ساتہ لیکر باہر گئے مگر کوئی نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس پچاس سوار مقام بہوانی کے جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اور بہ وقت استفسار اونہون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ دادری نے

واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بھیجا ہے مگر اونکو اجازت چھاونی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دو سوار راجہ دادری کے
مقام روہتک جو بین بین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قرب وجوار
کے دیہات پر بھی دست اندازی کی بعد ازان اونکا ارادہ ہوا کہ مقامات ہانسی و حصار و سرسا بھی آکر وہی عمل کرین
مگر جب اونھون نے یہ سنا کہ سپاہ گورہ معہ دو ضرب توپ اونکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلی گئی

تباریخ ۲۹ جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبہ نکو تیہ مقام حصار روانہ کیا
چپراسیان پرمٹ و نہر اور بدمعاشان شہر نے سبز کرتے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین
ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل اشیا یعنی پن چکی کے جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہو گئے بڑوول صاحب
کا بنگلہ جلا کر تمام چھاونی کو آگ لگا دی جو صاحب لوگ یہان تھے وہ بمشکل جان بسلامت لیگئے کیونکہ بہت دور تک
مفسدون نے اونکا تعاقب کیا تھا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونیکا اور جو جو مشکلات اور شدائد اونکو
پیش آئین تھین چھپوا دیا ہے غرض کہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف مقام راج گڈہ وار د ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت
مین پہونچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین بامن و امان زندہ رہے
راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکنر صاحب کا جو اونھون نے خود چھپوایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ
ایک چٹھی بطلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی مگر اوسکا جواب باصواب نملا یعنی احوال
مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھکر ختم کیا فقط

## نیمچ

شب ۳ جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹے چھاونی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے
کان کھڑے ہوئے اور فوراً دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہورہے ہین
ایک صاحب فی الحال اوس وقت موجود مین حال اس گشت و خون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین
کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب چھاونی مین موجود تھا اور بازوے ثانی ماتحت رزر صاحب
کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب خوف بلوہ عام ہوا تو رزر صاحب نے ارادہ کیا کہ اپنے بازو کو بھی قلعے مین لیجاوین
مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سر کی مگر صاحب
کی خوش نصیبی سے نشانہ نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو جب کو قلعے مین
لیگئے اب سپاہ نے جبراً و قہراً کچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے
آویگی تو ہمکو خواہ مخواہ اونکی اطاعت ترک کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہو اور اگر ہمارے
ساتھ شامل ہو آخرکار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور رزر صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمہاری جان پر آسیب
آویگا اور یہ سوار آپکو زندہ نچھوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور رزر صاحب اور ایجیٹن صاحب جنکا نام معلوم نہین
اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام دارو روانہ ہوئے اور اثنائے راہ مین افسران رسالہ شل کوٹ صاحب

اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگونکے اور پانچ میم صاحبونکے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ اونکے سامنے آیا اوسکو اونہون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اوسکے روبرو جھنڈہ قایم کرنے کے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اوسنے صوبہ دارون اور جمعدارون کو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا ہے لائڈ صاحب کے پاس ایک رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والونکا یہ ہے کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہو اور ایک مختار گوالیار مفسدین کے ساتھ سازش بھی رکھتا ہے میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے طفلے وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے اونکے ہاتھ مین سے چھین لئے ایبٹ صاحب نے بتاریخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمایش کرنے سوارونکا کیا اور کہا کہ جو اونہون نے عہد وفاداری کا کیا ہے تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو وفا کرین مگر اونہون نے متفق اللفظ یہ درجواب کہا کہ تمنے کیون سرکار لاہور اور شاہ اودہ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو مگر یہ نہوگا

اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت وخون کا بیان کیجیے بس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اوس سب سے نیمچ مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے اونکو مفسدین نے کلہاڑون سے توڑ کر خراب وخستہ کیا غریب پیتونجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندہکر اوڑا دیا اور مشہور ہے کہ اونہون نے چند میم صاحبونکو بھی اسیطرح اوڑا دیا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہو گیے اور شاورد صاحب یہ وقت یہان پونہچے مفسدین کے روانہ ہونیکے بعد آے

ایک سپاہی بنام قادر اہمل جو بتاریخ دہم جون بمقام خیرداڑہ گرفتار ہوا تھا اوسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب حالات مذکورہ بالا سے رہگیے ہین اسواسطے اوسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہے

مین اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارد راجہ حوالدار کے جسمین آٹھ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اسکے سننے سے تمام رجمنٹ طیار ہو کر میدان مین آئی اور دیوار ہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوے آخر کار یہ خبر غلط نکلی اور فیمابین صاحب لوگون اور سپاہیون کے عہد وپیمان ہوے تاریخ سوم قریب نواخت گیارہ گھنٹہ شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز جو مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہو کر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلہ برگیڈ میجر صاحب سے سننے مین آئی اور فوراً اوس بنگلے مین سے شعلہ آتش نکلتے نمودار ہوے مفسدین گروہ باندہکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلون مین

آگ لگا دی تہی بوقت نواخت چار گہنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی وردی سوائے پتلون کے پہنے ہوئے کرنیل الرس صاحب
کے بنگلے پر آئے اونکو دیکہکر ہمارا اکار دلیار ہوا اور ہمنے بندوقین بہر کر اونسے کہا اگر تم نزدیک آؤگے تو ہم مار دینگے
یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے کہا ایک دین کیونکہ ہمکو بہوانی بخش جمعدار چپراسیان نے سمجہا
رکہا تہا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اوسکا ایسا جواب دینا ورنہ وہ تمکو مار ڈالینگے جب ہمنے اونکو جواب ایک دین کا دیا
تو نایک اور چارون سپاہی سنکر چلے گیے بوقت نواخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتہ مین لیے
ہوئے ہمارے سامنے آکر کہڑے ہوئے ہمنے اونکو بہی دہمکایا جیسے ہمنے پہلے سپاہیونکو دہمکایا تہا کہ آگے آؤگے
تو ہم بندوق مار دینگے اسپر اونہون نے بہی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سنکر اونہون
نے کہا پہر مقابلہ کرنیکی کیا ضرورت ہے ہتہیار دہر دو اور وردی اوتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتہیار رکہنے سے انکار
کیا بعد ازین دو دو سوار ہماری دونو طرف ہو کر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی روبرو بہرتی تہی اور پیادہ سپاہ ہمراہ توپخانہ
کے مقابلے مین تہی سواران مذکور ہمکو جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لیگیے یہ شخص پست قد بہت تخیم سفید
بروت کرسی کے وردی سپاہ پیدل کی پہنے ہوئے بیٹہا تہا سپاہ مفسد نے خزانہ نکالا تہا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو
دیتے جاتے تہے جرنیلی صوبہ دار نے ہم سے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کروگے تو کل کے روز تمکو بہی دو ماہہ
ملجاویگا اور جو ہمراہی سے انکار کروگے تو تمہارے ہتہیار چہین کر تمکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہمنے ناچاری اقرار ہمراہی کا کیا
اور روانہ ہوئے قلعے سے پہلے ہمکو چہاونی مین لیگیے یہان وہ سب مال مغرور جمع کرتے تہے اور یہانسے گاڑی
اور بگی مین بار کرکے لیجاتے تہے قریب نواخت دو گہنٹہ روز یہانسے روانہ بجانب مقام نیمیا گڈہ ہوئے اور بد انتظامی
سوائے اسکے اور کچہ نہ تہی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تہا پیادہ سپاہ آگے تہی اوسکے بعد
توپخانہ اور عقب مین سوار اس ہیئت سے وہ روانہ ہوئے اور اوس شب کو مقام نوگانوہ مین وارد ہوئے ہمارے
نگار نے تجویز فرار ہونیکی کی اور جب قریب نوگانوے کے پونہچے تو ہم ایک باولی مین اوترے گویا پانی پینے جاتے
تہے سوارون نے ہم سے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کر لین اس مقام پر ہمنے حقہ کشی
شروع کی اور جب تک تاریکی شب محیط نہ ہوئی بیٹہے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چہ روز
کے عرصے مین براہ ٹوار دو بہندر یہان وارد ہوئے

سپاہی بیان کرتے تہے کہ اکثر افسر لوگ مارے گیے مین نے خود سنا کہ اکثر بنگلون مین سے آواز تفنگ
آتی تہی اور وہ شعلہ ور تہی اور آتش زدگی کی گرم بازاری تہی اور سپاہیون نے مجہے یہ بہی کہا تہا کہ برگیڈ میجر صاحب بہی
مارے گیے تہے

سپاہ نے ہمکو اونکے ساتھ دہلی جانیکو کہا تہا اور یہ بیان کرتے تہے کہ وہان بادشاہ ہمکو چودہ روپیہ
ماہوار دیگا اور یہ بہی کہتے تہے کہ ہم براہ چتور گڈہ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بہی سنا تہا
کہ ایک یا دو میم صاحبہ بہی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تہین اوسمین آگ بہی لگی تہی اور مفسدین نے اونکی ٹانگین

پکڑکر اونکو شعلے مین ڈالکر جلا دیا تھا

ایک صاحب منجملہ صاحبان مفرورین اپنا حال فرار ہونیکا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ مین معہ دیگر صاحبان مفرورین نیمچ کے جو بتاریخ ۳ ماہ وقت شب فرار ہوے تھے اب حفاظت رانا صاحب مین ہون اور رانا صاحب بہت خاطرداری اور مدارات سے پیش آتے ہین اور جو صاحب لوگ مقام ارنیورہ اور کوہ آبو مین ہین اونہون نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکے ہمکو ازحد ضرورت تہی بہیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیمچ سے صرف پارچہ جو جسم پر تہے اور جان جو تن مین تہی لیکر فرار ہوئے تہے اور ہم اپنی خوش نصیبی اسی مین تصور کرتے ہین کہ جان سلامت رہے کپتان اینلی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اونکے احسانات کے ہم بہت شکرگزار ہین تمام افسران فوج بنگال جو نیمچ اور نصیرآباد مین تہی اونکو حکم آگرے جانے کا ہے اور راجپوتانہ مین پہر فوج بمبی جا بجا فوراً آنی والی ہے ہمارے ساتہ مین صاحبان مفصلہ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکتر صاحب لفٹنٹ گوردن صاحب اور ڈاکتر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکتر کوٹ صاحب اور ڈاکتر جین صاحب اور لفٹنٹ رو صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن بپی زون صاحب متعلقہ فوج بمبی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ اب تک سب سلامت ہین

خبرین درباب قتل سارجن میجر سپیل صاحب کی میم اور اونکی تین بچونکی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقہ توپخانہ اسپی تہے اور میم صاحبہ نے اسپنے تئین مکان مین جو اونکا اپنا تہا اور بہت پختہ بنا ہوا تہا بند کرلیا تہا اور دشمن اونکو اوسمین سے جب کسیطرح نکال نہ سکے تو دروازونکی راہ سے بندوقین مارکر اونکو ہلاک کیا

تین ہفتہ بعد اس فساد کے اون افسرونکو جو قلعے مین تہے پہر کچہ اندیشہ پیدا ہوا اور اونہون نے یہ تصور کیا کہ مفسدین شیوا اون پر حملہ آور ہونگے اسی لحاظ سے تمام میم اور بچونکو بمقام نصیرآباد جہان فوج گورہ بکثرت موجود تہی روانہ کیا اور اونکے ہمراہ افسران ۲ ۷ رجمنٹ گیے اور یہان قلعے مین صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گیے ان صاحبونکا نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہگیے تہے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب کپتان شوور صاحب کپتان لائڈ صاحب کپتان لاری صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ ریشی صاحب اور لفٹنٹ بارنس صاحب اور لفٹنٹ الیس صاحب اور لفٹنٹ سٹیل ٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمس صاحب اور ڈاکتر مری صاحب

بتاریخ ۱۲ ماہ اگست وقت شب چند سوارون نے مفسدہ پردازی کرکے اپنے کمان افسر پر تین گولی چلائین اور صاحب ممدوح نے سیاہ گورہ کو حکم دیا کہ انکو مارکر جس مکان مین وہ گہس بیٹہے ہین اوسمین سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بہاگے مگر بہاگتے بہاگتے ایک گورے کو تو اونہون نے جان سے مار ڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازین تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا بخیال اسکے کہ شاید کل سوار مفسدہ پردازی کرکے بمقابلہ فوج گورہ پیش آوین مگر ایسا نہوا اور بعد چند روز کے فوج موسنے

نے آگرا کے قلعے کی تبدیلی کرادی

لیکن جو ولایتی لوگ مقام نیمچ مین تھے اونکو ابھی اور بھی تکالیف اوٹھانی تھین تفصیل اسکی یہ کہ بتاریخ ۲۰ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ معہ تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوے اور اس قلعے مین ۳۲۷ نفر لایق کارزار اور ۱۵۴ نفر بیمار تھے مگر سامان خورونوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بدلیری و مردانگی بتمام زیر حکم کپتان سمیسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم اپنے تئین بچایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اوسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوے کہ ہر ایک حملے مین دشمنونکا بہت نقصان جان ہوا اور بتاریخ ۲۱ وقت صبح دشمنون نے ارادہ مصمم زینہ لگا کر قلعے مین گھس آنیکا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا

بتاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فارگیو ہارسن صاحب متعلقہ رسالہ دوم نے مقام باگنا سے دشمنون پر حملہ کیا اور بیس مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گردا گرد جابجا پڑی ہوئی تھی

بعد از اس ہنگامے کہ جب روز روشن ہوا تو معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈہ سبز جسپر نام پنجاب کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے اور اس جھنڈے اور زینونکو نہایت دہوم دہام سے جوالداڑکا مصرا اور مالاناخان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بارش گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اوتر گئے تھے قلعے مین لاے اور جب بتاریخ ۲۲ وقت صبح خبر روانگی فوج برگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام مئو سے بجانب مندسور پہنچی اور فوج مذکور اثناے راہ مین اس مقام نیمچ مین آئی اوسیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ گیے اور مقام نیمچ مفسدہ پردازونسے خالی ہوگیا

ایک وقایع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج نیمچ نے بھی اونکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۷۲ رجمنٹ پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچہ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ موجود تھی اور قلعے مین بازوے راست ۷ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازونے جب رجمنٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال مین تھا بتاریخ ۲۰ اور ۳۱ مئی اور یکم جون کو کچہ علامات بیقراری کے لشکرہ سپاہ سے نمودار ہوئی مگر بروز دوم وہ سب نادیدہ ہوے اور سپاہ نے دوبارہ قول وقسم از روے دہرم اور ایمان کے کیا مگر یہ قول اونکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ بتاریخ ۳ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چھاونی مین منتشر ہوکر بازار گشت وخون و آتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاونی کا زغہ کر لیا اور جو سامنے آیا اوسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبان مین آگ لگی پیادے تو لوٹ اور آگ لگانے مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلونکے پہرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اوسے قتل کرین

اب یہان شور محشر سے کم نہ تھا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تھی اور دوسری جانب آواز توپ وتفنگ آسمان تک پہونچتی تھی اور ادہر شور مظلومونکا اور گریہ وزاری ستمدیدگان کی طبق آسمان کو توڑتی تھی اس عرصے مین وہ بازو رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تھا اوسکو اندر قلعے کے بصد وقت لیگیے اور وہان اونکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تاکہ قلعے کو مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو ولایتی سارجن اور بیس چیدہ سپاہی واسطے حفاظت دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گھنٹے یہ ہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر پہر سر ہوئین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تھی وہ بھی مستعد بفساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھولدو ہرچند لفٹنٹ روز صاحب اور گوردن صاحب اور دیول پورٹ صاحب نے فہمایش کی مگر کچہ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ تمہاری زندگی نرہیگی سوار آکر تمکو مار ڈالینگے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آے اور تھوڑے عرصے تک انتظار فوج لشکر کا کیا مگر جب کچہ چارہ باقی نرہا تو وہ وہان سے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سوار یا اسباب اونکے پاس نہ تھا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اونکے پیر ورم ہوکے چھالے پڑگیے جس گانو مین جاتے تھے وہانکے لوگ اونکو نہایت تنگ اور اونکی تذہیک کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہنے نہین دیتے تھے کہین کہین اونکو خشک روٹی بصد ذلت وخواری نصیب ہوئی تھی یہ سب صاحب لوگ سترہ نفر تھے اور اونکے ساتھ چھ میم اور دس بچے تھے الغرض بصد ذلت وخواری یہ سب مقام دکلا مین پونہچے یہان رانا ے اودے پور نے کچہ سوار تعینات کر رکھے تھے یہ سوار اونکے ہمراہ ہوئے اور اونکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکھا اسطرح ان سب صاحبونکی تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور وستم مفسدین سے اونکو نجات ملی

## اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو بتاریخ ۱۴ جون برپا ہوا تھا اندور مین بھی بتاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل ڈیورند صاحب رزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزیڈنسی کے دی تہین تھوڑے عرصے بعد نواخت آٹہ گھنٹہ صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ دفتر تار برقی کو قتل کیا اب بیوگل بجنا شروع ہوا فوج بھیل مع سپاہ مہو اور مہدپور حسب الحکم آکر موجود ہوین مگر سپاہ مہو اور مہدپور نے کرنیل ڈیورند صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تھی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز مفسدین جوا ونکے ساتھ شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چھوٹے بچونکو مع اتواب کوہی پر سوار کرواکر ہمراہی فوج بھیل روانہ سیہور کیا اور اس مقام سے بھی بناچاری وہ سب بہاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گیے کیونکہ فوج مقیم سیہور نے بھی مفسدہ پردازی پر کمر حمیت باندہی تھی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ ہلکر سے کچہ شرائط پیش کین اونہون نے سب منظور کین مگر حوالہ کردینا انگریزان کا نمانا اور مہاراجہ صاحب خود و فوج مفسدین مین گیے وہان مفسدین نے اونکو صلاح دی کہ تم بھی اپنی فوج طیار کرکے دہلی کو چلو اونہون نے بجواب یہ کہا کہ نہ مجہہ مین اتنی قدرت ہے کہ مین فوج بھرتی کرون اور نہ جسونت راو ہلکر اسقدر روپیہ

چہوڑکر مرے ہین کہ جو اس مہم کیواسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ بہی کہا کہ مذہب ہنود مین یہ کہان لکہا ہے کہ عورات اور معصوم بچونکو قتل کرو القصہ ایسے ایسی باتین نصیحت آمیز اونسے کہکر اور اونکو اس خونریزی سے منع کرکر مہاراجہ صاحب محل سرا کو روانہ ہوے اور مفسدین نے خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کپہوے مئو کو ہوکر روانہ دہلی ہوے فقط

## مئو

افواج مقیم مئو نے بہی اوسی روز سرکشی شروع کی تہی جس روز فوج اندور نے سر شورش اوٹہایا تہا تاریخ ۳۰ جون ایک جاسوس متعلقہ پولیس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چہاونی کو خبر دی کہ ایک جہنڈہ سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دیندار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہین وہ آکر اوسکے گرد جمع ہون مگر اوس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجہا تہا بروز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابق سب فوج کی ٹریٹ ہوئی اور کسیکے حرکات سے یہ نپایا گیا کہ وہ آمادۂ فساد ہین قریب ساڑہے آٹہ بجے کے آوازہاے اتواپ اندور کی جانب سے گوش زد ہوئین اور تہوڑے عرصے کے بعد ایک چٹہی کرنیل ڈیورنڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکہی ہوئی تہی آئی اوسمین یہ مضمون درج تہا کہ توپخانہ گورہ جلدی ازراہ مہربانی بہیجدو بلکہ ہم پر بمقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہے برطبق اسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر بوقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزیڈنٹ اندور سے روانہ ہوگئے تہے کپتان ہنگرفورڈ صاحب کمانیر توپخانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی سیم لوگ اور بچے بہی داخل قلعہ ہوے اور ایک بہرہ جنگی توپخانہ لیٹ کا بفاصلہ پانچ میل جانب اندور نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال چہاونی کے تعینات ہوئی بنظر اسکے کہ سپاہ ہندوستانی کی دلونمین کسیطرح سے بے اعتباری کا گمان نہو پہرہ ہاے ہندوستانی جو قلعے مین تہے اونکی نفری زیادہ کی گیی اور اونکے افسر تمام روز اونکی لین مین رہے تاکہ فساد نہو اور اونکے دلونمین اعتبار منجانب سرکار رہے سواے ازین افسران توپخانہ کو حکم ہوا کہ شب کو اپنے سوار ونکے ساتہ لین مین رہین مگر سب افسر جب مس کوٹ مین کہانا کہارہے تہے ایک سوار خفیہ اونکے پاس آیا اور اوسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نکرنا مگر اس اطلاع خیرخواہی کا کسنے خیال نکیا اور بعد کہانے کے سب صاحب لین کو گیے اور لفٹنٹ فارٹن صاحب متعمل گارد جہنڈہ لین کے ایک سوار سے کچہ گفتگو کررہے تہے کہ یکایک سوار مذکور نے اپنی قرابین اوٹہاکر سر کی اوسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی اپنی اپنی آرام گاہ سے اوٹہکر بہاگے اب یہ حال تہا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۲۳ کی سب بندوقین مار رہی تہی غرض کہ اسی بارش غلولہ ہاے تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے مقام سے بہاگے قبل از اس واردات کے کچہ سواران مفسد لین سے جدا ہوکر راستے پر اس ارادے سے کہڑے ہوے کہ جسوقت میجر ہیرسن صاحب اونکا کمانڈنٹ آوے اوسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اونکا پورا ہوا یعنی جسوقت صاحب موصوف اپنے بنگلے سے اوٹہکر اونکے نزدیک آے اونہون نے فوراً

گولی مارکر اونکو زمین پر گرا دیا اور بعد ازان تلوارون سے اونکے جسم کو پارہ پارہ کیا اسوقت افسران ۲۲ رجمنٹ سارجنٹ میجر صاحب کے بنگلے مین جسمین مس کوٹ مقرر ہوا تہا کہانا کہا کر چورٹ پی رہے تہے کہ یکایک آواز تفنگ لین سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لحظہ نگذرا تہا کہ ویسے ہی آواز لین پلٹن کمپنی گرانڈیر ۲۳ رجمنٹ سے سماعت مین آئین اور چونکہ یہ لین برابر اوس بنگلے کے تہی جہان وہ سب صاحب مقیم تہے سوائے آواز کے گولیان بہی صاحبان موصوفین کے گرد وپیش آنے لگین اور اب تمام چہاونی پیدل مین سوائے گولی کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا چند صاحبون نے یہ تصور کیا کہ فوج ہلکر نے شاید چہاونی پر حملہ کیا ہے اور اس خیال سے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹر گارد کے جانب روانہ ہوے اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکہکر ہر چند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچہ فائدہ مترتب نہوا اور سپاہ نے اتنی گولیان مارین کہ سوائے گولی کے اور کچہ وہان نظر نہ آتا تہا کرنیل پلیٹ صاحب نے بعد چہین لینے ہتہیار سپاہ گارد قلعہ کے جنگی بندوقین بہی اونہین حکم دیا کہ توپخانہ چہاونی پیدل کو روانہ ہو مگر اب بہی کرنیل صاحب کے دلمین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تہا کیونکہ موسم گرمای گذشتہ مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سیاہ گورہ مین تہے تو سپاہ مذکور نے اونکو عرضی دی تہی کہ وہ اونکو چہوڑکر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری ظاہر کی تہی کہ وہ بغیر انتظار آنے توپخانے کے کپتان میگین صاحب اجیٹن کو ساتہ لیکر چہاونی کو تنہا روانہ ہوے اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے تہے کہ اس عرصے مین کچہ سوار آے اور سپاہ سے بیان طراز ہوئے کہ ہمنے اپنے کمان افسر کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اوسکا یہ نکلا کہ کرنیل پلیٹ صاحب اور کپتان فگن صاحب بہی وہین مارے گیے اور اونکی لاشین دوسرے روز روبروے لین کمپنی نمبر ۷ کے اس حال سے قیمہ کی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونو رخسارے اوڑ گیے تہے اور اونکی پشت سوراخ سوراخ ہوگیی تہی دونو رانو کا گوشت اوتر گیا تہا اور زنخدان اونکے منہ مین چلے گیے تہے اور تین زخم تلوار کے اونکے منہہ اور کہوپڑی پر تہے اور ایک گردن پر اس زور کا ہاتہ لگا تہا کہ جس سے اونکا سر شانے سے جدا ہو گیا تہا اب توپخانہ مذکورہ بالا نے بہی اور مفسدون پر اور گولہ رانی شروع ہوئی مگر قبل از اوسکے آنیکے مکان مس کوٹ اور مکان پادری صاحب اور مکانات کو جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تہے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تہے دوسرے روز وقت صبح دو توپین جنگی ساتہ وہ صاحب لوگ صرف تہے جو بضرورت جنگی بن گئے تہے واسطے نکال دینے باقیماندہ مفسدین کے جو لین سواران کے نزدیک پہرتے ہوے نظر آتے تہے آئین اگرچہ وہ مفسدین نظر آے مگر توپونکو دیکہتے ہی وہ سب بہاگ گیے اب اکثر مکانات جنمین مفسد پناہ گیر ہوے تہے جلا دیے گیے اور لاشین کرنیل پلیٹ صاحب اور میجر ہیرس صاحب اور کپتان فگن صاحب اور دیگر صاحب لوگونکی لاکر دفنائی گئین ہلکر نے اپنی دوستی اور وفاداری ثابت کرنیکو چار لاکہ روپیہ نقدی اور غلہ اور سامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بہیجا اور اسقدر امداد کی کہ ہمارا امن گاہ ایسا مضبوط ہو گیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بہی کر لین اور وہ مدت تک جاری بہی رہتا تو بہی ہم اوسکے متحمل ہو سکتے تہے

## اعظم گڈہ

بتاریخ دوم جون ۱۷ رجمنٹ ہندوستانی نے یہان فساد برپا کیا اور لفٹننٹ ہچنس صاحب کو توجان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجر ون کو زخمی شدید کرکے ساتہ یا آٹہ لاکہ روپیہ اور توپونکا قبضہ کرکے بروز دوم وانہ ملک اودہ ہوے بتاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادہ فساد ہوے ساکنین شہر مکانات مخفی مین متواری ہوے اور تا تاریخ ۱۸ ماہ مذکور مخفی رہے اس تاریخ کو ونیبل صاحب اور ڈن صاحب کچہ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آسے اور اپنے کاروبار مین بدلجمعی مصروف ہوے

## مونگیر

بتاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تہا کہ ایک چٹھی جو اوسکے پاس موجود تہی مقام پٹنہ علی جنتیخان ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تہا بلکہ اوسنے چٹھی نہ لی ہر چند چپراسی مذکور نے اوسکو بہت دہمکایا اور بہت سخت کہا مگر اوسنے نہ مانا اور وہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجہکر کہ اگر آدمی نہین لیگیا تو چٹھی ڈاکخانے کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانے مین گیے اور صندوق حساب جو کہلوایا تو چٹھی مذکور بخبر دستیاب ہوئی اوسکا مضمون یہ تہا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تہا پہونچا اور بروز عید یعنی ۳ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ فساد ہوکر تمام انگریزونکے قتل کرینگے فقط اسمین کچہ اشخاص اہل اسلام باشندہ مونگیر خاص اور پٹنے اور بہاگلپور کے شامل تہے اور اکثر اونمین سے ایسے تہے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تہے اس چٹھی کے حال سے واقف ہوکر تدبیر گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کے عمل مین آئی اور وہ دونو گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بہاگلپور ہوے

## بنارس

بتاریخ ۴ ماہ جون رجمنٹ ۳۷ ہندوستانی اور لدہیانہ رجمنٹ سکہ اور ۱۳ سواران کشادہ نے ہنگامہ سازی کی اور مابین نواخت چار اور پانچ گہنٹے سہ پہر سکہونکو دیکہا کہ وردی پہن کر پریڈ پر جمع ہوتے ہین اور سپاہ ہندوستانی نے بہی وردی پہننی شروع کی کیونکہ اونکو حکم تہا کہ جب کچہ اندیشہ فساد معلوم ہو تم سب طیار ہوکر میدان کوارٹرگارد مین آکر جمع ہونا اس عرصے مین دو یا تین افسر انگریزی گہوڑونکو پاشنہ ڈالے ہوے لین مین آسے اور بیوگل واسطے باہر آنے فوج کے بجا مطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آسے مگر دہوتی اور کرتی پہن کر آسے پاجامے وردی کے نہین پہنے تہے اسلیے حکم ہوا کہ اپنے نیلہ رنگ کے پاجامے پہن کر آؤ چنانچہ سپاہی بمتابعت حکم پاجامہ پہن نے لگیے اب اونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتہیار بیلون مین رکہدو اونہون نے رکہ دیے اور واپس اپنے افسرونکے پاس آتے تہے کہ اس عرصے مین بیل تو بند ہوگئی اور اونہون نے کیا دیکہا

کہ توپخانہ اور گورے پیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دلمین خوف غالب ہوا اور وہ بیلونکی طرف بہاگ گیے اور اونکے قفل توڑکر ہتہیار نکالے اور بندوقین ۱۰ رجمنٹ شاہی کو جو ہتہیار اونکا قبضہ کرنیکو آتے تہے مارنی شروع کین سپاہ گورہ نے بہی اپنی بنادیق سے کام لیا غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کیطرف بہاگ گیے اور وہان دیوارہاے لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اونکی پشت سے گولیان مارتے تہتے کرنیل سپوٹس وڈ صاحب نے جب دیکہا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارونکی پناہ مین ہوکر گولیان مارتے ہین اونہون نے تمام لین کو آگ لگادی اور ہوا جو موافق تہی تمام ہوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین شدت سے ہوئی یہانتک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بہاگ نکلے اور بہت سے اوسمین جل گیے کیونکہ روز دوم جب وہان جاکر دیکہا تو خاکستر مین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تہی

اب اور دشمن میدان مین آنے والے تہے یعنی جب کپتان ڈوجسن صاحب ۱۲ رجمنٹ مین گیے اور جاکر اونکو اطلاع دی کہ چونکہ اونکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے برگیڈیر پونسونبی صاحب نے اونکو یعنی کپتان صاحب کو حکم دیا ہے کہ اونکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین کہینچین اور اون سے کچھ گفتگوے ناخوشی کی بلکہ ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا جسکے صدمے سے بازو کپتان صاحب کا جدا ہوگیا اب اور دو تین رونما ہوئین یعنے جب کپتان صاحب کا بازو جدا ہوگیا اور اونکا گہوڑا اونکو لیکر بہاگا سکہان رجمنٹ لدہیانہ نے گورونکی طرف بنادیق سرکین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سپاہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے مین مصروف تہی اور اوہر کا گمان بہی نہ تہا اس لحاظ سے سبکو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورہ اسطرح گولیونمین ادہر اودہر بہر رہے تہے سکہون نے باعانت کچہ سوارون کے اون پر حملہ کیا اور باقی سوار علیحدہ کہڑے ہوکر تماشا دیکہتے رہتے اب سپاہگری سپاہ گورہ کی ظاہر ہوتی ہے یعنی سامنے سے توپ ۳ رجمنٹ ہندوستانی بارش غلولہ کررہے تہے اور ایک جانب سے سکہہ اور دوسری طرف سے سوار اون پر گولیان مار رہے تہے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہوکر ایک گروہ اونکا تو بجانب سکہہ سپاہ گیا اور اونکو مارکر بہگا دیا اور دوسرا گروہ ۳۷ رجمنٹ کی لین مین گہس گیا اور وہان سنگینون سے مارکر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سواے فرار کے نچہوڑا

اسطرح دشمنون سے فراغت حاصل کرکے سپاہ گورہ حفاظت میم صاحبان اور صاحبان ملکی مین مصروف ہوئی اور اونکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پہونچا دیا اوہر تو یہ ہو رہا تہا اور سپاہ گاردہاے خزانہ و کچہری و مسکوٹ و ہسپتال وبازار نے جب دیکہا کہ کوئی پرسان حال نہین اونہون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چہاونی کو لوٹ کر بجانب بنگلہ ہاے صاحبان بارادۂ قتل روانہ ہوے اونکے بنگلون مین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بہاگ کر مکانات شاگرد پیشہ و دیگر مکانات مین چہاونی کے نزدیک محفوظ تہے متواری ہوگیے تہے مگر سپاہیون نے اونکو وہان بہی نہچہوڑا اور وہان سے بہی تلاش کرکے نکالا اور بسختی تمام قتل کیا سواے اون سپاہیان گاردہاے مذکورہ بالا کے جنہون نے چہاونی کو لوٹا تہا اور سپاہ ۳۷ رجمنٹ بہی جسکو گورون نے سنگینون سے مارکر لین مین سے نکال دیا تہا تمام مقامات مین منتشر ہوگیے یہہ سپاہ سب سے زیادہ مفسد تہی کار قتل و خونریزی مین اور سپاہیون سے گوے سبقت لیگیے تہے

آخر کار یہ بھی ۶ بغاوت لاسے اور سپاہ سکھ انکیطرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہو گیے اور شہر مین دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جاکر رہین یہ مکان بہت مضبوط تھا اور اوسکے بالاخانے پہ مورچال کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہوکر آتا تھا اوسکو پھانسی ہوتی تھی چھہ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پھانسی دی گیی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اوسنے اونکا آیندہ بھی رفع کر دیے اس کمک کی سرداری مین کرنیل نیل صاحب تھے اور فوج مندراس فسوزلیرز تھی

ایک صاحب جو اس سب مفسدے مین موجود تھے اسطرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست مین کبھی انگریزون نے اسقدر شجاعت و مردانگی نکی ہوگی جیسے یہ ہوسے ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش رکھتا تھا اور سارجنٹ میجر جل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکھ ہین کوئی شجاع تر اور دلاور نہ تھا جب وہ کمپو مین آسے تو تمام خون آلود تھے اور اونکی تلوار اونکا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی اونکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تھے ہمراہ میجر بیرٹ صاحب کے روانہ ہوسے تو میری میم کو ساتھ لینا بھول گیے تھوڑی دور جاکر جو یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ مین جاکر اونکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبر ۱۰ نے کہا کہ مین جاکر لاتا ہون اور بھاگ کر اونکو بغل مین لیکر بارش غلولہ ہای مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچھ کم ہوا تو ہم لین سوار انکی طرف گیے اور وہان طیاری شب باشی کی کی قریب نواخت دو گھنٹہ صبح مین نے سنا کہ میری میم کپتان بروں صاحب کے بنگلے مین ہے یہ سنکر مین اور سارجنٹ میجر ہل اور ایک سپاہی ۱۰ رجمنٹ کا تینون گیے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان بروں صاحب اور اونکی میم اور بچے سب زندہ ہین مگر طوبیلے مین خفیہ ہین غرض کہ وہانسے اونکو نکال کر لین سواران مین لاسے یہان کے مفسدین کی ایک تعریف کرنی چاہیے کہ اونہون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھ نہ بولے مین اب مقام چنار مین ہون اور یہان اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک کشتی بھیجی تھی اوسمین مین اور میجر بیرٹ صاحب اور کپتان ڈنبار صاحب اور انسین بلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۳۷ رجمنٹ کے اور تین یا چار اور تلنگاں آدمی جنہون نے ہتھیار بخلاف سرکار نہین اوٹھاسے تھے ہم سب سوار ہوکر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آسے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست ہین کہ کچھ ہو اس مقام کو نچھوڑینگے جب مین تاریخ ۶ بنارس سے روانہ ہوا تھا اوسوقت تک میجر گالس صاحب رسالہ ۱۰ کے اور تین سپاہی ۱۰ رجمنٹ کے اور جنکس صاحب پوتھی کری یعنی ڈاکتر خورد دفن ہو چکے تھے

انسین چمپن صاحب زخمی شدید ہوسے تھے اونکے منہہ مین زخم آیا تھا جسکے صدمے سے اونکا تالو بھی پھٹ گیا تھا اور ہیٹر صاحب ۵ رجمنٹ کے جو ۳۷ رجمنٹ کے ساتھ کام دیتے تھے اونکی دونو ٹانگین شکست ہوگیی تھین اونمین سے ایک تو بیرابی ڈاکٹر صاحب کاٹی گیی اور ڈوٹبی صاحب ۳۷ رجمنٹ کے بازو مین زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوسے تھے

# حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہوگیی ۱۲ نفر سواران اول رسالہ نظام جنہون نے بمقام اورنگ آباد مفسدہ پردازی کی تہی بتاریخ ۷ جولائی گرفتار ہوکر واسطے سزای اعمال قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کیے گیے تہے اس امر سے جس سے نظام اور اونکی رکن سلطنت کی نمکحلالی بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوتی تہی شہرالونکو نہایت تعجب ہوا بلکہ سب لوگ متوحش ہوگیے بتاریخ ۱۷ ایک گروہ کثیر نے جمع ہوکر محل نظام کو نرغہ کرلیا اور سختی و درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکورہ بالا ہوسے یہ گروہ اول مولوی صاحب کلان کے مکان پر جاکر مستدعی حکم اور دغا کے ہوسے مگر جب مولوی صاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمایش کی تو اونہون نے اپنا غصہ مولوی صاحب پر چہانٹا یعنی اونہین کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات روانہ ہوسے اور جاکر محل کو گہیر لیا اور شور وغل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہہ خبر فوراً صاحب رزیڈنٹ کو دی گیی اور صاحب موصوف نے اوسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی دی حکم مناسبہ کرنیل فورڈ صاحب کمانڈنگ توپخانہ کو بہی دیے گیے توپ جو علامت اندیشہ کے ظاہر کرنیکے واسطے مقرر تہی سر ہوئی اور پریٹ پر جو چہارم توپخانہ موجود تہا اوسکے ساتہ افواج مفصلہ ذیل شامل ہوگیی چار توپین توپخانہ اسپی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور نیم اور ۲۲ اور ۲۴ اور ۴۱ اور ۴۲ رجمنٹہاے ہندوستانی منجملہ انکی نصف توپخانہ اسپی اور دو رسالہ سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹہی رزیڈنسی روانہ ہوسے اور وہان پہونچکر میجر براس صاحب کے توپخانے کے ساتہ جو کام مین وہان مصروف تہے شامل ہوگیے یہ کوٹہی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چہاونی سے تعمیر کی گیی ہے رکن سلطنت سالارجنگ نے صاحب رزیڈنٹ کو کہلا بہیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بارادہ حملہ آوری اوسکے کوٹہی کی طرف روانہ ہوسے ہین اور عجب نہین کہ وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارونکو حکم آگے جانیکا ہوا اور جسوقت توپخانہ احاطہ رزیڈنسی سے باہر نکلا اوسی وقت گروہ مذکور نظر آسے توپخانے نے انہین دیکہنے کے گولہ رانی شروع کی اور تہوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسدین میدان جنگ مین کشتہ پڑے تہے اور بہت مفسد گرفتار ہوکر پہانسی پاگیے

سواے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بہی مفسدہ پردازی ہوئی تہی مگر وہ ایسے نہین کہ اوسکا بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اونکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہ ہین

اسیرگڈہ — کولاپور — اور دو چار اور چہوٹے چہوٹے مقامات تہے جنہین فساد نے کچہ منہہ دکہایا تہا مگر امثال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتہون منہہ کی کہاکر پشت دکہاکر بیٹہ گیا تہا اور اوسکو تانی مبانی سیاست حکومت سرکار سے سزای اعمال بکوہیدہ کو پہونچ کر نیست و نابود ہوگیے تہے

## ناگود

[illegible] ستمبر اس امر کی مقام ناگود [illegible]
مقام مذکور [illegible] ناگود مین [illegible] شب ۱۲ [illegible] مقام مذکور [illegible]
ہندوستانی نے بیان کیا کہ مردم مقام مذکور ہمراہ اونکے رہکر مستعد جنگ و پیکار ہونگے مجہین خیال [illegible] واسطے
جنگ [illegible] نالہ آب تجویز ہوا جو سامان جنگ کہ فاصل تصور کیا گیا [illegible] درمیان رجمنٹ نے باندا د
سپاہ مذکور چاہات قریب و جوار مین ڈال دیا اور طیاری جنگ کی عمل مین آئی

ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ تاریخ ۱۶ وقت نو بجنے تو گہنٹے شب صاحب کلکٹر نے کہلا بہیجا
کہ مفسد قریب ہین اور صبح کو ہمپر حملہ آور ہونگے اوسیوقت رجمنٹ موجودہ کو پریڈ کا حکم ہوا اور اونکے سامنے آٹہ سو
سپاہی جو فاصل تہے توڑے اور جو بہی توپین موجود تہین اونپر میخ ماردی بعد اسکے رجمنٹ بجانب کیمپ روانہ ہوئی
سب ہم سب کیمپ مین پہونچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑہا دے اور قریب دو سو گز آگے
گئے تہے کہ ایک سپاہی نے جو گارد اول مین تہا حکم مقام کا اور طیاری [illegible] اونکے حکم کی سب رجمنٹ نے
تعمیل کی جب ہمنے آواز بندوق کے فیر کرنے کی سنی ہمکو یہ خیال آیا کہ [illegible] بہاگ جانا چاہیے اور ہمنے
ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو [illegible] اونہون نے گرفتار کیا اور جا بجا پہر آیا
بعد ازان صاحب نے کہا کہ اوسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اوسکو شمار [illegible] دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اوسے
چہوڑ دو بعد از پندرہ روز کی ہرزہ گردی اور بیابان نوردی کے ہم مقام مرزاپور [illegible] ہمارے ساتہ
دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تہے مقام مذکور مین آئے بعد از ہم لوگونکے بہاگ جانیکے سپاہ واپس ناگود
کو روانہ ہوئی اور وہان تمام میگزین درمیان سپاہ ۷ اور ۸ اور ۵۲ رجمنٹ کے اور درمیان پلٹن رام گڈہ کے جو
دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوئے تہے برابر تقسیم کر دیا سپاہ مذکور دو روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین
تمام بنگلہ جلا کر بجانب باندا واپس روانہ ہوئے صوبہ دار ۵۰ رجمنٹ جو نہایت حرامزادہ اور واقف زبان انگریزی سے
تہا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانے سے دستیاب ہوا سب افسر انگریزی بسلامت
مقام مرزاپور تک پہونچے اور راستے مین سوائے شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی

## جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تہی مدت تک نمک حلال رہی مگر اونکی وفاداری پر بدگمانی بہت تہی
اور اس امر کے انتظار تہے کہ دیکہیے کب تک یہ ایسے نمک حلال رہتے ہین سپاہ رجمنٹ مذکور کو کہا گیا تہا
کہ اگر وہ نمک حلال سرکار رہینگے تو اونکو دو چند بہتا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی ماورائے اونکے
اپنے فساد نکرنیکے اونہون نے فرو کرنے ہنگامے میں جو بندیلون نے پرگنہ سرحدات پر کیا تہا خوب کوشش کی تاریخ
۱۵ ستمبر وقت نو بجنے تو گہنٹہ شب یہ خبر پونہچی کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ سرداری مقید ہوئے ہین
[illegible] رہا کرین اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تہے اونکو قتل کرینگے یہ خبر سنکر ایک سو سپاہ پیادہ

سندراجی اور چند سواران سندراجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گیے اور چند لحظہ مین تمام سپاہ مہرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہوگیی اور دو ضرب توپ معہ ۱۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقیماندہ سواران سندراجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہان ضرورت ہو وہان روانہ ہون مہرہ ہاے جنگی سوار اور پیادہ کے گرد ریزیڈنسی کے قائم کیے گیے اور دو غول سوار ونکے بطرف بیرول گرد چہاونی کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گیے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع مین نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جا کر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشہ فساد جو دلونمین تہا ظاہر ہوگیا اور لین کیطرف سے آوازہاے تفنگ گوش زد ہونے لگی آخرش یہ خبر بایہ صداقت کو پونہچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصہ قلیل کے بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ ریزیڈنسی مین آے اور صداقت خبر رہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشون نے یہ ہنگامہ کرکے تفنگ اندازی کی تہی اسپر شمار سب سپاہ کا ہوا جس سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد مقب کا معہ اپنے ہتہیارونکے مفرور تھے

اس عرصے مین شور و غل آتش زدگی کا بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چھوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تہا مفرورین مذکور نے جلایا تہا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی سواے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر مین کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تہی اور سپاہ سب نیک رویہ معلوم ہوتی تہی

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تہی جیلخانہ سے لاکر توپخانے مین رکھے گیے اور جو سپاہ سندراجی جیلخانے پر تعینات ہوے تھے اون پر گیی گولیان آئین مگر کسیکو آسیب نہ پونہچا اور نہ سر کرنے والا اون گولیونکا معلوم ہوا

اس سے بہی زیادہ وحشت انگیز تر واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ مین سے ہے تدابیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم جبلپور و آتش زنی بنگلہا و غارتگری خزانہ و رعایا مین مصروف تہا اور اوسکے ساتھ رگھوناتھ شاہ اوسکا فرزند و دیگر مفسدین سازش رکھتے تھے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹننٹ کلارک صاحب کو پونہچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو بلباس فقیرانہ واسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اوسکی زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولس کا اوپر بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا اور جب وہ سب جمع ہوے تو صاحب موصوف اونکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارونکو لیکر دوڑ پڑے اور جا کر مکانون کو گھیر لیا اور بروقت پہونچنے سپاہ پیدل پولس کے مفسدین کو گرفتار کر لیا

دو روز تحقیقات اس مقدمے کی روبرو لفٹننٹ کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر جبلپور اور لفٹننٹ واڈنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈلا اور کپتان ٹوسن صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کی ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت

راجہ مذکور اور اوسکے فرزند کی بخوبی پایۂ تحقیق کو پہونچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اوڑا دینے کا توپ سے نسبت ہر دو مجرم موصوف کے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۰ – وقت صبح تعمیل اس حکم کی حاطۂ کوٹھی رزیڈنسی مین عمل مین آئی

## فیض آباد من مضافات ملک اودہ

بتاریخ ۸ – ماہ جون بوقت شب ششم اودہ پیادگان نے بوگل ہنگامہ پردازی کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اوسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا یہ خبر سنکر میجر فلسن صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دوم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تھے جمع ہوکر سنگین اپنی آگے کر دین اور کسی گولنداز کو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعدازین میجر فلسن صاحب نے حکم آگے بڑہانے توپونکا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بھی نہ ہونی دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا

بیان ہنگامہ پردازی سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو اونہون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بھی اپنے افسرونکی جان اور مال کی حفاظت کی اونکے بنگلہ ہا کو بچایا اور گاردہای سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جابجا پہرہ ہای جنگی نصب کیے تاکہ دہاتی اور شہری لوگ دست غارتگری دراز نکرین اور ایک کونسل سب سپاہ کی واسطے انتظام آیندہ کے قرار دی اوسمین نشر صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اسکے خلاف راے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو وہان چلے جاو بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب و سامان سرکاری نملیگا کیونکہ وہ سب اب شاہ اودہ کا مال ہے یہ سنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور باربرداری کے طلب کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کمشنری جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیان بہم پہونچا دو اوسنے کشتیان دین مگر ایسی چھوٹی تھین کہ سواے ایک دست بچھونے کے افسران مذکورین اور کچہ ہمراہ نہ لے سکے وقت روانگی مفسدین نے نو سو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکال کر واسطے خرچ راہ کے اونکو دیا یہ حال دیکھکر جب افسران مذکورین نے پہر اونکو فہمایش دربارۂ رفاقت کے کی تو اونہون نے بادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرونکے ہین اور صوبہ دار میجر ۲۲ رجمنٹ کا کمانیر چہاونی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے

جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوتے تھے اوسی روز خبر آنے ۱۷ رجمنٹ ملکی کی جو مستعد بہ ہنگامہ پردازی تھی پونہچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گارد رسد کا بھی فیض آباد مین آگیا تھا اور دوسرے روز گارد اسپر ۱۷ رجمنٹ مذکور کا برلب دریا وارد ہوا کرنیل او براین صاحب متعلق ششم پیادگان اودہ اور اندرسن صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان اور لفٹنٹ پرسیول صاحب متعلق توپخانہ مقام دینا پور بسلامت پونہچے اور دو افسر جو انکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے کسی مقام پر اثناء راہ مین بارادہ جانے گورکہپور کے اوتر گیے تھے اور شاید مفسدین کے ہاتہ سے کہین مارے گیے ہونگے راجہ مان سنگہ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار ملک اودہ کا مقرر کیا تھا بہت میم لوگونکو اپنی حفاظت مین رکہا اور اقرار مہربانی پیش آنیکا کیا ایک میم کو جسکو عنقریب بچہ ہونیوالا تھا

اوسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تہا چہاونی مین لیگیا اور اوسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالوگے تو اوس میم کی حفاظت ضرور کرنا یہ سنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب اوس جانب دریا کے تہا اوٹہا اور باجازت سپاہ دونو کو اپنے مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکتر بہی اونکے پاس سپاہ نے بہیجدیا بعد فساد کے بہی سپاہی افسران انگریزی کی سلامی دیتے تہے اور اونکے ساتہ بادب پیش آتے تہے بلکہ اکثر سپاہی تو آب دیدہ ہوکر نہایت تاسف ظاہر کرتے تہے اور بیان کرتے تہے کہ ہمارا کچہ چارہ نہین ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بہی لاچار اوسکے شامل ہوگیے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر بمقام اجودہیا وارد ہوے وہان کے رئیس نے اون کی بہت خاطرداری کی اور بتواضع و تکریم پیش آیا اور اوسنے اقرار بہم پہونچانے بڑی کشتیون کا کیا مگر وہان سے روانہ ہوکر جو نو دن اونکو راستے مین گذرے اون دنون مین اونکو بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو بمشکل جانبر ہوے کیونکہ اگر گذرہائے خام جو برلب دریاے گہاگرہ واقع ہین اور اونمین مسلح مفسد آمادہ فساد جمع تہے اونکے ہاتہ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تہا

ایک صاحب ہوگل نواز توپخانہ مسمی جورج دہمسن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہی کہ

جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تہے تو ہمنے دیکہا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان اور دوان تہے اوس روز کپتان ڈرممنڈ صاحب کوٹہی مین جہان خزانہ بنظر حفاظت رکہا تہا دو لاکہ چالیس ہزار روپیہ موجود تہا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے پونہچے وہان دیکہا کہ مفسد جمع ہین قریب نواخت یک و نیم گہنٹے کے اون لوگون نے ہم پر بندوقین سر کین وہان قریب آٹہ یا نوسو مفسد جمع تہے اونمین سے سو آدمیون نے ہمپر وار کیا تہا مگر ہم اونسے چند سو گز کے فاصلے پر تہے اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کی جانب گہاگرہ کے کشتی لیجاوین ادہر جاتے ہوے ہماری کشتی ایک جہاو کے کہیت مین اٹک گیی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بہی اوس کہیت سے بجانب کشتی جو آگی تہی روان ہوے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس پچاس گز کا فاصلہ باقی رہگیا تہا اس دوادوش مین میجر ملس صاحب غرق آب ہوگیے اور سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برائیٹ صاحب اور راقم چشتی گرفتار ہوگیے مفسدین ہمکو مقام قیامگاہ بدمعاشان پر لیگیے وہان ۱۷ رجمنٹ اور ۲۲ رجمنٹ پیادہ ہندوستانی اور ۱۷ رجمنٹ سواران کشادہ موجود تہے القصہ ہمکو روبروے صوبہ دار کے جو کمانڈنگ مفسدین کا مقرر ہوا تہا لیگیے مین اوسکا نام نہین جانتا مگر وہ ہندو تہا اور ۱۷ رجمنٹ مین سابق ملازم تہا آدمی معمر اور نیلی جسم کا تہا قد اوسکا پانچ فٹ آٹہ انچہ بلند تہا اور بال سفید تہے اوسکے چہرے پر کوئی بال نہ تہا اور رنگت سیاہ تہی جب ہم اوسکے روبرو پہونچے اوسنے ہم سے سوال کیا کہ تم کون ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم فلانے ہین بعد ازین اوسنے اہل اسلام سے تو قران سکے اور ہنود سے گو یعنی گاو کی قسم اس بات کے لیے کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم لیکہ ہمکو چہوڑ دیا جب ہم وہانسے روانہ ہوے تو دو سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑہے اور ہمپر حملہ آور ہوے اونکی گولیون سے

سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ ریاسٹ صاحب تو مارے گیے مگر مجکو ایک گولنداز نے بچایا کہ سرای بیگم گنج مین پوشیدہ کر رکہا
اور بعد ازان تبدیل لباس کرا کر مجکو وہان سے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورہ بالا سے گفتگو کر رہے تہے اوسوقت
پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی درپے تلاش باقیماندہ صاحبان جو کشتیون پر تہے گیے اور ہم نے
بگوش خود آواز تفنگ جانب دریا سے سنی تہوڑی عرصے کے بعد سواران مذکور واپس آے اور بیان طراز ہوے
کہ اونہون نے کرنیل گولڈنی صاحب اور چہہ اور صاحب لوگونکو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بہاگ گیے جب مین
تباریخ ۱۰ بمقام ٹانڈا آیا تو وہان لوگونکی زبانی سنا کہ چہہ یا سات صاحب لوگ تو مارے گیے اور دو یا تین کو زمینداران
ضلع گورکہپور نے بچا لیا بعد ازین مین براہ متوپور اور شاہگنج اور جونپور کے ادہر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر
اور کپتان اور صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور برووفورڈ صاحب اور کپتان تہربن صاحب راجہ مانسنگہ کے پاس پہونچے
اور راجہ نے اقرار اونکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین مقام متوپور مین تہا تو مین نے سنا تہا کہ صاحبان
مذکورہ بالا بہمرہی و حفاظت گارد راجہ مانسنگہ بسواری کشتی اپنے اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتے ہین اور بمقام
ٹانڈا میرے بگوش زد ہوا تہا کہ فشر جیرالڈ صاحب کرانی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ ریسٹ صاحب کچہ
سارجنٹون کے عیال و اطفال لیکر براہ سلطانپور الہ آباد کو جاتے تہے کہ معہ زن و بچہ راستے مین مارے گیے اور نہ
مجہے کچہ معلوم نہین کہ اون صاحبونکا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچہے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے
سوار ہوے تہے

فشر جیرالڈ صاحب کی میم کو جو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہو کر پیش آئے تہے
اونکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے

تباریخ ۹ جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگہ مین گیے وہان اور بہی کچہ عیسائی پناہ گیر
تہے مگر افسوس کہ میرا ایڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجہسے چند گہنٹہ پیشتر وہان سے روانہ ہو چکا تہا پوربیون نے
راجہ امام سنگہ کو پیغام بہیجا کہ سب انگریزونکو اونکے حوالے کر دے راجہ نے بجواب کہلا بہیجا کہ کوئی صاحب
میرے یہان نہین ہے پہر اونہون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اونکو دیدے پس راجہ نے
اوسی شب حکم دیا کہ آٹہ سو جوان ہمراہ میم صاحبونکے جاوین اور ہم کو اپنے قلعہ مین سے روانہ کر دیا مین صاحب
ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتہ ایک گاڑی پر سوار تہی ہم آٹہ بجے شب کے روانہ ہوے اور سولہ میل سے
زیادہ فاصلے تک راستا بچاتے ہوے کہیتونمین سے جاتے تہے اثناے راہ مین بباعث صدمہ
گاڑی کے تین روز رہے تہے آخر کار بوقت صبح ہم گہاٹ پر پہونچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے
موجود تہی اور ہم ۲۹ آدمی اوسمین سوار ہونے والے تہے تفصیل سوارونکی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب
ڈپٹی کمشنر معہ میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تہربن صاحب معہ میم اور بچے کے اور اونکی میم صاحبہ کو
ایک اور ہونے والا تہا کپتان ڈاسن صاحب معہ میم اور چار بچے کپتان بی صاحب معہ میم اور

اونکے سالی معہ پانچ بچہ انکے لفٹنٹ براڈفورڈ صاحب اور میم مسٹ صاحب معہ بچہ اور بچے ایڈورڈ اور مین اور ایک بچہ اسقدر تو ہم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسیکے کچھ کھانا سوای دو بکس ارد روٹ جو ایک قسم کا کھانا ولایتی ہوتا ہے اور قدرے چاے کے موجود نہ تھا اون دو بکس مین سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا لی صاحب کے میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تھا کیونکہ ارد روٹ تو بچون کے واسطے ہمنے رکھ چھوڑے تھے اور کوئی کوئی میم کسیوقت کچھ اوسمین سے کہا لیتے تھے ہم باقیماندہ کو کبھی مان آرد نیم پختہ کہاتے تھے اسیبھی زیادہ سختی یہ تھی کہ گرمی کشتی پر شدت تھی اور ہم مین سے کسیکے پاس دوسرا جوڑا پارچہ پوشیدنی کا نہ تھا اور اگر کسیکے پاس کوئی شی زائد بھی تھی تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تھی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم وہان سے کچھ خوشامد اور کچھ پیشکش کرکے بچ گیے مگر اونہون نے دوسرے گانون والونکو اطلاع ہمارے آنے کی دی اور اونہون نے کشتی گرفتار کرکے کناری پر لگادی اور طلب کا ہاتھ دراز کیا وہ قریب دو سو آدمیونکے تھے اور اونکا سردار بھی اونکے ساتھ تھا جو کچھ اونہون نے طلب کیا اور ہمارے پاس موجود تھا وہ ہمنے اونکو دیا کپتان آور صاحب نے سردار کو بخوشامد اور چاپلوسی کہا کہ ہم تمہارے اختیار مین ہین چاہو مارو چاہو زندہ رکھو مگر ہمارے مارنے سے تمکو کچھ فائدہ نہین ہے آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوشامد آمیز باتون سے سردار انکو بہت خوش ہوا اور اوسنے ہمکو چھوڑ دیا مگر یہ کہا کہ کپتان آور صاحب ایک چٹھی اس مضمون کی لکھدین کہ اونسے یہان کوئی کسیطرح کا مزاحم نہین ہوا ہے یہانسے روانہ ہوکر راستہ قلیل طے کیا تھا کہ یہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہین اور بہتر ہے کہ بابو بلدیو سنگہ کے قلعے مین چندے اقامت کرین غرض وہان گیے اور پانچ روز تک بطور چلہ کشان اونکے کارخانے مین دال روٹی کہا کر بسر کرتے رہے اور بباعث تعفن اور غذاے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہوگیے بلکہ نوبت یہان تک ہوئی تھی کہ اگر چندے دیگر وہان قیام ہوتا تو مین اس بیان کے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکہتی القصہ ہم مین سے کسیکو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دنون اپنے پاس کیون رکھا مگر بعد ازان کچھ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیکر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت آتا تھا تو وہ کنارہ کش ہوجاتے تھے جب ہم قلعے سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام نجور تھا پہنچے وہان ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اوسنے ہماری حفاظت کے واسطے اقرار ڈہائی سو روپے کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گیی تھی تو ہم سب کشتی مین چھپتے پھرتے تھے اس دار و گیر مین ایڈورڈ صاحب اور میتھیوس صاحب تو مارے گیے مگر گوشیہ صاحب بچ رہے فقط

## اوریا

پیانا صاحب معہ گرنہتہ صاحب کے جو اس مقام سے فراری ہوکر جان بسلامت لیگیے تھے اسطرح حال ہنگامہ مقام اوریا جو تاریخ ۱۴ ماہ جون واقع ہوا تھا بیان کرتے ہین

ہنگام قریب آنے مفسدین جھانسی کے [illegible] معہ اپنے اور گرنہتہ صاحب کے عیال و اطفال کے تاریخ

۱۴ جون یہانسے روانہ ہوا اور مین سنے یہ سمجہا تہا کہ میری والدہ کو بلباس ہندوستانی کوئی نہ شناخت کرسکیگا مگر ہمارے بد قسمتی از وین نے اوسکو پہچانکر قتل کیا ہسبک صاحب جو اس صدمے سے دیوانہ وار ہیر رہا تہا اوسکو بہی مفسدین سنے گرفتار کرکے قتل کیا اور وو بل صاحب اور اونکے عیال و اطفال کو مفسدین سنے ایک گانوسے لاکر جہان وہ پناہ گیر ہوئے ستہے اور بمقام چورل متصل کالپی لیجاکر رہا کیا مگر وہ سب تمازت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان بر نہوئے الا اونکا ایک فرزند زندہ رہا

گو بسرا سے راؤ سنے اس ضلع کا قبضہ کرلیا ہے اور اسنے عہدہ دار مقرر کیے ہین اور مہاجن اور متمول باشندون سے روپیہ بزبردستی لیتا ہے اور اوسکی بیٹی سنے جسنے کالپی وغیرہ پر دخل کیا ہے مشہور ہے کہ اوسنے صرف باشندگان کالپی سے تین ۳۰ ہزار روپیہ وصول کیا ہے

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اوس کمپنی مفسدین کے ہاتہ گرفتار ہوئے جو خزانہ لیکر گوالیار کو جاتے تہے صورت اوسکی یہ ہوئی کہ ہم بمقام کوداری مقیم ستہے اور کمپنی مذکور آکر مقام باگرا فروکش ہوئے اور بفور سننے اس خبر کے کہ ہم فلانے مقام پر ہین وہ دوڑ پڑے اور یہان آکر ہمکو گرفتار کرکے لیگیے اور چہہ روز ہمکو قید رکہا جو مال و اسباب ہمارے پاس تہا سب لوٹ لیا وہانسے رہا ہوکر جو ہم روانہ ہوئے کہ راؤ صاحب کے آدمیون سنے ہمکو گرفتار کرکے مقام اوریا مین لایا اور جب مفسدین للت پور یہان آسے تو ہمکو اونکے حوالے کردیا مگر شکر خدا کہ اوسکے احسان سے ہم سبکی جان بچی رہی بعد ازین راؤ کے بیٹے مسمی نانا فی جو کالپی مین تہا ہمکو گرفتار کیا اور چاہتا تہا کہ ہمکو بمقام کانپور پاس ناناراو کے روانہ کرے کہ اسیمین خبر شکست ناناراو کی اوسکے پاس پہونچی اور ہماری روانگی نہوئی اس خبر کے بعد ہمپر کچہ کچہ رعایت بہی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے مین نے ایک ترکیب نکالکر چہٹی اپنی حال کی بخدمت جنرل نیل صاحب بمقام کانپور روانہ کی اوسکے جواب مین صاحب ممدوح سنے کئی پروانے بنام راو مذکور اس مضمون کے جاری کیے کہ ہمکو روانہ کانپور کرے راو مذکور سنے اول نہایت تامل کیا مگر جب اور کچہ بن نہ آیا ناچار ہمکو روانہ کیا اور ہم بتاریخ ۴ ماہ حال شاید ماہ اگست سے مراد ہو بمقام کانپور بسلامت وارد ہوئے

## کوہ آبو

سپاہ جودہ پور رجمنٹ نے جو یہان تعینات تہے بتاریخ ۱۲ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے ہنگامہ برپا کیا صورت اسکی یہ ہوئی کہ کپتان ہال صاحب کمانڈنٹ نے اس سپاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنپورہ سے بمقام انندرا روانہ ہوا اور یہ بہی کہا کہ ہم بہی مقام مذکور مین آشامل ہونگے اور وہان سے ایک گانون پر جو متصل مقام مدارا کے راستہ ٹیلیا پر واقع ہے چڑہائی ہوگی کیونکہ اوس جانب چند ٹہاکرون نے عارتگری شروع کی ستہے بشب بستم اگست کمپنی مذکور بمقام انندرا وارد ہوئے یہ مقام دو میل کے فاصلے پر گہاٹ یعنی دامن کوہ سے اور سات میل چہاونی سے واقع ہے اوسی شب قریب ۵ سپاہی کمپنی مذکور سنے کوہ متصلہ پر چڑہ گیے اور وہان

جاکر اپنی باقیماندہ سپاہیونکو طلب کیا اور کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ بوقت نواخت پانچ گہنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی دو گروہ مین منقسم ہو گئی اور بارک سپاہ منقیم اور کپتان
ہال صاحب پر حملہ آور ہوی اس صبح کو ایسی تاریکی تہی اور کوہر ایسے بہاری تہی کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تہی جو سپاہ کی بارک مین تہے
وہ سب متعجب ہوی کہ یہ کیا ہوا اور گولیان دیوار ہای خام کو پہوڑکر ادہر اونکے لگین اس سپاہ نی بزودی ہر چہ تمامتر وردی پہنی اور دروازی اور دریچے
سے گولی بازی شروع کی اور ایسی غلولہ بازی کی کہ مفسد میدان پریٹ سے فراری ہوے اور ایک و تمین کا مجروح و خستہ وہان پڑا رہا اور باقی
مجروحین کو وہ اوٹہا کر لیگیے کوئی سپاہی ۳۰ رجمنٹ کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہے اور وہ گروہ جو کپتان ہال صاحب
کے قتل کیواسطے گئی تہے اوسی برامدہ کوٹہی مین کہڑے ہوکر براہ دروازہ ہا مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب معہ عیال و اطفال ایک
اور راہ سے نکل کر مکان اسکول گہر مین بسلامت پہونچ گئے تہے جنرل لارنس کا بیٹا آئی لارنس صاحب نے جب آواز بندوق بجانب کوٹہی کپتان
ہال صاحب کی سنی تو وہ خود برای تفتیش احوال اوس سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے اونکو دیکہکر بغلولہ تفنگ زخمی کیا مگر شکر خدا کہ زخم شدید
نہین ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوے اور بازار کو لوٹ کر جیلخانی مین جو پانچ قیدی تہے اونکو رہا کرکے ڈاک بنگلے کو توڑا اس عرصے مین اکثر
باشندی شہر کے اسکول گہر مین آگئی اور تہوڑی سپاہ بہی واسطے حفاظت کے وہان پہونچ گئی اب یہ صلاح قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت
کرنا چاہیے اور یہین خیال کپتان ہال صاحب ایک گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب فقرا جیٹی روانہ ہوی جب قریب فقر مذکور کے پہونچے
تو ایک گروہ مفسدین بسر گروہی ایک شخص سوار جو غالب ہے کہ اودان سنگہ تہا نظر پڑا مابین مین گولیان چلین اور مفسدین
پس پا ہوے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گہر کے اوسکا تعاقب نہوا مگر مفسد بہی بعد ازین وہان نہ ٹہہرے
اور پہر کبہی نظر آے مفسدین وہانسے فراری ہوکر بمقام انندرا وارد ہوے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور کاڑہیای باشندگان کوہ آبو کو فنا
کرکے اونپر اناغا زیگری بار کرکے بجانب سروہی روانہ ہوے مگر تعجب یہہ ہی کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلون مین تو مفسد گئی
بہی نہین تا شام سب صاحب اسکول گہر مین جمع ہوے اور ہر چند مکان مین قلت تہی اور یہ بہی خیال تہا کہ شاید بوقت شب
کچہ شغل کرنا ہو اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور رونڈ کرتے رہے مگر تمام شب بآرام گذری اور کوئی مفسد بر رو نہوا
اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم
خفیف زانوے چپ پر لگا ہے اور شام تک جتنے صاحب لوگ پہاڑ پر تہے سب آکر اسکول گہر مین جمع ہوے
اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچہ معرکہ رونما ہو برامدے کے گرد ایک دیوار کہینچکر اوسمین سوراخ کیے مگر مفسدین بہت
ہوشیار تہے اور دوبارہ ادہر کو نہ آے جب یہ ہنگامہ ہوا اوسوقت ۶۵ انگریز کوہ مذکور پر موجود تہے
اوسمین سے چہ یا اٹہ صاحب بیمار بہی تہے مگر تاہم اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزا دہی کو کافی تہے
بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب آرنپورہ روانہ ہوے کیونکہ
اونکی چہاونی کی جگہ ہے اور جو دس نفر انگریزان معہ زن و بچہ وہان ہین اونکی جانب سے بڑی فکر ہے
ایک کارد ۱۷ رجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بہی کمسریٹ کے گودام پر متعینات تہے
اونکے ہتیار چہین لیے گئے اور جب اونکے اسلحہ کو دیکہا تو بندوقین بہری ہوئی تہین مگر یہ نہین معلوم کہ اونکا ارادہ
فساد کا تہا یا نہین لیکن اونکا نانک اسطرح گستاخی سے پیش آیا تہا کہ اوسکے ہاتہ مین ہتہکڑی ڈالی گئی اور اوسکے
خلاف اکثر قصورات ثابت ہوتے جاتے ہین باقی سپاہی جسقدر تہے سب پہاڑ سے اوتار دیے گئے

## سلطان پور اوده

یہان شہرت یہہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطان پور کو آتا ہے یہہ خبر سنکر سب لائینی انگریز وغیرہ جو بیتالیس
شمار مین تہے دو مکانون مین آکر جمع ہوئے اور اوسمین جتنے صاحب لوگ تہے اونہون نے یہہ سمجھ لیا تہا کہ اگر مفسد
آوینگے تو ان دونون مکانون مین وہ جان بچا سکینگے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رفع ہوا بعد ازین اون سب نے یہ ارادہ کیا
کہ یہان سے فرار ہو جانا بہتر ہی الغرض وہ سب بجانب الہ آباد روانہ ہوئے تاریخ روانگی اونکی ۷ جون تہی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ
موجودہ برسر ہنگامہ پردازی تہی مگر کوئی اونکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچہ بندوقچی حفاظت راہ کی واسطے اونکے ہمراہ ہوئے
ایک صاحب اس گروہ مین سے حال راستے کا اس طرح پر بیان کرتے ہین کہ ہم سب روانگی تو بخیر و عافیت روان تہے
مگر جب بوقت ساعت تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سواریونکے قرار گزین ہوئے تو وہانکے اہالیان
پولس نے ہمکو اطلاع دی کہ پاو گھنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اس راہ سے گذر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا
کیا اور ہم وہان سے آگے بڑہے ایک دریا متصل پرتاب گڈہ کے طی کرنی تہی اوسکو ہم عبور کرتے تہے کہ جس سواری مین میں اور
میرا لڑکا تہا وہ پانی مین لوٹ کر رہ گئی اسی عرصہ مین مین نے دیکہا کہ کچہ ہندوستانی بہی عبور کر رہے ہین اونکو مین نے اشارہ سے
بلایا وہ میرے پاس آئے اور میرے کہنے سے جو جب عبور آب مین میری مدد بہی اونہین نے کی ہر چند ایک نے اونہین سے
اول بکراہت میرے لڑکے کی طرف دیکہا اور پہر ہنسا اور اوسکو اوٹہا کر پار پہونچا دیا اوسکی کراہت کی وجہ مجہے ایک معلوم ہوئی اور وہ
یہ تہی کہ وہ ہندو تہا اور اوسکو جو میرا لڑکا گود مین اوٹہانا پڑا اسواسطے شاید اوسکے دلمین کراہت آئی تہی مگر خیال کرنیکا مقام ہے
کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سنا کہ یہ لوگ جنہون نے میری مدد کی تہی یہ قیدی جیلخانہ الہ آباد کے تہے اور کچہ عجب
نہین تہا اگر وہ بجای امداد کچہ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بہی ہمنے سنا کہ الہ آباد قبضہ
مفسدین مین ہے اور تمام شہر مین لاشین کشتون کی پڑی ہین یہ سنکر اب ہم اس شش و پنج مین ہوئے کہ کدہر جائیے کیونکہ الہ آباد
تو اوسی شب ہم پہونچتے کہ تہے مگر یہ حال سنکر وہانکے جانے کو بہی دل راضی نہوتا تہا آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام پرتاب گڈہ
چلکر کچہ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر وہان سے روانہ ہوئے اور وارد پرتاب گڈہ ہوکر تجویز سواریون کی کر کے عزم بنارس کیا
اس مقام پر ہمکو قریب ایک گھنٹہ کے عرصہ ہوا تہا کہ بابو گلاب سنگہ نے یہ کہلا بہیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تہا
اور اگر سب صاحب اوسکے قلعہ مین آ جاوینگے تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اس پیغام سے بعضونکی رای تو یہ ہوئی
کہ اوسکے پاس جانا مناسب نہین شاید اس پیغام مین کچہ دغا ہو مگر باقیماندہ کی رای مین اوسکے قلعہ مین جانا واجب تہا کیونکہ اونہین
کی رای تہی کہ اگر اوسکے پیغام کو نمانین تو گویا اوسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت مین یہ امر مناسب نہین سوای
اسکے جس مکان مین ہم گئے تہے وہ اس قابل بہی نہتا کہ اگر مفسدین آ جاوین تو کسیطرحکا ہمارا بچاو اوسمین ہو ایسے ایسے امور سے
ناچار ہوکر ہم سب اوسکے پاس گئے اوسنے از حد خاطر داری کی اور ہر طرحکی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گھنٹہ کے
بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین بہت ہین اور اوسکے پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ اونکا مقابلہ کر سکے اسواسطے بہتر ہے
کہ سب صاحب بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی ہمراہی کا سرانجام بہی وہ کر دیگا القصہ سامان روانگی طیار ہوا

اور ایک صاحب کی بگھی کے پائدان میں اپنے لڑکے کو گود مین لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت بیمار تھا یہانتک کہ اوس سے کھڑا نہیں
رہا جاتا تھا غرض کہ جب سب سوار ہو چکے تو ہم وہانسے روانہ ہوے اور تھوڑی دور چلکر جو صاحب لوگ آگے تھے اونکو کچھ
سوار ملے اور طلبگار روپیہ ہوے قریب تین سو روپے اونکے پاس ایک تھیلی مین تھا وہ تھیلی اونہون نے پھینک دی
اور اودہر تو سواران مذکور اوسکے اوٹھانے مین مصروف ہوے اودہر ہم وہانسے روانہ ہوے مگر اس روپیہ کے
پھینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنے صدہا دیہاتی تلوار اور برچھیان لیکر ہمارے درپے ہوے بلکہ کچھ
آدمیون نے اگرچہ جس بگھی مین میں تھا اوسکو پکڑا مگر جب صاحب مالک بگھی نے اپنی شمشیر نیام سے کھینچی وہ سب بگھی چھوڑ کر
پراگندہ ہو گئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھ کر وہانسے راہی پیشتر ہوے

باقی جتنے صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہو گئے اور اونکے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی مفسدین
کے قبضے مین آگیا مین نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے پر سے نیچے پھینک دیا اور ایک دوسرے
صاحب کے اوپر حملہ آور ہوے اس صاحب نے دلمین یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اسواسطے اونی بچاے
اسکے کہ مفسدین کے ہاتہ گرفتار ہو جاوے ایک چاہ مین جو متصل تھا کود پڑا اور چاہا کہ وہان غرقاب ہو مگر ہو نسکا اسی
عرصے مین جب مفسدین نے اوسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکھا تو وہ بھی وہان گئے اور اوپر سے پتھر مارنے لگے
شروع کئے ان پتھرون سے بھی جب وہ نمرا تو اونہون نے ایک رسی ڈالی اور اوسکو اوپر کھینچا اور باہر لاکر بہت سخت و
سست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاؤ گے یا کہین اور اور یہ بتلاؤ کہ تمہارا کونسا عضو اول کاٹین غرض
ایسی ایسی باتین اونکو بہت سی کہتے رہے اس عرصے مین ہم وہانسے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تھے یہی
سنتے تھے کہ ہر طرف مفسد جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانون مین چلے
جاتے تھے تا کہ وہان کچہ پلن سے ملے مگر بجای حفاظت کہ صدہا دیہاتی اونکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع ہوتے تھے
الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تھے اب گھوڑونکا یہ حال ماندگی سے ہو گیا تھا کہ اونکے یا حرکت سے
باز رہے تھے اور بگھی اونسے نہ کھنچتی تھی اس میدان مین ریگ بھی بکثرت تھی اور یہ موقعہ آپڑا تھا کہ کوئی کسیکی خبر نلیتا تھا
آخر کار بناچاری ہمنے بگھی چھوڑ دی اور پیادہ پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تھا چل نہ سکتا تھا جن صاحب
کی بگھی پر مین سوار تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ پا چلتے تھے اور اونہون نے اس موقع پر میری مدد بھی کی یعنے
میرے لڑکے کو گود مین لیکر دور تک چلے مگر نہایت ماندہ ہو گئے لاچار مین نے اوسکو اپنی پشت پر بٹھایا اور روان
ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک تو اندیشہ جان اور دوسری ماندگی راہ اور تیسرے لڑکا پشت پر اور چوتھی ریگ گرم پر کہ تمام پیر اوس مین
دوبا تھا چلنا یہ سب تکالیف گوارا کرنی پڑین کیونکہ سوای ان امور کے اور کچھ نہ ہوتا تھا کہ یا تو یہ سب گوارا ہون اور
یا تنہا پیچھے رہتا ہون اور تمہارے ہمنے سبھی سبکے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا تھا

اسطرح غرضکہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ انبہ مین پہنچے اور وہان جنگلے ملک کیا تمام باشندے
آکر گرد جمع ہو گئے اور ہمنے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک سوار آیا اور آکر انہنے کہنے لگا کہ مین

ایک صاحب کو بچا کر ابہی پرتاب گڈہ سے لایا ہون اونکے ساتہ ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگہ مسمی اجیت سنگہ بہی تہا اور اوسنے
کہا کہ اگر تم بہی ہمراہ چلو تو تمہاری حفاظت گلاب سنگہ کے قلعے مین بخوبی ہو سکیگی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس
مشکل سے قبول ہو سکتی ہے کیونکہ صبح تو ایسی کج خلقی سے ہم سبکو اونہی اپنے قلعے مین سے نکالا تہا اور شام کو اس
پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تہا مگر بخیال اسکے کہ شاید وہان کوئی صورت حفظ جان کی
ہو اور یہان تو او سکا ہونا غیر ممکن تہا کیونکہ سب دیہاتی جمع تہے اور سب لوگ بدخواہ ہو گیے تہے ہمنے اس پیغام کو منظور کیا
اور اوسکے ساتہ روان ہوے اور یہ سوچتے تہے کہ ایکبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین آیندہ جیسا ہونا ہوگا
ویسا ہوگا اب اجیت سنگہ مذکور نے اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطرداری کی ہمکو شربت پلاے اور کہانیکو دال اور چپاتی
دی اور ہمارے بستر کے واسطے اپنے دیہہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسے تہے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم
اونکو ہاتہ بہی نہ لگاتے مگر اب مجبوری اونہین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے اونکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر
برابر لگاے اور اونپر سوئی اکثر صاحبونکا تو یہ حال تہا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکہینگے یعنے شب کو
قتل کیے جاوینگے مگر تاہم تمام شب اپنی حفاظت کے واسطے کوئی جاگتا رہا اور کوئی سو گیا بہا لشیے مین نے ایک آدمی
پرتاب گڈہ روانہ کیا کہ وہان جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب سابق مین تہے وہ سب قتل ہوے
یا زندہ ہین یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آنکر اوسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہین مگر بابو گلاب سنگہ کے قید مین ہین
اور بابو سنگہ نے کئی مرتبہ اونسے اقرار کیا کہ مین چہوڑ دونگا مگر ابہی تک چہوڑا نہین ہے اور اگر کوئی صاحب تم مین وہان جاوے تو
وہ سب آجاوینگے یہ سنکر ایک صاحب طیار ہوے مگر ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر وہ جاوینگے تو زندہ نہ آوینگے اسلیے
اونکو جانے سے ممانعت کی اور ہرچند اونکی مرضی کے خلاف تہا مگر ہم نے نہ جانے دیا تماشا یہ ہے کہ اسی روز سب
قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگہ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس رکہا مگر اب ہمارے خورد و
نوش کی فکر اوسنے کم کردی تہی بلکہ یکلخت ترک کردی تہی وہ صاحب اور سوار ہمراہی اب یہان سے بدین خیال روانہ ہوے
کہ جاکر حال راستہ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہان سے روانہ ہو جاوین مگر چند میل راہ طی کر چکے تہے کہ مفسدین نے اونکو
آگہیرا یہ حال دیکہکر وہ بہاگے اور بمشکل تمام جان بچاکر واپس ہمارے پاس آئے اب ہم از حد تنگ تہے اور ہمنے تین آدمی معہ
چٹہیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی اونمین سے واپس نہ آیا آخرکار ناچار ہوکر سوار ہمراہی کو جو نمک حلال تہا آمادہ جانے
الہ آباد پر کیا اور وہ بہی اس امر کو قبول کرکے اور اپنے تئین بلباس فقیرانہ بناکر اور چٹہی لیکر راہی ہوا اور الہ آباد مین پونہچا چٹہی مذکور
صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگہ بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہے کہ تمہارے
پاس چیتالیس انگریز وغیرہ زن و مرد ہین اگر انمین سے کسیکو بہی کچہ ہوا تو تم اوسکے ذمہ دار ہوا اور اگر تم اونکو بحراست و سلامت
الہ آباد تک پونہچا دوگے تو تمکو انعام قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگہ ہماری از حد خاطرداری کرنے لگا
اور ہمارے واسطے سواریون کی تجویز بہی کی اور دو سو بندوقچی ہماری ہمراہی کے واسطے ملازم رکہے تاہم راہ امن بالا بالا ارادا
عام دیہات سے تہی اسواسطے گہوڑے اور شتر ہماری سواری کے واسطے طیار ہوے کچہ ہم لوگ تو بغیر زین نامہ کے

گھوڑون پر سوار ہووین یا اور کچھ جنکے ساتھ بچے تھے وہ شتر پر اس طور سے سوار ہوین کہ اونکے بستر پشت شتر پر باندہ دیے اور وہ اوسمین بیٹھین مگر بباعث کم ہونے رسی کے بندش درست نتھی اور حرکت جو انکو ہوتی تھی اوس سے اونکے بچونکو زیادہ صدمہ پہونچتا تھا اور وہ زار زار روتے تھے مگر اسکا کچھ چارہ نہ تھا اور وہ تمام شب اسیطرح روتے رہے مین اور میرا لڑکا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوے اوسپر سواے کجاوہ چوبین کے اور کچھ نتھا اوس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بھی نہایت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہوکر مین شتر پر سے اوترکر اور لڑکے کو ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ پا چلا رات تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی ہوا وحرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ افتان وخیزان ہم پل الہ آباد تک پہونچے وہان دیکھا کہ نہ کوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہی سب توپین مفسدین لے گئے تھے اور ہماری حفاظت کے واسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہین آیا اب سواے حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نہ تھا اور خدا ہی جانتا ہے کہ کس اندیشے مین ہمنے عبور دریا کیا اور بعد فراغت دو گھنٹہ روز ہم قلعے مین وارد ہوے جسوقت وہان پہونچے تو ماندگی راہ و تشنگی سے ہم سب نیم جان ہورہے تھے یہان ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہان کسیکے رہنے کا حکم نہین ہے اسواسطے اب کے جو جہاز دخانی کلکتہ کو جاویگا اوسمین سوار ہوکر سبکو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر کپتان ہمارا مہمان نوازی نکرتا اور سبکو کھانا نکو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہ ہی مین مرجاتے یہان سے روانہ ہوکر جو بیس روز مین ہم براہ سمندر کلکتے مین وارد ہوے اور یہان چند روز خیراتخانہ مین رہے اور کچھ بوسیدہ اور کہنہ کپڑے اور بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے

## اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہروقت درپے برانگیختہ کرنے اور ترغیب دینے اور سپاہیون کے جو مقام ہذا مین مقیم تھے رہی شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادہ فتنہ پردازی ہوگئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نتھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار لے لیتی اور یا اونپر غالب آتی لہذا اونہون نے تجاہل کو کام کیا اور اسطرح اونسے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دلمین یقین بدگمانی کا انکی طرف سے متمکن ہوا

بتاریخ ۲۳ ماہ جون جنرل وڈبرن صاحب کا برگیڈ وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدونکو کلیتہ دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیڈ مذکور کو وہان لیگئے جہان سوارون کی چھاونی تھی اور وہان پہونچکر سوارونکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دیدو اس حکم کی تعمیل سواے ایک تروپ کے اور سب نے کی

جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تمکو دیجاتی ہے اس عرصے مین اپنا نیک و بد سمجھکر جیسا تمہارے دلمین آوے ویسا کرو اسپر بھی جب اونکا ارادہ بدلا پایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سوار تو کام آئے اور باقی فرار ہوگئے اونکے تعاقب مین ڈراگون روانہ ہوا مگر بباعث ماندگی راہ کے

زیادہ تعاقب نہو سکا مگر تاہم قریب بارہ سوار اونہون نے بہی مارے اور مفرورین کی شامت ایام سے اونکو راستہ شہر کا ملا جب شہر مین آئے تو شہروالون نے اون سب کو گرفتار کرکے حوالہ سرکار کردیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزای قرار واقعی دی تاکہ اورونکو عبرت ہو فقط

## مندراس

تاریخ ۱۸ ماہ اگست اوس سالہ کشادہ مندراس حافظہ نے جسکو حکم تہا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کام مندراس کہتے تہے کلکتہ روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے جو درخواست دی تہی کہ ہمکو کچہ خدمت کرنیکا بخلاف سرکشون کے حکم ہوا اور بموجب طلب اوسکے وہ مقام بنگلور سے روانہ ہوکر بمقام مندراس آئے تہے کہ یہان سے کشتیون پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہون اثنای راہ مین جب وہ بمقام ستری پور موطر جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہے وارد ہوے تو اونہون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بہتہ اور آئین پنشن موافق احکام ۱۸۳۷ع کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوینگے ورنہ ہم میدان کارزار نہ دیکہینگے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کے تعداد حال سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تہی ایسے وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تہی مگر تاہم چند افسر ڈاک پر سوار ہوکر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جاکر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنیکا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بمقام ستری پور موطر واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمہاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پونا ملی جو بفاصلہ ۱۳ میل مندراس سے ہے اگریزان مفسدہ آشکار کیا اور کہا کہ ہم اسطرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نکرینگے قدرت خدا کا تماشا دیکہنا چاہیے کہ اسیوقت دو توپین اور رسالہ گولنداز مقام پونا ملی مین وارد ہوے اونکی آنے سے ایسی تقویت ہوئی کہ اوسیوقت رسالہ مفسد کو حکم ہوا کہ ہتہیار دیدے اور اونسے گہوڑے اور پستول و ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چہین لیا صرف شمشیر اونکے پاس ہین یہ سب امر باسانی و سہولیت عمل مین آیا کسینے سر نہ اوٹہایا بعد اسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام مین قیام کرے بعد از انقضاء چند روز رسالہ مذکور کو قلعہ مین کارچوکی پہرہ وغیرہ کا حکم ہوگیا فقط

## حیدرآباد سندہ

اس بلای عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہوگئی تہی اگر بچا تو ضلع سندہ بچا کیونکہ سندہ کے اضلاع مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر بمقام حیدرآباد خاص مین کچہ توہم پیدا ہوا تہا لیکن اوس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہین ہوا

حال اوسکا یہ ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ سپتمبر کو خبر اس مضمون کی میجر بیک گریگر صاحب کمانڈنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانیکو پہونچی کہ کچہ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی مدد باشندگان شہر کرینگے اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور پریڈ اوفس اور سکوٹ گہر کا کرکے توپخانہ اسپی اور ۲ رجمنٹ

ولایتی چہاونی رجمنٹ ۱۲ ہندوستانی کے جانب سے گئے اور رجمنٹ مذکور کو حکم پریٹ کا ہوا سب حاضر ہوے بعد ازان
اونکو حکم ہوا کہ ہتہیار دیدو سب نے بغیر عذر کے اپنے اسلحہ رکھدیے اور کچہ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب چند
سپاہی اونمین سے کے روبفرار لائے تہے مگر گرفتار ہوکر آئے اور سزای اعمال پائی یعنے توپ سے اوڑای گئے
اسکے سوای اور کچہ نہ ہوا اور سارے ضلع مین امن وامان رہا فقط

# مقدمہ

بفور پہونچنے خبر مفسدہ مقامات میرٹہہ اور دہلی کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی نے
تین قطعہ اشتہار بخلاصہ مضمون مندرجہ ذیل جاری فرمائے

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچہ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل ہوکر خلاف
سرکار کریگا اوسکا استحقاق زمینی ضبط ہوکر اوس شخص کو ملیگا جو سرکار کے شریک رہیگا

دوم یہ کہ سبکو جو رفیق سرکار ہین اور جو رعایای نمک حلال اور وفادار سرکار رہے اوسکو چاہیے
کہ بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرین کہ مفسد بغیر سزا پائی کے بچ نجائین

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹہہ اور مظفر نگر اور بلند شہر اور دہلی مین جاری ہو

تدابیر قرار واقعی واسطے سزادہی مفسدان اور قاتلان جنہون نے ایسے خون ناحق کیئے تہے شروع ہوین
احکام بنام افواج ولایتی مقام میرٹہہ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے اس مضمون سے جاری ہوے کہ سب
اگر بمقام کرنال جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجپوتانہ اور راجہ پٹیالہ کے جنہون نے ازخود استدعا
خدمتگزاری کی کی تہی شامل ہوکر بیچ سزادہی گنہگاران کے کوشش بلیغ کرین

افواج مفصلہ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوے دو تروپ توپخانہ اسپی نوان لینسر ایکدستہ
چہارم لینسر ۷۵ رجمنٹ شاہی اول فیوزلیر اور چہہ کمپنیان دویم فیوزلیر اس فوج کا گارد ہنیشین تاریخ ۱۹
ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور اور فوج درمیان تاریخ ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوے
تفصیل فوج میرٹہہ کی جسکو حکم شامل ہونیکا اس فوج کے ساتہ ہوا تہا یہ ہے چار ترپ ششم کارابین چہہ کمپنیان
۶۰ رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ اسپی نمبر ۱۴ باٹری اسپی تین ضرب توپ ۱۸ انچی تین کمپنیان سیوم بلٹن توپخانہ
پیدل چند سپاہ سفرمینا اور بلٹن سرمور سوای انکی ایک توپ خانہ اتواپ قلعہ شکن مقام اگرہ سے روانہ ہوا اور ایک
توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام پہلور سے اکر شامل ہو اور بلٹن گائڈ کور اور چہارم سکہ کو بہی حکم ہوا کہ اس
فوج کے ساتہ آملین

یہ فوج بمجبوری عرصے تک کرنال مین مقیم رہی اور بوجہ مجبوری علاوہ اور باغیون کے یہ بڑا باعث تہا کہ باربرداری نہین ملتی تہی اسی اثنا مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضۂ ہیضہ بیمار ہوکر بتاریخ ۲۷ ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوئی اور بجای صاحب محتشم الیہ کی جنرل برنارڈ صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوئی

بتاریخ مذکورۂ بالا یعنی ۲۷ ماہ مئی فوج میرٹہہ بسرکردگی برگیڈیر ولسن صاحب مقام میرٹہہ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰ فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریای ہنڈل پر فوج برگیڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوئے یہان جرأت سوائی ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی چار ضرب بہاری توپین اور ایک ۲۴ پنی غبارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتہہ لگا بروز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوئے اور شکست فاش کہا کر پس پا ہوئے ہرچند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹہہ سو نفری شمار مین تہی تاہم کچہہ پیش نہ چلی اور آخر کو ہزیمت اوٹہا کر بہاگ نکلے

فوج میرٹہہ بتاریخ ۳ ماہ جون بمقام رائی جو دہلی سے بیس میل کے فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور اتواپ محاصرہ کن یعنی سیج ٹرین بتاریخ ۶ بمقام علی پور پہونچین اور فوج میرٹہہ عبور دریا کرکے بتاریخ ۷ شامل کیمپ سپہ سالار بہادر بمقام علی پور ہوئی

فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نواخت ۲ گہنٹہ صبح بتاریخ ۸ مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر اونسے چہین لیے اور چہبیس ۲۶ ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کے ہاتہہ لگین یہ لڑائی دو بجے سے نو ۹ بجے تک رہی اسمین کرنیل چیسٹر صاحب اجیٹن جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۵۴ رجمنٹ مارے گئے اور قریب پچاس گورے ۷۵ رجمنٹ شاہی کے کام آئے اتواب مفسدین مورچال گرد نواحی مقام جہنڈہ یعنی فلیگ سٹیف تہین مگر سب مقامات مورچال سے ہٹا دیے گیے ایک دستہ فوج سرکاری تو سڑک کلان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چہاونی کی طرف سے اور اسطرح دونو طرف سے اونکو ہٹا دیا اب بہاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے بتاریخ ۹ اوپر فوج سرکاری حملہ کیا کچہہ خفیف لڑائی رہی اس لڑائی مین گائیڈ کور نے کارہای نمایان کیے اور دشمنونکا تعاقب تا دیوار شہر کیا

بتاریخ ۱۲ مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب سے فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو مٹکاف صاحب کی کوٹہی کی طرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے مگر دونو سمت اونکو ہزیمت نصیب ہوئی اس حملہ مین اونکے ۴۵ سپاہی مارے گئے

دوسرے روز وقت شام دشمن پہر رونما ہوئے اور اپنے نصیب کا لکہا دیکہکر واپس بہاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چہوڑ گئے

بتاریخ ۱۵ دشمن پہر میدان مین آئے اور اس مرتبہ اونکا ارادہ یہ تہا کہ انگریزی فوج کو نیست و نابود کرکے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تہے اور بطور سابق صدہا خستہ چہوڑ کر شہر مین بہاگ گئے بتاریخ ۱۸ جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچہ دشمن پر جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تہا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے رہین حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد و ضرب رہی آخر کار دشمن بہاگ نکلے اور نقصان کثیر اوٹہا کر شہر مین گہس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اتلاف جان سرکار کی جانب بہت کم ہوا بتاریخ ۱۹ وقت شام مفسدین نصیر اباد عقب فوج

انگریزی کے آکر حملہ کیا اونکے ساتھہ چھ ضرب توپ تھین اول فوج راجہ جھیند نے اونکا مقابلہ کیا بعد ازان فوج سرکاری مین سے توپخانہ اور لینسر اونکی کمک کو گیا اور دشمنونکو پھر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پسپا ہوکر روگردان ہوئے دوسرے روز وقت صبح دشمنون نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھاکر بھاگ گئے اس جنگ مین بھی اونکا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جھیند والون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا تاریخ ۲۳ مفسد پھر آمادہ جنگ ہوکر باہر شہر کے آئے اس روز تا بشام لڑائی قائم رہی اور فوج مفسد کو دیوارہای باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اونکے مارے گیے تو میدان چھوڑ کر رو بفرار لائے

بتاریخ ۲۷ دشمن پھر دیوارون کی پناہ لیکر مستعد ہوئے اور اس کئی مرتبہ اونھون نے پھر سرکار پر حملہ کیا اور پھر پسپا ہوے اس روز اتواپ سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوئے او مفسدین میدان مین صدہا کشتہ یکجا پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اوس روز مارے گئے اور جن دیوارون کی پناہ مین وہ لڑتے تھے اونکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا

بتاریخ ۳۰ خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑ کر باہر نہین آئے

بتاریخ ۵ جولائی جنرل برنارڈ صاحب نے بعارضہ ہیضہ مبتلا ہوکر رخت ہستی اس جہان فانی سے اوٹھا لیا اور جنرل ریڈ صاحب بجای اونکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوئے

بتاریخ ۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام بسی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی راستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی بتاریخ نہم جولائی مفسدین نے جانب رہت سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست فاش کھاکر شہر مین بھاگ گئے اس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب وجوار مین بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اوسپر حملہ آور ہوئے مگر بارش باران اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جاکر پناہ گیر ہوئے

بتاریخ ۱۴ مفسد بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوئے اور دلاوران انگریزی نے پھر اونکو شہر مین بھگا دیا اس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تھا

بتاریخ ۱۸ مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اسمین بھی مفسد پسپا ہوئے دوسرے روز بتاریخ ۱۹ اونھون نے پھر ارادہ جنگ کیا مگر صورت دکھاکر شہر مین بھاگ گئے

بتاریخ ۲۳ مفسد بکثرت جمع ہوکر اور اتواپ فیلڈ ہمراہ لیکر دروازہ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کوٹھی مٹکف صاحب پر حملہ آور ہوئے اور فصیل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامہ مین خوب بازار قتال و جدال گرم ہوا بریگیڈیر شوور صاحب نے اپنی فوج سے بازو دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوئے کہ دشمن نے دست و پا گم کیا اور بھاگ نکلے مگر اتواپ اپنی بھی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اس مرتبہ انکی سب توپین رہ جاتین

بتاریخ ۱۳ ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رہتک روانہ ہوا اور اونہون نے ایک پل بہی متصل مقام بسے کے اوس جگہ نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تہا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو بہا کر لے گیا یہ دیکہکر مفسد واپس شہر مین آئے اور وہان اور فوج مفسد بہی اونکے شامل ہوئی اب ونہین نے انگریزی فوج کے بازوی راست پر حملے متواتر کرنے شروع کئے مگر ہر بار شکست کہاتے تہے اسیطرح تمام شب گذر گئی اور کچہہ عرصے تک بروز دوم بہی یہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بہی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا

بعد ازین تا تاریخ ۱۱ ماہ اگست جنگہای خفیف ہوتی رہین بتاریخ ۱۲ ایک دستہ فوج انگریزی نے بسرکردگی برگیڈیر شیوورڈ صاحب نے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹہی مٹکیف صاحب کے واقع تہا حملہ کیا اور ایک عرابہ سہ پونی اور دو ضرب توپ نوپنی اور ایک چہہ پنی دشمنون سے چہین لین اس تاریخ کو فوج برگیڈیر جنرل نکلسن صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی

اس وقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروی شہر دہلی کے جمع ہوتی تہی اور اضلاع مین بہی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تہے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بہی تدابیر واسطے سزا دہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تہین تاکہ وہان سے کوئی شعلۂ فتنہ اوٹہکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور پردلی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تہی اور وہ بہی بگروہہای خرد جا بجا منتشر ہو رہے تہے اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ مین یکمرتبہ بند نہو سکا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ

مقام پشاور مین بہی فساد ہوا تہا اور اوسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات مقام پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین

مقام بلندشہر مین بہی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سرمور بلٹن کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین چونکہ قفلی نہر کی مفسدین نے دور کر ڈالی تہی وہ عبور نکر سکے مگر اونہون نے دو گانون کو جو قریب مین آباد تہے بشبہہ ہنگامہ پردازی نرغہ کیا اور ہنگام تلاشی بہت سامال مغروقہ اونمین سے برامد ہوا اس سبب سے دونون گانونکو جلا دیا اور تیرہ ۱۳ نفر مفسدین کو گولی سے مار دیا

بتاریخ ۱۶ جون دس نفر سپاہی ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تہے بمقام انبالہ توپ سے اوڑا دیے گئے اور عمل پہانسی اور اوڑانے کا ہر جگہ جہان کہین کچہہ بہی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اوسکی تعمیل مین کسیطرحکا فروگذاشت نہوا

ایک دستہ فوج بطور موویبل کولم بمقام مئو علاقہ بنبئی تیار ہوا یہ سب سامان و بار برداری اسطرح مکمل تہا کہ جسوقت حکم ہوا اوسیوقت وہ روانہ ہو سکتا تہا اسمین دو سوادرن ڈرگون شاہی کے اور ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تہا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل وودبرن صاحب مقرر ہوئے تہے

ایک روز اسیطرحکا دستہ پنجاب سے بسرکردگی برگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور بتاریخ ۱۱ ماہ اگست شامل فوج روبروی دہلی کے ہوا

ایک روز اسیطرحکا دستہ بسرکردگی جنرل ونن کورٹلنڈ صاحب پنجاب سے تیار ہوکر روانہ ہوا تاکہ حصار و دیگر اضلاع سے

مفسدین کو نکالکر امن قایم کی اس رستے کے ساتھہ دو ہزار سات سو نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج مقام فیروزپور سے جمع ہوکر بجانب سرسہ روانہ ہوئے اور بتاریخ ۸ ماہ جون مقام اودہین فوج مفسد سے دوچار ہوئے اور ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہان سے بہاگ گئے بتاریخ ۱۹ ماہ مفسد مقام کہیرا کا بدلپ نالہ کا گاکر قایم ہوئے فوج سرکاری بہی وہان پونہچی اور دشمنون کو وہان سے بہی نکال دیا اس لڑائی مین دو سو نفر مفسد قتل ہوئے اس لڑائی کے بعد پہر اس نواح مین کوئی جنگ نہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکاری مین آگیا ان مقامونمین اکثر صاحب زندہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تہا جو خفیہ جان بچاے کہین کہین پڑے ہوئے تہے

بعد اطلاع عیانی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا اور نواب گورنر جنرل لارڈ کاننگ صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندراس و سیلون و نا پنیس اور کیپ سے بہی روانہ ہوکر اضلاع غربی ہندوستان کو جاوین اور جو فوج ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تہی اوسکو بہی حکم ہوا کہ راستے مین سے بجانب ہندوستان آجاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہوگئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع شرقی مین بہی فساد ہوگیا اور اسی باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج ویلر صاحب کے جو مقام کانپور مورچون مین محصور تہی پہونچ نسکے اور جب تک کرنیل صاحب موصوف بعد فرو کرنے آتش فساد بمقامات بنارس و الہ اباد کے کانپور تک پونہچین قتل عام انگریزان و عیسائیان ہوچکا تہا تاہم بزودی ہرچہ تمامتر اونہون نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکہہ سمر کردگی میجر رینارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۷ جولائی کو جنرل ہیولوک صاحب مع بارہ سو گورہ کے روانہ کانپور ہوے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رینارڈ صاحب کے ہوکر بتاریخ ۱۳ فوج باغی نانا صاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پہر مقام پانڈی کے شکست دیکر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوے اور نانا صاحب بجانب بہٹور فراری ہوا

ایک دستہ فوج مقام کامیٹی سے جو اضلاع ساگر و نربدا مین واقع ہی تیار ہوکر روانہ ہوئی اور مقام ساگر کو مفسدین سے چہین لیا

مہاراجہ گلاب سنگہہ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر فوج اور روپیہ درکار ہو مجہسے لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اوسکی منظور کی اور جب تک فوج وغیرہ کی اوس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تو راہی ملک بقا ہوے مگر اونکے جانشین مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کے بہیجی

اسی اثنا مین فوج انگریزی کلکتے سے دوادو چلی آتی تہی اور ۲۵ جولائی تک چہہ پلٹنہاے گورہ اور بہت سا توپخانہ راہ تری و خشکی طی کرکے بمقام الہ آباد وارد ہوگیا اور سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے فوج کے مقام کلکتہ مین رونق بخش رہے

مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پر دوستی سرکار قایم رکہی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج کنٹنجنٹ ہونے دیا اور حکام انگریزی کو جو کچہہ حال گوالیار کا ہوا کرتا تہا اوس سے اطلاع دیا کرتا تہا اور ہر طرح افعال نمک حلالی اور دوستی بروی کار لاتا تہا

۱۷ سپاہ مفسد جنہون نے مقام پشاور مین فساد کیا تہا اور جنمین سے قریب چار سو نفری کے بچے تہے کیونکہ باقی تو سب کا غانیون نے قتل یا گرفتار کر لیے تہے یہ چار سو نفری باقیماندہ بماہ جولائی کوہستان کشمیر مین سرگردان پہرتے تہے اور

آخر کار اکثر اون مین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جان بحق ہوے اور کچھہ پہر کا غائبون کے بناوت سے نہ بچے الغرض سپاہ اشکست ۵۰۷ نفر توکشتہ اور مردہ شمار مین آے اور ۵۰ سپاہی باقی رہے تھے وہ بھی دو دو تین تین اہالیان پولس و دیہات قرب وجوار سے گرفتار ہوکر آتے تھے

ایک قریب رشتہ دار نواب رانیہ کا جو ملک بھٹیانہ مین واقع ہی واسطے حفاظت سرسہ کے منجانب سرکار مقرر ہوا تھا اور بجاے حفاظت کے اوسنے ازجانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہوکر آیا اور حکم پھانسی کا نسبت اوسکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۵ ماہ اگست پھانسی بھی پاگیا نواب اپنے بھی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودہیانہ مین گرفتار ہوا

ایک گروہ دوہزار پانچ سو گورکھیونکا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہوکر امداد فوج مذکور کی کرے اور اس گروہ نے بمقام گورکھپور پہونچکر اور ساتھہ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہوکر عبور دریای گھاگرہ کیا تاکہ ساتھہ فوج جنرل ہیولوک صاحب کے شامل ہوجاوین

مہاراجہ پٹیالہ نے بفوج وزر بدل کوشش بیچ مدد کرنے سرکار کے کی اور رانای بلسال کوٹ اور رانای کنگو تہال ترائی نے اور راجہای بیکانیر اور جہند وغیرہ نے بھی صفای قلوب ساتھہ سرکار انگریزی کے رکھی

ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلند شہر پر قبضہ کرلیا تھا اور جو مقام بالاگڈہ مین جو نصف راہ میرٹھہ اور علی گڈہ مین واقع ہی بمضبوطی تمام قائم ہوا تھا اوسکی سرکوبی کے واسطے ایک دستہ فوج گورہ میرٹھہ سے روانہ ہوا اور مقام ہاپور مین اوس سے اور دستہ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ولی داد خان شکست کھاکر پسپا ہوا

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربیے لوگ شامل مفسدین سیالکوٹ و دیگر مقامات کے نہوسکین اور نیز باین ارادہ کہ وہ کسیطرح لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کے نرہین بتاریخ ۱۷ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنے پوربیے فوج پولس مین نوکر ہین سب برطرف کردیے جاوین

اس عرصے مین مقام دہلی پر بھی مفسد غافل نہ تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آکر جنوبی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تھے کہ اونکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اوسے کچھہ نہوسکتا تھا اور ہمیشہ شکستہای فاش کھاکر شہر مین گھس بھاگا کرتے تھے اور فوج سرکاری قدم آگے بڑہاتی جاتی تھی

اب مفسدین کو خبر پہونچی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پھلور سے قریب دہلی کے آپونچا یہ خبر سنکر فوج کثیر مفسدین کی جنمین فوج نیمچ اور بریلی کی تھی باہر آیا اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوا کہ رستہ روک کر اوسکو آگے نہ آنے دین اثنای راہ مین بمقام نجف گڈہ فوج انگریزی سے جو بسرکردگی برگیڈیر نکلسن صاحب پنجاب سے آتی تھی دوچار ہوئے اور بازار جنگ طرفین سے گرم ہوا آخر شکست مفسد بھاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چھوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین کے درمیان تین اور چار سو نفری کے مارے گئے اور اتواب مذکورہ بالا بھی سپاہ سرکاری کے قبضے مین آگئین

توپخانہ مذکورہ بالا دہلی پر پونچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اوسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہوگئی مگر شہر مین بھی کئی روز لڑائی سخت رہی اور تاریخ ۲۰ ستمبر کو تمام شہر قبضۂ اولیای دولت قاہرہ مین آگیا مفسد نہایت خوب لڑے مگر فوج انگریزی کا کچھہ نکرسکے اور وہ

آخر تک جس مقام پر پہنچ گئی تھی وہان سے ایک قدم پیچھے نہ ہٹی ہرچند شہر دہلی تو بعد جنگہای متواترہ وعظیمہ قبضۂ سرکار مین آگیا مگر
سرکار کا بھی بہت نقصان باعث مارے جانے افسرون کے ہوا خصوصا اوس افسر فوج کے جسکا غم اب تک ہر ایک متعلق فوج کو
ہی اور وہ برگیڈیر جنرل جون نکلسن صاحب تہا جو بسرداری اپنی فوج کے اول حملہ شہر مین گیا تہا اور داخل شہر ہوکر فوج کو آگے بڑہاتا تھا
کہ ایک گولی آکر لگی اور اوسکے صدمے سے جانبر نہوا

فورا بعد فتح دہلی کے ایک دستۂ فوج بجانب دوابہ روانہ ہوا تاکہ مفسدین مفرورین کو سزا دے اور رستگات سرکاری
ضلعجات مین قائم کرے شاہ دہلی مع رفقا او رعزیزون کے ایک مقام پر ملا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودسن صاحب مع
اپنے سوارون کے شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لانے تہے اس سفید ریش دشمن خلق خدا کو کپتان ہودسن صاحب نے بڑی کوشش
اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تہا

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچہہ تفصیل کے ساتہہ درج کرتے ہین چونکہ اوسکا ہونا بھی اس مقام پر خالی از
فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہی

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہوسکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہوکر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تہی کہ دشمنونکا
جو اوس سے بارہ مرتبہ زیادہ تہی باعتبار غلبہ مقابلہ کرسکتے جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تہا نہایت مستحکم تہا اور نفری
سپاہی کی بھی بہت زیادہ تہی اور سامان جنگ و رسد بھی اونکو بکثرت دستیاب ہوتا تہا اور اونکے پاس موجود تہا اور قواعد جنگی بھی اونکو
خوب معلوم تہی اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تہی اور موسم بھی خلاف طبائع انگریزان تہا یعنی موسم بہت گرم تہا اور علاوہ ان سب
امور کے بباعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی بیماری پیچش اور وبای ہیضہ اونمین بشدت تمام تہی ان وجوہ سے فوج انگریزی
بمقابلۂ فوج باغی ہر طرح کم تہی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تہی کہ یہان سے چلا جانا بہتر ہی اور میرٹھہ اور علی گڈہ مین
قیام کرنا مناسب مگر اوسکے نتیجے پر کوئی خیال نکرتا تہا ہان البتہ صاحب افسر کمانڈنگ اونکے مشورے کے شریک نہ تہے اور اونہون
نے اس صلاح کو منظور نکیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہرچند سر جان لارنس صاحب نے فوج روانہ کرکے پنجاب کو
خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہین ہوتی تہی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سے جاری تہی اس وجہ سے توقع تہی کہ دن
خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصے مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکے راہی ملک بقا ہوے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجاے
صاحب موصوف کے سپہ سالار فوج مقرر ہوے تہے باعث بیماری لاچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوے آخر ش حکومت فوج کی سپرد
برگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۷ ستمبر فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچال روبرو کشمیری دروازے کے بفاصلہ ۵۰۰ گز کے
دروازۂ مذکور سے تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجہا گیا تہا یہ دونو مورچال اور قریب دس اور
مورچال کے تا تاریخ ۸ تیار ہوگئے اور توپین بھی اون سب پر چڑہ گئین اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز ان مورچال
سے گولے شہر مین برستے رہے بتاریخ ۱۱ ایک اور مورچہ متصل دریا کے تیار ہوا اور اوس سے بھی گولے شہر مین برسنے لگے
اسقدر گولہ اندازی سے کئی روز بعد دو مقام سے کنگورہ فصیل شہر گر گئے اور قریب ساٹھہ فیٹ کے درج درمیان مین ہو گئی
جنرل ولسن صاحب کے خیال مین آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیای دولت ہوگی مگر یہ بھی خیال تہا کہ فوج انگریزی ہرچند شجاعان

ولایت کے تھے مگر شمار مین بہت کم تھے اور سوای اسکے دشمن پناہ دیوار مین لڑتے تھے اور اوسکو اونہون نے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی وجہ واقف تھے اور اوسی سرکار کی ملازمی مین یہہ سب قواعد اونہون نے سیکھی تھی آخر ۱۴ سپتمبر آئی اور حکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور دستہ فوج نکلسن صاحب زیر حکم لفٹنٹ فتزجرلڈ صاحب کی اول آگے بڑہی اور جو شگاف فصیل مین ہوگیا تھا وہان جا پہونچی ہرچند دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر کچھہ خوف جان نکرکے وہ شگاف کی راہ سے گھس گئے اور وہان اپنے تئین جمع کرکے بجانب راست فصیل پر چلے اور دشمنون کو مارتے ہوے اور زمین کو اونکی لاشون سے بھرتے ہوے آگے بڑہے یہ نکلسن صاحب وہی ہین جنہون نے فوج باغی کو چند روز پیشتر بمقام نجف گڈہ شکست فاش دی تھی اور جنہون نے قبل ازین پنجاب مین کارہای نمایان سے فتح و نصرت کو وابستہ دامن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا کہ بامہای و دریچہا و دیوارہای مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تہین اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلولہای بنادیق ہر چہار طرف و کوچہ و بازار سے ان پر علی الاتصال پڑتی تہین اور سپاہی فوج انگریزی کے اگرچہ گرتے جاتے تھے مگر قدم آگے بڑہا کر مرتے تھے اسی ہنگامے مین نکلسن صاحب زخمی شدید ہوکر عقب فوج مین لیجاے گئے اور کپتان پرمک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہین اور تہوڑے عرصے مین ساری فوج داخل شدہ کٹ جاویگی اونہون نے حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دستہ فوج انگریزی جو پیچھے دستہ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنونکو پس پا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستہ اول سے جاملا کیونکہ اوس روز قدم پیشتر اندرون شہر بڑہانا ناممکن تھا اور وہان دشمن بحفاظت دیوارہای مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب اونکو آسیب نہین پہونچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تھا اور ہر گھر ایک گڑھی بنا ہوا تھا اور اوسکی حفاظت مین دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسیطرح اونکو آسیب بھی نہین پہونچتا تھا جو جو کارہای نمایان سپاہیان سرکار نے یہان کیے وہ بشریت سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے اونکا اعتبار قرین قیاس نہین سارجنٹ کارمیکیل صاحب نے بارود تہ در دروازہ جاکر رکھدی گو دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر افسوس کہ وقت واپسی جان بحق ہوے لفٹنٹ ہوم صاحب شتابہ اوس بارود مین لگانے آگے گئے اور جسوقت شتابے مین آگ دینے کو تھے اوسیوقت راہی ملک بقا ہوے فوراً گورپورل برجس صاحب نے شتابہ صاحب موصوف کے ہاتہ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اوسی مقام پر داد شجاعت دیکر اس ملک فانی سے رخصت ہوے آگ کے لگتے ہی دروازہ اوڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوے اور ہر قدم پر لڑتے ہوے اور دشمنون کو پس پا کرتے ہوے قدم بڑہاتے گئے آخرکار بہت سا اتلاف جان اوٹہا کر قریب جامع مسجد کے پہونچے اس مقام کو دشمنون نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب فوج سرکاری نے یہان قیام کرنا مناسب نسمجھا اور واپس آکر قریب مکان چھاپہ خانہ کے شب باش ہوے اس عرصے مین فوج پچھلی بھی زیر حکم برگیڈیر لانگفیلڈ صاحب داخل شہر ہوکر آشامل ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازے سے مکان گارد ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جاگزین ہوی اول روز کا کام یہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑہی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچال دشمنون نے بنائے تھے سب قبضہ دلاوران انگریزی مین آگئے اور جب قلعہ پر گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑکر بھاگ نکلے

شہر دہلی ایسی سخت جنگہای متواترہ کے بعد قبضہ سرکاری مین آیا اور اس شہر مین تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کی
قواعد انگریزی سے واقف تہی جمع تہی اور سرکاری فوج اوسکے مقابل مین عشر عشیر بہی نہ تہی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہیے
کہ ایسے ایسے شجاع وہان پیدا ہوتے ہین اور نفرین ہندوستان کو کہ جسکی اسقدر فوج سے بہی کچھہ نہو سکا اور آخر کار سوائے
فرار کے اور کچھہ چارہ اونکو نہ ہا جنگہای دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ سو سپاہی کام آئے اور دو سو پچاس افسر فوج مذکور کے
دادِ شجاعت دے کر اور نام دلاوری باقی چہوڑکر خود ملک بقا کو چلے گئے

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جسنے ارادہ تخت نشینی کیا تہا اور جسنے حکم قتل
زن و بچہ معصوم انگریزان کا دیا تہا گرفتار ہوا مگر تعجب کہ سرکار نے اوسکی بہی جان بخشی کی گو اوسکی اولاد کو اوسکے روبرو قتل کیا
اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تہے وہ بہی قتل ہوے مگر اس محسن کُش کی جان بچ گئی

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قائم ہوا اور مفسدان گرفتار شدہ کو سزای اعمال ملنی شروع ہوئی
سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہی اور لکہا ہی کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے کا
سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجہ خان ولایتی کے جو سابق تہانہ دار پشاور تہا اور نکلسن صاحب کے ساتہہ
وہان سے بمقام دہلی آیا تہا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی مین رہا کرتا تہا ہمارے پاس آئی چونکہ اوسکا درج کرنا اس مقام پر
بیمحل متصور ہوگا اسواسطے مختصر احوال لکہا جاتا ہی

خواجہ خان بیان کرتا ہی کہ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستہ فوج
تیار کیا اور جانب کشمیری دروازہ شہر دہلی نہضت فرما ہوے قدم آگے بڑہاتے ہوے فصیل دیوار شہر پناہ تک پہونچے
یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہوگئی تہی اوسکی راہ سے درمیان بارش غلولہای دشمن داخل شہر ہوے اور اقواب
دشمن پر قبضہ کرکے پیشتر قدم رکہا اور گرجا گہر کے مورچے کو بہی لے لیا یہان سے آگے قدم زن ہوتے تہے کہ کسی مفسد کی
گولی جنرل صاحب کو لگی دہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی مین ڈالکر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے
کچھہ دوا دی جس سے صاحب کو کچھہ تخفیف ہوئی وہان سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے مین جاوینگے
مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا سلام دو
مین گیا اور کپتان صاحب سے مینے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہوکر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو طاقت
گفتگو کی نہ تہی اس لیے کچھہ لکہکر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اوسکے جواب مین کچھہ تقریر کی اور اوسمین نام کشن گنج
اور تیلی دروازے کا معلوم ہوا بعد ازین کپتان صاحب رخصت ہوکر اپنے رسالے کو گئے اور وہان جاکر حکم درباب ان
دونو مقامون کے صادر فرمایا بروز دوم جنرل صاحب نے برگیڈیر جنرل چمبرلین صاحب کو بلوایا برگیڈیر صاحب آئے انسی کچھہ گفتگو
درباب کشن گنج اور سلیم گڈہ کے بڑی دیر تک رہی برگیڈیر صاحب بعد ازین رخصت ہوکر شہر مین گئے اور حکم مارنے توپونکا اوپر
سلیم گڈہ کے نافذ فرمایا بعد ازین بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہوگیا اور مینے خبر خالی ہوجانے تمام شہر کی
جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ ہم بہی چاہتے تہے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم اس

خبر فرحت اثر کو سن لے سو خدا نے ہماری مراد بر لائی یہ فرما کر یہان تک خوش ہوے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصے بعد ہوش میں آئے اور فرمایا کہ ہم اب بے فکر اور رنج کے مرین سگے اور بتاریخ ۴ ہ ماہ مذکور اس دار فانی کو چھوڑ کر بجانب ملک جاودانی عازم ہوے اور داغ رشک و افسوس کا سینہ دوستان و بیگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہان لکھتے ہین جو مولوی رجب علیخان بہادر سابق میر منشی پنجاب حال رفیق کپتان ہاڈسن صاحب نے منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تہا اوس سے صاف تراوش ہوتا ہی کہ اگر اسوقت بھی شاہ دہلی ہمرہی مفسدین سے باز آتے تو سرکار اونکی خطاہای ماضیہ معاف کر دیتی

نقل خط اسمی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۳ جولائی ۱۸۵۷ء نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر + ہر انچہ ناصح بسوز گویدت بپذیر

حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت یکتای زمان و دانای دوران سلامت رسوم عرفیہ بر طرف حرف مطلب اینکہ از عرصہ دو ماہ کم و بیش کہ سپاہ نمک خور سرکار گردون وقار انگریزی از نا عاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و فساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازۂ خود بیرون نہادہ خود را بمقابل دولت دوران عدت انگلسیہ قرار میدہند بعینہ مطابق شعر عارف رومست س آن مگس بر برگ کاہ و بول خر + ہمچو کشتیبان ہمی افراشت سر + بر ضمیر منیر شاہی و آن مشفق و عقلای ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلسی معلوم و حال معرکۂ روس چون آفتاب نیمروز ظاہرست کہ از پیشگاہ ملکۂ انگلستان خلد اللہ ملکہا و سلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر از ابیض و احمر و ماموری افواج ظفر امواج در بحر و بر و محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و پسند کردن نقصان خود در حفظ حقوق رومیہ باوجود اتحاد و ملت با روسیان چہ قدر سعی جزیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہی از ابتدای تسلط بر کشور ہند تعلیم و تلقین احدی از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برای اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلائق بہر روشی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ آزادانہ زیست کردہ و میکنند باقی تفاصیل محول برای صایب کہ تطویل غیر مقصودست حال ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ بر از و قبای شاہی کشور ہند بر قد کسی راست نیامدہ از تاریخ فرشتہ واضح ست کہ در عہد قوت و شوکت پادشاہ ممدوح در ہندوستان جہازات شاہی کہ از ہندوستان روانہ حجاز براہ دریا شدہ بود دست خویش دولت انگریزی شدہ آن بیدخلی کہ سرکار انگریزی را در ہند بود استرداد و احمال و اثقال جہازات شاہ جمجاہ کردن نتوانست حالاکہ عرصۂ ہند از دریای شور تا پشاور پامال ملازمان دولت انگلشیہ ست چگونہ کسی با این حکمای عصر و شجاعان دہر مقابل کردن میتواند اگر تراخی و تاخیر بایصال کیفر کردار ناآگاہان عاقبت کار بوقوع آمد حمل بر زعم عوام منتوان شد بلکہ امتحان دوست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان وغیرہ مصالح ملکی پیش نظرست و تا وقتیکہ گروہ مفسد قدم اندازہ دہلی نشدہ بود از جانب ملازمان شاہی ہم امری خلاف رضای اہالیان سلطنت انگریزی بظہور نرسیدہ حالا چہ انقلاب بروی کار آمدہ و کدام امید و علت و کدامین سوی اختیار بودہ خانہ زادان راسخ الاعتقاد باوجود تحلیہ بحلیہ عقل و دانش بنا التفاقی چراغ پی اطفای نور این سراج ہند شدند و بچہ سبب در نفع عاجل آجل این فروغ دودمان چغتائی صرف اوقات نمی نمایند این چہ خیال محال بدماغ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر نیست تا امروز چرا اشرحی درین باب نرسیدہ و کوششی در دفع این مفسدہ نشدہ صلاح صواب اگر در رای ارباب دربار شاہی مستحسن شود اینست کہ مخطورات و مکنونات خاطر را اصالتاً یا وکالتاً تحریراً یا تقریراً بخدمت صاحبان والا دودمان گزارش فرمایند کہ بعد برہمی اساس این فتنہ اینوقت بدست نخواہد آمد و بجز تاسف یادگاری

بر صفحہ روزگار نخواہد ماند الکنایۃ ابلغ من التصریح دوست را وقت انتظار جواب تصور فرمایند وہر چہ ارقام خواہند فرمود حرف بحرف
بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط قلم شکستم و مضمون مختصر کردم کہ نیست طرز من این گفتگوی طولانی

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بہی درج کیا جاتا ہی جو بنام جمیع روسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا او سکے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کسقدر راست اور درست تہا اور کیا کیا اتہام اور بہتان بی بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگایا گیا تہا

## فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روسای ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم بہمہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر والعوام ہو اور تمہاری حسن حمایت طرز اور فہم اور درایت سے مذاہب ہندوستان کی اعانت ہی لہذا از راہ خیر اندیشی تمہاری تمکو ہدایت ہوتی ہی کہ خدا تعالی نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کیواسطے پیدا کیا ہی اور تم پر فرض ہی کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور اوس پر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالی نے تمکو یہ مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے کہ تم اون لوگونکو جو تمہارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اونکو ضرور ہی کہ وہ اون لوگون کو جو تمہارے مذاہب کو بگاڑا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکہتے وہ بدل و جان اپنی تدبیرون مین مشغول رہین جنسے اونکے مذاہب کے دشمنون کی پایمالی ہو اور یہ تمہارے عقائد کی کتابون مین لکہا ہی کہ مذہب اپنے بدلنے سے مرجانا بہتر ہی اور واقعی مین یہی حکم خداوند تعالی کا ہی جو خاص و عام پر روشن ہی انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیون کے تخلل مذاہب کیواسطے اونہون نے ایک مدت سے بہت سی کتابین لکہوا کر اپنے پادریون کے ہاتہہ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریونکو بلوا کر اپنے مقولونکا اعلان کیا ہی سمجہنے کی بات ہی کہ انگریزون نے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہ کہ جب ایک مرد مر جاتی تو اوسکی بیوہ دوبارہ شادی کر لے دوسرے یہ کہ ستی ہونے کی ایک رسم مذہبی قدیم تہی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کی رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ اونہون نے تمام خلقت کو علانیہ سمجہایا کہ اگر وہ اونکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اونکی توقیر ہوگی اور یہ بہی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیسا و نمین جا کر وعظ سنو علاوہ اسکے اونہون نے یہ حکم قطعی دیا ہی کہ صرف حقیقی اولاد راجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچہہ حق نہوگا حالانکہ از روی شاستر دس طرح کی مختلف وارث فرزند سلطنت ہو سکتے ہین اس تدبیر سے اونکا مطلب خاص یہ ہی کہ وہ آخر کو تمہاری ریاستین اور جاگیرین چہین لین جیساکہ اونہون نے فی زمانہ ریاستہای لکہنؤ اور ناگپور مین عمل کیا اور اونکی ایک اور تدبیر اونہون نے یہ بہی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبرا ایکی ہوئی روٹیون کے کہانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے تو یہ امر قبول نکیا بہوکے مر گئے اور بہتون نے لاچار ہو کر روٹی کہانا قبول کیا اور اپنا مذہب کہو دیا جب یہ تدبیر انگریزونکی اچہی طرح نہ چلی تو اونہون نے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر ملائین تاکہ لوگ اوسکو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کہا کے اپنا ایمان کہو دین اور چہوٹے چہوٹے ٹکڑے استخوان اور گوشت کے جانورونکے ساتہہ ملوا کر اونکو سر بازار رکہوایا علاوہ اسکے اونہون نے ہر ایک تدبیر ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض بنگالیون نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ اگر ابتدا اہل فوج اس معاملہ مذہبی مین پیروای انگریزان ہو جاوین تو فرقہ بنگالیان بہی انہین کی رای کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو

بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل کے کہ چاہ کندہ را چاہ درپیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگونکو اون کارتوس کے کاٹنے
جنکی بنانے مین چربی لگی تہی حکم دیا اس حالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسون کے کاٹنے سے مذہب ہنود کا
صرف جاتا رہے گا لیکن تاہم اونہون نے اونکے کاٹنے سے انکار کیا تب اون سپاہیون کو جنہون نے کارتوس کاٹنے سے
انکار کیا تہا انگریزون نے توپ سے اڑا دیا یہ ظلم شدید دیکہکر سپاہ نے انگریزون کا قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو
پایا مار ڈالا اور بفضل ایزدی اور امداد سروری بالفعل اون تدابیر مین مشغول ہین جسمے کہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئے ہین وہ بہی
نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق ہی کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہین گے تو کل اس ملک کے آدمیونکو مار ڈالینگے
اور ہمارے مذہبونکو مٹا دینگے ہر چند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بہی انگریزون سے موافقت رکہتے ہین بلکہ اونکی طرف سے
لڑتے بہڑتے ہین اونکے حال پر جو بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوا ہی کہ انگریز نہ اونکا مذہب چہوڑین گے اور نہ تم سب کا پس
اس صورت مین ہم تمسے پوچہتے ہین کہ تم نے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے کیا تدبیر کی ہی اگر ہمارے اور تم سب کے
رای متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزون کو غارت کر کے اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ ہم سب کو ہندو اور مسلمان کی
بہتری پیش نظر ہی اور انگریز دونون فرقون کے دشمن ہین لہذا صرف تمہارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کر کے اور بنظر
اندفاع اعدای دین بذریعہ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہی کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی اور سالگرام کی قسم ہے
اور مسلمانون کو قرآن کی قسم ہی کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنے جان اور ایمان کی حفاظت کے واسطے انگریزون کا قتل اپنے
ذمے فرض سمجہین اور چونکہ گای کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہی بدین نظر ہمارے اہل اسلام نے یہ عہد و پیمان
کیا ہی کہ اگر ہنود قتل عیسائیون مین گرمجوش اور مسلمانون کے شامل ہونگے تو اوسی روز سے گای اور بیل کا ذبح ہونا موقوف
ہو جاویگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ بیبہرہ قرآن سمجہا جاویگا اور جو مسلمان کہ گای کا گوشت
کہاوے گا وہ اوسکو سور کے گوشت کی سزا ہوگا اور اگر اہل ہنود قتل عیسائیان اور فرنگیان مین کمر بستہ اور آمادہ نہونگے تو وہ
خدا کی نظر مین اوتنے ہی گنہگار ہونگے جب اونہون نے گای ذبح کی یا اونکا گوشت کہایا شاید اہل فرنگ بہی اپنی مطلب براری
کے واسطے ہندوؤن سے بحلف ایسا ہی اقرار کرین گے الا کوئی عقلمند اس وہم اور فریب مین نہ آئیگا کیونکہ اکثر اوقات اہل فرنگ
ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اونکا مطلب نکل آیا پہر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالای طاق رکہ دیتے ہین
اور ہر غریب اور امیر ہند پر روشن اور ہویدا ہی کہ فریب انگریزون کی عادت جبلی ہی اور ہمیشہ دغابازی اونکا شعار ہی اسیواسطے
انگریزون کے کہنے پر کبہی یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پہر کبہی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہی ہاتہ نہ آویگا فقط

اب ہم پہر کچہہ مختصر حال اون تدابیر کا لکہتے ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفای نایرہ فساد ملک اودہ
وغیرہ مین بروے کار لائین تہین

جنرل ہیولوک صاحب نے جنرل نیل صاحب کو کمان کانپور پر چہوڑکر آپ واسطے رہائی اون محصورین بیلی گارد
لکہنؤ کے روانہ ہوے جنہون نے استقامت صفدرانہ تک بخلاف [illegible] مین خونخوار کے اپنے تئین بچا رکہا تہا اس شکستہ فوج کو
فتوحات کرنی نصیب ہوئین اول روز اونسے دشمنکی ایک ضرب توپ چہین لین اور دوسرے روز چہتیس اور اوسی مقام [illegible]

شکست کہاکر بجانب بٹہور فراری ہوا جنرل صاحب ممدوح اوسکے تعاقب مین گئے اس عرصے مین جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھہ تہا وہ سب صرف مین آگیا اور جنرل صاحب واسطے بہم رسانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوئے اور سامان سب لےکر بتاریخ ۲۷ جولائی عبور دریا کرکے ملک اودہ مین داخل ہوئے اور بمقابلہ دشمن مقام اوناؤ تک پہنچے وہان دشمنون کو شکست دیکر بجانب فتحپور چوراسی کوچ فرماہوئے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کرلیا یہان کچہہ کمک اور آنے والی تہی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پہر بجانب کانپور رخصت فرماہوئے جب مقام کانپور مین بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پہر عبور دریا کرکے داخل اودہ ہوئے اور بمقام منگروار دشمنون سے دوچار ہوئے اس مقام پر چار گہنٹہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پسپا ہوئے اور سات ضرب توپ میدان جنگ مین چہوڑکر روبفرار لائے آخرکار فوج سرکاری قریب لکہنو کے پونہچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑہ کے دشمنون نے مورچال نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکہے تہے اور بجابجا ضرب توپ ان مورچال پر موجود تہین اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ سنگین پونہچی اور فوج سرکاری نے دشمنون کو سنگینین مار مار کر پسپا کیا مگر یہان سے اب ہر قدم پر لڑائی ہونی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بہی جنگ جنگان اور حرب کنان پیشتر قدم زن تہی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سپاہ نصرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہوگیا اس فوج کے دیکہتے ہی محصورین بیلی گارد خوشی سے بدن مین نہ سمائے اور آسمان تک آواز مکالمہ خوشی آمیز پونہچی یہ فوج بروقت بیلی گارد مین پونہچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بہاری لگائی تہی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکہنو نہوتی تو وہ تیار ہوجاتے اور اوسی کے اوڑنے سے محصورین مین سے ایک بہی زندہ نرہتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہوکر اور جرات کرکے پل جو راستے پر قریب شہر کے واقع تہا توڑ ڈالا اوسکے شکست ہونے سے فوج ہیولوک صاحب کی جو داخل بیلی گارد ہوئی تہی اور محصورین کی کمک کو آئی تہی خود محصور ہوگئی اور اوس روز تک دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے اور لکہنو فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکہنو اور اوسکے قرب وجوار سے نیست و نابود کردیا اب فتح لکہنو امر یقینی ہوگیا بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان بعارضہ پیچش وغیرہ مبتلا ہوکر بہشت نصیب ہوئے صاحب ممدوح کے مرجانیکا ایسے نازک وقت مین بڑا افسوس ہوا

سر کولن کیمپل صاحب جو جنگ روس مین بہی شامل تہے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہوکر رونق افروز ہندوستان ہوئے تہے لکہنو کو فتح فرماکر بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان سے مفسدین گوالیار کو شکستہای فاش دیکر اور فتحگدہ وغیرہ شہرونکو فتح کرکے انتظام اس نواح مین دوبارہ قائم کیا

## خاتمہ

الحمد للہ والمنتہ کہ بعون قادر بیچون یہ چند اجزا ختم ہوئے اور راقم بہی بار فرمایش دوستان صادق الولا سے سبکدوش ہوا یہ کتاب ہرچند کچہہ طویل ہوگئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی و لکہنو تحریر نہو سکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اوسوقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پونہچا تہا اور سوای اسکے اگر حالات مقامات مذکورہ کا تفصیل لکہا جاتا تو اور بہی طوالت ہوتی اور قیمت بڑہ جاتی اور شائقین کو فی الجملہ دقت اوسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسیقدر پر اکتفا کرکے یہ عزم نہاد رکہتا ہی کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالی مفصل حال علحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط

# خاتمۃ الطبع

حمد و نعت کے بعد معلوم ہو شہرہ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح غدر سننے کے مشتاق ہین دریافت وقایع کی خواہش مین مردم اتفاق ہین مگر افواہ عوام پر اکثرون کی نظر ہے سچے حالات کی خبر کم ہے جیسے جیسی تہی پونہچائی کسینے محض بے پر کی اوڑائی حقیقت واقعی کا انکشاف نتہا کوئی بیان بخلاف تہا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے یہ ہوتا ہے کہ جہوٹ سچ کا اعتبار کہوتا ہے اسلیے دانائے روزگار واقف رموز و اسرار سخن فہم خرد اساس ہنرمند نکتہ شناس ستودہ منش نیک خصال پنڈت منشی کنہیا لال نے جنکو انگریزی مین بہی دستگاہ کامل ہے تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل ہے اور آگے انگریزی کے مترجم تہے محکمہ چیف کمشنری مین ملازم تہے تاریخ صحیح لکہنے پر عزمیت درست کی ہمہ تن مستعد ہوئے کمر ہمت چست کی تفتیش حقائق مین بہت محنت اوٹہائی ہر واقعے کی راست خبر بہم پونہچائی انگریزی چٹہیون سے مضمون معتبر رقم کیا جو کچہ گذرا تہا بعینہ حوالہ قلم کیا کسیطرف کی مراعات نہین جانبداری کی کوئی بات نہین جب یہ کتاب تیار ہوئی پسندیدہ اولی الابصار ہوئی سبنے یہی چاہا کہ سبہونکو سچی خبرین گہڑی ہوئی باتین ذہن سے دور کرین نقش باطل صفحہ دہر سے اوٹہالین حرف غلط لوح روزگار سے دہو ڈالین لہذا اوسکو چہاپکر مشتہر نام کیا قابل نظارہ خاص و عام کیا تصحیح لفظ و معنی جیسا چاہیے خوب اہتمام ہوا ۵ جمادی الاولی ١٢٨٣ ہجری کو اوسکا اختتام ہوا غرض دیکہنے پر ماجرا مفصل کہل جائیگا بلوے کا اتنا حال تحقیق کہین ہاتہ نہ آئیگا مطبع کے بعض کارگزارون نے طبع آزمائیان کین یادگار زمان داہل زمان کے واسطے تاریخین کہین ؎

## قطعہ تاریخ از نتائج افکار معجز آثار افضل دوران اکمل زمان جناب مولوی محمد ہادی علی اشک

جب مصنف نے یہ کتاب لکہی — جو خبر راست و معتبر تہی لی
اب چہپی اشک نے کہی تاریخ — کہ یہ ہین واقعات تفصیلی ١٢

## طبع زاد سخندان خوش بیان منشی اشرف علی اشرف شیرین زبان

طبع گردید چون بغاوت ہند — شد جہان اپسند این تاریخ
اشرف نکتہ سنج و نکتہ سرا — گفت تاریخ او ہمین تاریخ ١٢٧٨

## نتیجہ فکر شاعر شیوا زبان منشی توتا رام شایان

کتاب بغاوت ہوئی طبع جب — گیا شہرہ اوسکا عجم تا عرب
اوٹہا فکر تاریخ مین جو قلم — کیا موجبات بغاوت رقم

سنہ ١٨٦١ء

### ایضاً

لکہی اوسکی تاریخ پہر دوسری — بجا اب کتاب بغاوت یہ چہپی

سنہ ١٨٦١ عیسوی

# صحیح نامہ اغلاط بغاوت ہند

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۶ | پہر | یہ | ۲۲ | ۵ | کہ اس گفتگو کا اس فقرہ سی | کہ اس گفتگو کا (یہ فقرہ سے) |
| ۳ | ۱۲ | مصاحات | مضافات | | | پایا جاتا ہی کہ وہ گفتگو | پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو |
| ۴ | ۱۴ | اونسی اوسی | اونہین سی | | | زبان انگریزی مین تحریر | زبان انگریزی مین تحریر |
| ۵ | ۱۳ | ممالک ہندو | ممالک ہند | | | ہوئی ہے اور اسوقت | ہوئی ہے اور اسوقت |
| ۵ | ۲۶ | نارضامندیکا | نارضامندیکی | | | ضرورتاً زبان سنائی گئی | ضرورتاً زبان ہندی مین |
| ۷ | ۶ | چولیدار | چوکیدار | | | تہی ترجمہ | سنائی گئی تہی ترجمہ |
| ۷ | ۲۴ | وصول | تقسیم | ۲۳ | ۱۱ | حیدر علی سنے ہزار ہا | حیدر علی سے بجہ ہزار ہا |
| ۸ | ۲ | دیا | دی | ۲۵ | ۹ | اوپر بربادی اونکی برپا ہی | اوپر بربادی اونکی ہی |
| ۹ | ۱۰ | بمثل کاغذ | بمثل اجرای کاغذ سابق | | | سے | |
| ۹ | ۱۲ | رنگ مین بہی ہی اکثر | رنگ مین بہی اکثر | ۲۷ | ۱۶ | ساکنان صدر بازار سنے | ساکنان صدر بازار سے |
| ۹ | ۲۷ | اقوال | افواہ | | | کین | کیی |
| ۱۱ | ۳ | جرم | حزم | ۳۲ | ۱۸ | سوی شجاعت | سورشجاعت |
| ۱۱ | ۴ | ناگپور | بارکپور | ۳۳ | ۲۶ | مقام میر تہر سے | مقام میرٹھ سے |
| ۱ | ۲۲ | تم سپر عائد ہوئی ہے | تم پر ضرور عائد ہوئی ہے | ۳۸ | ۱ | روبرو | اوپر |
| ۱۱ | ۲۳ | کرکے | سرکے | ۳۹ | ۱ | آتی | آئے |
| ۱ | ۱۹ | رجبٹ مذکور سنایا جاویگا | رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا | ۵۶ | ۱ | چہٹی مگر | چہٹی پر |
| | ۲۰ | نہین ہی | نہین ہین | ۵۷ | ۲۰ | مستور | دستور |
| | ۲۲ | یا شرح مین | یا نرخ مین | ۶۳ | ۸ | سررشتہ | سررشتہ |
| ۱ | ایضاً | قبل ارزانے | قبل ارزانی | ۶۸ | ۲۷ | ستکریان | سنتریان |
| | ۷ | منافق مذہب نہین ہے | منافق مذہب نہین ہو مگر جبہ | ۹۴ | ۱۹ | میم لوگون کی | ہم لوگونکی |
| | | اور صاحب ممدوح | وقفہ درکار ہوا اور صاحب ممدوح | ۹۷ | ۱ | جوانمرویسی | جوانمردی سے |
| ۱ | ۲۰ | بیہو اس | بیچو اس | ۹۹ | ۲۵ | بیہٹ جاتی تہی | بیٹھ جاتی تہی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۰۴ | ۱ | بشیر گنج | بشارت گنج |
| [illegible] | [illegible] | زیارہ | ارادہ |
| [illegible] | [illegible] | تھا | تھی |
| [illegible] | [illegible] | تکیہ | تکیہ |
| [illegible] | [illegible] | نسبت نہیں ہے | مناسب ہے |
| [illegible] | ۱۳ | نارستہ ... آزاد | نارسی ... |
| [illegible] | ۳ | نرتبان حمید | قربان حمید |
| [illegible] | [illegible] | نرتان حمید | قربان حمید |
| [illegible] | ۱ | ... گورہ ... | بیان سیاہ گورہ ہی کی اصلاح |
| [illegible] | ۲۳ | ... | مین سے |
| [illegible] | ۱۰ | ... | ہمارے ... |
| [illegible] | [illegible] | ... تمام | ... تمام |
| [illegible] | [illegible] | ... | یہ بھی ... |
| [illegible] | [illegible] | ... | اکثر ... |
| ۲۲۲ | ۱۵ | بمقام سنادر صاحب | بمقام سنادر نفری |
| ۲۲۸ | ۱۲ | ہنگامی کہ جیب | ہنگامی کے جب |
| [illegible] | ۲۰ | بتاریخ ۱۴ ماہ جون | بتاریخ ۱۴ ماہ ج |
| ۲۳۷ | ۲۰ | بطرف تیر دل | بطور تیر دل |
| ۲۴۱ | ۲۰ | گرنٹ صاحب | گرفٹ صاحب |
| ۲۴۵ | ۱۷ | المن ہلی | امن ہلی |
| ۲۴۷ | ۱۸ | دہی | رہی |
| ۲۴۸ | ۷ | حکم ہو | حکم ہو |
| ۲۴۸ | ۲۷ | ۲۸ رہ آمبٹ | دوم رجمنٹ |
| ۲۵۰ | ۹ | ہمراہ بت ہوائے | خوب لڑا |
| ۲۵۷ | ۱۳ | سے بے محل متصور ہوگا | سے بے محل متصور |
| ۲۵۷ | ۲۳ | تیلی دروازہ | تیلی واڑہ |
| ۲۵۸ | ۲۶ | مستحسن شود | مستحسن متصور |